جمالِ منتظرؑ

حضرت امام مہدیؑ کے احوال و اذکار اور
ظہورِ پُرنور پر مشتمل ایک جامع کتاب

تالیف
آیت اللہ العظمیٰ صافی گلپائیگانی مدظلہ العالی

ترجمہ: حجۃ الاسلام مولانا نثار احمد زین پوری

جمالِ منتظر ۴

مولف

آیت اللہ العظمیٰ شیخ لطف اللہ صافی گلپائیگانی

مترجم

حجتہ الاسلام مولانا نثار احمد زین پوری

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین، جناح ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ لاہور فون۔ 5425372

کل الحقوق محفوظۃ

نام کتاب .... منتخب الاثر

مولف .... آیت اللہ العظمیٰ شیخ لطف اللہ صافی گلپایگانی

مترجم .... حجۃ الاسلام مولانا نثار احمد زین پوری

ناشر .... ادارہ منہاج الصالحین لاہور

کمپوزنگ .... ادارہ منہاج الصالحین لاہور

پروف ریڈنگ .... غلام حیدر محمد عمران چوہدری

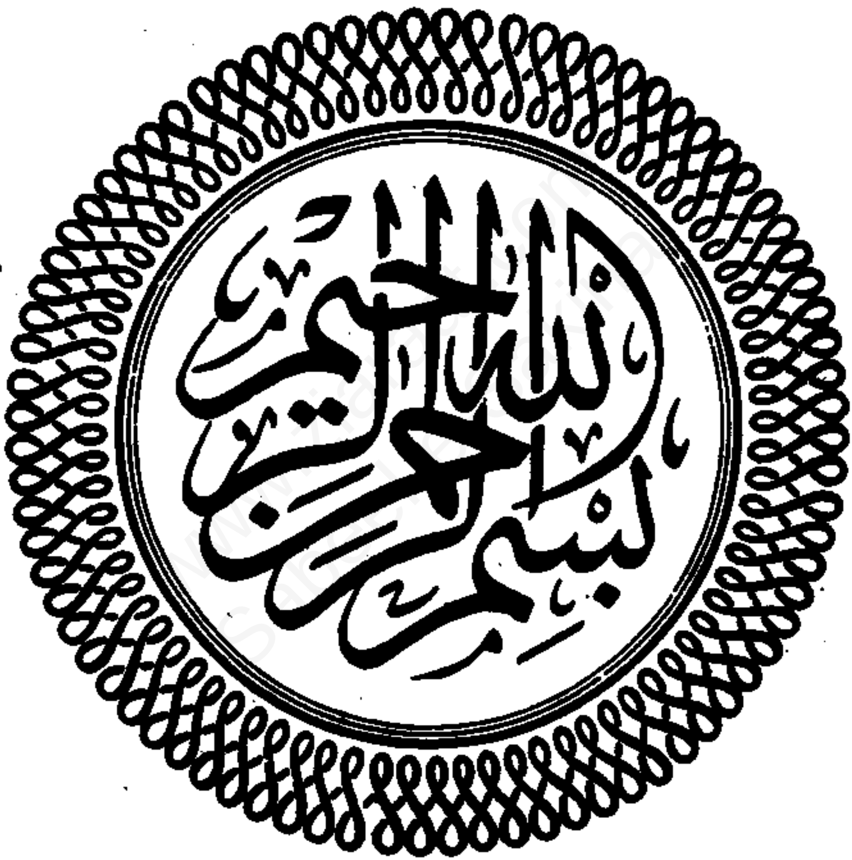
پرنٹرز .... آصف پریس لاہور

ہدیہ .... 500 روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین

فرسٹ فلور دوکان نمبر 20 الحمد مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور فون۔ 7225252


بسم الله الرحمن الرحیم

انتساب

امینۂ خدا، ناموس کبریا، بنت المصطفیٰؐ، قرۃ عین المرتضیٰؑ، نائبۂ زہراؑ، شقیقۃ الحسنؑ المجتبیٰ
والحسینؑ سید الشہداءؑ، عالمۂ غیر معلَّمہ، فہمۂ غیر مفہَّمہ، اختر برج عصمت، گوہر درج عفت
وولایت، عقیلۂ بنی ہاشم، صدیقۂ صغریٰ، جناب زینبؑ کبریٰ علیا مقام کی ذات گرامی کے نام۔

فہرست

پہلی فصل.....۶۳

امام بارہ ہیں اس فصل میں آٹھ باب ہیں

دوسری فصل.....۲۴۹

اس میں انچاس (۴۹) باب ہیں

تیسری فصل.....۴۹۵

اس میں تین باب ہیں

چوتھی فصل.....۵۵۳

اس میں دو باب ہیں

پانچویں فصل.....۶۱۷

اس میں دو باب ہیں

چھٹی فصل.....۶۴۷

اس میں گیارہ باب ہیں

ساتویں فصل.....۷۲۱

اس میں بارہ باب ہیں

آٹھویں فصل.....۴۴۹

اس میں دو باب ہیں

نویں فصل.....۴۵۷

اس میں تین باب ہیں

دسویں فصل.....۷۶۵

اس میں سات باب ہیں



اس کتاب کے

ماخذ اور مصادر

اس کتاب کے ماخذ اور مصادر

علماء عامہ کی کتب

صحیح بخاری	تالیف ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ متوفی ۲۵۶ھ
سنن ابوداؤد	تالیف ابوداؤد سلیمان بن اشعر بجستانی ۲۵۷ھ
صحیح مسلم:	تالیف ابو الحسین مسلم بن الحجاج قشیری نیشاپوری متوفی ۲۶۱ھ
سنن ابن ماجہ:	تالیف ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ بن ماجہ قزوینی متوفی ۲۷۳ھ
جامع الترمذی:	تالیف ابوعیسیٰ محمد بن سورہ متوفی ۲۷۸ھ
مسند احمد	تالیف ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی مروزی متوفی ۲۴۱ھ
المستدرک علی الصحیحین	تالیف ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بہ حاکم نیشاپوری

متوفی ۴۰۵ھ

تاریخ البغداد	تالیف ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ
تاویل مختلف الحدیث	تالیف ابن قتیبہ دینوری متوفی ۲۷۶ھ
الاستیعاب فی اسماء الاصحاب	تالیف ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر نمری قرطبی مالکی متوفی ۴۶۳ھ
تاریخ ابن عساکر	تالیف ابوالقاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ الشافعی متوفی ۵۷۱ھ
مصابیح السنۃ	تالیف ابومحمد حسین بن مسعود بغوی متوفی ۵۱۶ھ
ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ	تالیف محب الدین ابوالعباس احمد بن عبداللہ بن محمد طبری شیخ الحرم المکی متوفی ۶۹۴ھ
تذکرۃ الخواص	تالیف ابومظفر یوسف شمس الدین الملقب بہ سبط ابن الجوزی متوفی ۶۵۴ھ
البیان فی اخبار صاحب الزمان	تالیف ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن محمد گنجی شافعی ۶۵۸ھ
کفایۃ الطالب فی مناقب امیر المومنین علی ابن ابی طالب	تالیف علی بن محمد بن احمد مالکی مکی المعروف بہ ابن صباغ متوفی ۸۵۵ھ
الفصول المہمہ	تالیف علی بن محمد بن احمد مالکی مکی المعروف بہ ابن صباغ متوفی ۸۵۵ھ

مطالب السئول فی مناقب آل الرسول	تالیف کمال الدین ابو سالم محمد بن طلحہ شافعی متوفی ۶۵۲ھ
منتخب کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال	تالیف علاء الدین علی بن حسام الدین المعروف بہ متقی ہندی نزیل مکہ مشرفہ متوفی ۹۷۵ھ
البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان	تالیف علاء الدین علی بن حسام الدین المعروف بہ متقی ہندی نزیل مکہ مشرفہ متوفی ۹۷۵ھ
الصواعق المحرقہ	تالیف شہاب الدین احمد بن حجر ہیثمی شافعی نزیل مکہ مشرفہ متوفی ۹۷۴ھ
الجامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر	تالیف جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ
تاریخ والخلفاء امراء المومنین	تالیف جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ
کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق	تالیف عبد الرؤف المناوی متوفی ۱۰۳۱ھ
سیرۃ حلبیہ	تالیف علی بن برہان الدین حلبی شافعی
تلخیص المستدرک	تالیف ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی متوفی ۸۴۸ھ
فضائل امیر المومنین المعروف بالمناقب	تالیف موفق بن احمد مکی الخوارزمی متوفی ۵۳۸ھ یا ۵۶۸ھ
تیسیر الوصول الی جامع الاصول	تالیف عبد الرحمٰن بن علی المعروف بہ ابن الدیبع شیبانی

من حدیث الرسول — زبید تالیف شافعی متوفی ۹۴۴ھ ابن اثیر جزری کی جامع الاصول میں اس کو مختصر کیا گیا ہے۔

التاج الجامع للاصول فی احادیث الرسول — تالیف شیخ منصور علی ناصف جو کہ علماء واز ہر میں ایک ہیں اور جامع زینبی کے استاد ہیں۔

غایۃ المامول شرح التاج الجامع للاصول — تالیف شیخ منصور علی ناصف جو کہ علماء از ہر میں سے ایک ہیں اور جامع زینبی کے استاد ہیں۔

نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختارؐ — تالیف سید مومن بن حسن مومن شبلنجی مصری انکی تالیف سے موصوف رجب ۱۲۹۰ھ میں فارغ ہوئے۔

اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ وفضائل اہل بیتہ الطاھرین — تالیف شیخ محمد بن علی الصبان متوفی ۱۲۰۶ھ

الکشاف — تالیف ابو القاسم جار اللہ محمود الزمخشری خوارزمی متوفی ۵۲۸ھ

غرائب القرآن — تالیف حسن بن محمد بن قمی نیشاپوری

مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر) — تالیف فخر الدین محمد بن عمر رازی متوفی ۶۰۶ھ

السراج المنیر — تالیف خطیب شربینی

انوار التنزیل — تالیف قاضی ناصر الدین عبد اللہ بیضاوی متوفی ۶۸۵ھ اور دوسرے قول کے مطابق ۶۹۱ھ

روح البیان	تالیف شیخ اسماعیل حقی افندی
روح المعانی	تالیف مفتی بغداد شہاب الدین سید محمود آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ
شرح نہج البلاغہ	تالیف شیخ محمد عبدہ مفتی مصر متوفی ۱۳۲۳ھ
شرح نہج البلاغہ	تالیف عز الدین ابو حامد عبد الحمید بن ھبۃ اللہ مدائنی معتزلی المعروف بہ ابن ابی الحدید متوفی ۶۵۵ھ
وفیات الاعیان	تالیف ابو العباس شمس الدین احمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان متوفی ۶۸۱ھ
المقدمۃ	تالیف عبد الرحمٰن بن محمد بن خلدون اشبیلی مغربی حضرمی متوفی ۸۰۸ھ
الفتوحات المکیۃ	تالیف محی الدین ابو عبد اللہ محمد بن علی المعروف بہ ابن عربی حاتمی الطائی متوفی ۶۳۸ھ
الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر	تالیف سید عبد الوھاب شعرانی متوفی ۹۷۶ھ
الفتوحات الاسلامیہ	تالیف سید احمد بن سید زینی دحلان متوفی ۱۳۰۴ھ
سبائک الذھب فی معرفۃ قبائل العرب	تالیف ابو الفوز محمد امین بغدادی المشہور بہ سویدی
کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون	تالیف ملا کاتب چلپی

سبائک الذہب فی معرفۃ قبائل العرب	تالیف ابوالفوز محمد امین بغدادی معروف بہ سویدی
شذرات الذہب	تالیف ابوفلاح عبدالحی بن عماد حنبلی متوفی ۱۰۸۹ھ
ینابیع المودۃ	تالیف شیخ سلیمان بن شیخ ابراہیم المعروف بہ خواجہ کلان الحسینی بلخی قندوزی متوفی ۱۲۹۴ھ
معجم البلدان	تالیف شہاب الدین ابوعبداللہ یاقوت بن عبداللہ حموی رومی بغدادی متوفی ۶۲۶ھ
النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر	تالیف مجد الدین ابو السعادات المبارک محمد بن محمد الجزری المعروف بہ ابن اثیر متوفی ۶۰۶ھ
الدرالمنثور	تالیف سیوطی
لسان العرب	تالیف ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم المعروف بہ ابن منظور افریقی، متوفی ۷۱۱ھ
تاج العروس	تالیف محب الدین ابو الفیض سید محمد مرتضی الحسینی واسطی زبیدی حنفی نزیل مصر متوفی ۱۲۰۵ھ
حاشیۃ الفتح المبین:	تالیف شیخ حسن بن علی المدابغی
روضۃ المناظر فی اخبار الاوائل والاواخر	تالیف ابوالولید محمد بن الشحنۃ الحلبی
مفتاح کنوز السنۃ	یہ تفصیلی معجم مفہرس ہے اس کو ان احادیث نبوی کو نکالنے کے لئے لکھا گیا ہے جو کتب اربعہ میں درج

ہیں اس کتاب کو جامعہ لیدن کے لسانیات کے استاد ڈاکٹر فنسنک نے انگریزی میں نے لکھا ہے اور فواد عبد الباقی نے انگریزی سے عربی میں ترجمہ کیا ہے۔

روضۃ الصفا — تالیف میر خواند مورخ محمد بن خاوند شاہ بن محمود متوفی ۹۰۳ھ

شرح الدیوان — تالیف حسین بن معین الدین میبدی متوفی ۸۷۰ھ

مقاتل الطالبین — تالیف ابو الفرج علی بن الحسین بن محمد بن احمد زیدی اموی کاتب المعروف باصفہانی متوفی ۳۵۶ھ۔

المہدی والمہدویت — تالیف احمد امین مصری

تفسیر الجواہر — تالیف شیخ طنطاوی جوہری



علماء خاصہ کی کتب

نہج البلاغہ	تالیف شریف ابو الحسن محمد موسوی المعروف بہ رضی متوفی سن ۴۰۴ھ یا ۴۰۶ھ
کتاب سلیم بن قیس	تالیف ابو صادق سلیم بن قیس ہلالی عامری کوفی تابعی متوفی تقریباً ۷۰ یا ۹۰ھ
المحاسن	تالیف ابو جعفر احمد بن محمد بن خالد برقی متوفی سن ۲۷۴ھ یا ۲۸۰ھ
قرب الاسناد	تالیف عبد اللہ بن جعفر حمیری یہ تیسری صدی کے پایہ کے علماء میں سے ہیں۔
تفسیر علی بن ابراہیم	تالیف علی ابن ابراہیم بن ہاشم ابو الحسن قمی یہ بھی تیسری صدی کے پایہ کے علماء میں سے ہیں۔
تفسیر فرات بن ابراہیم	تالیف فرات بن ابراہیم فرات کوفی تیسری صدی کے پایہ کے علماء میں سے ہیں۔

تکمیل المکارم	تالیف سید محمد تقی موسوی متوفی ۱۳۶۸ھ
الغیبۃ	تالیف ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم نعمانی جو کلینی کے معاصر تھے۔
الکافی والروضۃ	تالیف ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ھ
کامل الزیارات	تالیف جعفر بن محمد بن جعفر بن موسیٰ بن قولویہ متوفی ۳۶۸ھ
کمال الدین وتمام النعمۃ	تالیف ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی الملقب بہ صدوق متوفی ۳۸۱ھ
من لا یحضرہ الفقیہ	تالیف ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی الملقب بہ صدوق متوفی ۳۸۱ھ
الخصال	تالیف ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی الملقب بہ صدوق متوفی ۳۸۱ھ
الامالی	تالیف ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین صدوق
عیون اخبار الرضا	تالیف ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین صدوق
علل الشرائع والمعانی	تالیف ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین صدوق
تبیین المحجہ فی تعیین الحجہ	تالیف حاج مرزا محسن آقا تبریزی متوفی ۱۳۵۲ھ
اثبات الوصیۃ	تالیف ابو الحسن علی الحسین مسعودی صاحب مروج

	الذھب متوفی ۳۳۳ھ
الارشاد فی معرفۃ حجج اللہ علی العباد	تالیف ابوعبداللہ محمد بن نعمان العکبری الملقب بہ المفید متوفی ۴۱۳ھ
الامالی	تالیف ابوعبداللہ محمد بن نعمان العکبری الملقب بہ المفید متوفی ۴۱۳ھ
الفصول العشرۃ فی الغیبۃ	تالیف ابوعبداللہ محمد بن نعمان العکبری الملقب بہ المفید متوفی ۴۱۳ھ
مسار الشیعۃ	تالیف ابوعبداللہ محمد بن نعمان العکبری الملقب بہ المفید متوفی ۴۱۳ھ
مجازات الآثار النبویہ	تالیف شریف رضی جامع نہج البلاغہ
الغیبۃ	تالیف ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی شیخ الطائفہ متوفی ۴۶۰ھ
مصباح المتھجد	تالیف ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی شیخ الطائفہ متوفی ۴۶۰ھ
التبیان فی تفسیر القرآن	تالیف ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی شیخ الطائفہ متوفی ۴۶۰ھ
الرجال	تالیف ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی شیخ الطائفہ متوفی

۴۶۰ھ

الفہرست	تالیف ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی شیخ الطائفہ متوفی ۴۶۰ھ
اختیار الکشی	تالیف ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی شیخ الطائفہ متوفی ۴۶۰ھ
نزھۃ الناظر و تنبیہ الخاطر	تالیف حسین بن محمد بن الحسن بن نصر حلوانی جو پانچویں صدی کے پائے کے علماء میں سے ہیں۔
عیون المعجزات	تالیف شیخ حسین بن عبد الوھاب جو پانچویں صدی کے علماء میں سے ہیں۔
کفایۃ الاثر فی النصوص علی الائمۃ الاثنی عشر	تالیف ابو القاسم علی بن محمد بن علی خزاز رازی انہیں قمی کہا جاتا ہے، صدوق کے شاگردوں میں سے تھے۔
التفضیل	تالیف ابو الفتح محمد بن عثمان کراجکی متوفی ۴۴۹ھ
البرہان علی صحۃ طول عمر الامام صاحب الزمانؑ	تالیف ابو الفتح محمد بن عثمان کراجکی متوفی ۴۴۹ھ
دلائل الامامہ	تالیف ابو جعفر محمد بن جریر بن رستم طبری تقریباً چوتھی صدی کے علماء میں سے ہیں۔
ارشاد القلوب	تالیف ابو محمد حسن بن ابی الحسن محمد دیلمی

بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ	تالیف عماد الدین ابوجعفر محمد بن ابی القاسم علی بن محمد بن علی بن رستم طبری آملی چھٹی صدی کے علماء میں سے ہیں۔
المناقب المائۃ	تالیف ابوالحسن محمد بن احمد بن علی بن الحسن بن شاذان قمی ابن قولویہ کے بھانجے۔
الخرائج	تالیف قطب الدین ابوالحسین سعید بن ھبۃ اللہ راوندی متوفی ۵۷۳ھ
المناقب	تالیف رشید الدین محمد بن علی بن شہر آشوب سروی مازندرانی متوفی ۵۸۳ھ
متشابہ القرآن ومختلفہ	تالیف رشید الدین محمد بن علی بن شہر آشوب سروی مازندرانی متوفی ۵۸۳ھ
رجال النجاشی	تالیف احمد بن علی بن العباس نجاشی متوفی ۴۵۰ھ
الفضائل	تالیف ابوالفضل شاذان بن جبرئیل قمی انہوں نے اس کتاب کو ۵۵۸ھ میں تالیف کیا تھا۔
الاحتجاج	تالیف ابومنصور احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی متوفی ۵۸۸ھ
مجمع البیان	تالیف ابومنصور احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی

متوفی ۵۸۸ھ

اعلام الوریٰ — تالیف امین الاسلام ابو علی فضل بن الحسن بن الفضل متوفی ۵۴۸ھ

العمدة — تالیف ابوالحسن یحییٰ بن الحسن بن الحسین بن علی بن محمد بطریق حلی متوفی ۶۰۰ھ

الملاحم والفتن — تالیف رضی الدین ابوالقاسم علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن طاؤس الحسنی الحسینی متوفی ۶۶۴ھ

الیقین فی امرة امیر المومنین — تالیف رضی الدین ابوالقاسم علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن طاؤس الحسنی الحسینی متوفی ۶۶۴ھ

الطرائف — تالیف رضی الدین ابوالقاسم علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن طاؤس الحسنی الحسینی متوفی ۶۶۴ھ

کشف المحجہ — تالیف رضی الدین ابوالقاسم علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن طاؤس الحسنی الحسینی متوفی ۶۶۴ھ

جمال الاسبوع — تالیف رضی الدین ابوالقاسم علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن طاؤس الحسنی الحسینی متوفی ۶۶۴ھ

مہج الدعوات — تالیف رضی الدین ابوالقاسم علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن طاؤس الحسنی الحسینی متوفی ۶۶۴ھ

الکامل فی السقیفۃ	تالیف عماد الدین طبری حسن بن علی بن محمد بن علی ابن الحسن ساتویں صدی کے پایہ کے علماء میں سے ہیں۔
مکارم الاخلاق	تالیف ابو نصر رضی الدین حسن بن الفضل بن الحسن
کشف الیقین فی فضائل امیر المومنین	تالیف حسن بن یوسف المعروف بہ علامہ متوفی ۷۲۶ھ
کشف الغمہ	تصنیف ابو الفتح علی بن عیسیٰ اربلی آملی اس کی تصنیف سے ۶۸۷ھ میں فارغ ہوئے۔
الجنۃ الواقیۃ	تالیف ابو تقی ابراہیم بن علی بن الحسن کفعمی اس سے وہ ۸۹۵ھ میں فارغ ہوئے گویا یہ مصباح کی مختصر ہے اس کی نسبت صاحب البلغہ نے اس کی طرف دی ہے۔
مصباح الکفعمی	تالیف۔ ایضاً
المختصر	تالیف حسن بن سلیمان حلی جو شہید اول کے شاگرد تھے۔
منیۃ المرید	تالیف زین الدین بن علی بن احمد عاملی الجبعی شہید ثانی
امل الآمل	تالیف محمد بن حسن بن علی المعروف بہ شیخ حر عاملی متوفی ۱۰۶۳ھ
بحار الانوار	تالیف ملا محمد باقر علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ متوفی ۱۱۱۰ھ
مرآۃ العقول	تالیف ملا محمد باقر علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ متوفی ۱۱۱۰ھ
الانوار النعمانیہ	تالیف سید نعمۃ اللہ بن سید عبد اللہ الحسینی الجزائری

متوفی ۱۱۱۲ھ

الکلم الطیب	تالیف سید علی خاں صدر الدین بن امیر نظام الدین احمد الحسنی الحسینی دشتکی شیرازی شارح صحیفہ سجادیہ متوفی ۱۱۲۰ھ
غایت المرام	تالیف سید ہاشم بن سید سلیمان کتکانی بحرانی متوفی ۱۱۰۷ھ ایک قول کے مطابق ۱۱۰۹ھ
المحجہ فیما نزل فی القائم الحجہ	تالیف سید ہاشم بن سید سلیمان کتکانی بحرانی متوفی ۱۱۰۷ھ ایک قول کے مطابق ۱۱۰۹ھ
تبصرۃ الولی فی من رای القائم المہدی	تالیف سید ہاشم بن سید سلیمان کتکانی بحرانی متوفی ۱۱۰۷ھ ایک قول کے مطابق ۱۱۰۹ھ
التحصین فی صفات العارفین	تالیف جمال الدین ابو العباس احمد بن شمس الدین محمد بن فہد الاسدی حلی ۸۵۰ھ
مجالس المومنین	تالیف شہید شریف ضیاء الدین قاضی نور اللہ الحسینی شہادت ۱۰۱۹ھ
تفسیر صافی	تالیف مولانا محمد الملقب محسن فیض کاشانی متوفی ۱۰۹۰ھ
منتہی المقال	تالیف ابو علی محمد بن اسماعیل متولد ۱۱۵۹ھ

حق الیقین	تالیف سید عبداللہ شبر متوفی ۱۲۴۲ھ
اربعین الخاتون آبادی الموسوم بکشف الحق	تالیف امیر محمد صادق بن سید محمد رضا الخاتون آبادی الاصفہانی متوفی ۱۲۷۲ھ
الجنۃ الماویٰ	تالیف میرزا حسین محدث نوری متوفی ۱۳۲۰ھ
مستدرک الوسائل	تالیف میرزا حسین محدث نوری متوفی ۱۳۲۰ھ
کشف الاستار عن وجہ الغائب من الابصار	تالیف میرزا حسین محدث نوری متوفی ۱۳۲۰ھ
النجم الثاقب	تالیف میرزا حسین محدث نوری متوفی ۱۳۲۰ھ
نفس الرحمٰن فی فضائل سلمان	تالیف میرزا حسین محدث نوری متوفی ۱۳۲۰ھ
الزام الناصب	تالیف حاج شیخ علی یزدی حائری متوفی ۱۳۳۳ھ
بشارۃ الاسلام	تالیف سید مصطفیٰ کاظمی آل سید حیدر متوفی ۱۳۳۶ھ
تنقیح المقال	تالیف شیخ عبداللہ مامقانی متوفی ۱۳۵۱ھ
مرۃ الکمال	تالیف شیخ عبداللہ مامقانی متوفی ۱۳۵۱ھ
روضات الجنات	تالیف سید محمد باقر امیر زین العابدین موسوی خوانساری متوفی ۱۳۱۳ھ

منن الرحمٰن فی شرح القصیدۃ

الموسومۃ بوسیلۃ الفوز والامان

فی مدح صاحب العصر والزمان

عجل اللہ تعالیٰ فرجہ — تالیف شیخ جعفر بن محمد نقدی

اعیان الشیعہ — تالیف سید محسن امین شامی متوفی ۱۳۷۱ھ

البرہان علی وجود صاحب الزمانؑ — تالیف سید محسن امین شامی متوفی ۱۳۷۱ھ

المجالس السنیۃ — تالیف سید محسن امین شامی متوفی ۱۳۷۱ھ

المہدی — تالیف سید صدر الدین الصدر متوفی ۱۳۷۳ھ

الامام الثانی عشر — تالیف سید محمد سعید موسوی آل صاحب العبقات

دار السلام المشتمل علی ذکر من فاز بسلام الامامؑ — تالیف شیخ محمود عراقی میثمی



عرض ناشر

رب کائنات نے اپنے آفاقی، ابدی اور سرمدی پیغام کو پہنچانے کے لئے انبیاء کرام بھیجے، جنہوں نے اس جہانی، ربانی اور ضوفشانی پیغام سے اپنے اپنے عہد میں بنی نوع انسان کو منور و روشن کیا۔ ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سلطان الانبیاء حضرت محمدؐ تک تمام نمائندگان الٰہی نے پوری جرأت، استقلال اور تندہی کے ساتھ اس فریضہ الٰہی کو بندگان خدا تک پہنچایا۔ چنانچہ اس کلمۂ حق کی پیغام رسانی کے سلسلہ میں بڑے بڑے مصائب و آلام جھیلے۔ ہر کڑی آزمائش سے گزرے لیکن پائے استقلال میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی تفویض شدہ مشن کی آبیاری کے لئے بھاری بھرکم نقصان اٹھائے، لیکن ایک دقیقہ کے لئے بھی نہ گھبرائے۔

سوال یہ ہے کہ کیا ان نمائندان الٰہی کو مقاصد میں کامیابی و کامرانی نصیب ہوئی؟ کیا ظلم وستم کی چکی میں پسی ہوئی قوموں کو نجات دلانے میں کلی طور پر کامیاب ہوئے؟ کیا احقاقِ حق اور ابطال باطل کے نظریہ کو عملی طور پر نافذ کرنے میں موفق ہوئے؟ جب ان سب سوالوں کا گہرائی و گہرائی سے تجزیہ کیا جائے تو جواب حوصلہ افزاء نہیں ملتا۔

ادھر قرآن مجید فرقان حمید، احادیث نبوی اور اقوال ائمہ اطہارؑ سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کا نقارہ پوری دنیا پر بجنا ہے۔ اسلام کا فطری اور عقلی پیغام کرہ ارض کے غالب حصہ میں پہنچنا ہے۔ تو پھر وہ کون نمائندہ الٰہی ہے کہ جس کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہے؟

جی ہاں وہ دن قریب ہے کہ جب ظلم کا اندھیرا چھٹنے والا ہے اور عدل و انصاف کا سویرا طلوع ہونے کو ہے۔ وہ سہرا محمدؐ کے بارہویں نائب حضرت مہدیؑ برحق کے سرِ اقدس پر سجنے والا ہے۔ آپؑ کی حکومت پوری دنیا پر محیط ہوگی۔ آپ اپنی طاقت سے یہود و نصاریٰ اور باطل قوتوں کو کچل کر رکھ دیں گے، اور زمانہ کے ظالموں، ستمگروں، رسہ گیروں اور قاتلوں کی بیخ کنی کر دیں گے۔

امام زمانہ علیہ السلام کا ظہور پر نور ہونے والا ہے۔ نرجس کے چاند کے ظہور پر ساری سپر طاقتیں صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو جائیں گی۔ فقط اللہ کی دھرتی پر اللہ کا نظام چلے گا۔ قرآئن و احوال اور آثار سے مترشح

ہے کہ وہ وقت قریب تر ہے اور محمدؐ کے آخری جانشین جلوہ افروز ہونے والے ہیں۔ یہودیوں اور عیسائیوں نے آئمہ کے مزارات مقدسہ کے امین ملک عراق پر حملہ کر کے اپنی نیستی و نابودی، تباہی و بربادی کو دعوت دی ہے۔ ان مزارات مقدسہ اور عتبات عالیہ کا وارث پردہ غیب میں بیٹھ کر خود ان کی محافظت و حفاظت کر رہا ہے۔

امام مہدیؑ کے القاب میں سے ایک ''بقیۃ اللہ'' معروف لقب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پروردگار عالم نے آپ کے وجود مقدس کو محفوظ رکھا ہے تا کہ آپ دنیا کے مظلوموں، بے کسوں، بے نواؤں اور توحید وحق کے پیروکاروں کی مدد کے لئے پہنچیں گے۔ اس مطلب کے اثبات کے لئے ہم ایک حدیث سپرد قرطاس کرتے ہیں۔

چھٹے لال ولایت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک صحابی کا بیان ہے کہ میں ایک دن امامؑ کی خدمت اقدس میں شرف یاب ہوا اور عرض کی:

''مولا! کیا آپ ہمارے صاحب ہیں؟

آپؑ نے فرمایا:

کیا میں تمہارا صاحب ہوں؟

پھر آپ نے فرمایا:

''میں بوڑھا ہوں جب کہ تمہارا صاحب جوان ہے۔'' (بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۴۱)

کتاب حاضر جمال منتظر حضرت آیت اللہ العظمیٰ الحاج شیخ لطف اللہ صافی گلپایگانی کی بے مثال و بے عدیل کتاب ''منتخب الاثر فی الامام الثانی عشر'' کا ترجمہ ہے۔ آپ قم المقدسہ کی مشہور علمی شخصیت ہیں۔ آپ کی علمی و تحقیقی کتب شہرہ آفاقی حاصل کر چکی ہیں۔ زیر نظر کتاب کا عربی سے ترجمہ حجۃ الاسلام مولانا نثار احمد زین پوری نے کیا ہے۔ دعا ہے کہ پروردگار عالم ہماری توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے اور ہمارا حشر ونشر آئمہ اطہار علیہم السلام کے ساتھ فرمائے۔ اے پروردگار! ہمارے آقا کا جلد ظہور فرما! آمین! ثم آمین۔

والسلام مع الاکرام

طالب دعا!

ریاض حسین جعفری فاضل قم

سربراہ ادارہ منہاج الصالحین لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرجع عظیم الشان حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای شیخ لطف اللہ صافی گلپایگانی کے مختصر حالات زندگی

ولادت معظم لہ

آپکی ولادت ۱۹/ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ کو ایران کے شہر گلپایگان میں ہوئی۔

آپکے والد محترم و معظم حضرت آیت اللہ العظمیٰ آخوند ملا محمد جواد صافی " مرحوم تھے (۱) کہ جن کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، آپ نہایت عادل متقی پرہیز گار، اپنے زمانے کے معروف عالم دین اور آپ کی تالیفات فقہ، اصول، کلام، شرح و تفسیر احادیث میں اپنی مثال آپ ہیں معظم لہ کی والدہ مکرمہ اپنے دور کے مشہور عالم حضرت آیت اللہ العظمیٰ آخوند ملا محمد علی مرحوم کی دختر نیک اختر تھیں آپ عالمہ فاضلہ شاعرۂ اہلبیت علیہم السلام تھیں، مودت و محبت اہلبیت علیہم السلام آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، یہی وجہ ہے کہ معظم لہ نے خلوص ولایت اہلبیت علیہم السلام میراث میں پایا ہے۔

یہ دو شعر آپ کی زبان پر ہمہ وقت جاری و ساری رہتے ہیں:

---

(۱) آپ کے والد محترم کا مرحوم آیت اللہ العظمیٰ آقای بروجردی بہت احترام کرتے تھے۔ اور آپ کو ایک مرتبہ مخاطب کر کے فرمایا میں آپ کے لئے ہر شب نماز تہجد میں دعا کرتا ہوں۔

لا عذّب الله امی انها شربت

حب الوصی و غذتنیه باللبن

وکان لی والد یهوی ابا حسن

فصرت من ذی و ذا اهوی ابا حسن

تعلیم وتربیت

آپ کی تربیت و پرورش ایسے گھرانے میں ہوئی جس کا شمار ایران کے مذہبی، علمی گھرانے میں ہوتا ہے۔

تحصیلات

ابتدائی کتابیں اپنے والد بزرگوار سے پڑھنے کے بعد سطحیات میں رسائل، مکاسب، کفایہ جیسی کتابیں گلپایگان میں عالم جلیل القدر آخوند ملا ابوالقاسم (المعروف بہ قطب) کے پاس پڑھیں۔

معظم لہ نے زیادہ توجہ اور محنت ادبیات، کلام، تفسیر حدیث پر کی یہی وجہ ہے کہ ایسے مضامین پڑھانے میں آپ بہت زیادہ مشہور ہیں۔

حوزۂ علمیہ قم المقدسہ کی طرف ہجرت

حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای صافی گلپایگانی ۱۳۶۰ھ میں علوم محمد و آل محمد علیہم السلام سے مزید اپنی علمی تشنگی کو بجھانے کی خاطر حرم اہلبیت علیہم السلام شہر مقدس قم تشریف لائے اور حوزہ علمیہ قم المقدسہ میں عظیم شخصیات کی خدمت میں اپنی تعلیم کو جاری رکھا۔

بہت کم عرصے میں ہی آپ کا شمار حوزہ کے بہترین مدرسین و محققین میں ہونے لگا آپ تکمیل تحصیلات سے لیکر ابھی تک جوار حرم اہلبیتؑ شہر مقدس قم میں خدمت اسلام و مسلمین کرنے میں مشغول ہیں۔

معظم لہ کو کچھ عرصہ حوزہ علمیہ نجف اشرف جوار حرم مطہر باب مدینۃ العلم مولای متقیان حضرت امیر المومنینؑ

میں بھی رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ اور وہاں آپ نے اپنے دور کے چند مراجع عظام و اساتید عالی قدر سے کافی استفادہ کیا۔ اور آپ اپنی تمام مدت تحصیلات میں اپنے اساتید کی خاص توجہ کا مرکز رہے۔

حوزۂ علمیہ قم المقدسہ میں معظم لہ کے اساتید:

حضرات آیات عظام

۱۔ حاج آقای سید محمد تقی خوانساری قدس سرہ متوفی ۱۳۷۱ھ

۲۔ حاج آقای سید محمد حجت کوہ کمری قدس سرہ متوفی ۱۳۷۲ھ

۳۔ حاج آقای سید صدر الدین صدر عاملی قدس سرہ متوفی ۱۳۷۳ھ

۴۔ حاج آقای سید محمد حسین بروجردی قدس سرہ متوفی ۱۳۷۵ھ

۵۔ حاج آقای سید محمد رضا گلپایگانی قدس سرہ متوفی ۱۴۱۴ھ

حوزہ علمیہ نجف اشرف میں معظم لہ کے اساتید:

حضرات آیات عظام

۱۔ حاج آقای شیخ محمد کاظم شیرازی قدس سرہ متوفی ۱۳۶۷ھ

۲۔ حاج آقای سید محمد جمال الدین گلپایگانی قدس سرہ متوفی ۱۳۷۷ھ

۳۔ حاج آقای شیخ محمد علی قدس سرہ متوفی ۱۳۶۴ھ

لیکن حاج آقای صافی گلپایگانی کی علمی، فکری شخصیت بنانے میں یا حقیقت میں اس منصب عظیم (یعنی مرجع تقلید) تک پہنچانے میں جس شخصیت بزرگ نے کلیدی کردار ادا کیا ہے وہ عظیم الشان شخصیت استاد اعظم، فقیہ زمانہ، فخر جہان اسلام، منبع علم وحلم، مرجع عالیقدر حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای بروجردیؒ ہیں، کہ معظم لہ نے آپ کی خدمت اقدس میں سترہ سال علوم، معارف، اور بہت کچھ حاصل کیا۔

آپ حاج آقای بروجردیؒ کے وجود پر برکت سے دروس، مباحث علمی، جلوت خلوت میں استفادہ کرتے رہے۔

حاج آقای بروجردیؒ آپ کی طرف کافی توجہ دیتے تھے۔ ایک دفعہ حاج آقای بروجردیؒ کی مرجعیت کے زمانے میں کویت سے ایک اہم مسئلہ پوچھا گیا آپ نے اس خط کا جواب آقای صافی گلپایگانی کو دینے کیلئے فرمایا: آپ نے نہایت محنت وتوجہ سے اس کا جواب لکھ کر حاج آقای بروجردیؒ کی خدمت میں پیش کیا آپ اس قدر خوش ہوئے جواب پاکر کہ اسی جلسہ میں فرمایا کہ اس فقیہہ وجوان ومجتہد کو عبا ہدیہ کریں، آپ کے حکم کے مطابق آپ کو عبا پیش کی گئی لیکن معظم لہ کے اندازے کے مطابق نہ تھی، حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای بروجردیؒ نے اپنی عبا اپنے دوش مبارک سے اتار کر آپ کو پہنائی اور احکام میں آپ کے استنباط واجتہاد کو کافی سراہا اور آپ کو دعا دی۔

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ حاج آقای صافی گلپایگانی نے اپنے استاد بزرگوار حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ حاج آقای بروجردیؒ کے دروس کو بھی تحریر کیا ہے۔

حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای صافی گلپایگانی بزرگوں کی نظر میں

ا۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای سید جمال الدین ہاشمی گلپایگانی قدس سرہ

حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای سید جمال الدین ہاشمی گلپایگانی قدس سرہ جو نجف اشرف میں اپنے زمانے کے مرجع عالیقدر رہے، تین جمادی الاول ۱۳۷۵ھ میں معظم لہ کیلئے اجازہ اجتہاد صادر فرما کر مرقوم فرمایا:

"آپ اجتہاد کے اعلیٰ و بلند مقام پر فائز ہیں، اس اجازہ نامہ میں جو آج تک موجود ہے معظم لہ کو العالم، العلم العلیم، العلام، الفاضل، الکامل، علم الاعلام، حجۃ الاسلام کے القاب سے یاد فرمایا"۔

۲۔ رہبر کبیر انقلاب اسلامی ایران حضرت آیت اللہ العظمیٰ امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ

رہبر کبیر انقلاب اسلامی ایران حضرت آیت اللہ العظمیٰ امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: آپ کی علمی شخصیت کے متعلق لوگوں کو بتایا جائے، اور خود امام خمینیؒ نے معظم لہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں ہر شب نماز تہجد میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔(۱)

(۱) اطلاعیہ دفتر آقا سنگاہ امام خمینیؒ مورخہ ۲۸/ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ۔

۳۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای شیخ محمد علی خراسانیؒ

حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج شیخ محمد علی خراسانیؒ جو نجف اشرف میں آپ کے استاد معظم تھے، گیارہ شوال ۱۳۷۲ھ کو اپنے نامہ مبارک میں آپ کو "علم العلم و منارہ" کے لقب سے یاد فرمایا، چونکہ آپ حوزہ علیہ نجف اشرف چھوڑ کر ایران تشریف لا چکے تھے اس خط کے ذریعہ آپ کی واپسی کے لئے تحریر فرمایا حوزہ علیہ نجف اشرف میں آپ کے جانے کے بعد ایک علمی خلا پڑ گیا ہے آپ کی علمی میدانؑ میں ضرورت ہے، جتنی جلدی ممکن ہو حوزہ علیہ نجف اشرف تشریف لائیں۔(۱)

۴۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای سید محمد رضا گلپایگانیؒ

حضرت آیت اللہ العظمیٰ گلپایگانی نے اپنے وصیت نامہ میں آپ کے متعلق تحریر فرمایا:

جہاں کہیں بھی اذن فقیہ لازم ہو وہاں جناب مستطاب حضرت آیۃ اللہ صافی گلپایگانی کی اجازت سے عمل کیا جائے، میں ان کو مسلم مجتہد و عادل سمجھتا ہوں۔(۲)

یہ بات ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ معظم لہ بتیس (۳۲) سال کی عمر میں مرجعیت کے اعلیٰ منصب پر فائز ہوئے اور اہم اور ضروری امور میں آپ کے ساتھ مشورہ کیا جاتا تھا حاج آقای سید محمد رضا گلپایگانی مرحوم اہم فقہی مسائل کے متعلق آپ سے بحث و مشورہ کرتے تھے اور معظم لہ کی رائے کو قبول اور آپ کی طرف خاص توجہ فرماتے تھے۔

۵۔ عالم بزرگ عرب حضرت آیت اللہ حاج آقای شیخ سلمان خاقانیؒ

عالم بزرگ عرب حضرت آیت اللہ حاج آقای شیخ سلمان خاقانی نے اپنی کتاب (الشیعۃ والسنۃ فی المیزان ص/۱۳) میں آپ کو اچھے الفاظ میں یاد فرمایا ہے۔

امتحان طلاب:

معظم لہ مرحوم آیۃ اللہ العظمیٰ حاج آقای بروجردیؒ کے زمانہ حیات اور آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد رضا گلپایگانی

---

(۱) عین نامہ شریف موجود ہے۔ (۲) وصیت نامہ آیت اللہ العظمیٰ آقای گلپایگانیؒ

مرجعیت کے دوران بھی اس ہیئت میں شامل رہے جو سطوح عالیہ اور طلبہ درس خارج کا امتحان لیتی تھی۔

معظم لہ مجلس خبرگان میں:

۱۳۹۸ھ میں آپ کو اور مرحوم آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای حائریؒ کو استان مرکزی سے قانون اساسی جمہوری اسلامی ایران کی تدوین کیلئے نمائندہ مجلس خبرگان منتخب کیا گیا مجلس خبرگان میں آپ کا اپنا ایک مقام تھا۔ اور اراکین مجلس آپ کی سیاسی مذہبی رائے کا احترام کرتے تھے جب کسی وجہ سے فقیہ گرانقدر مرحوم آیۃ اللہ حاآقای شیخ مرتضیٰ حائریؒ نے استعفیٰ دیا تو جلسہ میں اعلان فرمایا کہ حضرت آیۃ اللہ صافی گلپایگانی کی رائے میری رائے ہے یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مجلس خبرگان کی تشکیل سے قبل معظم لہ نے اپنے قلم سے قانون اساسی مجلس خبرگان کی تدوین فرمائی۔

معظم لہ شورائے نگہبان میں:

بانی جمہوری اسلامی ایران حضرت امام خمینیؒ کی طرف سے شورائے نگہبان کے افتتاح کے بعد آپ کو شورائے نگہبان کا رکن منتخب کیا گیا۔ پھر کچھ مدت کے لئے معظم لہ شورائے نگہبان کے مدیر و مسئول رہے تمام مدت میں اپنے وظیفہ کو احسن طریقے سے انجام دیا، اراکین شوریٰ بالخصوص بزرگ فقہاء کی نظر میں آپکا اپنا ایک مقام تھا۔

حضرت آیت اللہ حاج آقای صافی گلپایگانی کی تالیفات

آپ کی تالیفات و آثار علمی کی تعداد سو سے زیادہ ہے ذیل میں ہم ان کی طرف اشارہ کر رہے ہیں:

۱۔ منتخب الاثر فی الامام الثانی عشر (جسکا اردو ترجمہ بنام جمال منتظر آپ کے ہاتھوں میں ہے) کافی مشہور ہے۔

علامہ بزرگ تہرانیؒ:

اس کتاب کے بارے میں علامہ بزرگوار، کتاب شناس عصر مرحوم حاج شیخ آقا بزرگ تہرانی تحریر فرماتے ہیں کہ:

''اس (کتاب منتخب الاثر) موضوع پر میں نے آج تک کوئی کتاب نہیں دیکھی، خدا معظم لہ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔''

شیخ حبیب مہاجر عاملی:

ایک اور علمی شخصیت علامہ شیخ حبیب مہاجر عاملی (الاسلام فی علومہ وفنونہ) میں تحریر فرماتے ہیں:

"ہر مومن کیلئے ضروری ہے کہ اس کتاب کا ایک نسخہ اپنے پاس رکھے۔"

۲۔ "امامت و مہدویت" دو جلدوں میں، ۳۔ مع الخطیب فی خطوطہ العریضہ، یہ کتاب چند مرتبہ طبع ہو چکی ہے اور اہل سنت کے دانشمندان کے یہاں بہت مقبول ہے، ۴۔ صوت الحق و دعوۃ الصدق (صدائے حق اور دعوت صدق)، ۵۔ لمحات فی الکتاب و الحدیث و المذہب، ۶۔ پرتوی از عظمت حسین علیہ السلام، ۷۔ شہید آگاہ، ۸۔ الٰہیات در نہج البلاغہ، ۹۔ عروۃ الوثقیٰ پر حاشیہ، ۱۰۔ المباحث الاصولیہ (تقریرات درس حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقای بروجردی قدس سرہ)، ۱۱۔ ارث الزوجہ، ۱۲۔ مناسک حج، فارسی زبان میں، ۱۳۔ مناسک حج عربی زبان میں، ۱۴۔ امان الامۃ من الاختلاف، ۱۵۔ العقیدۃ بالمھدیۃ، ۱۶۔ رسالہ در احکام ثانویہ (احکام ثانویہ کے بارے میں)، ۱۷۔ الاحکام الشرعیہ ثابتۃ لا تتغیر ۱۸۔ السعو یا احکامہ و ملحقاتہ اس کتاب کو وزارت ارشاد کی طرف سے سال کی بہترین کتاب قرار دیا گیا، ۱۹۔ رسالہ در معاملات مستحدثہ، ۲۰۔ احادیث الائمۃ الاثنی عشر علیہم السلام اسناد ھا و الفاظھا، ۲۱۔ نیایش در عرفات پیرامون دعای عرفہ حضرت سید الشہداء علیہ السلام، ۲۲۔ مع الشیخ جاد الحق، شیخ الازھر الاکبر فی ارث العصبہ، ۲۳۔ دیوان اشعار، ۲۴۔ ایران تسمع فتجیب، ۲۵۔ راہ اصلاح یا امر بہ معروف و نہی از منکر، ۲۶۔ استفتائات پزشکی، (میڈیکل)، ۲۷۔ بعض علمی و فقہی کتابوں پر تعلیقات، ۲۸۔ تاریخ حوزہ ہای شیعہ، ۲۹۔ حماسہ کربلا، ۳۰۔ نوید امن و امان (وجود پر برکت و شخصیت مبارک امام زمانہؑ کے بارے میں)، ۳۱۔ پانچ دہ پرسش (دس سوالوں کے جواب)، ۳۲۔ سفر نامہ حج، ۳۳۔ رسالۃ فی حکم نکول المنکر عن الیمین، ۳۴۔ حدیث افتراق المسلمین علی ثلاث و سبعین فرقۃ، ۳۵۔ عالیترین مکتب تربیت و اخلاق، یا ماہ مبارک رمضان، ۳۶۔ اصالت مہدویت، ۳۷۔ تجلی توحید در نظام امامت، ۳۸۔ القرآن مصون من التحریف، ۳۹۔ نظام امامت و رہبری، ۴۰۔ ولایت تکوینی و ولایت تشریعی، ۴۱۔ پیرامون معرفت امام، ۴۲۔ من لھذا العالم، ۴۳۔ عقیدہ آزادی بخش ۴۴۔ بسوی دولت کریمہ، ۴۵۔ جلاء البصر لمن یتولی الائمۃ الاثنی عشر، ۴۶۔ ندای اسلام از اروپا (یورپ)، ۴۷۔ رسالۃ فی تفسیر آیۃ التطہیر، ۴۸۔ رسالۃ قیمہ حول عصمۃ الانبیاء و الائمۃ، ۴۹۔ بسوی آفریدگار، ۵۰۔ رمضان در تاریخ، ۵۱۔ ضرورۃ وجود الحکومۃ او ولایۃ الفقہاء فی عصر الغیبۃ، ۵۲۔ عامل مقاومت و حرکت، ۵۳۔ فروغ ولایت در دعای

عدب، ۵۴۔ عنوان صحیفۃ المؤمن، ۵۵۔ سبط المصطفیؐ، ۵۶۔ وابستگی جہان بہ امام زمان علیہ السلام، ۵۷۔ معرفت حجت خدا شرح دعا اللھم عرفنی نفسک، ۵۸۔ بحث حول استقسام بالازلام، ۵۹۔ دو آرزوی وصال، ۶۰۔ بین العلمین الشیخ الصدوقؒ و الشیخ المفیدؒ، ۶۱۔ زندگی یوز اسف، ۶۲۔ اعتبار قصد قربت در وقف، ۶۳۔ تفسیر آیہ فطرت، ۶۴۔ کفایۃ پر تعلیقات، ۶۵۔ احادیث الفضائل، ۶۶۔ پاسخ بہ پرسش یک خانم مسلمان (ایک مسلمان خاتون کے سوالات کے جواب)، ۶۷۔ جابر بن حیان، ۶۸۔ پیرامون روز تاریخی غدیر، ۶۹۔ دیوان اشعار، ۷۰۔ A Reply To Belief Of Mahdi'ism Shia Imamia، ۷۱۔ کتاب "منتخب الاثر" پیرامون ائمہ علیہم السلام پر مقدمہ، ۷۲۔ مصاحبہ ہای معظم لہ در مجلات مختلف از قبیل مجلہ، رایت وحوزہ و ... (مختلف مجلات کی طرف سے معظم لہ کے انٹرویوز)، ۷۳۔ استفتائات مجلہ رہنمون، ۷۴۔ مقالات عدیدہ در مجلات مختلف مثلاً مجلہ مسجد اعظم و مکتب اسلام و نور علم و ...، ۷۵۔ متعدد عربی و فارسی کتب پر مقدمے منتخب الجمعان و گلشن ولایت کی طرف سے، ۷۶۔ حول دیات ظریف بن ناصح، ۷۷۔ مباحث کلام اور شبہات کے جوابات ۔۷۸۔ توضیح المسائل۔

معظم لہ کے آثار پر ایک نظر

حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای صافی گلپایگانی کے آثار علمی و قلمی اکثر عربی یا فارسی زبان میں ہیں اور بعض کتابوں کے انگریزی، فرانسیسی، اردو زبان میں ترجمے ہو چکے ہیں اور طبع ہو کر یہ کتابیں بازار میں مل رہی ہیں۔

اور بعض کتابیں محققین کے بے حد اصرار کی وجہ سے دوبارہ طبع ہوئی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ منتخب الاثر فی الامام الثانی عشر

۲۔ مع الخطیب فی خطوطہ العریضہ

۳۔ پرتوی از عظمت حسینؑ

۴۔ نوید امن امان

۵۔ رسالہ توضیح المسائل

۶۔ حوادث تاریخی

۷۔راہ اصلاح یا امر بہ معروف و نہی از منکر

۸۔عالیترین مکتب تربیت و اخلاق یا ماہ مبارک رمضان۔

آپ کی کچھ کتب مختلف عرب ممالک مثلاً مصر، سوریہ، لبنان، سعودی عرب، بالخصوص مکہ، مدینہ، الصاد و القطیف میں کافی مشہور و مقبول ہیں اور عوام الناس ان کتب سے استفادہ کر رہے ہیں، اور کچھ مفید و موثر کتابیں ایام حج میں مختلف اسلامی ممالک میں بطور ہدیہ بھیجی گئی ہیں۔

اور جو کتاب تمام امت اسلامیہ کے لئے موثر اور سودمند ہے جو ملت مظلوم تشیع بلکہ یوں کہا جائے کہ جس کتاب نے ملت مظلوم تشیع کی پہچان کروائی ہے وہ کتاب "مع الخطیب" ہے۔

عالم و متفکر بزرگ مصری ابوریہ اور کتاب منتخب الاثر

آقای سید مرتضیٰ رضوی لکھتے ہیں ہماری ملاقات مصر میں قاہرہ کے علماء و دانشمندوں سے ہوئی۔ اسی دوران قاہرہ کے متفکر بزرگ و عالم "ابوریہ" سے میری ملاقات ہوئی دوران گفتگو میں نے ان سے کہا اگر آپ حضرت مہدی (عج) علیہ السلام (ارواحنا لہ فداہ) کے متعلق تحقیق کرنا چاہتے ہیں۔

(احادیث کی رو سے) تو آپ کتاب منتخب الاثر جو حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقای صافی گلپایگانی کی نایاب تالیفات میں سے ایک ہے کہ جس کی روایات و احادیث اہل سنت اور ان کے محدثین کی طرف سے نقل ہوئی ہیں میں آپ کو یہ کتاب ہدیہ کروں گا اس سے استفادہ کریں۔

خلاصہ میں نے ان کو کتاب ہدیہ کی در پھر ایک ملاقات میں میں نے ان کے ساتھ اسی موضوع (حضرت مہدیؑ) کے بارے میں بحث کی وہ عالم بہت خوش ہوئے اور اس کتاب سے بہت متاثر اور استفادہ کیا۔(۱)

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ معظم لہ کی ایک کتاب بنام حوادث تاریخ شاہ کے دور میں اس کی طبع پر پابندی لگا دی گئی اور کافی عرصہ تک یہ کتاب منظر عام پر نہیں آنے دی گئی۔

پھر انقلاب اسلامی ایران کے بعد چھپ کر منظر عام پر آئی اور لوگ اس سے استفادہ کر رہے ہیں یہ کتاب

(۱) مع الرجال الفکری فی قاہرہ ص۳۱۶۔

پاکٹ سائز میں بھی چھپ چکی ہے۔

آخر میں یہ تذکر لازم ہے کہ اختصار کی وجہ سے ہم آپ کی زحمات وخدمات کی تفصیل ذکر نہ کر سکے (آپ کی دینی، مذہبی، سیاسی خدمات انقلاب سے پہلے یا انقلاب اسلامی کے بعد) بالخصوص آپ کی اجتماعی خدمات مثلاً نوجوان نسل کی تربیت کے لئے قرآن مجید کی تفاسیر کے دروس، نہج البلاغہ کے خطبے شرح احادیث بعض ادعیہ مثل دعا ابوحمزہ دعاء افتتاح، تاریخ حیات پیغمبر اکرمؐ وائمہ طاہرین علیہم السلام، اخلاق کے موضوع و دروس یہ سب کچھ ہم اختصار کی وجہ سے چھوڑ رہے ہیں۔

دعا ہے کہ حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج آقای لطف اللہ صافی گلپایگانی کی تمام زحمات وخدمات کو خداوند کریم بحق کریمہ اہلبیت حضرت معصومہ قم سلام اللہ علیہا قبول فرمائے اور آپ ہمیشہ مولا حضرت امام مہدی حجت ابن الحسن العسکری علیہما السلام کی پناہ میں رہیں۔

خداوند قدوس آپ کو طول عمر عنایت فرمائے اور مومنین آپ کے پر برکت وجود سے استفادہ کرتے رہیں۔

والحمد للہ اولاً و آخراً و صلی اللہ علیٰ محمد و آلہ الطاھرین علیہم السلام

زندگانی ہے قلم اوراق جنکی ہیں غذا — انتخاب الفت حق کا اثر باقی رہے

ہے دعا حامد کی حق سے بہ حق اہلبیت — حضرت صافیؔ کا اس دہر پر سفر باقی رہے



مقدمہ کتاب

بسمہ تعالیٰ

مقدمہ

جس شخص کو تاریخ و آثار اور آخری زمانہ میں حضرت مہدیؑ کے ظہور[1] کے بارے میں نبیؐ کی احادیث اور آپ سے مروی متواتر بشارتوں اور آپ کے اصحاب کی روایتوں سے کچھ لگاؤ ہے اس پر مخفی نہیں ہے کہ جہل کی تاریکی دور کرنے، ظلم و ستم کا قلع قمع کرنے اور عدل کا پرچم لہرانے، کلمۂ حق کو بلند کرنے، اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ دینے کے لئے خدا آپ کے وجود کا آفتاب طلوع کرے گا خواہ یہ مشرکوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو آپ خدا کے اذن سے دنیا کو غیر خدا کی عبودیت کی ذلت سے نجات دلائیں گے۔ بری عادات اور برے اخلاق کا خاتمہ کر دیں گے۔ اور ان ناقص قوانین پر خط تنسیخ کھینچ

---

[1] نہایہ میں لکھا ہے: مہدی وہ ہے جس کی ہدایت خدا نے حق کی طرف کی ہے اب یہ اسماء میں استعمال ہوتا ہے بلکہ زیادہ تر نام مہدی رکھے جاتے ہیں اور اسی وجہ سے اسکا نام مہدی رکھا گیا ہے کہ جس کے آخری زمانہ میں آنے کی رسول نے بشارت دی ہے اور لسان العرب میں لکھا ہے مہدی اسے کہتے ہیں جس کی خدا نے حق کی طرف ہدایت کر دی ہو اور زیادہ تر اسماء میں استعمال ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اس کا نام مہدی رکھا گیا ہے جس کی رسولؐ نے بشارت دی ہے کہ وہ آخری زمانہ میں آئے گا تاج العروس میں مرقوم ہے۔ مہدی اسے کہتے ہیں جس کی خدا نے حق کی طرف ھدایت کر دی ہے اس لئے مہدی نام رکھا جاتا ہے بلکہ اب زیادہ تر نام مہدی رکھے جاتے ہیں اور اسی وجہ سے اس کو مہدی کہا گیا ہے کہ جس کی بشارت دی گئی ہے کہ وہ آخری زمانہ میں آئے گا۔ خدا ہمیں ان کے انصار میں قرار دے۔

دیں گے۔ جن کو لوگوں نے اپنی خواہشوں کے مطابق ڈھال لیا ہے۔ اور تعصبات کے اسباب کو قطع کردیں گے قومی وعنصری اور وطنی تعصب وغیرہ کو ختم کردیں گے جو کہ امت کے اختلاف اور افتراق کلمہ کا باعث اور فتنوں اور جھگڑوں کی آگ بھڑکانے کا سبب ہوتے ہیں۔

آپ کے ظہور سے خدا اپنے اس وعدہ کو پورا کرے گا کہ جو اس نے اپنے اس قول میں کیا ہے۔ اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں روئے زمین پر اسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گذرنے والوں کو خلیفہ بنایا ہے اور ان کے لئے وہ اس دین کو غالب کرے گا جس کو ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔

اور خداوند عالم کا یہ قول: ہمارا ارادہ ہے کہ جن لوگوں کو روئے زمین پر کمزور بنادیا گیا ہے ان پر احسان کریں اور انہیں امام بنائیں اور انہیں کو زمین کا وارث قرار دیں۔

عنقریب وہ سنہرا دور آئے گا کہ جس میں روئے زمین پر کوئی گھر باقی نہیں بچے گا مگر یہ کہ خدا اس میں کلمۂ اسلام کو داخل کردے گا اور کوئی گاؤں باقی نہیں بچے گا مگر یہ کہ ایک منادی صبح وشام وہاں ندا دے گا "لا الہ الا اللہ"۔

یہ ایسا امر ہے کہ جس پر مسلمانوں کے اتفاق اور ان کے اجماع کو کوئی عبث نہیں قرار دیتا ہے حالانکہ صدر اول میں اور نبی وصحابہ اور تابعین کے زمانوں سے قریب کے زمانوں میں بہت سے لوگوں نے مہدویت کا دعویٰ کیا ہے لیکن ان میں سے ہمیں ایک آدمی بھی ایسا نہیں ملتا ہے کہ جس نے ان کے دعوے کو ان بشارتوں کی اصل کا انکار کرکے رد کیا ہو بلکہ انہوں نے ان کے خصوصیات و جزئیات سے بحث کی ہے۔

اور جو مسائل نقل ہوتے آئے ہیں ان کے اثبات کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے سماعت ان پر

ایمان مہدیؑ کے ظہور پر ایمان رکھنے سے بہتر نہیں ہے اگرچہ ہم یہ نہ کہیں کہ ظہور مہدیؑ پر ایمان رکھنا بعض مسائل سے افضل ہے۔ کیونکہ ظہور مہدی کے بارے میں جو بشارتیں وارد ہوئی ہیں وہ مرتبہ تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں جبکہ بہت سی وہ چیزیں جنکے متعلق احادیث میں بیان ہوا ہے اور ان پر بہت سے مسلمانوں کا عقیدہ ہے وہ مرتبہ تواتر تک نہیں پہنچی ہیں بلکہ ان میں سے بعض کے سلسلے میں ایک ہی روایت ملتی ہے پھر بھی وہ ان کے نزدیک مسلّم امور میں شمار ہوتا ہے تو پھر کسی مومن مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ان بے شمار روایات کے ہوتے ہوئے ظہور مہدیؑ میں شک کرے جسکو رسولؐ نے بیان کیا ہے اور جس کی آپ نے خبر دی ہے۔

ان روایات میں سے بعض کی سند کا ضعیف ہونا اور ان کے مضامین کا مانوس نہ ہونا یا ان میں سے بعض کے واقع ہونے کا بعید ہونا ان تمام احادیث کو مخدوش نہیں کر سکتا ہے کیونکہ بعض احادیث کی سند کا ضعیف ہونا ان حدیثوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے جو سند و متن کے اعتبار سے بالکل صحیح ہیں ورنہ تمام صحیح احادیث سے ہاتھ دھونا پڑے گا (کیونکہ وہ بھی بعض ضعیف احادیث کی جگہ پر ہیں) جبکہ ان کا مفہوم و مقصد تمام مسلمانوں کے درمیان مشہور ہے اور ان کو نقل کرنے والے اکثر ائمہ اسلام بڑے علماء اور فن حدیث کے اساتذہ ہیں جو کہ ان کے مضمون کے قطع کا باعث ہیں یہ ایک طرف دوسری طرف ضعف سند اس وقت قادح ہوتا ہے جب خبر متواتر نہ ہو لیکن متواتر خبر کے معتبر میں سند کے قوی ہونے کی شرط نہیں ہے۔

رہا ان عجیب و غریب چیزوں کے واقع ہونے کا بعید ہونا تو اس کا جواب یہ ہے، علمی مسائل میں اس کے بعید ہونے اور اس کے انوکھا ہونے کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے خصوصاً ان میں سے منقول مسائل میں اگر یہ باب کھل جائے تو پھر بہت سے ایسے عقائد حقہ کا رد و باطل ہونا لازم آئیگا۔ جو کہ انبیاء کی احادیث سے ثابت ہیں کہ جن سے علم یا اس کے خصوصیات کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بس یہ کہ

ان کا تعلق شرع سے ہے۔ جیسے معاد، صراط، میزان، اور جنت وجہنم وغیرہ کے بعض خصوصیات و کیفیات اور مشرکین تو رسول کی بعثت کے آغاز میں آپ کے دین کے ظہور کی بشارتوں کو اور آپ کے کلمہ کے غالب آنے کو بھی بعید سمجھتے تھے، کیونکہ اس وقت اسلام نبیؐ، علیؑ اور خدیجہ میں منحصر تھا۔ بلکہ یہ بشارت مشرکین کے نزدیک محالات عادیہ میں شمار ہوتی تھی۔ اسی لئے وہ کہتے تھے "یا ایھا الذی نزل علیہ الذکر انک لمجنون" (اے وہ شخص کہ جس پر ذکر، (قرآن) نازل ہوا ہے تو یقیناً دیوانہ ہے) کیونکہ نبیؐ جن باتوں کی خبر دیتے تھے وہ ان کے نزدیک عادت اور ظاہری اسباب کے لحاظ سے ممتنعات میں سے تھیں۔ لیکن چند روز گزرنے کے بعد ہی خدا نے اپنے کلمہ کو بلند کر دیا اور کافروں کی بات کو نیچا کر دیا۔ عرب ان کے نزدیک آگئے اور عرب وعجم کے مشرکوں نے اسلام اور مسلمانوں کے سامنے سر جھکا دیا یہ ایک طرف، دوسری طرف موضوع مہدی انبیاء کے نقل ہونے والے معجزات اور خدا کی ان سنتوں سے زیادہ عجیب وغریب نہیں ہے جو کہ گذشتہ امتوں میں جاری ہو چکی ہیں جیسے مردوں کو زندہ کرنا مادرزاد اندھے کو بینائی دینا اور مبروص کو شفا دینا اور ابراہیم وموسیٰ اور دیگر انبیاء کے معجزات اور ان کا اپنی قوم سے غائب ہونا اور جب ان متواتر احادیث کو بعید اور انوکھا نہیں سمجھا جاتا کہ جن کے بعض راوی مکی، بعض مدنی، بعض کوفی، بعض بصری، بعض بغدادی، بعض رازی، بعض قمی، بعض شیعہ، بعض سنی، بعض اشعری، بعض معتزلی اور ان میں سے بعض صدر اول میں تھے اور بعض دوسرے زمانوں میں گذرے ہیں جو کہ وطن کی دوری، زمانوں، رایوں اور مذاہب کے اختلاف کے سبب ایک مجلس میں سے جمع نہیں ہو سکتے تھے۔ اور ان احادیث کے نقل پر ان کے اتفاق کا کذب ہونا۔ اور تاہم ان میں اکثر کے خاص طور پر کذب ہونے کا احتمال ہونا انتہائی ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کے راوی ثقہ ہونے میں معروف ہیں بڑے علماء میں سے ہیں۔ دیندار اور زہد وعبادت والے لوگ ہیں اگر ہم ان احادیث کو چھوڑیں تو پھر فقہ وغیرہ کے تمام ابواب میں نبی اور آپ کی عترت کی منقول احادیث پر اعتماد نہیں کیا جا سکے گا اور ان معتبر احادیث سے ہاتھ اٹھانا لازم آئیگا کہ جن کا تعلق

ہمارے دینی اور دنیوی امور سے ہے جب کہ تمام مسلم وغیر مسلم عقلاء اس پر عمل کرتے ہیں اور اس کو بعید سمجھنے پر مخالفوں نے زیادہ اعتماد کیا ہے اور اسکی وجہ سے شیعوں پر اعتراض کیا ہے اس چیز کی طرف توجہ نہ کرتے ہوئے کہ ان کے اس امر کی بازگشت ایسی چیز کی طرف ہو رہی ہے کہ جس کو مسلم وغیر مسلم کسی نے بھی قبول نہیں کیا ہے اس کی مزید وضاحت انشاء اللہ عنقریب بیان ہوگی۔ ان اخبار کے صحیح ہونے اور مسلمانوں کے درمیان ظہور مہدی کی شہرت اور اس پر علماء کے متفق ہونے کی اہلسنت (۱) کے علماء کی ایک نمایاں جماعت نے تصریح کی ہے۔

آپ کو یہ بات یاد رہنی چاہئے کہ ان احادیث کو ان صحائف میں جمع کرنے کا مقصد وجود مہدی اور آخری زمانہ میں ان کے ظہور کا اثبات نہیں ہے کیونکہ اس موضوع پر امام حسن عسکریؑ کے زمانہ سے آج تک بہت سی کتب، رسالے اور مفصل مقالات لکھے جا چکے ہیں اور علماء امامیہ میں تو ایسے افراد کی تعداد بہت کم ہے کہ جن کی اس موضوع پر کوئی خاص کتاب یا مقالہ یا جملہ نہ ہو کہ جن میں سے بعض سے رجوع واقعی مشتاق کو بے نیاز بنا دیتی ہے۔

مزید برآں اس موضوع پر بعض علماء اہل سنت جیسے حافظ ابو نعیم اصفہانی، صاحب کتاب صفۃ المھدی و مناقب المھدی، گنجی شافعی صاحب البیان فی اخبار صاحب الزمان، ملا علی متقی صاحب البرھان فی علامات مہدی آخر الزمان، عباد بن یعقوب الرواجنی صاحب کتاب اخبار المھدی، سیوطی۔

ان احادیث کو ان کے ائمہ جیسے احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ ترمذی، بخاری، مسلم، نسائی، بیہقی، ماوردی، طبرانی، سمعانی، رویانی، عبدری اور حافظ عبد العزیز العکبری نے اپنی تفسیر میں، ابن قتیبہ نے غریب الحدیث میں، ابن سری، ابن عساکر، دار قطنی، مسند سیدۃ نساء العالمین فاطمہ زہراؑ میں، کسائی

۱۔ ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ (ج ۲ ص ۵۳۵ طبع مصر) میں لکھا ہے کہ اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ یہ دنیا اور اس کی تکلیف انہیں پر ختم ہوگی اور ان میں سے بعض نے صحیح ترمذی (ج ۲ ص ۴۶ طبع دہلی ۱۳۴۲ھ) میں اپنے حاشیہ میں تحریر کیا ہے شیخ عبد الحق نے اللمعات میں لکھا ہے....

نے مبتداء میں، بغوی، ابن اثیر، ابن دیبع الشیبانی اور حاکم نے مستدرک میں ابن عبد البر نے استیعاب میں اور حافظ ابن مطیق، فرغانی نمیری، مناوی، ابن شیرویہ الدیلمی، سبط ابن الجوزی، شارح المعتزلی، ابن صباغ مالکی، حموی، ابن المغازلی الشافعی، موفق بن احمد الخوارزمی، محب الدین الطبری، شبلنجی، صبان اور شیخ منصور علی ناصف وغیرہ نے نقل کیا ہے۔

صاحب العرف الوردی فی اخبار المھدی، ابن حجر صاحب القول المختصر فی علامات المھدی المنتظر، شیخ جمال الدین یوسف بن یحییٰ الدمشقی صاحب عقد الدرر فی اخبار الامام المنتظر وغیرھم نے کتاب لکھی ہیں۔ اور ان میں سے بعض نے آپؑ کے حالات کے بارے میں سیرت حلبیہ

بہت سی حدیثوں سے جو حد تواتر کو پہنچ چکی ہیں ظاہر ہوتا ہے کہ مہدی میرے اہل بیتؑ اولادِ فاطمہ سے ہوں گے اور الصبان اسعاف الراغبین (ب ۲ ص ۱۴۰ طبع مصر ۱۳۱۲ھ) ان کے خروج، آپ کے اہل بیت سے ہونے اور زمین کو عدل سے پر کرنے کے سلسلہ میں متواتر حدیثیں نقل ہوئی ہیں (نور الابصار ص ۱۵۵ طبع مصر ۱۳۱۲ھ) میں شبلنجی لکھتے ہیں نبیؐ سے متواتر حدیثیں نقل ہوئی ہیں کہ مہدی ان کے اہلبیت سے ہوں گے اور وہ زمین کو عدل سے پر کردیں گے۔ اور آپ عیسیٰؑ کے ساتھ خروج کریں گے اور فلسطین میں دجال کو قتل کرنے میں ان کی مدد کریں گے اور آپ اس امت کی امامت کریں گے اور عیسیٰؑ آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے شافعیوں کے مفتی سید احمد بن سید زینی دحلان نے فتوحات الاسلامیہ (ج ۲ ص ۲۱۱ طبع مصر ۱۳۲۳ھ) اور وہ احادیث جن میں مہدی کا ذکر ہوا ہے۔ وہ بہت ہیں متواتر ہیں ان میں صحیح بھی ہیں حسن بھی ہیں ضعیف بھی ہیں ان کی تعداد زیادہ ہے، لیکن ان کی کثرت اور ان کے بیان کرنے والوں کی کثرت ایک دوسرے کو قوی کرتی ہیں یہاں تک وہ ایسی ہوگئی ہیں کہ قطع کا فائدہ دیتی ہیں لیکن مقطوع بہ کا ظہور ضروری ہے اور وہ اولادِ فاطمہ سے ہوں گے۔ اور زمین کو عدل سے پر کریں گے۔ اس سے علامہ سید محمد بن رسول البرزنجی نے آخری اشاعت میں پردہ اٹھادیا ہے لیکن آپ کے ظہور کو کسی مخصوص ومعین سال میں محدود کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اسکا تعلق غیب سے ہے کہ جس کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے اور پھر محدود کرنے کے لئے نبیؐ سے کوئی نص بھی وارد نہیں ہوئی ہے۔ سبائک الذھب (ص ۷۸ پر) سویدی لکھتے ہیں جس چیز پر علماء کا اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ مہدی آخری زمانہ میں قیام کریں گے اور زمین کو عدل سے پر کریں گے۔ آپ اور آپکے ظہور ...

(ص ۲۸) کی طرح مفصل کتاب لکھی ہے جسکا نام "الفواصم عن الفتن القواصم" رکھا ہے۔ اس کتاب کو قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کا مقصد تو بس زمانہ غیبت خصوصاً آخری زمانہ میں مہدویت اور امامت کے دعویداروں کے دعوؤں کو باطل کرنا ہے۔ اور یہ ایسی چیز ہے کہ ہمارے زمانہ میں جس کی مسلمانوں کو شدید ضرورت ہے کیونکہ ہمارے دشمن ہر اس حربہ اور وسیلہ کو بروئے کار لانے سے باز نہیں آئے ہیں کہ جس سے وہ مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کرتے ہیں اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف و عداوت کی آگ بھڑکاتے ہیں تاکہ انہیں غلام بنانے اور ان پر تسلط پانے میں آسانی ہو جائے حق کی قسم مسلمان جب بھی ذلیل ہوئے ہیں وہ صرف اپنے اختلاف و عداوت کی

کے بارے میں بہت زیادہ احادیث ہیں یہاں ان کو بیان کرنے کا موقعہ نہیں ہے کیونکہ اس کتاب میں اسکی گنجائش نہیں ہے ابن خلدون نے مقدمہ (ص ۳۶۷) میں لکھا ہے واضح رہے کہ جس چیز پر زمانہ میں تمام مسلمانوں کا اتفاق رہا ہے وہ یہ ہے کہ آخری زمانہ میں اہل بیتؑ میں سے ایک شخص ظہور کرے گا جو دین کی تائید کرے گا اور عدل کو ظاہر کریگا اور مسلمان ان کا اتباع کریں گے اور اسلامی ممالک پر ان کا تسلط ہوگا۔ ان کا نام مہدی ہوگا۔ شیخ منصور علی ناصف "غایت المامول" (ج ۵ ص ۳۶۲) میں لکھتے ہیں (ساتواں باب خلیفہ مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں) سلفا اور خلفا علماء کے درمیان یہ بات مشہور رہی ہے کہ آخری زمانہ میں اہلبیتؑ میں سے ایک آدمی ضرور ظہور کرے گا اور اسکا نام مہدی ہوگا۔ اور سارے اسلامی ممالک پر اسکی حکومت ہوگی، مسلمان اسکی پیروی کرینگے اور ان کے درمیان عدل قائم کرے گا۔ دین کی تائید کرے گا۔ اور ان کے بعد دجال آئیگا۔ پھر عیسیٰ نازل ہوں گے اور اسے قتل کریں گے یا اسکے قتل میں عیسیٰ مہدی کا تعاون کریں گے اور مہدی سے متعلق احادیث کو نیک منش صحابہ نے بیان کیا ہے اور اکابر محدثین جیسے ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، طبرانی ابویعلی، بزاز، امام احمد اور حاکم رضی اللہ عنہم نے نقل کیا ہے یقیناً اس نے بہت بڑی غلطی کی ہے کہ جس نے مہدی سے متعلق تمام حدیثوں کو ضعیف قرار دیا ہے جیسے ابن خلدون وغیرہ اس نے ج ۵ ص ۳۸۱ پر لکھا ہے۔ پھر انہیں ترتیب سے لکھا ہے اس کے بعد رقم کیا ہے، وہ تمام حدیثیں جو ہم نے نقل کی ہیں سب حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں یہ بات صاحب علم پر واضح ہے تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ ہم نے مہدی کے بارے میں جو احادیث نقل کی ہیں وہ متواتر ہیں اسی طرح دجال سے بھی متعلق احادیث بھی متواتر ہیں جس کے پاس ذرہ

بنیاد پر ہوئے ہیں اور باطل وکفر پرست ان پر غالب نہیں آئے مگر ان میں جنگ ونفرت پھیلا کر اور جن چیزوں کو یہ گناہگار ہتھکنڈے اور گندی خواہشوں والے مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور انہیں بیرونی معاملات سے نمٹنے کے بجائے اندرونی جھگڑوں میں پھنسائے رکھنے کا اہم سبب سمجھتے ہیں انہیں میں مسئلہ مہدی (ادارہ اضافہ (حاشیہ ص ۴۰ پر ہے) بھی ہے انہیں اغراض کے تحت بعض ممالک جیسے ایران، ھندوستان اور افریقہ میں بعض پست اور اقتدار کے بھوکے بداخلاقی میں شہرت یافتہ کم عقل اور بے اہمیت لوگوں نے مہدویت کا دعویٰ کر دیا اور اسکے صفات، بلندیوں، علامات وآثار، نشانیوں، نسب شریف، خاندانی شرافت جو کہ عام طور پر ایک فرد یعنی بارہویں امام ابوالقاسم حجت بن الامام

برابر ایمان اور کچھ انصاف کا جذبہ ہے اس کے لئے اتنا کافی ہے اور خدا اعلیٰ واعلم ہے (صاحب غایت المامول کی بات ختم ہوئی) گنجی شافعی نے البیان کے باب ۱۱ میں لکھا ہے کہ مہدیؑ کے سلسلے میں نبیؐ سے متواتر و مستفیض حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور المھدی والمھدویت ص ۱۰۶ میں احمد امین لکھتے ہیں۔ میں نے اپنے استاد احمد بن محمد صدیق کے ''رسالہ ابراز الوھم المکنون فی کلام ابن خلدون'' میں پڑھا جس کو انہوں نے ابن خلدون کے رد میں لکھا ہے، یقیناً انہوں نے ابن خلدون کے اس اعتراض کو رد کیا ہے کہ جو انہوں نے حضرت مہدیؑ کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث پر کیا تھا۔ اور ان احادیث کے صحیح ہونے کو ثابت کیا ہے اور لکھا ہے یہ حدیثیں حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں اور انہوں نے چند ایسی حدیثیں نقل کی ہیں کہ جنکا ذکر ابن خلدون نے نہیں کیا تھا اور ان کا اعتراض ابن خلدون پر یہ ہے کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ مہدی کے بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں کم ہی صحیح ہیں۔ فائدہ: یہ واضح ہو گیا ہے کہ مہدی منتظر اس امت سے ہوں گے اور آخری زمانہ میں دجال آئے گا۔ پھر عیسیٰ نازل ہوں گے اور اسے قتل کریں گے اہل سنت کا سلفاً وخلفاً یہی نظریہ رہا ہے اور (ج ۳ ص ۳۸) لکھتے ہیں فتح الباری میں حافظ لکھتے ہیں اس سلسلہ میں احادیث متواتر ہیں مہدی اس امت سے ہوں گے اور عیسیٰ نازل ہو کر ان کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے حافظ ہی لکھتے ہیں یہ بات صحیح ہے کہ عیسیٰ کو آسمان پر اٹھا لیا گیا ہے اور وہ زندہ ہیں شوکانی نے اپنے رسالہ التوضیح فی تواتر ماجاء فی المنتظر والدجال والمسیح میں لکھا ہے، عیسیٰ کے نزول کے بارے میں انتیس حدیثیں نقل ہوئی ہیں..........

ابی محمد حسن عسکری بن ابی الحسن علی الہادی بن ابی جعفر محمد جواد بن ابی الحسن علی رضا بن ابی الحسن موسیٰ کاظم بن ابی عبد اللہ جعفر صادق بن ابی جعفر محمد باقر بن ابی الحسن علی زین العابدین بن ابی عبد اللہ الحسین سید الشہداء ابن امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہم السلام کے کسی میں جمع نہیں ہوئے ہیں یہی ہیں جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ آپ ہی زمین کو مشرق سے مغرب تک فتح کریں گے، اور اسلام کو عالمی دین بنائیں گے یہاں روئے زمین پر کوئی غیر خدا کی عبادت کرنے والا باقی نہیں رہے گا اور کوئی گاؤں باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہاں اشہد ان لا الہ الا اللہ کی آواز بلند ہوگی۔ اور ان کے ظہور کے وقت جبرئیل آسمان سے آپ کے

یا بہت ہی کم صحیح ہیں موصوف نے ابن خلدون سے سوال کیا ہے کہ اس قلیل سے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں کیا یہ کہنا چاہتے ہیں کہ قلیل پر ایمان نہیں لایا جا سکتا مگر یہ کہ وہ مشہور یا متواتر ہوں، ہرگز نہیں کیونکہ ایسا نظریہ نہیں پایا جاتا ہے اور نہ اس سے پہلے کسی نے یہ نظریہ پیش کیا اور نہ اس کے بعد کسی نے ایسی جرأت کی ہے پھر انہوں نے ابن خلدون پر تنقید کی ہے کہ ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں دوسری جگہوں پر احادیث افراد کے ذریعہ اعتراض کیا ہے جبکہ ان احادیث کا ایک ہی سر چشمہ ہے اور اس سر چشمہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ جب حدیث اس کی خواہش کے موافق ہو تو قبول کرے اگر چہ حدیث بجائے خود صحیح ہو۔

پھر لکھتے ہیں کہ وہ مہدی کو قبول کرتے ہیں بشرطیکہ جب ان کے بارے میں صحیح اور حسن حدیثیں وارد ہوئی ہوں ابن خلدون بدعت گذار ہیں اور بدعت گذار کے اقسام ہیں ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو اپنی بدعت کی بدولت کافر ہو جاتے ہیں جیسے خدا کے لئے جسم کے قائل افراد یا خدا کے جزئیات کے علم کا انکار کرنے والے اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنی بدعت سے کافر نہیں ہوتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کوئی بدعت کی ہو لیکن وہ اس پایہ کی نہ ہو تو ابن خلدون کو ایسے ہی لوگوں میں شمار کرنا چاہتے ہیں اس سلسلے میں انہوں نے کافی طویل بحث کی ہے اور ابن خلدون نے جن راویوں کے جھوٹے اور ضعیف ہونے کا دعویٰ کیا ہے ان سے ابن خلدون نے روایت کر کے خود اپنے دعوے کی مخالفت کی ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت سے روایت کی ہے انہوں نے مہدی کی شان میں ایک شعر کہا ہے اور آپ کے وجود کو ثابت کیا ہے۔

نام سے ندا دیں گے جو مشرق و مغرب میں سنی جائیگی۔

آپ ان صفات و علامات کے مالک ہیں جن میں سے بعض کو ہم انشاء اللہ عنقریب بیان کریں گے جو آپ کے علاوہ کسی اور پر منطبق نہیں ہوتی ہیں خواہ کوئی بھی ہو چہ جائیکہ اس بیچارے پر جس کو گرفتار کیا گیا قید خانہ میں ڈالدیا گیا اور قید میں ہی رہا یہاں تک کہ اسے پھانسی دیدی گئی اور کسی جگہ تک نہیں پہنچ سکا وہ اپنے نفس کا مالک نہ ہوسکا چہ جائیکہ دوسرے کا مالک ہوتا لیکن ان تمام وضاحت کے باوجود جاہلوں میں سے بعض ان باطل دعوئی کے فریب میں آجاتے ہیں کیونکہ وہ مہدی کے بارے میں وارد ہونے والی آیات و احادیث سے آگاہ نہیں ہوتا ہے اور نہ اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ

و خبرا لمهدی ایضا وردا   ذا کثرة فی نقله فاعتضدا

سیوطی کہتے ہیں:

و ما رواه عدد جـــمّ یجب   احالة اجتماعهم علیٰ الکذب

ابن خلدون کو ابو طیب بن احمد بن ابی الحسن الحسنی نے بھی اپنے رسالہ الموسوم "الاذاعۃ لما کان وما یکون بین الساعۃ" جیسا کہ المہدی و المہدویت میں بیان کیا ہے۔ اور ان کے اقوال کو لغزش قرار دیا ہے بعد میں انہوں نے یہ موقف اختیار کیا تھا آخری زمانہ میں مہدی ظہور فرمائیں گے اور ان کے ظہور کا انکار بہت بڑی جسارت اور بڑی لغزش ہے۔

کفایۃ الموحدین میں شافعی سے نقل ہوا ہے کہ یہ احادیث متواتر ہیں، "کتاب البرهان فی علامات مہدی آخر الزمان" کے (ب ۱۳) پر مہدی کے متعلق مذاہب اربعہ کے علماء شیخ ابن حجر شافعی "القول المختصر" کے مولف، ابو السرور احمد بن ضیاء حنفی اور محمد بن محمد مالکی اور یحییٰ بن محمد حنبلی کے فتاویٰ نقل کئے ہیں اور ان کے فتاویٰ سے ضمنی طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ ظہور مہدی کا نظریہ صحیح ہے مہدیؑ اور ان کی صفت اور ان کے خروج کی صفت اور ان کے خروج سے پہلے جو فتنے رونما ہوں گے جیسے سفیانی کا خروج، اور زمین کا دھنس جانا وغیرہ کے بارے میں صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں ابن حجر نے انہیں متواتر قرار دیا ہے اور وضاحت کی ہے کہ مہدی اہل بیتؑ سے ہیں وہ مشرق سے مغرب تک زمین کے مالک ہوں گے۔ اور اس کو عدل سے معمور کردیں گے اور عیسیٰ ان کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے اور سفیانی کو قتل کریں گے اور جس لشکر کو وہ مہدی سے جنگ کے لئے بھیجے گا وہ مکہ و مدینہ کے درمیان مقام بیداء میں دھنس جائے گا۔

مہدی ایک خاص معین شخص ہے کہ جس سے نسب وحسب اور صفات کے اعتبار سے کوئی بھی مشابہ نہیں ہوسکتا ہے۔ لہذا ہم نے ان احادیث میں بعض کو جمع کر دیا ہے انہیں ہم نے ایسی کتابوں سے اخذ کیا ہے جو عامہ وخاصہ کے نزدیک معتبر ہیں تا کہ شبہات کی گنجائش باقی نہ رہے اور یہ بہت بڑا

(صفحہ ۴۸ کا حاشیہ) ڈاکٹر احمد امین مصری نے المہدی والمہدویت نام کا رسالہ شائع کیا اور اپنے خیال میں مہدیؑ کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث کو رد کر دیا جبکہ ان کو رد کرنے میں موصوف نے پوچ دلیلوں پر اعتماد کیا ہے۔

ا۔ان کے بارے میں وارد ہونے والی حدیثیں ضعیف ہیں۔اسکا جواب آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔

۲۔ان احادیث کا متن حکم عقل کے خلاف ہے اس کا جواب یہ ہے کہ دین کی تائید، نفوس کی تکمیل، زمین کو شرک وظلم سے پاک کرنے اور اسے ظالم و جابروں سے آزاد کرانے کیلئے آخری زمانہ میں اہلبیت میں سے اولاد فاطمہؑ سے ایک مصلح کے ظہور میں ہمیں عقل کی مخالفت نظر نہیں آتی ہے۔اگر چہ آپ کے بارے میں وارد ہونے والی بعض احادیث میں ایسی بات نظر آتی ہے کہ جو عام طور پر وقوع پذیر نہیں ہوتی ہے لیکن یہ بہت سی حدیثوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے۔اور نہ اسکے باقی حصہ کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے اس بات کو ہم نے متن میں واضح کر دیا ہے۔

۳۔یہ اہم چیز ہے موصوف نے اپنے رسالہ میں اس محور پر بحث کی ہے لکھتے ہیں اسلام میں مہدی اور مہدویت کی طویل تاریخ ہے مہدی کے نام پر بہت شورشیں اور تحریکیں وجود میں آئیں اور ان انقلابات، اور شورشوں سے اسلامی ممالک کو سوائے کمزوری کے اور کچھ نہیں ملا۔ڈاکٹر احمد امین نے اپنے نظریہ کی تائید میں بعض حوادث کا بھی ذکر کیا ہے جو کہ ان کے خیال میں مہدویت کی وجہ سے رونما ہوئے تھے۔جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہے اور موصوف کو فرق کی معرفت اور ان کے مبادیات کی بصیرت نہیں ہے۔ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس نے یہ رسالہ تاریخی نتیجہ اخذ کرنے کے لئے لکھا ہے۔بلکہ اس لئے لکھا ہے تا کہ مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ڈال سکے اور ملت اسلامیہ کو سلکِ وحدت سے وابستہ ہونے اور اللہ کی رسی کو تھامنے سے باز رکھ سکے۔یا اس لئے لکھا ہے تا کہ بعض گمراہ فرقوں اور ان نظریات کی تائید کر سکے جو کہ اسلامی ممالک میں استعمار نے ایجاد کیا ہے، کیوں کہ احمد امین نے اس رسالہ میں.......

فائدہ ہے۔

ان احادیث کو جمع کرنے کے اور بھی فوائد ہیں ان میں سے بعض کو بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ایسی چیزیں لکھی ہیں کہ صحف و جرائد اور سیاسی فرقوں کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے پر ان کا باطل ہونا واضح و آشکار ہے۔ اور اس بات کی تردید کے لئے ان کا یہ عذر کافی نہیں ہے کہ مصادر و ماخذ کم تھے۔ ایسا رسالہ لکھنے کی ان کی ذمہ داری نہیں تھی کہ جس کے لکھنے کے بعد انہیں غلط و اشتباہ کی بنا پر عذر خواہی کرنا پڑے۔ بلکہ ان پر ایسی چیز کا چھوڑنا واجب تھا پھر اسے جو چاہے انجام دیتا۔ لیکن احمد امین اس کی طرف متوجہ نہیں ہوئے اور اس بات کی بھی پرواہ نہ کی کہ اس سے دین عظمت پر حرف آئے گا۔ اور ملت اسلامیہ شک و شبہ میں پڑ جائیگی۔ شاید موصوف کو اور انہیں عطیہ دینے والے کو ساری ثقافت، حقائق کے انکار اور احادیث کی تردید ہی میں نظر آئی ہے۔ اگر ان کے نظریہ کے مطابق حق و باطل میں تمیز کرنے کا معیار وہی باتیں ہیں جو انہوں نے بیان کی ہیں، تو پھر انہیں مسلم حقائق کا بھی انکار کر دینا چاہئے کہ جن کے انکار کی کوئی سبیل نہیں ہے کیا احمد امین ان روایات کا اس لئے انکار کرتے ہیں کہ انبیاء کے نام سے جو انقلابات آئے ہیں وہ مہدی کے نام پر آنے والے انقلابات سے زیادہ ہیں؟ یا (معاذ اللہ) وہ خدا کے وجود کا انکار کرنا چاہتے ہیں کہ بہت سے لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اس کا شکل اختیار کر لیا ہے۔

اور خدا کے بندوں کی عبادت کرنے لگے ہیں وہ حقیقت عدل اور حسن اصلاح کا انکار کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اکثر انقلاب برپا کرنے والوں نے عدل و اصلاح کے نام سے اپنی تحریک کا آغاز کیا ہے یہ الگ بات ہے کہ انہوں نے شرانگیزی اور فساد پھیلایا ہے اور انہیں انقلاب برپا کرنے پر طمع اور خواہش نفس ہی نے ابھارا تھا۔ درحقیقت ایسے انقلابیوں کی کامیابی کا سبب احمد امین جیسے لوگوں کی مہدی کی طرف راہنمائی اور ہدایت نہ ہونا اور ان کا مہدی کی ان نشانیوں اور علامتوں سے بے خبر ہونا تھا جو کہ احادیث میں بیان ہوئی ہیں یہ ایک طرف دوسری طرف بعض لوگوں نے ان احادیث کی رد میں کچھ ایسے وجوہ بیان کئے ہیں جو بیت عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہیں مہدی کے عقیدہ سے مایوسی اور عمل سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ ترقی میں مانع ہوتا ہے۔ اے کاش مجھے یہ معلوم ہوتا کہ انہیں اس تعصب اور حقیقت سے چشم پوشی پر کس چیز نے مجبور کیا ہے یہاں تک کہ وہ ان پوچ دلیلوں سے ظہور مہدی کے عقیدہ کے بارے میں نبیؐ کے قول، ائمہ حدیث و تاریخ اور تمام اسلامی علوم میں ماہرین کے قول کو بھی رد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس کی تفصیل

۱۔ زمانہ غیبت میں شیعوں کا مہدی کے وجود اور آخری زمانہ میں ان کے ظہور کرنے کا اعتقاد رکھنا مسلمانوں کے اتحاد کلمہ اور ان کے ان اختلافات کو ختم کرنے میں مانع نہیں ہے جو کہ ان عظمت و شوکت کو نقصان پہنچا رہے ہیں کیونکہ محض ایک خالص عقیدہ ہے جو ان بشارتوں سے پیدا ہوا ہے اور مبانی اسلام اور اس چیز کے خلاف نہیں ہے جس پر صریح آیت اور سنت قطعیہ دلالت کرتی ہے بلکہ ایک عقیدہ ہے جو نبی کریم کی صداقت اور ان بشارتوں کے مالک کے اعتقاد سے وجود میں آیا ہے۔

لہذا اہل سنت کو اس سلسلہ میں وہی رویہ اختیار کرنا چاہئے جو اس مسئلہ کے علاوہ ان مسائل میں اختیار کرتے ہیں جن میں ان کے علماء کے نظریات مختلف ہوتے ہیں اور اس میں حقیقت کو اسی انداز میں دیکھیں جس طرح دیگر مسائل میں ملاحظہ کرتے ہیں۔

۲۔ اس کتاب میں تکرار سے گریز کیا ہے اس موضوع پر میرے پاس جو قدیم و جدید کتابیں تھیں جب میں نے ان کا مطالعہ کیا تو انہیں تکرار سے خالی نہیں پایا۔ پھر اکثر احادیث جو کسی خاص مطلب کو ادا نہیں کرتی ہیں کہ جن کو ایک باب میں نقل کر دیا جائے اور دوسرے ابواب میں نقل کرنے سے بے نیاز ہو جائیں بلکہ وہ مختلف جہتوں اور فوائد پر مشتمل ہیں اس بنا پر اسے متعدد ابواب میں بیان کرنا پڑتا ہے چنانچہ فریقین کی کتب میں حدیث کی تکرار کا ایک سبب یہ بھی ہے اور کبھی ان احادیث میں تقطیع ہوتی ہے لہذا میں نے تمام ابواب میں مذکورہ احادیث کی طرف اشارہ کر کے اور باب کے آخر میں ان کے نمبر بیان کر کے ان سے احتراز کیا ہے۔

۳۔ بہت سے ابواب کے تواتر عناوین کی معرفت ہے۔

انشاء اللہ آئندہ بیان ہوگی۔ جو فرحت ونشاط اور صفائے قلب کا باعث ہوگی اور لوگوں کو تہذیب اخلاق، علوم وفضائل اور کمالات سے سرشار ہونے اور رذائل و پست صفات سے نفس کو پاک کرنے کی طرف رغبت دلائے گی اور امت کے شعور واحساس کو حقیقی ذمہ داری کی طرف بڑھائے گی۔

یہ ایک بات، دوسری بات یہ ہے کہ پہلے ہم ائمہ اثنا عشر کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث کو بیان کریں گے کیونکہ ان کا اس چیز میں بہت دخل ہے کہ جس کو ہم بیان کرنا چاہتے ہیں پھر ان احادیث کو بیان کریں گے۔ جو حضرت کے صفات وحالات کے بارے میں فریقین کی طرف سے آئی ہیں۔

انشاء اللہ چونکہ اس سلسلہ میں نقل ہونے والی احادیث وروایات کا جمع کرنا طاقت سے باہر ہے اور وہ انہیں حاصل کرسکتا ہے جو فن حدیث میں مہارت رکھتا ہو یا فن حدیث میں نقاد اور بزرگ علماء اس کے کھرے کھوٹے کو پرکھنے والے ہیں۔

لہذا ہم نے انہیں احادیث کو نقل کرنے پر اکتفا کی ہے جو اس سلسلہ میں حق کو واضح کرتی ہیں اور جن سے وہ مقصد حاصل ہو جائے جس کے لئے یہ کتاب لکھی گئی ہے اس سے زیادہ کے شائقین علماء کی تصنیفات کا مطالعہ فرمائیں میں نے اس کتاب میں دس فصلیں اور سو باب قائم کئے ہیں اور اسکا نام منتخب الاثر فی الامام الثانی عشرؑ رکھا ہے۔

خدا سے دعا ہے کہ ہمیں اس چیز کی توفیق مرحمت فرمائے جو اس کی رضا کا باعث ہو اور ہم کو تعصب وظلم وتشدد کرنے سے باز رکھے اور حق وانصاف کے راستہ کی طرف ہماری ہدایت کرے اور ہمارے اعمال کو اپنے لئے خالص قرار دے اور اس دن کے لئے ذخیرہ کرے کہ جس دن مال واولاد کام نہ آئیگی مگر یہ کہ قلب سلیم کے ساتھ آئے۔

لطف اللہ صافی

۲۸ رمضان ۱۳۷۳ھ



پہلی فصل

امام بارہ ہیں اس فصل میں آٹھ باب ہیں

پہلا باب

امام بارہ ہیں

اس باب میں ۲۷۱ حدیثیں ہیں

۱۔ صحیح بخاری۔ (ج ۴ ص ۱۷۵ طبع مصر ۱۳۵۵ھ) مجھ سے محمد بن المثنی نے بیان کیا، ہم سے غندر نے بیان کیا، ہم سے شعبہ نے بیان کیا اور ان سے عبدالملک نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن سمرہ سے سنا کہ انہوں نے کہا میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں، امیر بارہ ہوں گے، اس کے بعد ایک جملہ اور کہا، جس کو میں نہیں سن سکا، میرے والد نے بتایا رسولؐ فرماتے ہیں کہ وہ سب قریش سے ہوں گے۔

۲۔ صحیح ترمذی: (ج ۲ ص ۴۵ طبع دہلی ۱۳۴۲ھ) باب ما جاء فی الخلفاء، ہم سے ابو کریب نے بیان کیا، ہم سے عمر بن عبید نے بیان کیا اور انہوں نے سماک بن حرب سے اور انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا میرے بعد بارہ امیر ہوں گے اس کے بعد ایک جملہ اور کہا، جس کو میں نہیں سمجھ سکا تو میں نے اس شخص سے معلوم کیا جو میرے پاس بیٹھا تھا، اس نے بتایا کہ آپؐ فرماتے ہیں: وہ سب قریش سے ہوں گے (ترمذی لکھتے ہیں) یہ حدیث حسن و صحیح ہے، اس کے علاوہ دوسرے طریقہ سے جابر بن سمرہ سے روایت کی گئی ہے کہتے ہیں: ہم سے

ابوکریب نے بیان کیا، ہم سے عمر بن عبید نے بیان کیا انہوں نے اپنے، والد سے انہوں نے ابوبکر بن ابی موسیٰ سے اور انہوں نے جابر بن سمرہ سے انہوں نے نبیؐ کی ایسی ہی حدیث بیان کی۔

۳۔ صحیح مسلم۔ کتاب الامارہ کے باب الناس تبع لقریش والخلافۃ فی قریش (ج ۲ ص ۱۹۱ طبع مصر ۱۳۴۸ھ) ہم سے قتیبہ بن سعید نے ہم سے جریر نے بیان کیا اور انہوں نے حصین سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ جابر بن سمرہ نے کہا میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: حدیث۔ ہم سے رفاعہ بن الھیثم الواسطی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں: ہم سے خالد یعنی ابن عبد اللہ الطحان نے بیان کیا انہوں نے حصین سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آنحضرت کو فرماتے ہوئے سنا یہ امر ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ ان کے درمیان بارہ خلیفہ ہو نگے، اس کے بعد ایک جملہ اور فرمایا جو مجھ پر مخفی رہا میں نے اپنے والد سے معلوم کیا: کیا فرمایا انہوں نے؟ بتایا سب قریش سے ہوں گے۔

۴۔ صحیح مسلم (کتاب الامارہ کے مذکورہ باب میں) ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا اور انہوں نے سفیان بن عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں لوگوں کا امر (کاروبار) ایسے ہی چلتا رہے گا یہاں تک کہ ان کے بارہ ولی ہوں گے اس کے بعد آپؐ نے ایک جملہ اور فرمایا جو مجھ پر مخفی رہا تو میں نے اپنے والد سے معلوم کیا کہ کیا فرماتےؐ ہیں انہوں نے بتایا کہ سب قریش سے ہوں گے، اسی حدیث کو قتیبہ بن سعید سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے انہوں نے نبیؐ سے نقل کیا ہے لیکن اس میں اس جملہ "لوگوں کا امر ایسے ہی چلتا رہے گا" کو نہیں بیان کیا ہے۔

۵۔ صحیح مسلم۔ (کے مذکورہ باب میں) ہم سے ہداب بن خالد الازدی نے بیان کیا، ہم سے حماد بن مسلمہ نے بیان کیا اور انہوں نے سماک بن حرب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے

جابر بن سمرہ سے سنا کہ کہتے ہیں میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: یہ اسلام ایسے ہی عزیز رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اس کے بعد ایک جملہ اور فرمایا کہ جسے میں نہیں سمجھ سکا میں نے اپنے والد سے معلوم کیا کہ کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے بتایا سب قریش سے ہوں گے اس باب میں اسی حدیث کو تقریباً انہیں لفظوں میں اپنے طریق سے داؤد سے انہوں نے شعبی سے اور انہوں نے جابر سے نقل کیا ہے اور اپنے طریق سے ابن عون سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر سے نقل کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ حاتم سے انہوں نے مہاجر سے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اور اپنے طریق سے ابن ابی ذئب سے انہوں نے مہاجر بن مسمار سے انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے نقل کیا ہے اسی کو (جیسا کہ مفتاح کنوز السنۃ میں ہے) طیالسی نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے۔ (ح ۷۶۷ و ۱۲۷۸)

۶۔ صحیح ابی داؤد (کتاب المہدی، ج ۲ ص ۲۰۷ طبع مصر مطبعۃ التازیہ) ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے ہم سے وہب نے ہم سے داؤد نے بیان کیا اور انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں یہ دین ایسے ہی عزیز رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اس پر لوگوں نے تکبیر کہی اور ایک شور ہو گیا اس کے بعد آپؐ نے ایک جملہ اور کہا جو پوشیدہ رہ گیا میں نے اپنے والد سے معلوم کیا بابا! کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے بتایا سب قریش سے ہوں گے۔ اسی کتاب میں جابر بن سمرہ سے دو طریقوں سے ایک حدیث نقل کی ہے جو بارہ پر دلالت کرتی ہے[1] اسی کو خطیب نے تاریخ بغداد (ج ۲ ص ۱۲۶ رقم ۵۱۶ (۳۴۹ھ) میں جابر بن سمرہ سے دو طریقوں سے نقل کیا ہے اس فرق کے ساتھ اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے آہستہ سے ایک جملہ فرمایا تو میں نے اپنے والد سے کہا: کیا فرمایا؟ انہوں نے بتایا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

---

[1] ابو داؤد کا ان احادیث کو کتاب المہدی میں نقل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ امام مہدی کو بارہ خلفاء میں شمار کرتے ہیں ورنہ ان احادیث کو وہاں بیان کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

۷۔ مسند احمد (ج ۵ ص ۱۰۶ طبع مصر مطبعۃ المیمنیۃ ۱۳۱۳ھ) ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ہم سے موٰی بن اسماعیل نے بیان کیا ہم سے حماد بن مسلم نے بیان کیا ہم سے داؤد بن ھند نے بیان کیا اور انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: اس امت میں بارہ خلیفہ ہوں گے احمد نے اپنی مسند میں بارہ خلفاء کے بارے میں جابر سے ۳۴ طریقوں سے نصوص نقل کی ہیں، پانچویں جزء کے ص ۸۶ پر ایک حدیث ص ۸۷ پر دو حدیثیں، ۸۸ پر دو حدیثیں، ۸۹ پر ایک حدیث ۹۰ پر تین حدیثیں ۹۲ پر دو حدیثیں ۹۳ پر تین حدیثیں ۹۴ پر ایک حدیث ۹۵ پر ایک حدیث ۹۶ پر دو حدیثیں ۹۷ پر ایک حدیث ۹۸ پر چار حدیثیں ۹۹ پر تین حدیثیں ۱۰۰ پر ایک حدیث ۱۰۱ پر دو حدیثیں ۱۰۶ پر دو حدیثیں، ۱۰۷ پر دو حدیثیں ۱۰۸ پر ایک حدیث نقل کی ہے۔

۸۔ المستدرک علی الصحیحین۔ (طبع حیدر آباد، دکن ۱۳۳۴) کتاب معرفت الصحابہ (ج ۳ ص ۶۱۸) میں ہے ہم سے علی بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ احمد بن نجدۃ القرشی نے خبر دی کہ ہم سے سعید بن منصور نے ہم سے یونس بن ابی یعقوب نے ان سے عون بن جحیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے کہا میں اپنے چچا کے ہمراہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے فرمایا میری امت کا امر صحیح رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اس کے بعد ایک جملہ اور فرمایا اس میں آپؐ کی آواز دھیمی تھی میں نے اپنے چچا سے معلوم کیا جو کہ مجھ سے آگے تھے، چچا کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: بیٹا! وہ سب قریش سے ہوں گے اور (ص ۶۱۷) پر اپنی سند سے جریر سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسولؐ کی خدمت میں حاضر تھا میں نے سنا کہ آپ فرماتے ہیں: اس امت کا امر ظاہر یا قوی رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ اٹھیں گے ایک جملہ اور فرمایا جو مجھ پر مخفی رہا، میرے والد آنحضرتؐ کے قریب بیٹھے تھے میں نے ان سے معلوم کیا کہ کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

۹۔ تیسیر الوصول الی جامع الاصول (کتاب الخلافت والامارۃ ج ۲ فصل ا ص ۳۴ طبع مطبعۃ

السلفیہ مصر ۱۳۴۶) جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: یہ دین ایسے ہی عزیز و سر بلند رہیگا یہاں تک کہ بارہ ہوں گے اور وہ سب قریش سے ہوں گے عرض کیا گیا کہ اس کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا اس کے بعد ہلاکت ہے اس حدیث کو نسائی کے علاوہ پانچوں صحاح میں لفظ قریش تک نقل کیا ہے باقی کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

۱۰۔ منتخب کنز العمال (ج ۵ ص ۳۱۲ جو کہ احمد کی مسند کے حاشیہ پر بھی ہے) اس امت کے بارہ حاکم ہوں گے اوران کو چھوڑ دینے والا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور یہ سب قریش سے ہوں گے اس حدیث کو طبرانی نے اپنی کتاب الکبیر میں جابر بن سمرہ سے نقل کیا ہے۔

۱۱۔ تاریخ بغداد (ج ۱۴ ص ۳۵۳ رقم ۷۶۷۳) ہمیں ابوالحسن احمد بن محمد بن احمد بن موسیٰ بن ہارون بن الصلت اہوازی نے خبر دی ہم سے ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدۃ حافظ نے بیان کیا، ہم سے یونس بن سابق البغدادی نے ہم سے حفص بن عمر بن میمون نے ہم سے مالک بن مغول نے ہم سے صالح بن مسلم نے بیان کیا اور انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں کہ میرے بعد بارہ امیر ہوں گے پھر کوئی بات اور کہی جو مجھ پر مخفی رہ گئی کہا سب قریش سے ہوں گے اسی کتاب کی ج ۶ ص ۲۶۳ رقم ۳۲۶۹ پر اپنی سند کے ساتھ ابوالطفیل سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے رسولؐ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۱۲۔ تاریخ الخلفاء۔ مدت الخلافت والی فصل ص ۷ پر عبداللہ بن احمد کہتے ہیں ہم سے محمد بن ابی بکر المقدسی نے بیان کیا ہم سے یزید بن ذریع نے ہم سے ابن عون نے بیان کیا اور انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: یہ امر یعنی دین اسلام ایسے ہی عزیز رہے گا ان کو اس شخص پر فتح دی جائے گی جو ان کے خلاف اقدام کرے گا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اور وہ سب قریش سے ہوں گے اس کو صواعق (ف ۳ باب ا ص ۱۱) میں مختلف طریقوں سے نقل کیا ہے اور کہا: انہیں طرق سے یہ بھی ہے، یہ امر ایسے ہی عزیز رہے گا اور

جو ان کے خلاف اقدام کرے گا اس پر انہیں فتح دی جائے گی یہاں تک بارہ خلیفہ ہوں گے وہ سبھی قریش سے ہوں گے (اور لکھا ہے) اس کو عبداللہ بن احمد نے اپنی صحیح سند سے نقل کیا ہے۔

۱۳۔ ینابیع المودۃ (ص ۴۴۵ طبع استنبول) میں، کتاب مودۃ القربیٰ سے عبدالملک بن عمیر سے اور انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں اپنے والد کے ساتھ نبیؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپؐ نے فرمایا: میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے پھر آپؐ نے اپنی آواز کو دھیمی کر لیا تو میں نے اپنے والد سے معلوم کیا یہ آہستہ سے آپؐ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے بتایا فرماتے ہیں: سب قریش سے ہوں گے۔

۱۴۔ مسند احمد (ج ۱ ص ۳۹۸) ہم سے عبداللہ نے، مجھ سے میرے والد نے ہم سے حسن بن موسیٰ نے حماد بن زید نے بیان کیا اور انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے وہ ہمیں قرآن پڑھا رہے تھے کہ ان سے ایک شخص نے کہا: اے ابو عبدالرحمن کیا آپ حضرات نے رسولؐ سے یہ معلوم کیا ہے کہ اس امت کی زمام کتنے خلفاء کے ہاتھ میں رہے گی؟ عبداللہ بن مسعود نے کہا: جب سے میں عراق آیا ہوں اس وقت سے ابھی تک تم سے پہلے مجھ سے یہ سوال کسی نے نہیں کیا تھا، پھر کہا ہاں! ہم نے رسول اللہؐ سے معلوم کیا تھا تو آپؐ نے فرمایا تھا: بارہ خلیفہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے، منتخب کنزل العمال (ج ۵ ص ۳۱۲) میں ہے اس امت کے حاکم بارہ خلیفہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے، اس حدیث کو انہوں نے احمد سے اور طبرانی نے الکبیر میں، حاکم نے مستدرک میں نقل کیا ہے اور تاریخ الخلفاء (ص ۷) میں ہے احمد و بزاز نے سند حسن کے ساتھ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ان سے یہ سوال کیا گیا کہ اس امت پر کتنے خلفاء بادشاہت کریں گے تو انہوں نے کہا: اس سلسلہ میں ہم نے رسولؐ سے معلوم کیا تھا تو آپؐ نے فرمایا تھا: بارہ جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے (صواعق ص ۱۲) میں لکھا ہے ابن مسعود سے سند حسن کے ذریعہ منقول ہے ان سے سوال کیا گیا کہ کتنے حاکم ہوں گے، پوری مذکور حدیث متشابہ القرآن میں ابن بطہ ابانہ سے اور ابو یعلیٰ سے

مسند میں اور ینابیع المودۃ (ص ۲۵۸) میں جریر سے انہوں نے اشعث سے انہوں نے ابن مسعود سے انہوں نے رسولؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے۔ ۱؎

۱۵۔ غیبت نعمانی۔ عمر بن الخالد الحرانی نے زہیر بن معاویہ سے انہوں نے زیاد بن خثیمہ سے

۱؎ واضح رہے کہ یہ حدیثیں سوائے مذہب شیعہ امامیہ کے کسی اور مذہب پر منطبق نہیں ہوتی ہیں کیونکہ ان میں سے بعض کا مفہوم یہ ہے کہ اسلام اس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک کہ مسلمانوں میں بارہ خلیفہ نہیں ہوں گے اور بعض کا مفہوم یہ ہے کہ اسلام کی عزت و سرفرازی اس وقت تک ہے جب تک کہ بارہ خلفاء کا وجود ہے کچھ حدیثوں کا لب لباب یہ ہے کہ دین قیامت تک باقی ہے اور ائمہ کا سلسلہ بھی رہتی دنیا تک جاری رہے گا بعض حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ وہ بارہ ہوں گے سب قریش سے ہوں گے اور بعض حدیثوں کا مفہوم یہ ہے کہ وہ بنی ہاشم سے ہوں گے تمام حدیثوں سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ خلفاء بارہ ہیں اور پے در پے ہوں گے اور یہ بات معلوم ہے کہ یہ خصوصیات صرف ان بارہ ائمہ میں پائے جاتے ہیں جو فریقین کے نزدیک مشہور ہیں اور یہ مذہب امامیہ کے علاوہ مسلمانوں کے کسی مذہب کے موافق نہیں ہیں، اس بات کو رسول کا معجزہ سمجھنا چاہئے اور آپ کی غیب بیانی پر حمل کرنا چاہئے اور ان حدیثوں کی جو توجیہات کی جا سکتی ہیں ان میں سے یہ بہترین توجیہ ہے، بلکہ سیدھے، سچے اور شبہ و اغراض سے خالی ذہن میں ان کے علاوہ اور کوئی بات نہیں آئے گی اگر ہم ان روایت میں ان بے شمار روایات کا بھی اضافہ کر دیں جو کہ بارہ ائمہ کے سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں جن میں سے بعض کو ہم نے اسی فصل کے ابواب میں نقل کیا ہے تو یہ یقین ہو جائیگا کہ ان سے ائمہ اثنا عشر علیہم السلام مراد ہیں ان احادیث کی تائید مشہور و مقطوع الصدور حدیث ثقلین اور وہ حدیث کرتی ہے کہ جس کو فریقین نے مختلف طرق کے ساتھ نقل کیا ہے کہ ستارے آسمان والوں کے لئے باعث امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے باعث امان ہیں ذخائر العقبیٰ میں مرقوم ہے کہ اس حدیث کو ابو عمر غفاری نے نقل کیا ہے (ستارے آسمان والوں کے لئے باعث امان ہیں جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان والے بھی ختم ہو جائیں گے اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لئے باعث امان ہیں پس جب میرے اہل بیت نہیں رہیں گے تو زمین والوں کا قصہ ختم ہو جائیگا) ذخائر العقبیٰ میں لکھا ہے کہ اس کو احمد نے مناقب میں....

انہوں نے اسود بن سعید الہمدانی سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ نے فرمایا اس امت کا امر ایسے ہی استوار و محکم رہے گا اور اپنے دشمن پر فتحیاب رہے گی یہاں تک کہ اس کے بارہ خلیفہ گذر جائیں گے عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے حریز سے انہوں نے حصین بن عبد الرحمن سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول خدا سے سنا کہ فرماتے ہیں میرے بعد بارہ امیر ہوں گے، اس کے بعد آپ نے ایک جملہ اور فرمایا جس کو میں نہیں سن سکا تو میں نے دوسرے افراد سے معلوم کیا اپنے والد سے پوچھا جو کہ میری بہ نسبت آنحضرت کے نزدیک بیٹھے تھے انہوں نے بتایا: سب قریش سے ہوں گے اس حدیث کو مختلف عبارتوں اور بہت سے طرق کے ذریعہ جابر بن سمرہ سے نقل کیا ہے، اور ینابیع المودۃ

نقل کیا ہے حدیث نجوم میں ہے یہ ستارے اہل زمین کے لئے غرق سے امان کا باعث اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے اختلاف سے امان کا باعث ہیں صواعق میں تحریر ہے کہ حاکم نے اس حدیث کو شیخین کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے، اسی طرح حدیث سفینہ مثل اہل بیتی کسفینۃ نوح بھی بہت سے طرق سے مروی ہے اور وہ حدیث جس کو بخاری نے نبیؐ سے کتاب الاحکام کے باب مناقب قریش میں نقل کیا ہے، یہ امر خلافت جب تک دو آدمی بھی باقی ہیں قریش ہی میں رہے گا۔ اور جس حدیث سے روز سقیفہ ابو بکر نے انصار پر حجت قائم کی تھی ائمہ قریش ہی سے ہونگے اسی کی تائید آنحضرت کا یہ قول کر رہا ہے: جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا (حمیدی نے جمع بین الصحیحین میں یہ روایت کی ہے، اور حاکم نے اس کو ابن عمر سے نقل کیا کہ رسولؐ نے فرمایا: جو شخص اس حال میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہ ہو تو اسکی موت جاہلیت کی موت ہے، سیوطی کی الدر المنثور میں لکھا ہے کہ ابن مردویہ نے علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا آنحضرتؐ نے خدا کے اس قول [یوم ندعو کل اناس بامامھم] کے بارے میں فرمایا ہر قوم و گروہ کو اس کے زمانہ کے امام، ان کے رب کی کتاب اور ان کے نبی کی سنت کے ساتھ بلایا جائیگا اور ثعلبی نے رسولؐ سے اسناد کرتے ہوئے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے ان تمام احادیث سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ائمہ اثنیٰ عشر (بارہ امیروں کا) سلسلہ رہتی دنیا تک باقی رہے گا اور وہ سب قریش سے ہوں گے اور وہ شیعہ امامیہ کے علاوہ مسلمانوں میں سے کسی فرقہ نے بھی قریش سے ہونے والے ایسے بارہ اماموں کا دعویٰ نہیں کیا ہے کہ جن کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

(ص ۴۴۴) میں ہے کہ یحییٰ بن الحسن نے کتاب العمدہ میں بیس طریقوں سے نقل کیا ہے کہ نبیؐ کے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے اور سب قریش سے ہوں گے، بخاری میں تین طریقوں سے مسلم میں نو طریقوں سے ابوداؤد میں تین طریقوں سے ترمذی میں ایک طریقہ سے اور حمیدی میں تین طریقوں سے منقول ہے۔

۱۶۔ کفایۃ الاثر۔ احمد بن محمد بن اسحٰق القاضی نے ابویعلی سے انہوں نے علی بن جعد سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے زیاد بن خثیمہ سے انہوں نے اسود بن سعید ھمدانی سے روایت کی ہے کہ کہا: میں نے جابر بن سمرہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے اور سب قریش سے ہوں گے جب آپ اپنے گھر لوٹ کر آئے تو

ینابیع المودۃ (ص ۴۴۶) میں لکھا ہے بعض محققین نے کہا ہے کہ جو احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپؐ کے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے تو یہ بہت سے طرق سے وارد ہوئی ہیں وہ مشہور ہیں ان احادیث کی شرح اور زمان و مکان سے ان کی تطبیق سے بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان بارہ افراد سے رسول کی مراد ائمہ اہل بیتؑ عترت ہیں کیونکہ آپؐ کے بعد ہونے والے صحابہ پر ان احادیث کی تطبیق صحیح نہیں ہے کیونکہ ان کی تعداد بارہ سے کم ہے اور نہ ہی ان احادیث کو اموی بادشاہوں پر حمل کیا جا سکتا ہے کیونکہ ان کی تعداد بارہ سے زیادہ ہے پھر عمر بن عبدالعزیز کو چھوڑ کر وہ سبھی بداعمال اور ظالم تھے دوسرے یہ کہ وہ بنی ہاشم سے الگ ہیں اور رسول نے فرمایا ہے کہ وہ سب بنی ہاشم سے ہوں گے اور عبدالملک نے جابر سے جو روایت کی ہے اور اس قول میں آپ کی آواز کا ان پر مخفی رہنا اس بات کو ترجیح دیتا ہے کہ بنی امیہ بنی ہاشم کی خلافت کو پسند نہیں کرتے تھے، اور ان احادیث کو بنی عباس کے خلفاء پر بھی حمل نہیں کیا جا سکتا ہے کیونکہ ان کی تعداد بھی بارہ سے زیادہ ہے اور انہوں نے آیت مودۃ القربیٰ کی بہت کم رعایت کی ہے اسی طرح حدیث کساء کی بھی کم رعایت کی ہے پس ان احادیث کو آپؐ کے اہل بیتؑ عترت سے ہونے والے ائمہ پر ہی منطبق کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم تھے ان کی قدر و منزلت سب سے زیادہ تھی وہ سب سے زیادہ پاک دامن تھے، سب سے بڑے متقی تھے نسب کے لحاظ سے سب سے بلند تھے، حسب میں سب سے افضل تھے، خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم تھے، ان کے علوم آباء کے ذریعہ.....

میں نے اس بات کو چھیڑا جو آپ کے اور میرے درمیان ہوئی تھی اور عرض کی کہ پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: فتنہ و فساد اور پھر ہلاکت و تباہی ہے، اسی حدیث کو شیخ نے اپنی اسناد سے کتاب الغیبۃ میں نقل کیا ہے۔

مگر انہوں نے یہ لکھا ہے جب آپ اپنے گھر واپس آئے تو قریش آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: پھر فتنہ وفساد ہوگا۔ موت کا بازار گرم ہوگا۔

۱۷۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد نے احمد بن الحسن القطان سے انہوں نے ابوعلی محمد بن علی بن اسماعیل السکری مروزی سے انہوں نے سہل بن عمار نیشاپوری سے انہوں عمرو بن عبداللہ بن رزین سے انہوں نے سفیان بن سعید بن عمر سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں اپنے والد کے ہمراہ مسجد میں پہنچا تو اس وقت رسولؐ خطبہ دے رہے تھے میں نے

ان کے جدؑ سے متصل تھے جو میراث میں ملے تھے اور ان کا علم لدنی تھا اہل علم وتحقیق اور صاحبان کشف وتوفیق نے انہیں اس طرح سمجھوایا ہے اس (بات کہ بارہ ائمہ سے رسول کی مراد ائمہ اہل بیتؑ عترت ہیں)، کی تائید حدیث ثقلین اور وہ بہت سی حدیثیں کر رہی ہیں جو اس اور دوسری کتابوں میں مذکور ہیں اور جابر بن سمرہ کی روایت میں رسول کا یہ قول[تجتمع علیہ الامۃ] تو اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ ظہور قائم مہدی سلام اللہ علیہ کے وقت بھی آپ کی امامت کا اقرار کرلیں گے اور یہ تمام چیزیں ایک طرف لیکن تعصب وعناد نے ان لوگوں کو جو خود علماء کے زمرہ میں سمجھتے ہیں فضول قسم کی تاویلات اور کمزور احتمالات سے سہارا لینے پر مجبور کیا تاکہ وہ ان احادیث کو ان کے واضح ظواہر سے ہٹا دیں کہ جن کی تائید بہت سی متواتر حدیثیں کر رہی ہیں ان تاویلات کے بیان کرنے اور ان کا جواب دینے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

۱۔ صحیح ترمذی کے بعض حواشی میں تحریر ہے: رسولؐ کے اثنا عشر والے قول سے صحابہ کے بعد بنی امیہ کے بعض خلفاء مراد ہیں اور یہ ان کی مدح نہیں بلکہ اسکی دلالت سلطنت کی استقامت پر ہے ان ہی میں سے یزید بن معاویہ اور اس کا بیٹا معاویہ بھی ہے ان میں ابن زبیر داخل نہیں ہے کیونکہ وہ صحابہ میں داخل ہیں اور مروان بن حکم بھی ان بارہ میں شامل ہے کیونکہ اس کی بیعت ابن زبیر کے بعد ہوئی ہے پس وہ غاصب ہے پھر عبدالملک پھر ولید سے مروان بن محمد تک اس میں داخل ہیں اے کاش میں یہ سمجھ لیتا کہ رسول کی احادیث میں ایسی فاسد وغلط تاویلات کے ارتکاب پر

سنا کہ آپؐ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امیر ہوں گے، پھر آپؐ کی آواز دھیمی ہوگئی تو میری سمجھ میں نہ آسکا کہ آپؐ نے کیا فرمایا! میں نے اپنے والد سے معلوم کیا کہ کیا فرمایا: انہوں نے بتایا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

۱۸۔ غیبت الشیخ۔ احمد بن عبدون المعروف بہ ابن الحاشر نے محمد بن علی الشجاعی الکاتب سے انہوں نے ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم المعروف بہ ابو زینب النعمانی الکاتب سے انہوں نے محمد بن عثمان العلان الذہبی البغدادی سے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا: اس دین کے ماننے والوں کی اس شخص پر جوان پر حملہ کرے گا اسی طرح فتح ہوتی رہے گی یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اس پر کچھ لوگ اٹھنے

انسان کو کس چیز نے مجبور کیا ہے کیا ہماری طرف سے یہی آپ کا اجر رسالت ہے؟ یا یہ آپؐ کے کلام کو سبک سمجھنا ہے اور اگر یہی آپ کی مراد تھی تو ان احادیث کا کیا فائدہ تھا اور ان کا کیا ماحصل تھا؟ اور یہ کہاں سے سمجھ لیا گیا کہ آپ کا مقصد معاویہ و مروان کے علاوہ بنی امیہ سے بارہ افراد کی امیر ہونے کی خبر دینا تھا؟ اور یہ کہاں سے سمجھ لیا گیا کہ یہ صحابہ کے بعد والوں کی طرف اشارہ ہے؟ کیوں نہ فرمایا: (وہ اصحاب کے بعد ہوں گے) بلکہ یہ فرمایا (میرے بعد ہوں گے) اور جب کلام کو اس کے ظاہر سے ہٹانے اور اہل حق کے مذہب کے اثبات کے خوف سے بچنے کے لئے اس احتمال کا سہارا لینے کی نوبت آجائے تو پھر احتمالات کی بہتات ہو جائے گی اور یہ بھی احتمال دیا جائے گا کہ عبد الملک کے بعد والوں کی طرف اشارہ ہے اور آپ کے اس قول "میرے بعد" عبد الملک کے بعد مراد ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ ہشام کے بعد والوں کی طرف اشارہ ہے اور اس بات کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ چھ ان میں سے عبد الملک کے بعد اور چھ بنی عباس میں سے ہوں اور میرے بعد سے بنی امیہ بھی مراد ہو سکتے ہیں اور یا بنی عباس میں سے سفاح و منصور وغیرہ کے بعد کی طرف اشارہ ہو یا ان میں بعض وہ اموی بادشاہ مراد ہوں جنھوں نے ہسپانیہ پر حکومت کی اور بعض فاطمی بادشاہ مراد ہوں کہ جنھوں نے مصر پر حکومت کی کیونکہ پہلے احتمال کو ان احتمالات میں سے کسی پر بھی کوئی ترجیح نہیں ہے۔

پھر یہ حدیثیں مدح کے علاوہ میں کیسے صادر ہوئیں جبکہ بعض طرق سے نقل ہونے والی حدیثوں میں صریح مدح موجود ہے اور ان ظالم و فاسق کو ان بہت سی روایات میں جو کہ دوسرے باب میں بیان ہوں گی انشاء اللہ، بنی اسرائل

اور کچھ بیٹھنے لگے آپ نے ایک جملہ اور فرمایا جس کو میں نہیں سمجھ سکا میں نے اپنے والد یا بھائی سے معلوم کیا کہ کیا فرمایا؟ انہوں نے بتایا کہ فرماتے ہیں: سب قریش سے ہوں گے اسی حدیث کو انہیں اسناد سے محمد بن عثمان سے انہوں نے احمد سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں نبیؐ نے فرمایا: ایسے ہی رہیں گے اس کے بعد پوری حدیث بیان کی اسی حدیث کو اعلام الوریٰ میں ابوعون سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر سے نقل کیا ہے۔

۱۹۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی نے احمد بن الحسن القطان سے انہوں نے ابوعلی محمد بن اسماعیل سے رے میں انہوں نے فضل بن عبدالجبار المروزی سے انہوں نے علی بن الحسن یعنی ابن شقیق سے انہوں نے

کے نقباء اور عیسیٰ کے حواریوں کے برابر قرار دینا کیسے صحیح ہے یہ ایک طرف دوسری طرف ان روایات کی دلالت اس بات پر ہے کہ خلفاء بارہ ہی ہوں گے۔

دوسرا احتمال مہدی کی وفات کے بعد بارہ بادشاہ ہوں گے ان میں سے چھ امام حسنؑ کی اولاد سے اور پانچ حسینؑ کی اولاد سے ہوں گے اور ایک کسی اور خاندان سے ہوگا میں کہتا ہوں کہ یہ بھی بعض احادیث جیسے میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے یا اس حدیث) یہ دین ایسے ہی عزیز و سربلند رہے گا اس حدیث کہ لوگوں کا امر ایسے ہی چلتا رہے گا) کے خلاف ہے کیونکہ ان میں دلالت ان کے زمانہ کا نبیؐ کے زمانہ سے متصل ہونے اور رہتی دنیا تک ان کے باقی رہنے اور خلفاء کا ان میں منحصر ہونے پر ہے جیسا کہ ابن مسعود کی روایت میں اس کی تصریح کی گئی ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ اس امت پر کتنے خلیفہ ہوں گے انہوں نے اس کے بارے میں ہم سے معلوم کیا جو کہ مسلمانوں کے فرقوں کے درمیان مشہور ہے اور کلام نبیؐ کے صدق کے ظہور کے بعد ان احادیث کو ان کے غیر کے اوپر حمل کرنے اور اس امر کو مستقبل پر چھوڑنے کی کیا وجہ ہے؟ اگر آپ یہ کہیں کہ یہ خصوصیات اگرچہ نبیؐ کے بعد ائمہ اثناعشر کے علاوہ دیگر افراد میں نہیں پائے جاتے ہیں لیکن مستقبل میں ان کے غیر میں پائے جائیں گے تو ہمارا جواب یہ ہوگا کہ جب یہ خصوصیات ائمہ اثناعشر میں موجود ہیں تو ان احتمالات کی پروا نہیں کی جاسکتی ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ہمارے نبیؐ کے اوصاف توریت و انجیل میں بیان کردیئے تھے پھر جب آپؐ نے ظہور فرمایا تو یہود و نصاریٰ نے آپ کی نبوت کا انکار کردیا۔

حسین بن داؤد سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سنا کہ فرماتے ہیں: یہ امر ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ حاکم ہوں گے پھر آپؐ نے دھیمی آواز میں ایک جملہ فرمایا میں نے اپنے والد سے معلوم کیا کہ کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ فرماتے ہیں کہ سب قریش سے ہوں گے، میں کہتا ہوں، علامہ مجلسی نے بحار الانوار میں ائمہ اثنا عشر کے سلسلہ میں جابر بن سمرہ سے پچاسوں طریقوں سے بہت سی حدیثیں نقل کی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ان احادیث کو احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں جابر بن سمرہ سے چونتیس طریقوں سے نقل کیا ہے اسی کو طرائف اور خصال میں جابر سے بہت سے طریقوں سے نقل کیا ہے اس کو ابن بطریق نے عمدہ میں مذکورہ اسناد سے اپنی کتاب کے اول میں حمیدی کی الجمع بین الصحیحین

اور ان کے بارے میں قرآن میں آیا ہے لیکن ان کی اس بات کو قبول نہیں کیا ہے کہ وہ بعد میں ظاہر ہوں گے اور رہی یہ بات کہ ان احادیث کو اس قول پر حمل کرنا صحیح ہے کہ مہدی کے بعد بارہ افراد ہوں گے ان میں سے چھ حسنؑ کی اولاد سے ہوں گے تو یہ ان بہت سی احادیث کے خلاف ہے جو فریقین کے طرق سے وارد ہوئی ہیں نیز ان احادیث کے برخلاف ہے جن میں خلفاء کو بارہ ہی میں منحصر و محدود کیا گیا ہے اور ان کے سلسلہ وجود کو نبیؐ کے زمانہ سے متصل قرار دیا ہے اسکی سند میں ضعف و کمزوری ہونے کے علاوہ صواعق میں بیان کیا گیا ہے یہ نہایت ہی واہیات ہے اور اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا ہے اور صاحب فتح الباری فی شرح صحیح البخاری میں بھی نقل ہوا ہے۔

تیسرے: قاضی عیاض سے نقل ہوا ہے: مقصد یہ ہے کہ وہ۔ خلفاء۔ خلافت، اسلام کی قوت اور اس کے امور کے قائم و استوار ہونے کے زمانہ تک ہوں گے اور یہ اس شخص کے اندر پائی جائے گی کہ جس پر لوگوں نے بنی امیہ کی خلافت کے پراگندہ ہونے اور ولید بن یزید کے زمانہ میں فتنہ رونما ہونے کو ابن حجر نے فتح الباری میں تحریر کیا ہے: حدیث کے بارے میں جو بہترین بات کہی جاسکتی ہے وہ قاضی عیاض کا یہ قول ہے جو انہوں نے صحیح حدیث کے بعض طرق کے بارے میں کہا ہے: جس پر لوگوں کا اجماع ہو پھر انہوں نے ان لوگوں کے اسماء بیان کئے ہیں کہ جن کی خلافت پر لوگوں نے اجماع کیا تھا وہ ابوبکر، عمر، عثمان، علیؑ، معاویہ، یزید لعنہ ا...... عبد الملک اور اس کی اولاد سے ولید تک چار خلیفہ سلیمان، یزید ہشام اور عمر بن عبد العزیز یہ خلفاء راشدین کے بعد سات خلیفہ ہیں اور بارہواں ولید بن یزید بن عبد الملک ہے۔

اور عبدری کی الجمع بین الصحاح الستہ، سے بہت سے طرق سے نقل کیا ہے اور علامہ کشف الیقین میں الجمع بین الصحیحین سے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے نبیؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں میرے بعد ضرور بارہ امیر ہوں گے سب قریش سے ہوں گے اور اعلام الوریٰ، میں لکھا ہے کہ جن احادیث کو غیر امامیہ اصحاب حدیث نے نقل کیا ہے اور انہیں صحیح قرار دیا ہے ان میں سے ایک حدیث یہ بھی ہے جو جابر بن سمرہ سے، بہت سے طرق سے منقول ہے۔

۲۰۔غیبت نعمانی۔ مسدد بن مستور نے حماد بن یزید سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ ہم مغرب کے بعد ابن مسعود کے پاس بیٹھے تھے وہ قرآن کی تعلیم دے رہے تھے کہ ان سے ایک آدمی نے سوال کیا، اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ نے نبیؐ سے یہ سوال کیا تھا

وضاحت: حدیث مذکور کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے اس میں یہ ردی ترین قول ہے اگر چہ ابن حجر نے اس کو بہترین قول قرار دیا ہے ہم بنی امیہ کے نسب اور اس بات سے قطع نظر کرتے ہیں کہ انہیں قریش سے منسوب نہیں کیا جا سکتا ہے جبکہ ان احادیث کی صریح دلالت اس بات پر ہے کہ بارہ امام قریش سے ہوں گے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ بشارتیں جو کہ بطور مدح صادر ہوئی ہیں اور خلیفہ سازی کا کسی کو اختیار نہیں دیا گیا ہے، ان کو معاویہ پر کیسے حمل کیا جا سکتا ہے جبکہ اس نے امیر المومنینؑ سے جنگ کی ہے کہ جن کے بارے میں سید النبیینؐ نے فرمایا ہے۔تمہاری جنگ میری جنگ ہے، اور معاویہ نے ہی آپؑ پر علی الاعلان منبروں سے سب وشتم کرایا اور جنت کے جوانوں کے سردار حسنؑ کو زہر دیا اور ان بشارتوں کو یزید پر حمل کرنا کیسے صحیح ہے کہ جس نے حسینؑ سے جنگ کی جو کھلم کھلا فسق وفجور کا مرتکب ہوتا تھا جس نے بنت رسولؐ کے فرزند کا سر دیکھ کر خوش ہو کر ابن الزبعری کے مشہور اشعار پڑھے اور جس کے حکم سے مسلم بن عقبہ نے تین دن تک اہل مدینہ کی جان، مال اور عزت وآبرو کو مباح سمجھا اور اس نے بہت سے صحابہ کو قتل کر ڈالا اور اس کے حکم سے مدینہ کو تاراج کر دیا۔اور اس حادثہ میں ہزار باکرہ عورتوں کی عصمت دری کی چنانچہ اس حادثہ کے بعد کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح کرنا چاہتا تھا تو کہا جاتا تھا اسکی بکارت کی کوئی ضمانت نہیں ہے شاید واقعہ حرہ میں زائل ہو گئی ہو، نیز کہا گیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد چار ہزار بچے پیدا ہوئے، جبکہ رسولؐ نے فرمایا ہے جیسا کہ مسلم نے روایت کی ہے: جس نے مدینہ والوں کو خوف زدہ کیا اس نے خدا کو خوف زدہ کیا اور اس پر خدا، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور واقدی سے منقول ہے کہ غسیل ملائکہ حنظلہ کے فرزند عبد اللہ نے کہا: (خدا کی قسم یزید

کہ اس امت پر کتنے خلیفہ حاکم ہوں گے، انہوں نے جواب دیا جب سے میں عراق آیا ہوں کسی نے مجھ سے یہ سوال نہیں کیا ہے پھر کہا: ہاں! تمہارے خلفاء بارہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے، نعمانی نے اس حدیث کو ابن مسعود سے مختلف طریقوں سے اور ملتی جلتی عبارتوں کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۲۱۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ نے احمد بن عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الثقفی سے انہوں نے احمد بن عبد الجبار العطاردی سے انہوں نے محمد بن الحسان الفرسی سے انہوں نے علی بن محمد انصاری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالکریم سے انہوں نے یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی سے انہوں نے حنش بن المعتمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں:

کے خلاف ہم نے اس وقت خروج کیا جب ہمیں یہ یقین ہوگیا کہ اب ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہوگی کیونکہ اولاد کی ماؤں سے، لڑکیوں اور بہنوں سے زنا کیا جارہا ہے، شراب پیتا ہے اور نماز سے سروکار نہیں رکھتا ہے) اسی یزید نے خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کا حکم دیا سیوطی وغیرہ نے لکھا ہے: نوفل بن ابی الفرات کہتے ہیں: میں عمر بن عبد العزیز کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے یزید کا ذکر چھیڑ دیا اور کہا: امیر المومنین یزید بن معاویہ نے فرمایا ہے: عمر بن عبدالعزیز نے کہا: تم اسے امیر المومنین کہتے ہو؟ اور اس کے حکم سے اس کو بیس کوڑے لگائے گئے۔ صواعق میں مرقوم ہے کہ سعد بن حسان سے کہا گیا کہ بنی امیہ یہ گمان کرتے ہیں کہ خلافت انہیں میں منحصر ہے۔ تو انہوں نے کہا: زرقا کی اولاد نے جھوٹ کہا ہے وہ تو بادشاہ تھے بلکہ بدترین بادشاہ تھے اور پھر ان احادیث کو عبدالملک ایسے خیانت کار و بدعہد پر کیسے حمل کیا جا سکتا ہے جو امر بالمعروف سے روکنے والا تھا، تاریخ الخلفاء میں سیوطی لکھتے ہیں: عبدالملک کی برائیوں میں اگر صرف حجاج اور لوگوں اور صحابہ پر اس کا حاکم بنانا، ان کی توہین کرنا، انہیں قتل کرنا، مارنا، گالیاں دینا، قید کرنا صحابہ اور اکابرین تابعین میں سے بعض کو قتل کرنا، جس کو بھی جانتے ہیں اور سب سے بڑا ظلم یہ کیا کہ اس نے انس اور دیگر صحابہ کی مشکیں کسوائیں اور اس سے وہ انہیں ذلیل ہی کرنا چاہتا تھا اس کو معاف نہ کرے اور ولید بن یزید بن عبدالملک ایسے فاسق، شراب خور اور خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کا ارتکاب کرنے والے کو کیسے خلیفہ تسلیم کیا جا سکتا ہے یہی وہ شخص ہے جس نے پشت کعبہ پر شراب پینے کا ارادہ کر لیا تھا لیکن لوگوں نے اس سے اسکے فسق کی وجہ سے نفرت کی، یہی وہ شخص ہے کہ جس نے قرآن کھولا اور اس سے فال نکالی تو یہ نکلا:

میرے بعد بارہ ائمہ ہوں گے سب قریش سے ہوں گے اس حدیث کو ابن شہر آشوب نے مرسل طریقہ سے حنش سے انہوں نے ابن مسعود سے مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۲۲۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی نے ابو علی احمد بن الحسن بن علی بن عبد ربہ سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن خلف بن یزید المروزی سے رے میں ربیع الاول ۳۳۲ھ میں انہوں نے اسحٰق بن ابراہیم الحنظلی المعروف بہ ابن راہویہ سے (۲۳۸) میں انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری سے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے ہشام الدستوائی سے انہوں نے مجالد بن سعید سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس موجود تھے ہم ان کے سامنے اپنے مصحف پیش کر رہے تھے کہ ان سے ایک نوجوان نے معلوم کیا: آپ کے نبیؐ نے

و خاب کل جبار عنید، یہ دیکھ کر اس نے قرآن پھینک دیا اور اس پر تیروں کی بارش کر دی اور کہا:

تھددنی بجبار عنیـــــد فھا انا ذاک جبار عنیـــــد

اذا ما جئت ربک یوم حشر فقل یا رب مزقنی الولیـد

اس کے کچھ عرصہ بعد ہی اسے قتل کر دیا گیا، کیا عزتِ اسلام اور خلیفہ رسولؐ کے یہی معنی ہیں اسی کے بارے میں مرقوم ہے جب یہ حج کیلئے گیا تو صندوقوں میں بند کر کے کتے بھی اپنے ساتھ لے گیا۔ اور کعبہ کے برابر ایک قبہ بنایا جس کو خانہ کعبہ پر رکھنا چاہتا تھا اور اپنے ساتھ شراب لے گیا چنانچہ اس قبہ کو کعبہ پر نصب کر کے اس پر بیٹھ کر شراب پینا چاہتا تھا کہ اس کے ساتھیوں نے اسے لوگوں سے ڈرایا لیکن اس نے کچھ نہ سنی، مسعودی نے مبرد سے نقل کیا ہے کہ اس نے اپنے ایک شعر میں الحاد کیا ہے اور اس میں رسول کا ذکر کیا ہے یہ اشعار اسی کے ہیں:

تلعب بالخلافۃ ھاشمـــــی بلا وحی اتاہ ولا کتـــاب

و قل للہ یمنعنی طعـــــام و قل للہ یمنعنی شرابـــی

عقد الفرید سے منقول ہے کہ اسحٰق بن محمد الارزق نے کہا: میں ولید کے قتل کے بعد منصور بن جمھور ازدی کے پاس گیا اس وقت اس کے پاس ولید کی دو کنیزیں تھیں (سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا) ان میں سے ایک نے کہا میں تمام کنیزوں میں اس کی چہیتی کنیز تھی، چنانچہ وہ اس سے ہمبستری کرتا رہا کہ موذن نے اذان دی تو اس نے اسے نماز

آپ سے یہ بھی بتایا ہے کہ ان کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے؟ انہوں نے کہا: یقیناً تم نوجوان ہو اور تم سے پہلے اس چیز کے بارے میں مجھ سے کسی نے سوال نہیں کیا تھا ہاں! ہمارے نبیؐ نے ہم سے یہ بتایا ہے کہ ان کے بعد نبی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر بارہ خلیفہ ہوں گے۔

۲۳۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد نے ابوالقاسم عتاب (غیاث نخ) بن محمد حافظ سے انہوں نے یحییٰ بن محمد بن صاعد سے انہوں نے احمد بن عبدالرحمٰن بن المفضل و محمد بن ابی عبید بن سواد الوراق سے انہوں نے ثعلبی سے انہوں نے عبد الغفار بن الحکم سے انہوں نے منصور بن ابی الاسود سے انہوں نے مطرف سے انہوں نے شعبی سے اور عتاب (غیاث) سے انہوں نے اسحٰق بن محمد الانماطی سے انہوں نے یوسف بن موسیٰ سے انہوں نے جریر سے انہوں نے اشعث بن سوار سے انہوں نے

پڑھانے کیلئے بھیج دیا حالانکہ یہ نشہ میں تھی، مسجنب تھی چنانچہ اس نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور تاریخ الخلفاء میں سیوطی نے احمد کی مسند سے نقل کیا ہے یہ اس امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام ولید ہوگا وہ اس امت کیلئے فرعون سے زیادہ سخت ہوگا صحیح یہی ہے کہ انہیں خلفاء کے بجائے فراعنہ کہا جائے، انہیں ملحدوں اور کافروں سے تشبیہ دی جائے نہ کہ عیسیٰ کے حواریوں اور بنی اسرائیل کے نقباء سے۔ ہم بنی امیہ کی برائیوں کو اس سے زیادہ بیان کر سکتے ہیں لیکن بحث کے طویل ہونے کے خوف سے اسی پر اکتفا کرتے ہیں، تعجب ہے کہ قاضی عیاض نے ان ظالموں کو رسول کا ایسا خلیفہ قرار دیدیا کہ جن کے بارے میں یہ بشارت دی گئی ہے وہ ہدایت کے مطابق عمل کریں گے اور جب وہ گذر جائیں گے تو زمین اپنے رہنے والوں سمیت دھنس جائے گی، اور یہ امت اس وقت تک ہلاک نہیں ہوگی جب تک یہ ائمہ ہوں گے اور یہ ائمہ ایسے ہی ہوں گے جیسے بنی اسرائیل کے نقباء اور اس سے زیادہ تعجب خیز بات تو یہ ہے کہ قاضی صاحب نے امام حسنؑ کو زمرہ خلافت میں سے ان کے جد کی حدیث کے ذریعہ خارج کر دیا ہے جب کہ وہ اپنے جد کی نص سے خلیفہ ہیں، اور قاضی صاحب نے یزید و معاویہ اور عاص کی اولاد کو خلفیہ بنا دیا کہ جن پر رسولؐ نے احادیث میں لعنت کی ہے۔

موصوف کے کلام کی کمزوری ابوداؤد کی صحیح میں ان کا یہ قول "ان سب پر امت کا اجماع ہوگا" کئی لحاظ سے ضعیف ہے:

ا۔ ان میں سے کسی کے اس فعل کو اس کی طرف منسوب کرنا جو کہ اس نے ارادہ و اختیار سے انجام دیا ہو نہ جبر و اکراہ سے تو آپؐ کے اس قول (تجتمع) سے اگر ہم یہ تسلیم کرلیں کہ یہ آپؐ کا کلام ہے، ان کا قصد و اختیار کے ساتھ اجماع

شعبی اور عتاب (غیاث نخ) سے انہوں نے حسین بن محمد الجوانی سے انہوں نے ایوب بن محمد الوزان سے انہوں نے سعید بن مسلمہ سے انہوں نے اشعث بن سوار سے انہوں نے شعبی سے روایت کی ہے سب نے کہا کہ انہوں نے اپنے چچا قیس بن سعد سے روایت کی ہے کہ ابوالقاسم عتاب (غیاث نخ) نے کہا یہ حدیث مطرف ہے، انہوں نے کہا: جس وقت ہم مسجد میں بیٹھے تھے اور عبداللہ بن مسعود بھی ہمارے ساتھ تھے اس وقت ایک دیہاتی عرب آیا اور کہنے لگا: کیا تمہارے درمیان عبداللہ بن مسعود بھی ہیں؟ انہوں نے کہا؟ ہاں! میں ہوں عبداللہ بن مسعود! بتاؤ کیا بات ہے؟ اس نے کہا: اے عبداللہ کیا آپ کو آپ کے نبیؑ نے یہ بتایا ہے کہ تمہارے درمیان کتنے خلیفہ ہوں گے؟ عبداللہ نے کہا: تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے کہ جس کے بارے میں مجھ سے اس

کرنا مراد ہے لیکن اہل مکہ و مدینہ کے ایسے اجماع کے بارے میں خبر دینے کو کسی کے لئے بھی عظیم فقیہ، نمایاں محدثین، صحابہ اور بڑے تابعین میں سے صحیح نہیں جانا ہے خصوصاً یزید کی خلافت پر ان کا اجماع اور وہ اسے خلافت کیلئے منتخب کریں اور ولید بن یزید کی خلافت پر مسلمانوں کا اجماع۔

۲۔ اگر اسی پر بنا رکھیں تو اس سے امیر المومنین اور حسن علیہما السلام خلفاء سے خارج ہو جائیں گے کیونکہ ان دونوں کی خلافت پر شام والوں کا اجماع نہیں ہے حالانکہ ان کی خلافت پر اتفاق و اجماع ہے۔

۳۔ اور یہ اضافہ دوسری حدیثوں کے طرق میں سے کسی دوسرے طریق سے وارد نہیں ہوا ہے جبکہ یہ احادیث صحت و متانت کے درجہ پر ہیں، قوی احتمال ہے کہ یہ قول: کلھم یجتمع علیه الامة راوی کا اضافہ ہے اور جہاں کمی، بیشی کا معاملہ پیش آ جائے وہاں مرجع اصالۃ عدم الزیادۃ ہے یعنی اصل یہ ہے کہ اضافہ نہیں ہے لیکن یہ مورد اس کا مصداق نہیں ہے کیونکہ زیادہ تر روایات اس اضافہ سے خالی ہیں، صرف ابوداؤد نے اسے نقل کیا ہے اور اس میں صلاحیت نہیں ہے کہ ہم اس کے ذریعہ ان بہت سی احادیث کو قید لگائیں جو متواتر اور مطلق ہیں، جن کی بہت سے صحابہ نے روایت کی ہے جیسے عبداللہ بن مسعود، جابر بن سمرہ اور بہت سے نمایاں تابعین نے نقل کیا ہے کی ہیں۔

۴۔ بالفرض یہ جملہ آپ کی زبان سے صادر ہوا ہے تو بھی ان احادیث میں بیان ہونے والی باتوں کو ان چیزوں کے ذریعہ قید لگانا واجب ہے جو دیگر احادیث میں بیان ہوئی ہیں جیسے آپ کا یہ قول: کلھم یعمل بالھدی و دین الحق الخ وہ سب ہدایت اور دین حق پر عمل کریں گے اور یہ کہ جب وہ گذر جائیں گے تو زمین اپنے بسنے

وقت تک کسی نے سوال نہیں کیا ہے کہ جب سے میں عراق آیا ہوں، ہاں بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر بارہ خلیفہ ہوں گے اور کہا جریر نے: اشعث سے انہوں نے ابن مسعود سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا میرے بعد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر بارہ خلیفہ ہوں گے، ابن بابویہ نے کمال الدین میں اور الخصال میں اور عیون میں اور آمالی میں عتاب سے اسانید کے ذریعہ روایت کی ہے مگر اس کے الفاظ میں مختصر اختلاف ہے (ابوعروبہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں اتنے ہی جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے ائمہ اثنا عشر کے بارے میں جو نصوص ہیں ان کو بحار، اعلام الوریٰ، عیون اخبار الرضا، الخصال، اور کمال الدین وغیرہ میں عبداللہ بن مسعود سے بہت سے طرق سے نقل کیا گیا ہے، اور مناقب میں اپنی سند سے ابو یعلی موصلی سے انہوں نے اپنی مسند

والوں سمیت دھنس جائیگی، ان کی مثال عیسیٰ کے حواریوں اور بنی اسرائیل کے نقباء جیسی ہے اور خلفاء انہیں میں منحصر و محدود ہیں ان جملوں سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اس اضافی جملہ کی صحیح توجیہہ "اگر آپ کی زبان سے صادر ہوا ہے تو" یہ ہے کہ اس سے امت کا اجماع مراد ہے ائمہ اثنیٰ عشر کی امامت کے اقرار کے ساتھ ظہور مہدی کے وقت تک۔

۵۔ اس حدیث کی توجیہہ کے بارے میں کہا گیا ہے، اس سے اسلام میں قیامت تک ہونے والے ائمہ کا وجود مراد ہے جیسا کہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں ابن حجر کی شرح بخاری سے نقل کیا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے اسلام کے پورے زمانہ میں قیامت تک ہونے والے خلیفہ مراد ہیں جو کہ حق پر عمل کریں گے خواہ ان کے زمانہ میں تسلسل نہ ہو اسی بات کی تائید وہ چیز کرتی ہے جس کو ابن مسدد نے اپنی مسند کبیر میں ابوالخلد سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: یہ امت اس وقت تک ہلاک نہ ہوگی جب تک کہ بارہ خلیفہ نہ ہوں گے وہ سب ہدایت اور دین حق پر عمل کریں گے ان میں سے دو اشخاص رسول کے اہل بیتؑ سے ہوں گے الخ ابن حجر کے کلام کے ذیل میں سیوطی لکھتے ہیں: بنابر این، بارہ خلیفہ میں سے چار تو وہی ہیں۔ یعنی راشدین۔ اور حسن و معاویہ وابن زبیر، عمر بن عبدالعزیز آٹھ تو یہ ہیں ممکن ہے انہیں میں عباسیوں میں سے مہتدی کو شامل کیا جائے کیونکہ وہ عباسیوں میں ایسا ہی تھا جیسا بنی امیہ میں عمر بن العزیز، ایسے ہی طاہر کہ اسے بھی عدل عطا کیا گیا تھا دو باقی بچتے ہیں، جو منتظر ہیں ان میں سے ایک مہدی ہیں وہ محمدؐ کے اہل بیتؑ سے ہوں گے۔

میں شیبانی بن فروخ سے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے ان سے سوال کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ نے رسولؐ سے یہ بھی معلوم کیا تھا کہ ان کے بعد اس امت کے امر کے کتنے ذمہ دار ہوں گے؟ ابن مسعودؓ نے کہا: جب سے میں عراق آگیا ہوں تم سے پہلے مجھ سے کسی نے یہ سوال نہیں کیا تھا، پھر کہا: ہاں! میں نے رسول اللہؐ سے یہ سوال کیا تھا تو آپؐ نے فرمایا تھا، بنی اسرائیل کے نقباء کی طرح بارہ ہوں گے صاحب مناقب کہتے ہیں: اس حدیث کو ابن بطہ نے ابانہ میں اور احمد نے اپنی مسند میں ابن مسعود سے نقل کیا ہے اور اسی کو عثمان بن ابی شیبہ، ابوسعید الاشج، ابوکریب و محمود بن غیلان و علی بن محمد و ابراہیم بن سعید و عبدالرحمٰن بن ابی حاتم

وضاحت: یہ قول بھی بے بنیاد اور غلط ہے کیونکہ ان روایات میں سے اکثر اس بات پر دلالت کر رہی ہیں کہ خلفاء بارہ ہوں گے بلکہ بعض نے اس پر نص کر دی ہے کہ جس کی تاویل و توجیہ بھی نہیں کی جا سکتی جیسے ابن مسعود کی روایت، اس کی دلالت تو اس بات پر بھی ہے کہ ان کا زمانہ متصل ہوگا اور وہ یکے بعد دیگرے ہوں گے اور اس بات پر اس بات سے ثبوت پیش کرنا کہ جس کو مسدد نے اپنی مسند میں ابوالخلد سے نقل کیا ہے تو ابوالخلد کے علم کا رہین ہے اور وہ اہم ہے خواہ روایت کے عنوان سے صادر ہوا ہو یا نبیؐ سے حدیث کے عنوان سے یا وہ اپنی رائے و عقیدہ اور اپنے اجتہاد کا اظہار کر رہے ہوں اور اگر وہ ناواقف ہیں تو پھر ان کا یہ قول "کہ ان میں سے دو محمد کے اہل بیت میں سے ہوں گے" جیسا کہ سیاق کلام گواہ ہے اضافہ ہے" ابوالخلد اور ان سے نقل کرنے والوں کا اضافہ و اجتہاد ہے ورنہ آنحضرتؐ تو بجائے محمد کے اہل بیت کے یہی فرماتے کہ میرے اہل بیت سے ہوں گے اسی کی تائید وہ چیز کرتی ہے جو اس باب کی ح ۵۳ میں خصال سے اور انہوں نے اپنی سند سے ابونجران سے نقل کیا ہے کہ ابوالخلد نے یہ ان سے بیان کیا اور ان کے سامنے اس پر قسم کھائی مگر یہ جملہ "کہ یہ امت اس وقت تک ہلاک نہ ہوگی جب تک کہ اس میں بارہ خلیفہ نہ ہوں گے وہ سب ہدایت اور دین حق پر عمل کریں گے اس اضافہ کا ذکر نہیں کیا، بہر حال یہ حدیث اس لئے قابل اعتناء نہیں ہے کہ اس کے متن و سند میں ضعف ہے اور یہ معتبر روایات کے معارض ہے اور ایسی حدیثوں سے ان بہت سی حدیثوں کو قید نہیں لگائی جا سکتی جو مطلق ہیں اور جن کی دلالت اس بات پر ہے کہ ان کا زمانہ متصل ہوگا اور وہ بارہ ہیں اس کی تائید متواتر احادیث سے بھی ہوتی ہے اور اگر تقیید ضروری ہو تو بھی صناعت

سب نے ابواسامہ سے انہوں نے مجالد سے اور انہوں نے شعبی سے نقل کیا ہے۔

۲۴۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد بن مندہ، نے ابو محمد ہارون بن موسیٰ تلعکبری سے انہوں نے احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے محمد بن غیاث الکوفی سے انہوں نے حماد بن ابی حازم المدنی سے انہوں نے عمران بن محمد بن سعید بن مسیتب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ہمیں پہلی نماز پڑھائی پھر ہماری طرف رخ کیا اور فرمایا میرے صحابیو! تمہارے درمیان میرے اہل بیتؑ کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کشتی نوح اور بنی اسرائیل میں باب حطہ میں میرے بعد تم میرے اہل بیتؑ اور میری ذریت سے ہونے والے ائمہ سے تمسک کرنا کیونکہ وہ تمہیں کبھی گمراہ نہ ہونے دیں گے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول آپؐ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: میرے اہل بیتؑ یا میری عترت سے بارہ ہوں گے۔

۲۵۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن محمد بن علی بن سعید بن علی الخزاعی الکوفی نے محمد بن ابی عبداللہ الکوفی الاسدی سے انہوں نے محمد بن اسماعیل برمکی سے انہوں نے موسیٰ بن عمران نخعی سے انہوں نے شعیب بن ابراہیم تمیمی سے انہوں نے سیف بن عمیرہ سے انہوں نے ابان بن الحق الاسدی سے انہوں نے صباح بن محمد بن ابی حازم سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: میرے بعد بارہ (خلیفہ) ہوں گے جتنے سال میں مہینے ہوتے ہیں اور اس امت کا مہدی بھی ہم ہی میں سے ہے، وہ موسیٰ کی ہیبت، عیسیٰؑ کی عظمت، حکم داؤد اور صبر ایوب کے حامل ہیں شیخ ابوعبداللہ کہتے ہیں: یہ حدیث کہ سال کے مہینوں کی تعداد کے برابر ہوں گے غریب ہے۔

۲۶۔ کفایۃ الاثر۔ قاضی ابو الفرج معافا بن زکریا بغدادی نے ابو الحسن بن علی بن عقبہ سنانی شیبانی نخ سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن عزفہ (عدفہ نخ) طائی الحمصی سے

اسماء اور خصوصیات پر دلالت کر رہی ہیں ورنہ اس سے زیادہ واضح جواب ہوتا، اگر قارئین اس سے زیادہ وضاحت کے شائق ہیں تو اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں کا مطالعہ فرمائیں ان کی تحریر سے ہر قسم کا شک وشبہ رفع ہو جائے گا۔ حق وہ حق کی طرف خدا ہی ہدایت کرنے والا ہے۔

انہوں نے غربانی سے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے نبیؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں میرے بعد بارہ امام ہوں گے پھر آپؐ کی آواز دھیمی ہوگئی میں نے سنا کہ فرماتے ہیں سب قریش سے ہوں گے۔

۲۷۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن حسن بن محمد بن مندہ سے انہوں نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے احمد بن محمد بن صدقہ رقی سے مصر میں انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن خلد وابوبکر باہلی سے انہوں نے معاذ بن معاذ سے انہوں نے ابن عوف سے انہوں نے ہشام بن یزید سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے بعد بارہ ائمہ ہوں گے، اس کے بعد آپ کی آواز دھیمی ہوگئی میں نے سنا کہ فرماتے ہیں: وہ سب قریش سے ہوں گے۔

۲۸۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن محمد بن سعید نے ابوطالب بن زید الرادانی (لسر دانی نخ السورابی نخ) العدل سے انہوں نے سبابہ بن سوار سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد بارہ ائمہ ہوں گے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! آپ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے۔ نوٹ: واضح رہے کہ متن کا کمزور ہونا حدیث کی ائمہ اثنا عشرہ پر دلالت کو متاثر نہیں کرسکتا ہے۔

۲۹۔ کشف الاستار۔ عبداللہ بن بطہ العکبری نے ابانہ میں اپنی اسناد سے مجاشع کے غلام عبداللہ بن امیہ سے انہوں نے یزید رقاشی سے انہوں نے انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسولؐ نے فرمایا: یہ دین ایسے ہی قائم رہے گا یہاں تک کہ قریش سے بارہ (ائمہ) ہوں گے جب وہ گذر جائیں گے تو زمین اپنے بسنے والوں سمیت دھنس جائے گی اس حدیث کو مناقب میں عبداللہ بن امیہ سے انہوں نے یزید الرقاشی سے انہوں نے انس سے اس اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے: یہاں تک

کہ بارہ امیر ہوں گے اسی کو اعلام الوریٰ میں یزید الرقاشی کی طرف نسبت دیتے ہوئے انس سے نقل کیا ہے مگر اس میں ہے کہ یہ دین ہرگز زائل نہیں ہوگا۔

۳۰۔ کفایۃ الاثر۔ میں محمد بن متویہ سے انہوں نے علی بن محمد مہرویہ قزوینی سے انہوں نے حامد بن ابی حامد سے انہوں نے محمد بن عبد الرحمٰن رقی سے مصر میں انہوں نے عباس بن طالب سے انہوں نے عبدالواحد بن زید سے انہوں نے عاصم الاحول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے انس بن مالک نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں میرے بعد بارہ امام ہوں گے پھر آپؐ کی آواز دھیمی ہوگئی میں نے سنا کہ فرماتے ہیں سب قریش سے ہوں گے۔

۳۱۔ کفایۃ الاثر۔ احمد محمد بن عبداللہ الجوہری سے انہوں نے عبدالصمد بن علی بن محمد بن مکرم سے انہوں نے طیالسی ابوالولید سے انہوں نے ابوالزیاد (ابوالزناد نخ) عبداللہ بن ذکوان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑنے والا ہوں، کتاب خدا، جس نے اس کا دامن تھام لیا وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی میں ہے پھر میرے اہل بیتؑ ہیں اپنے اہل بیتؑ کے سلسلہ میں تمہیں خدا کو یاد دلاتا ہوں، اسی جملہ کو تین بار کہا میں نے ابو ہریرہ سے معلوم کیا: تو کہا آنحضرتؐ کے اہل بیتؑ میں آپؐ کی ازواج ہیں؟ کہا: وہ نہ آپؐ کے اہل بیت ہیں اور نہ عقب، بلکہ آپؐ کے اہلبیت بارہ ائمہ ہیں کہ جن کا ذکر خدا نے اپنے اس قول میں کیا ہے:

[و جعلها كلمة باقية في عقبه]

۳۲۔ کفایۃ الاثر۔ ابوالحسن محمد بن جعفر بن محمد تمیمی المعروف بہ ابن النجار النحوی نے احمد بن محمد بن مروان الغزال سے انہوں نے محمد بن تمیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبدالغفار بن قاسم سے انہوں نے ابو مریم سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسولؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ یہ آیت ﴿انما انت منذر

و لکل قوم ھاد﴾ نازل ہوئی تو رسولؐ نے ہمیں سنائی پھر فرمایا: میں تو منذر (ڈرانے والا) ہوں کیا تم ہادی کو پہچانتے ہو؟ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ ہم نہیں پہچانتے۔ فرمایا جو جوتی ٹانک رہا ہے، سب گردن اٹھا کر دیکھنے لگے کہ ایک حجرہ سے علیؑ برآمد ہوئے اور ان کے ہاتھ میں رسولؐ کی نعلین تھی، پھر رسولؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، جان لو یہ میرا پیغام پہنچانے والے میرے بعد امام، میری بیٹی کے شوہر اور میرے نواسوں کے باپ ہیں، ہم اہل بیتؑ ہیں خدا نے ہم سے رجس کو دور رکھا ہے اور ہمیں پلیدگی سے پاک رکھا ہے اور یہ میرے بعد تاویل پر اسی طرح جنگ کریں گے جس طرح میں نے تنزیل پر جنگ کی ہے اور یہ خود امام ہیں اور ابو الائمہ ہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپؐ کے بعد کتنے امام ہوں گے؟ فرمایا: بارہ بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر اور دیکھو! اس امت کا مہدی بھی ہم ہی میں سے ہے اس کے ذریعہ خدا زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی ان سے زمین خالی نہیں رہے گی ورنہ اپنے بسنے والوں سمیت دھنس جائے گی اس حدیث کو غایت المرام میں ابن بابویہ سے اور انہوں نے اپنی سند سے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے۔

۳۳۔ کفایۃ الاثر۔ ابو المفضل محمد بن عبد اللہ نے حسن بن علی بن زکریا العدوی سے انہوں نے ابو کریب محمد بن علان سے انہوں نے اسماعیل بن صبیح الیشکری سے انہوں نے شریک بن عبد اللہ سے انہوں نے شبیب بن فرقد سے انہوں نے مفضل بن حصین سے انہوں نے عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں میرے بعد بارہ امام ہوں گے پھر آپ کی آواز دھیمی ہوگئی میں نے سنا کہ فرماتے ہیں سب قریش سے ہوں گے، مفضل کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اس کو میں نے سوائے حسن بن علی بن زکریا البصری کے اس اسناد کے ساتھ کسی اور سے نہیں سنا ہے اس کو میں نے ان سے چہار شنبہ کے دن بخارا میں لکھا اس دن عاشورہ تھا اور وہ اصحاب حدیث میں سے تھے مگر حدیث میں ثقہ تھے اور اکثر اہل بیتؑ کے فضائل بیان کیا کرتے تھے اس حدیث کو مناقب میں مرسل طریقہ سے مفضل بن حصین سے انہوں نے عمر بن

خطاب سے نقل کیا ہے۔

۳۴۔ کفایۃ الاثر۔ ابوالفرج معافا بن زکریا نے علی بن عتبہ القاضی سے انہوں نے موسیٰ بن اسحٰق انصاری سے انہوں نے عبداللہ بن مروان بن معاویہ سے انہوں نے شداد بن عبدالرحمٰن، جو کہ اہل بیتؑ مقدس میں سے تھے، سے انہوں نے ابراہیم بن ابی عیلہ سے انہوں نے واثلہ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: میری اور میرے اہل بیتؑ کی محبت سات جگہوں پر نفع بخش ہے مرتے دم، قبر میں، نشور، دوبارہ زندہ ہونے کے وقت، نامۂ اعمال ملتے وقت، حساب کے وقت، میزان کے وقت اور پل صراط سے گذرتے وقت پس جس نے مجھ سے محبت کی اور میرے اہل بیت سے محبت کی اور میرے بعد ان کے دامن سے وابستہ رہا تو روز قیامت ہم اسکی شفاعت کریں گے عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ ہم ان سے کیسے متمسک رہیں فرمایا: میرے بعد بارہ ائمہ ہوں گے جو ان سے محبت کرے گا اور ان کی اقتدا کرے گا وہ کامیابی اور نجات سے ہمکنار ہوگا اور جو ان سے روگردانی کرے گا وہ گمراہ اور سرگرداں ہوگا۔

۳۵۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے جعفر بن علی بن سہل الدقاق الدوری سے انہوں نے علی بن الحارث المروزی سے انہوں نے ایوب بن عاصم الھمدانی سے انہوں نے حفص بن غیاث سے انہوں نے یزید بن مکحول سے انہوں نے واثلہ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا اور میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا تو مجھے اللہ جل جلالہ نے ندا دی اور فرمایا، اے محمدؐ! میں نے عرض کی لبیک میرے آقا، فرمایا: میں نے جو بھی نبی بھیجا تو جب اس کا زمانہ ختم ہوگیا تو اس کے امر کو اس کے بعد اس کے وصی نے قائم رکھا ہے لہذا آپ علی بن ابی طالب کو اپنے بعد امام قرار دیدیجے کیونکہ میں نے تم دونوں کو ایک ہی نور سے پیدا کیا ہے اور ائمہ راشدین کو تم دونوں کے نور سے پیدا کیا ہے۔ اے محمدؐ! کیا تم انہیں دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی ہاں میرے رب ارشاد ہوا اپنا سر بلند کرو، میں نے اپنا سر بلند کیا تو میں نے دیکھا میرے بعد ہونے والے بارہ ائمہ کے انوار ہیں، میں نے عرض کیا اے میرے

رب یہ انوار کس کے ہیں؟ فرمایا: یہ تمہارے بعد ہونے والے معصوم وامین ائمہ کے انوار ہیں۔

۳۶۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن ذہبان بن محمد المصری نے حسین بن علی البزوفری سے انہوں نے عبد اللہ بن تمام الکوفی سے انہوں نے یحییٰ بن عبد الحمید سے انہوں نے حسین بن ابی بردہ سے انہوں نے یحییٰ بن یعلیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے یحییٰ بن معاذ (سعد نخ) سے انہوں نے ابوقتادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے کہ میں اس کا اول ہوں اور میرے بعد اس کے بارہ امام ہیں، اور اس کے درمیان کے لوگ ہلاک ہوں گے عام تباہی ہوگی، میں ان سے نہیں ہوں اور وہ مجھ سے نہیں ہیں، اس کو ابو المفضل الشیبانی سے انہوں نے حسن بن ہدیہ سے انہوں نے ابو القاسم المفضل بن جعفر بن ابی نوح سے انہوں نے ابو الحسن بن مہاجر سے انہوں نے ہشام بن خالد دمشقی سے انہوں نے حسن بن یحییٰ الحسینی سے انہوں نے صدقہ بن عبداللہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے قتادہ سے نقل کیا ہے۔

۳۷۔ کفایۃ الاثر۔ قاضی ابو الفرج معافا بن زکریا نے علی بن عتیبہ (عتبہ نخ) سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسین بن علوان سے انہوں نے ابو علی الخراسانی سے انہوں نے معروف بن خربوذ سے انہوں نے ابو الطفیل سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا رسولؐ اللہ نے مجھ سے فرمایا، تم میرے اہل بیت میں سے مرنے والوں کے وصی اور میری امت کے زندہ کے خلیفہ ہو، تمہاری جنگ میری جنگ ہے اور تمہاری صلح میری صلح ہے تم ابو الائمہ ہو تمہارے صلب سے مطہر ومعصوم گیارہ امام ہوں گے ان ہی میں سے مہدی ہیں جو دنیا کو عدل وانصاف سے پر کریں تم سے دشمنی رکھنے والوں کے لئے تباہی ہے اے علی! اگر کوئی شخص راہ خدا میں پتھر سے بھی محبت کرے گا تو خدا اسے اسی کے ساتھ محشور کرے گا اور تمہارے دوستوں اور شیعوں اور تمہارے ہونے والے ائمہ کے محب تمہارے ساتھ محشور ہوں گے اور تم میرے ساتھ بلند درجات میں ہوگے اور تم جنت وجہنم کے تقسیم کرنے والے ہو، تم اپنے دوستوں کو جنت میں اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کرو گے۔

۳۸۔ المناقب۔ سہل بن حماد نے یونس بن ابی یعقوب سے انہوں نے عوان سے انہوں نے ابو جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم نبی کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپؐ نے فرمایا: میری امت کا امر ایسے ہی صحیح رہے گا، یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اور وہ سب قریش سے ہوں گے، حدیث کو اعلام الوریٰ میں عامہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۹۔ دلائل الامامۃ۔ ابو المفضل نے محمد بن الحسن الکوفی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ قاری سے انہوں نے یحییٰ بن میمون الخراسانی سے انہوں نے عبداللہ بن سنان سے انہوں نے اپنے بھائی محمد بن سنان الزہری سے انہوں نے سیدنا ابو عبداللہ جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے جد سے انہوں نے اپنے والد حسین اور اپنے چچا حسن سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا جب تمہاری اولاد سے گیارہ امام پورے ہو جائیں گے تو ان میں سے "میرے اہل بیتؑ میں سے" گیارہویں مہدی ہیں۔

۴۰۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن محمد بن سعید الخزاعی نے عبدالعزیز بن یحییٰ الجلودی سے انہوں نے محمد بن زکریا الغلابی سے انہوں نے عتبہ بن ضحاک سے انہوں نے ہشام بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب امیر المومنین قتل کر دیئے گئے تو حسن بن علی صلوات اللہ علیہ منبر پر تشریف لے گئے جب بیان کا آغاز کرنا چاہا تو گلا رندھ گیا لہذا آپ کچھ دیر کے لئے بیٹھ گئے پھر کھڑے ہوئے اور گویا ہوئے ساری تعریف اس خدا کے لئے ہے جو اپنی اوّلیت میں واحد و یکتا ہے (سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا) ساری تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے ہم اہل بیت کو خلافت سے نوازا امیر المومنین کے غم میں خدا ہمارے لئے کافی ہے اور انکی جدائی کا اثر مشرق و مغرب پر ہے۔ خدا کی قسم آپ نے صرف چار سو درھم چھوڑے ہیں اپنے اہل وعیال کے لئے ایک خادم خریدنا چاہتے تھے مجھے میرے جد رسولؐ نے خبر دی ہے اس امر کے مالک آپ کی عترت سے بارہ خلیفہ ہوں گے اور ہم میں سے ہر ایک کو قتل کیا جائیگا یا زہر سے شہید کیا جائیگا۔

۴۱۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے عتبہ بن عبداللہ الحمصی سے انہوں نے سلیمان بن عمر

الراسبی الکاتب سے حمص میں انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن عبداللہ المحمدی سے انہوں نے ابوروح بن فروۃ الفرح سے انہوں نے احمد بن محمد بن المنذر بن جیفر (جعفر نخ) سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: حسن بن علیؑ نے فرمایا: میں نے اپنے جد رسول اللہؐ سے آپؐ کے بعد ہونے والے ائمہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا: میرے بعد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر بارہ ائمہ ہوں گے خدا نے انہیں میرا علم اور میرا فہم عطا کیا ہے اور اے حسن ان میں سے تم بھی ہو، حسنؑ نے عرض کی یا رسول اللہ اہل بیتؑ کے قائم کب ظہور کریں گے، فرمایا: اے حسن ان کی مثال قیامت کی سی ہے جو آسمانوں اور زمین میں بہت سخت وسنگین ہے وہ اچانک آئیں گے۔

۴۲۔ کفایۃ الاثر۔ معافا بن زکریا نے ابوسلیمان احمد بن ابی ہراسہ سے انہوں نے ابراہیم بن اسحٰق نہاوندی سے انہوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے انہوں نے عثمان ابوشیبہ سے انہوں نے حریز سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے حکم بن عتبہ سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ سے اس آیت ﴿اولئک الذین انعم الله علیهم من النبیین و الصدیقین و الشهداء و الصالحین و حسن اولئک رفیقا﴾ فرمایا: نبیین میں سے جن پر خدا نے احسان کیا ہے وہ میں ہوں صدیقین علی بن ابی طالب، شہداء سے حسن حسین، صالحین سے حمزہ اور حسن اولئک رفیقا سے میرے بعد ہونے والے بارہ ائمہ مراد ہیں، اسی حدیث کو مناقب، میں مرفوع طریقہ سے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ام سلمہ سے نقل کیا ہے۔

۴۳۔ کمال الدین۔ عبداللہ بن محمد نے ابوالحسین احمد بن محمد بن یحییٰ سے انہوں نے ابوالحسن بن اللیث بن بہلول موصلی سے انہوں نے غسان بن الربیع سے انہوں نے سلیمان بن عبد اللہ عامر شعبی کے غلام سے انہوں نے عامر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: میری امت کا امر ایسے ہی ظاہر و محکم رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اور وہ سب قریش سے ہوں گے اس حدیث کو بحار میں امالی صدوق سے نقل کیا ہے۔

۴۴۔ غیبت الشیخ۔ احمد بن عبدون المعروف بہ ابن الحاشر نے محمد بن علی الکاتب سے انہوں نے محمد بن ابراہیم المعروف ابن ابی زینب نعمانی سے انہوں نے محمد بن عثمان سے انہوں نے احمد بن ابی خیثمہ سے انہوں نے یحییٰ بن معین سے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے خلف بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ھلال سے انہوں نے ربیعہ بن سیف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم شفی الاصبحی کے پاس بیٹھے تھے، انہوں نے کہا: میں نے عبداللہ عمر بن سے سنا کہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔ مناقب میں لیث بن سعد سے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ھلال سے انہوں نے ربیعہ بن سیف سے انہوں نے شفیق الاصبحی سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے ہاں اس میں ایک لفظ کا اختلاف ہے اسی کو اعلام الوریٰ، میں شفیق سے سند کرتے ہوئے عبداللہ بن عمر سے نقل کیا ہے۔

۴۵۔ کمال الدین۔ حمزۃ العلوی نے رجب، ۳۳۹ھ میں احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے قاسم بن محمد بن حماد سے انہوں نے غیاث بن ابراہیم سے انہوں نے حسین بن زید بن علی سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کی ہے رسولؐ نے تین مرتبہ فرمایا: بشارت ہو بشارت ہو میرے اہل بیت کی مثال بارش کی سی ہے نہیں معلوم کہ اس کا اول بہتر ہے کہ آخر میرے اہل بیتؑ کی مثال باغ کی سی ہے جس سے ایک سال ایک فوج نے میوہ کھایا اور ایک سال ایک فوج نے پھل کھایا شاید اس کا آخر فوج کے لحاظ سے سمندر سے چوڑا اور طول کے اعتبار سے اس سے گہرا اور دانہ کے لحاظ سے اس سے اچھا ہوگا اور وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے کہ جس کا اول میں ہوں اور جس کا آخر میرے بعد سعداء وصاحبان عقل میں سے بارہ اور عیسیٰ بن مریم ہیں لیکن اس کے درمیان فتنہ و ہلاکت ہے وہ مجھ سے نہیں ہیں اور میں ان سے نہیں ہوں، اسی حدیث کو بحار میں خصال اور عیون اخبار الرضا سے عبارت میں کچھ اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۴۶۔ غیبت الشیخ۔ احمد بن عبدون نے محمد بن علی الکاتب سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں

نے محمد بن عثمان بن علان سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر الرقی سے انہوں نے عمیس بن یونس سے انہوں نے مجالد بن سعید سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم ابن مسعود کے پاس تھے ایک شخص نے ان سے کہا کیا تمہارے نبیؐ نے تم سے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے؟ انہوں نے کہا ہاں لیکن تم سے پہلے کسی نے مجھ سے یہ سوال نہیں کیا تھا! اور تم یقیناً تم نو عمر ہو، میں نے آپؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد موسیٰ کے نقباء کے برابر خلیفہ ہوں گے خداوند عالم کا ارشاد ہے اور ہم نے ان میں سے بارہ نقباء بھیجے۔"

۴۷۔ کمال الدین۔ محمد بن الحسن نے محمد بن یحییٰ العطار سے انہوں نے سہل بن زیاد و احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن العباس بن جریش الرازی سے انہوں نے ابوجعفر ثانی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے آباء سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ اپنے اصحاب سے فرماتے ہیں شب قدر پر ایمان لاؤ کہ وہ علی بن ابی طالب اور ان کے گیارہ فرزند ہیں جو کہ میرے بعد ہوں گے، اسی سے ملتی جلتی حدیث مناقب میں بیان کی گئی ہے ۔ بحار میں خصال سے اور کفایۃ الاثر میں اپنی اسناد سے حسن بن العباس سے انہوں نے ابوجعفر محمد بن علی سے اور آپ نے اپنے آباء علیہم السلام سے اسی سے ملتی جلتی حدیث نقل کی ہے اور بحار میں شیخ کی کتاب غیبت سے، ایک جماعت سے اور اس نے تلعکبری سے انہوں نے اسدی سے انہوں نے حسن بن عباس سے انہوں نے ابوجعفر ثانی سے روایت کی ہے اور شیخ مفید نے، ارشاد، میں اپنی سند سے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔

۴۸۔ کمال الدین۔ ہمدانی نے محمد بن معقل القرمیسینی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ المصری سے انہوں نے ابراہیم بن بہر سے انہوں نے ابوعبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے آباء سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے اہلبیتؑ میں سے بارہ خلیفہ ہوں گے خدا نے انہیں میرا فہم اور میرا علم و حکمت عطا کیا ہے اور انہیں میری طینت سے خلق کیا ہے تباہی ان لوگوں کے لئے جو میرے بعد ان پر تکبر کریں گے اور ان کے

بارے میں میرا قطع رحم کریں گے انہیں کیا ہو گیا ہے خدا انہیں میری شفاعت نصیب نہ کرے، ایسی ہی حدیث بحار میں عیون اخبار الرضا اور اختصاص سے نقل کی ہے۔

۴۹۔کمال الدین۔ محمد بن ابراہیم بن اسحق نے محمد بن ہمام سے انہوں نے ابو علی عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے حسن بن موسیٰ خشاب سے انہوں نے ابو المثنیٰ نخعی سے انہوں نے زید بن علی بن الحسین بن علی سے انہوں نے اپنے پدر بزرگوار علی بن الحسین علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا رسولؐ نے فرمایا: وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے کہ جس کا اول میں، علی اور میری اولاد سے گیارہ صاحبان علامات ہیں اور آخر عیسیٰ بن مریم ہیں لیکن اس کے درمیان وہ ہلاک ہو گا کہ جس سے میں نہیں اور وہ مجھ سے نہیں ہے۔

۵۰۔غیبت الشیخ۔ ایک جماعت نے ابو المفضل الشیبانی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ الحمیری سے انہوں نے اپنے والد محمد بن یحییٰ سے انہوں نے عمرو بن ثابت سے انہوں نے ابو الجارود سے انہوں نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ نے فرمایا: میں اور گیارہ اشخاص میری اولاد سے اور اے علیؑ تم زمین کی کلید یعنی اس کی میخیں اور پہاڑ ہو خدا نے ہمارے سبب زمین کو رکھا ہے کہ اپنے بسنے والوں کے ساتھ دھنس نہ جائے۔

۵۱۔المناقب۔ جابر الجعفی نے امام محمد باقر سے ایک طویل حدیث میں خداوند عالم کے اس قول ﴿ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منه اثنتا عشرة عینا قد علم کل اناس مشربهم ﴾ کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب موسیٰ کی قوم نے خشکی اور تشنگی کی شکایت کی اور موسیٰ سے پانی مانگا تو موسیٰؑ نے بھی خدا سے ان کے لئے پانی طلب کیا اور جو خدا نے ان سے فرمایا وہ قوم نے سنا اسی طرح کچھ مومنین میرے جد رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسولؐ ہمیں اپنے بعد کے ائمہ کا تعارف کرا دیجئے تو آپ نے فرمایا (سلسلہ جاری تھا یہاں تک کہ فرمایا)۔ جب میں علی کا عقد فاطمہ سے کرونگا تو ان کے بطن اور علی کے صلب سے گیارہ امام پیدا ہوں گے اور علی کو ملا کر بارہ امام ہو جائیں گے یہ سب تمہاری امت کے لئے ھدایت کرنے

والے ہیں اور ہر امت ان میں سے اپنے امام سے ہدایت حاصل کرے گی اور اسی طرح تم جان لو گے جس طرح موسیٰ کی قوم نے اپنے گھاٹ کو پہچان لیا تھا۔

۵۲۔المناقب۔ابو جعفر کی حدیث میں ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے فرمایا: میرے اہلبیتؑ میں سے بارہ، نقیب، محدث (جن سے فرشتہ ہمکلام ہوتا ہے) اور سمجھانے والے ہوں گے ان ہی میں مہدی برحق بھی ہیں وہ زمین کو اسی طرح عدل سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔

۵۳۔الخصالؔ۔احمد بن الحسنؔ القطانؔ نے محمد بن قارون سے انہوں نے علی بن الحسن الصنجانی سے انہوں نے سدیر سے انہوں نے یحییٰ بن ابی یونس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم سے ابونجران نے بیان کیا کہ ان سے ابوالخالد نے بیان کیا اور اس بات پر انہوں نے قسم کھائی کہ یہ امت اس وقت تک ہلاک نہیں ہوگی جب تک کہ اس میں بارہ خلیفہ نہیں ہوں گے اور وہ سب ہدایت و دین حق پر عمل پیرا ہوں گے اسی حدیث کو کشف الاستار میں مسدد سے اور تاریخ الخلفاء میں مسدد سے اور انہوں نے اپنی مسند کبیر میں ابوخالد سے نقل کیا ہے۔

۵۴۔کمال الدین۔عبداللہ بن محمد الصائغ نے ابوعبداللہ محمد بن سعید سے انہوں نے حسین بن علی بن زیاد سے انہوں نے اسماعیل الطباق سے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے برد سے انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ ان سے کہا گیا: رسولؐ نے فرمایا ہے: میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے، مکحول نے کہا صحیح ہے اسی کو انہوں نے دوسرے الفاظ میں بیان کیا۔

۵۵۔المناقب۔کتاب کشف الحیر ۃ۔میں مرقوم ہے کہ۔امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ یہ بتاؤ کیا تم جانتے ہو کہ خدا نے سورۂ حج میں فرمایا ہے: ﴿یا ایها الذین آمنوا اسجدوا و اعبدوا ربکم﴾ سلمانؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول یہ کون لوگ ہیں جن پر آپ گواہ ہیں اور وہ لوگوں پر گواہ ہیں جن کو خدا نے برگزیدہ کیا ہے اور ان کے لئے دین میں کوئی حرج نہیں رکھا ہے اور وہ ملت ابراہیم سے ہیں نبیؐ نے فرمایا: اس سے بطور خاص تیرہ افراد مراد ہیں نہ کہ یہ امت، سلمان نے عرض کی بتایئے وہ کون ہیں۔فرمایا: میں اور میرے بھائی علی

اور میری اولاد سے گیارہ افراد سب نے کہا: ہم نے جان لیا۔

۵۶۔غیبت نعمانی۔ ابن عقدہ نے یحییٰ بن زکریا بن شیبان سے انہوں نے علی بن ابی یوسف سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے ابان بن عثمان سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے ابوجعفر سے آپ نے اپنے آباء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا، میرے اہل بیتؑ سے بارہ محدث (جن سے فرشتے ہمکلام ہوتے ہیں) پیدا ہوں گے تو آپ سے ایک آدمی کہ جس کو عبداللہ بن زید کہا جاتا تھا اور وہ علیؑ بن الحسین کا رضاعی۔ بھائی۔ تھا اس نے کہا: سبحان اللہ محدث تو ایسا ہی ہے جیسے منکر تو ابوجعفر نے اسکی بات کورد کرتے ہوئے فرمایا خدا کی قسم تمہارے ماںجائے علی بن الحسین ایسے ہی ہیں۔

۵۷۔کمال الدین۔ مظفر بن جعفر بن المظفر العلوی سمرقندی نے جعفر بن محمد بن مسعود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن نصر سے انہوں نے حسن بن موسیٰ خشاب سے انہوں نے حکم بن بہلول انصاری سے انہوں نے اسماعیل بن ہمام سے انہوں نے عمران بن قرہ سے انہوں نے ابومحمد مدنی سے انہوں نے ابن اذین سے انہوں نے ابان ابن ابی عیاش سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم سے سلیم بن قیس ہلالی نے بیان کیا کہ میں نے علیؑ سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں: رسولؐ پر قرآن کی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ آپ نے اسے مجھے پڑھایا اور اس کا مجھے املا کرایا، میں نے اسے اپنے قلم سے لکھا، آپ نے مجھے اس کی تاویل وتفسیر، اس کا ناسخ ومنسوخ اور اس کے محکم ومتشابہ کی تعلیم دی اور خدا سے میرے لئے دعا فرمائی کہ مجھے اس کو سمجھنا اور حفظ کرنا سکھا دے ،سو میں کتاب خدا کی کسی آیت کو نہیں بھولا ہوں اور نہ ہی آپ کے املا کئے ہوئے علم کو فراموش کیا ہے کہ جس کو میں نے لکھ لیا تھا۔ اور آنحضرت کو جو کچھ خدا نے حلال وحرام، امر ونہی اور جو اسکی طاعت و معصیت ہو چکی یا ہوگی، کا علم دیا ہے اسکی تعلیم آپ نے مجھے دی اور مجھے حفظ کرایا چنانچہ میں نے اس کا ایک حرف بھی فراموش نہیں کیا ہے، اس کے بعد آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا اور خدائے عز وجل سے دعا فرمائی کہ میرے قلب کو علم وفہم اور حکمت ونور سے بھر دے، لہذا اس میں

سے میں کسی چیز کو نہیں بھولا ہوں اور ایسی کوئی چیز نہیں بچی ہے کہ جس کو میں نے نہ لکھا ہو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول کیا آپ کو اس بات کا خوف تھا کہ میں بعد میں بھول جاؤں گا۔ فرمایا: نہیں مجھے تمہارے بارے میں نسیان و جہل کا خوف نہیں ہے مجھے میرے رب نے خبر دی ہے کہ اس نے تمہارے اور تمہارے شرکاء جو کہ تمہارے بعد ہوں گے کے بارے میں میری دعا قبول کر لی ہے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ: میرے بعد میرے شرکاء کون ہیں؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت کو خدا نے خود اپنی اور میری اطاعت سے متصل کیا ہے فرماتا ہے: اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسولؐ اور اپنے میں سے صاحبان امر کی اطاعت کرو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ: وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ میرے اوصیاء ہیں یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچیں گے سبھی ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہیں، انہیں چھوڑنے والا ان کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا وہ قرآن کے ساتھ اور قرآن ان کے ساتھ ہے۔ قرآن ان سے جدا نہیں ہوگا اور وہ قرآن کو نہیں چھوڑیں گے، انہیں کے ذریعہ میری امت والوں کی مدد کی جائے گی، ان کے وسیلہ سے وہ سیراب ہوں گے، انہیں کے ذریعہ ان سے بلاء دفع ہوگی اور ان کی دعا قبول ہوگی، میں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ: مجھے ان کے نام بتائیے، فرمایا: میرا یہ بیٹا حسنؑ کے سر پر ہاتھ رکھا، پھر میرا یہ بیٹا حسینؑ کے سر پر ہاتھ رکھا، پھر ان کے بیٹے کہ جس کا نام علی ہوگا وہ علیؑ آپ کی زندگی ہی میں پیدا ہوگا اس سے میرا سلام کہنا، پھر اس طرح پورے بارہ ہو جائیں گے۔ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں مجھے ان میں سے ہر ایک کا نام بتا دیجئے، تو آپ نے ہر ایک کا نام بیان کیا پھر فرمایا: اے بھائی خدا کی قسم میرا بیٹا اس امت کا مہدیؑ محمدؐ بھی ہے جو زمین کو ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کرے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ رکن و مقام کے درمیان کون اس کی بیعت کرے گا اور ان کے اور ان کے قبیلوں کے ناموں سے بھی واقف ہوں: کتاب سلیم ابن قیس میں ایسی ہی ایک اور طویل حدیث، امیر المومنین سے نقل کی گئی ہے اور اس میں جناب امیر المومنین کی مخالفت میں جو لوگوں کی تغیر ہے اور اس کے اہم فوائد بیان ہوئے ہیں حدیث میں اختلاف کی وجوہ بیان ہوئی ہیں وہ صدق، ایمان، نفاق، حفظ و وہم، ناسخ و منسوخ، خاص و عام اور محکم و متشابہ وغیرہ میں مختلف تھے اور

ان جہات سے آپ کے عالم ہونے کا سبب بھی مرقوم ہے۔ اسی حدیث کو نعمانی نے اپنی کتاب غیبت میں ابان سے نقل کیا ہے۔

۵۸۔ اعلام الوریٰ۔ حماد بن سلمہ نے ابوطفیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن عمر نے کہا: اے ابوطفیل: نبیؐ کے بعد بارہ خلیفہ شمار کرو اور اس کے بعد ہلاکت وخونریزی ہے، اسی کی شیخ نے اپنی کتاب الغیبۃ میں اپنی سند کے ذریعہ ابوطفیل سے روایت کی ہے (مگر انہوں نے لکھا ہے) کہ انہوں نے کہا: مجھ سے عبداللہ بن عمر نے کہا: اے ابوطفیل: بنی کعب بن لوی سے بارہ شمار کرو، اس کے بعد جنگ وہلاکت ہے اور اسی حدیث کی مناقب میں عبدالرحمٰن بن زریق قزاز بغدادی نے انہوں نے خطیب سے تاریخ بغداد میں حماد سے انہوں نے ابوطفیل سے روایت کی ہے کہ اس کے آخر میں کہا۔ پھر اس کے بعد جنگ وقتال ہے، ابوالفرج محمد بن فارس غوری محدث اور ابوطفیل سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے ابن عمر سے رسولؐ کے بعد ہونے والے خلفاء کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: بنی کعب سے بارہ ہوں گے۔

۵۹۔ غیبت نعمانی۔ محمد بن احمد بن یعقوب۔ ایک نسخے کے مطابق احمد بن محمد بن یعقوب۔ نے ابوعبداللہ الحسین بن محمد سے انہوں نے محمد بن ابی قیس سے انہوں نے جعفر امانی سے انہوں نے محمد بن ابی القاسم سے انہوں نے عبدالوھاب ثقفی سے انہوں نے جعفر بن محمد بن علی علیہم السلام سے ایک حدیث میں رسولؐ سے روایت کی ہے کہ فرمایا: اے لوگو! سن لو: رضا ورضوان اور محبت اس کے لئے ہے جو علیؑ سے محبت کرتا ہے اور ان سے تولا رکھتا ہے اور ان کی اقتداء کرتا ہے اور ان کے بعد میرے اوصیاء اور میرے رب کے اوپر میرا حق ہے کہ وہ ان کے بارے میں میری دعا قبول فرمائے۔ وہ میرے بارہ وصی ہیں۔

۶۰۔ غیبت نعمانی۔ عبدالسلام بن ہاشم بزاز، عبداللہ بن امیر، یزید رقائی، مالک ابن انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: اس امت کا امر اسی طرح قائم رہے گا یہاں تک کہ قریش سے بارہ خلیفہ ہوں گے۔

۶۱۔اعلام الوریٰ۔اور جو شیخ ابو عبداللہ جعفر بن محمد بن احمد بن دوریستی نے اپنی کتاب [الرد علی الزیدیہ] میں بیان کیا ہے کہ مجھ سے شیخ ابو جعفر بن بابویہ نے کہا: ہم سے محمد بن علی ماجیلویہ نے اور انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے احمد ابن ابی عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے خلف بن حماد اسدی سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبایہ بن ربعی سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے ان کی وفات کے وقت دریافت کیا کہ خدانخواستہ اگر ایسا ہوگیا تو ہم کس کے در پر جائیں گے؟ تو آنحضرت نے علیؑ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ان کی طرف کیونکہ یہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے اور پھر ان کے بعد گیارہ امام ہوں گے جن کی طاعت میری طاعت ہی کی مانند فرض ہے۔

۶۲۔اعلام الوریٰ۔شیخ جعفر بن محمد بن احمد دوریستی نے، کتاب مذکورہ میں اپنے والد سے انہوں نے مفید سے انہوں نے محمد بن علی، حمزہ بن محمد علوی احمد بن یحییٰ شحام سے انہوں نے ابو حاتم محمد بن ادریس سے انہوں نے حنظلی ابو بکر بن محمد بن ابی غیاث الاعین سے انہوں نے سوید بن سعید انباری سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن شروین صنعانی سے انہوں نے ابن مثنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے عائشہ سے سوال کیا کہ رسولؐ کے کتنے خلیفہ ہوں گے انہوں نے کہا: مجھے رسولؐ اللہ نے خبر دی ہے کہ ان کے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔ راوی کہتا ہے میں نے ان (عائشہ) سے کہا: وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا ان کے نام میرے پاس رسول کے املا سے لکھے ہوئے ہیں راوی کہتا ہے، میں نے کہا: مجھے دکھایئے تو انہوں نے انکار کردیا۔

۶۳۔کمال الدین۔ابی اور محمد بن حسن نے سعد اور محمد بن حسین بن ابی خطاب سے انہوں نے حکم بن مسکین سے انہوں نے صالح سے انہوں نے امام جعفر بن محمد سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ جس میں ذکر ہوا ہے کہ عمر کے پاس ایک یہودی آیا اور ان سے چند سوال پوچھے تو انہوں نے اسے علیؑ کے پاس بھیج دیا، آپؑ سے بھی اس نے چند سوال کئے ایک سوال اس نے یہ دریافت کیا مجھے یہ بتایئے کہ اس امت کی ہدایت کرنے والے امام کتنے ہیں کہ جن کو ان کی مخالفت کرنے والا کوئی

نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے؟ فرمایا: بارہ امام، اس نے کہا: خدا کی قسم آپ نے سچ فرمایا: یہی ہارون کے قلم سے لکھا ہوا موسیٰ کا املا ہے۔ اسی حدیث کو بحار میں عیون اخبار رضاؑ اور احتجاج سے صالح بن عقبہ کی روایت سے نقل کیا گیا ہے۔

۶۴۔ کمال الدین۔ ابی اور ابن الولید دونوں نے سعد و محمد العطا اور احمد بن ادریس سے اور سب نے، برقی، ابن یزید، ابن ہاشم سے اور سب نے ابن فضال سے، ایمن بن محرز الحضرمی، محمد بن سماعہ، ابراہیم بن یحییٰ مدنی سے اور انہوں نے ابو عبداللہ سے ایک طویل حدیث ہے جس میں یہودی کے حضرت علیؑ سے کچھ سوالات اور ان کے جواب بیان ہوئے ہیں، کہ اس نے کہا: مجھے یہ بتایئے کہ اس امت کی ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ امام کتنے ہیں کہ جن کو رسوا کرنے والوں کا رسوا کرنا نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ نیز بتایئے کہ جنت میں محمد کی منزل کہاں ہے اور ان کی امت میں سے ان کے ساتھ کون ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا: تمہارا یہ سوال کہ اس امت کی ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ امام کتنے ہیں کہ جن کو رسوا کرنے والے کا رسوا کرنا نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ تو سنو۔ اس امت کے ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ بارہ امام ہیں کہ جن کو رسوا کرنے والے کا رسوا کرنا نقصان نہیں پہنچا سکے گا اب رہا تمہارا یہ سوال کہ جنت میں محمد کی منزل کہاں ہے اور ان کے ساتھ رہنے والے کون ہیں۔ تو وہ جنت میں سب سے افضل واشرف، جنت عدن ہے اور یہ کہ ان کی امت میں سے ان کے ساتھ کون ہوگا تو وہ بارہ ائمہ ہدیٰ ہیں اس جوان نے کہا: آپؑ نے سچ فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں میرے پاس موسیٰؑ کے املا اور ہارون کے قلم سے لکھا ہوا ہے۔ وضاحت۔ بحار اور کمال الدین میں ایسی ہی حدیث متعدد طرق سے مروی ہے جو کہ ائمہ اثنا عشر پر دلالت کرتی ہے۔ اور شیخ نے بھی اسے، کتاب غیبت میں اپنی اسناد سے ابو سعید خدری سے اور، اعلام الوریٰ، میں کلینی سے ابو سعید خدری سے کچھ اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے نیز ابو طفیل سے نقل کیا ہے۔

۶۵۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن علی سے انہوں نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے حسین بن ہمدان سے انہوں نے عثمان بن سعید سے انہوں نے ابو عبداللہ محمد بن مہران سے انہوں نے محمد بن

اسماعیل الحسنی سے انہوں نے خالد بن المغلس سے انہوں نے نعیم بن جعفر سے انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے انہوں نے خالد کابلی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں علی بن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپؑ اپنی محراب میں تشریف فرما تھے میں بھی بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ آپ میری طرف متوجہ ہوئے ریش مبارک پر ہاتھ پھیر رہے تھے، میں نے عرض کی: مولا! مجھے بتایئے آپ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے، فرمایا: آٹھ، میں نے عرض کی کہ یہ کیسے؟ فرمایا: رسولؐ کے بعد اسباط کی تعداد کے برابر بارہ امام ہوں گے، تین گذر چکے ہیں، چوتھا میں ہوں اور آٹھ امام میرے بیٹوں میں سے ہوں گے جو ہم سے محبت کرے گا اور ہمارے حکم پر عمل کرے گا وہ عظیم و بلند مقام میں ہمارے ساتھ ہوگا۔ اور جو ہم سے دشمنی کرے گا اور ہم میں سے کسی کا انکار کرے گا وہ خدا اور اس کی آیتوں کا انکار کرنے والا ہوگا۔

۶۶۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن حسن نے محمد بن حسین کوفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہمیں علی بن اسحق قاضی نے اس اجازہ کے بارے میں خبر دی ہے جو انہوں نے محمد بن احمد بن سلیمان کے ساتھ ۳۱۳ھ میں بھیجا تھا۔ اور انہوں نے عبداللہ عمر علوی سے انہوں نے ابراہیم بن عبداللہ العلا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زید بن علی بن الحسین سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب میرے والد اپنے کچھ اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے اس وقت ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: فرزند رسولؐ! کیا: آپؑ کے نبیؐ نے آپ سے یہ بتایا ہے کہ ان کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: ہاں: بارہ بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر۔

۶۷۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن حسن بن حسین بن ایوب نے محمد بن حسن بزوفری سے انہوں نے احمد بن محمد ہمدانی سے انہوں نے قسم بن محمد بن حماد سے انہوں نے غیاث بن ابراہیم سے انہوں نے اسماعیل بن ابی زیاد سے انہوں نے یونس بن ارقم سے انہوں نے ابان بن ابی عیاش سے انہوں نے سلیمان القصر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حسن بن علی علیہما السلام سے ائمہ کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا: سال کے مہینوں کے برابر ہیں۔

۶۸۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن حسن بن محمد بن سعید نے علی بن عبداللہ خزاعی، (ایک نسخہ میں ہے خدیجی) سے اور انہوں نے حسین بن جعفر سے انہوں نے حسین بن حسن فزاری (غزاری نخ) اشقر سے انہوں نے محمد بن کثیر ابی عبداللہ بیاع ہروی سے انہوں نے محمد بن ابی عبداللہ الفزاری سے انہوں نے حسین بن علی بن الحسین سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک شخص نے میرے والد سے ائمہ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: بارہ ہیں میرے بھائی محمد کے شانے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، سات اس کے صلب سے ہوں گے۔

۶۹۔ عیون اخبار الرضا والخصال۔ ابی نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے ثمالی سے انہوں نے ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بیشک خدا نے محمد کو جن وانس کی طرف بھیجا اور آپؐ کے بعد بارہ وصی قرار دیئے ان میں سے کچھ گذر چکے ہیں اور کچھ باقی ہیں اور ہر وصی کے ساتھ سنت جاری ہوئی اور جو اوصیاء محمدؐ کے بعد ہوں گے وہ لوگ ہیں وہ عیسیٰ کے اوصیاء کی سنت پر ہوں گے اور وہ بارہ تھے اور امیر المومنینؑ مسیح کی سنت پر تھے اس کو شیخ نے اپنی اسناد کے ذریعہ ابوحمزہ سے اور انہوں نے ابوجعفر سے اپنی کتاب، غیبت، میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے اور بحار میں کمال الدین سے اپنی سند کے ساتھ ثمالی سے، اور "ارشاد" میں اپنی سند کے ساتھ انہیں سے اور "اعلام الوریٰ" میں اپنی سند کے ساتھ کلینی سے نقل کیا ہے۔

۷۰۔ عیون اخبار الرضا اور خصال۔ ماجیلویہ نے کلینی سے اور انہوں نے ابوعلی اشعری سے انہوں نے حسین بن عبیداللہ سے انہوں نے خشاب سے انہوں نے علی بن سماعہ سے انہوں نے علی بن الحسن بن رباط سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن اذینہ سے اور انہوں نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوجعفر کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آل محمد سے بارہ امام ہوں گے اور محمدؐ کے بعد بھی محدث ہوں گے اور علیؑ بن ابی طالب انہیں میں سے ہیں۔

۷۱۔ کمال الدین۔ محمد بن حسن، نے صفار سے انہوں نے طالب بن عبداللہ بن الصلت سے

انہوں نے عمار بن عیسیٰ سے انہوں نے سماعہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا۔ میں اور ابو بصیر و محمد بن عمران مولا ابی جعفر مکہ میں انہیں کی منزل میں تھے کہ محمد بن عمران نے کہا: میں نے ابو عبد اللہ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ہم بارہ مہدی ہیں پس ابو بصیر نے ان سے کہا: خدا کی قسم یہی میں نے بھی ابو عبد اللہ سے سنا ہے پھر انہوں نے ایک بار یا دو بار قسم کھائی کہ انہوں نے یہ سنا ہے، ابو بصیر نے کہا: خدا کی قسم میں نے بھی ابو جعفر سے ایسی ہی حدیث سنی ہے اسی کی عیون و خصال میں بھی تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ روایت ہوئی ہے اور بارہ مہدی کے بجائے بارہ محدث نقل ہوا ہے۔ محدث یعنی جس سے فرشتہ ہمکلام ہوتا ہے۔

۷۲۔ غیبت نعمانی۔ کلینی نے علی بن محمد سے انہوں نے سہل سے، انہوں نے محمد بن حسن سے ایک نسخہ میں میمون سے انہوں نے اصم سے انہوں نے کرام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو میرے اور میرے نفس کے درمیان ہے کہ جب تک قائم آل محمد قیام نہیں فرمائیں گے اس وقت تک میں دن میں کھانا نہیں کھاؤں گا، میں ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی آپ کے ایک شیعہ نے خدا کے لئے یہ عہد کیا ہے کہ وہ اس وقت تک دن میں کھانا نہیں کھائے گا جب تک قائم آل محمد قیام نہیں کریں گے، فرمایا: اے کرام روزہ رکھو لیکن عیدین کے دن اور ایام تشریق اور سفر میں روزہ نہ رکھو کیونکہ جب امام حسین قتل کر دئے گئے تو زمین و آسمان اور ان کے ساکنوں نے فریاد کی: پروردگار! کیا ہمیں اجازت ہے کہ مخلوق کو ہلاک کر دیں تا کہ زمین کو ان لوگوں سے پاک کر دیں جنہوں نے تیری حرمت کو مباح سمجھا اور تیرے برگزیدہ کو قتل کیا ہے؟ خدا نے ان پر وحی نازل کی اے میرے فرشتو! اے میرے زمین و آسمانو! خاموش ہو جاؤ! پھر پردوں میں سے ایک پردہ ہٹایا تو اس کے پیچھے محمدؐ اور ان کے بارہ وصی تھے پھر ان میں سے ایک کی طرف اشارہ ہوا اور فرمایا: اے میرے فرشتو! آسمانو اور زمینو! اس کی مدد کرو یہی جملہ تین مرتبہ کہا اور محمد بن یعقوب کلینی کی دوسری روایت میں آیا ہے، ان میں سے اس کی مدد کرو، خواہ ایک زمانہ کے بعد، اسکی روایت انہوں نے کافی میں کرام سے کی ہے۔

۷۳۔ کمال الدین۔ احمد بن محمد بن یحییٰ عطار نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن الحسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن حسن سے انہوں نے ابوسعید عصفری سے انہوں نے عمرو بن ثابت سے انہوں نے ابوحمزہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے علی بن الحسینؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں۔ بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے محمد وعلی اور گیارہ ائمہ کو عالم ارواح میں اپنے نور کی ضیاء میں اپنے نورِ عظمت سے پیدا کیا ہے وہ مخلوق کی پیدائش سے پہلے اللہ عزوجل کی عبادت کرتے تھے اور اسکی تقدیس کرتے تھے اور وہ اس وقت آلِ محمد میں سے ہدایت یافتہ امام تھے۔ محمد بن علی بن الحسین کہتے ہیں اس حدیث کی دوسرے لفظوں میں بھی روایت کی گئی ہے مفہوم وہی ہے جو میں نے بیان کیا ہے اور کافی میں کلینی نے اپنی سند سے ابوحمزہ علی بن الحسین سے مختصر اختلاف کے ساتھ اسکی روایت کی ہے اور اسی کی روایت کلینی سے "اعلام الوریٰ" میں ابوحمزہ سے کی گئی ہے۔

۷۴۔ کمال الدین۔ محمد بن ابراہیم بن اسحٰق نے احمد بن محمد ہمدانی سے انہوں نے ابوعبداللہ العاصمی سے انہوں نے حسن بن قاسم سے انہوں نے حسن بن محمد بن سماعہ سے انہوں نے وہب سے انہوں نے ذریح سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم میں سے بارہ مہدی ہیں۔

۷۵۔ کمال الدین۔ علی بن ابراہیم بن اسحٰق طالقانی نے احمد بن محمد ہمدانی سے اور انہوں نے ابو عبداللہ عاصمی سے انہوں نے حسین بن قاسم بن ایوب سے انہوں نے حسن بن محمد بن سماعہ سے انہوں نے ثابت بن صباغ سے انہوں نے ابوبصیر سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے آپؑ سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: ہم میں سے بارہ مہدی ہیں چھ گذر چکے ہیں چھ اور باقی ہیں، چھٹے کے ساتھ خدا کو جو پسند ہوگا وہ کرے گا۔

۷۶۔ کمال الدین۔ علی بن احمد بن عبداللہ البرقی نے اپنے والد، محمد بن خالد سے انہوں نے محمد بن سنان اور ابوزراد سے ان لوگوں نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں

ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں آپؑ کے پاس بیٹھا ہی تھا کہ ابوالحسن موسیٰ بن جعفر داخل ہوئے ابھی آپ بچہ تھے، میں نے اٹھکر آپ کا بوسہ لیا اور آپؑ کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ابوعبداللہ نے فرمایا: اے ابوابراہیم دیکھو میرے بعد یہ تمہارے آقا ہیں لیکن ان کے بارے میں کچھ لوگ ہلاک۔ گمراہ ہوں گے اور کچھ کامیاب وخوش بخت ہوں گے خدا لعنت کرے اس کے قاتل پر اور اس کے عذاب میں اضافہ فرمائے ہاں خدا ان کے صلب سے ضرور ایسا بچہ پیدا کرے گا جو اپنے زمانہ والوں میں روئے زمین پر سب سے افضل و بہتر ہوگا۔ ان کا نام ان کے جد کے نام پر ہوگا وہ ان کے علم کے وارث اور ان کے قضایا میں ان کے احکام کے وارث ہیں۔

وہ معدن امامت اور راس الحکمت ہیں، ان کو فلاں خاندان کا سرکش ان کے عجائبات دیکھ کر حسد میں قتل کرے گا لیکن خدا اپنے امر کو پورا کرنے والا ہے خواہ یہ مشرکوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو اور خدا ان کے صلب سے ایک بچہ پیدا کرے گا جو بارہ مہدی کا تکملہ ہوگا، خدا نے انہیں اپنی کرامت سے مختص کیا ہے اور اپنے دار قدس سے زینت دی ہے اور وہ منتظر ثانی عشر (بارہویں امام منتظر) ہیں ان کے مقرب کی مثال اس شخص کی سی ہے کہ جس نے رسول کا دفاع کرنے میں آپ کے سامنے تلوار کھینچی ہو، کہا کہ بنی امیہ کا ایک غلام آ گیا جس سے آپ کا سلسلہ کلام منقطع ہو گیا اس کے بعد میں گیارہ مرتبہ ابوعبداللہ کے پاس اس قصد سے گیا کہ آپ اپنے اس کلام کو مکمل کر دیں لیکن میں اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا، جب دوسرا سال آنے والا تھا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ بیٹھے تھے، فرمایا: اے ابوابراہیم وہ اپنے شیعوں کو شدید تنگی وسختی، طویل بلا اور اضطرابی وخوف اور کرب سے نجات دلائے گا اے ابوابراہیم خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس کے زمانہ کو پائے گا ابراہیم کہتے ہیں اس کے بعد میرے قلب کے لئے اس سے مانوس اور میری آنکھوں کے لئے اس سے زیادہ ٹھنڈی کوئی چیز نہ رہی اسی کی نعمانی نے اپنی، غیبت میں اپنی سند سے ابوعلی احمد بن محمد بن یعقوب بن عمار کوفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قسم بن ہاشم اللو،لوی سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے۔

۷۷۔ الطرائف۔ کہتے ہیں اور سدی کی، جو کہ قدیم مفسرین میں سے ایک ہیں اور ان کے نزدیک ثقہ ہیں تفسیر قرآن میں ہے کہ جب سارہ کو ہاجرہ کی منزلت ناگوار معلوم ہوئی تو خدا نے حضرت ابراہیم پر وحی نازل کی کہ اسماعیل اوران کی والدہ کولیکر جائیں یہاں تک کہ میرے گھر مکہ کے پاس انہیں چھوڑیں کہ میں ان کی ذریت کو آسمان کے ستاروں کے برابر پھیلانے والا ہوں اور انہیں ان لوگوں کے لئے گرانقدر قرار دینے والا ہوں جو میرا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے ایک عظیم نبی بنانے والا ہوں اور ان کی ذریت سے بارہ عظیم ہستیاں قرار دینے والا ہوں، اسی کو کشف الاستار میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اس۔ حدیث۔ کو ایک جماعت نے سدی سے نقل کیا ہے۔ نیز کہا ہے کہ اسی سے ملتی جلتی۔ عبارت۔ توریت کے پہلے سفر میں سارہ کے قصہ کے بعد ہے کہ جس میں خدا نے حضرت ابراہیمؑ کو ان کے اور ان کے بیٹے کے بارے میں مخاطب کیا ہے خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ اے ابراہیم میں نے اسماعیل کے بارے میں تمہاری دعا کو قبول کر لیا ہے اور جس کے لئے تم نے برکت مانگی اس کے بارے میں میں نے تمہاری سن لی ہے، سو میں ان کی بہت زیادہ تعداد بڑھاؤں گا اور عنقریب ان۔ کی اولاد۔ سے بارہ عظیم ہستیاں پیدا ہوں گی اور انہیں بڑی قوم کی مانند ائمہ بناؤں گا۔ یہی بعض قدیم لوگوں کی تالیفات اور اس نسخہ میں موجود ہے جو ہمارے پاس موجود ہے اور ان۔ کی اولاد۔ سے بارہ شرفاء پیدا ہوں گے اور ان سے ایک عظیم امت پیدا کروں گا۔

۷۸۔ غیبت النعمانی۔ عبدالواحد بن یونس موصلی نے احمد بن محمد بن ریاح الزہری سے انہوں نے احمد بن علی الحمیری سے انہوں نے حسین، ایک نسخہ کے مطابق حسن، بن ایوب سے انہوں نے عبدالکریم بن عمر خثعمی سے انہوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ کی خدمت میں عرض کی، خداوند عالم کے اس قول ﴿بل كذبو بالساعة و اعتدنا لمن كذب بالساعة سعيرا﴾ کے کیا معنی ہیں۔ فرمایا: خدا نے سال میں بارہ مہینے قرار دئے ہیں اور رات میں بارہ گھنٹے اور دن میں بارہ گھنٹے اور ہم میں بارہ محدث قرار دئے ہیں اور امیر المومنین انہیں بارہ ساعات میں سے ایک تھے۔

۷۹۔ غیبت نعمانی۔ عبدالواحد بن عبداللہ بن محمد بن جعفر قرشی نے محمد بن الحسین بن ابی الخطاب سے، انہوں نے عمر بن ابان الکلبی سے انہوں نے ابوسنان سے انہوں نے ابوسائب۔ ایک نسخہ کے مطابق صامت۔ سے انہوں نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد سے روایت کی ہے کہ آپ نے حدیث ائمہ میں فرمایا کہ امام بارہ ہیں۔

۸۰۔ غیبت شیخ۔ ایک جماعت نے ابومحمد ہارون بن موسیٰ تلعکبری سے، انہوں نے ابن خضیب رازی سے، انہوں نے ہمارے بعض اصحاب سے انہوں نے حنظلہ بن زکریا تمیمی سے انہوں نے احمد بن یحییٰ طوسی سے انہوں نے ابوبکر عبداللہ بن ابی شیبہ سے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جبرئیل رسولؐ پر خدا کی طرف سے ایک صحیفہ لیکر نازل ہوئے جس میں سونے کی بارہ مہریں تھیں، عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ پر سلام بھیجتا ہے اور یہ حکم دیتا ہے کہ اس صحیفے کو اپنے بعد اپنے اہل میں سے نجیب (شریف) کو دیدینا وہ اس میں سے پہلی مہر نکالے گا اور جو کچھ اس میں ہے اس کے مطابق عمل کرے گا پھر جب وہ اپنا زمانہ پورا کر چکے گا تو اس۔ صحیفہ۔ کو وہ اپنے وصی کو دے گا اسی طرح پہلا دوسرے کو ایک ایک کر کے دیتا رہے گا۔ رسولؐ نے حکم خدا کے مطابق عمل کیا چنانچہ علی بن ابی طالب نے پہلی انگوٹھی کو نکال لیا اور جو کچھ اس میں تھا اس کے مطابق عمل کیا پھر آپ نے۔ وہ صحیفہ۔ حسن کو دیدیا انہوں نے اپنی مہر یا انگوٹھی کو نکال لیا اور جو کچھ اس میں تھا اس پر عمل کیا آپ نے اپنے بعد حسین کو دیدیا، حسین نے علی بن الحسین کو دیدیا پھر یہ سلسلہ آخری تک ایسے ہی جاری رہیگا۔

۸۱۔ غیبت شیخ۔ ایک جماعت نے ابوالمفضل شیبانی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے ابوحسین اور تلعکبری سے انہوں نے ابوحسین محمد بن جعفر اسدی سے اور انہوں نے سہل بن زیاد آدمی سے انہوں نے حسن بن عباس بن حریش رازی سے انہوں نے ابوجعفر ثانی سے روایت کی ہے کہ امیرالمومنینؑ نے ابن عباس سے فرمایا ہر سال میں شب قدر ہوتی ہے اور اسی شب میں پورے سال کے امور نازل ہوتے ہیں اور رسولؐ کے بعد ان امور کے مالک ولی ہیں۔

ابن عباس نے کہا: وہ کون ہیں؟ فرمایا: میں اور میری نسل سے گیارہ محدث ائمہ ہیں ایسے ہی جابر بن عبداللہ کے ذریعہ رسولؐ اور ابن عباس کے واسطے سے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے اور اسی کی کافی میں اپنی سند سے ابن الحریش سے انہوں نے ابوجعفر ثانی سے روایت کی ہے، نعمانی نے ابن الحریش نے اسکی روایت کی ہے اور، ارشاد، میں اپنی سند سے حسن بن عباس سے اسکی روایت کی ہے، اور، اعلام الوریٰ، میں کلینی سے روایت کی ہے۔

جو حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں وہ پہلی فصل کے دوسرے باب کی ح ۱ تا ۲۳ اور تیسرے باب کی ح ۱ و ۲ و ۳ اور ۴۔ چھوتھے باب کی ح ۱ تا ۱۱ پانچویں باب کی ح ۱ چھٹے باب کی ح ۱ تا ۳۶، ساتویں باب کی ح ۱ تا ۳۶، آٹھویں باب کی ح ۱ تا ۵۰ اور دوسری فصل کے نویں باب کی ح ۱۱ اور دسویں باب کی ح ۱ و ۲ و ۳ اور بارہویں باب کی ح ۱ و ۲ و ۳۔ چودھویں باب کی ح ۱، سولہویں باب کی ح ۱ و ۲، سترہویں باب کی ح ۳، اور اٹھارہویں باب کی ح ۲، انیسویں باب کی ح ۱، بیسویں باب کی ح ۱ و ۳، ۴، ۵، اور اکیسویں باب کی ح ۱ و ۲ بائیسویں باب کی ح ۳ چوبیسویں باب کی ح ۱ و ۲ پچیسویں باب کی ح ۱ ستائیسویں باب کی ح ۱ و ۵ اور ۱۲، اور چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دوسرے باب کی ح ۲ اور ساتویں فصل کے ساتویں باب کی ح ۱ ہے۔

وضاحت:

متشابہ القرآن ومختلفہ (ج ۲ ص ۵۵) میں لکھا ہے کہ ہمارے سرداروں صلوات اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں جو نصوص وارد ہوئی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں:

وہ حدیثیں جن کو اہل بیت کے خلف نے سلف سے اور انہوں نے اپنے آباء سے اور انہوں نے نبیؐ سے متفق طور پر ان (ائمہ) کی تعداد اور ان کے اسماء اور ان کے خلیفہ بنانے کے ذکر کے ساتھ نقل کیا ہے اور ہم انہیں جمع کر سکتے ہیں اور جیسا کہ ہم بیان کر سکتے ہیں اہل بیت کا اجماع حجت ہے اور دوسری وہ حدیثیں ہیں جن کو ہمارے مخالفوں نے نقل کیا ہے ان کی بھی دو قسمیں ہیں:

وہ حدیثیں جو تعداد میں ہماری موافقت کرتی ہیں تعیین میں نہیں دوسری وہ حدیثیں جو اس بات میں

ہماری موافقت نہیں کرتی ہیں کہ انہیں (اہل بیت کو) امامت کے لئے معین کیا گیا ہے پہلی قسم کی حدیثوں کو بخاری و مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں، بحستانی نے اپنی سند میں اور خطیب نے تاریخ میں اور ابونعیم نے حلیہ میں اپنی اپنی سند سے جابر بن سمرہ سے اور انہوں نے رسولؐ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اسلام ایسے ہی عزیز و سرفراز رہے گا یہاں تک کہ قریش سے بارہ خلیفہ ہوں گے اسی حدیث کو احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں چونتیس طریقوں سے نقل کیا ہے اور خطیب نے تاریخ بغداد میں حماد بن سلمہ سے اور انہوں نے ابوطفیل سے نقل کیا ہے اور لیث بن سعد نے اپنی امالی میں اپنی اسناد سے سفیان المجمی سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے اور بعض راویوں نے اس چیز کے ذریعہ ان کے سلسلہ میں نص کی ہے جس کی ایک جماعت نے اپنی اسانید کے ساتھ سلیمان بن قیس ہلالی اور ابو حازم اعرج سائب بن ابی اوفیٰ علیم ازدی، ابو مالک اور قاسم سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے اور محمد بن عمار و ابوطفیل، اور ابو عبیدہ نے عمار بن یاسر سے اور سعید بن مسیب اور حارث بن الحسنس بن المعتمر نے ابوذر سے اور احمد بن عبداللہ بن زید بن سلام نے حذیفہ یمان سے عطیہ عوفی اور ابو ہارون عبدی و سعید بن مسیب اور صدیق ناجی نے ابوسعید خدری سے اور جابر جعفی، واثلہ بن الاسقع، قاسم بن حسان اور محمد باقر نے جابر انصاری سے اور سعید بن جبیر، ابو صالح، مجاہد، عطاء اصبغ، سلیمان علی بن عبداللہ بن عباس نے ابن عباس سے، عطا بن سایب نے اپنے والد، مسروق، قیس بن عبد اور حنش بن المعتمر سے اور انہوں نے ابن مسعود سے اور ابوطفیل، ابو جحیفہ و ہشام نے ابن اسید سے، محمد بن زیاد اور یزید بن حسان، وانجیٰ اور سدی نے زید بن ارقم سے، مکحول، اجلح کندی، ابو سلیمان ضبی اور قسم نے اسعد بن زرارہ سے، سعید بن المسیب نے سعد بن مالک سے، ابو عبداللہ شامی، مطرف بن عبداللہ، اصبغ نے عمران بن حصین قسم بن حسان اور طفیل نے زید بن ثابت سے، زیاد بن عقبہ، عبد الملک بن عمیر، سماک بن حرب، اسود بن سعید اور عامر شعبی نے جابر بن سمرہ سے اور ہشام بن زید، انس بن سیرین، حفصہ بن سیرین، ابو عالیہ اور حسن بصری نے انس بن مالک سے، ابوسعید المقتری، عبدالرحمٰن اعرج، ابو صالح السمان، ابو مریم اور ابو سلمہ نے ابو حریرہ سے مفضل بن حصین، عبداللہ بن مالک، عمرو بن عثمان نے عمر بن الخطاب، ابوطفیل کنانی اور شقیق المجمی نے عبداللہ بن عمر سے، شعبہ نے قتادہ سے انہوں

نے حسن بصری سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی ہے۔ عمار ذہبی اور ابن جبیر نے انہوں نے مقلاص سے اور انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے اور ابو جحیفہ اور ابو قتادہ " دونوں صحابی تھے" اور سب نے رسولؐ سے روایت کی ہے اور سب روایات کے معنی ملتے جلتے ہیں کہ امام بارہ ہیں ان روایات کو ہم نے مناقب میں بیان کیا ہے اور راویوں میں سے ثوری، اعمش، رقاشی، عکرمہ، مجالد، غندر، ابن عون، ابو معاویہ، ابو سلمہ، ابو عوانہ، ابو کریت، علی بن الجعد، قتیبہ بن سعد، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن زیاد علابی، محمود بن غیلان، زیاد بن علاقہ اور حبیب بن ثابت ہیں یہ نصوص و احادیث مخالفوں کی زبان پر بھی مشہور ہیں اور اس سلسلہ میں انہوں نے موافقت کی ہے اور ان کے دشمنوں کی زبان سے حجت قائم ہوگئی ہے اور جب اتنی تعداد کے ذریعہ احادیث ثابت ہو چکی ہیں تو اس سے ان کی امامت بھی ثابت ہوگئی ہے اور امامیہ کے علاوہ امت میں سے کسی نے بھی اس تعداد کا دعویٰ نہیں کیا ہے اور جو چیز اجماع کے خلاف ہوگی اسے رد کر دیا جائے گا۔ پھر مصنف نے نوع ثانی کو اپنے اس قول سے شروع کیا ہے: الثانی: جیسے آپ کا قول ہے: میں تمہارے درمیان ثقلین، کتاب خدا اور اپنی عترت اہل بیت کو چھوڑنے والا ہوں جب تک تم ان سے وابستہ رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے، یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے، اس حدیث کے صحیح ہونے پر امامیہ اور زیدیہ کا اتفاق ہے اور اس کو ابوذر غفاری اور زید بن ثابت نے آخر تک بیان کیا ہے۔



دوسرا باب

ائمہؑ بنی اسرائیل کے نقباء اور اسباط اور عیسیٰؑ کے حواریوں کے برابر ہیں

اس میں چالیس حدیثیں ہیں

۱۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ نے محمد بن ریاح الشجعی سے انہوں نے محمد بن غالب ابن الحرث الحارث نخ) سے انہوں نے اسماعیل بن عمر البجلی سے انہوں نے عبدالکریم سے انہوں نے ابوالحسن سے انہوں نے ابوالحرث سے انہوں نے ابوذر غفاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: جو مجھ سے اور میرے اہل بیتؑ سے محبت کرے گا وہ ان دو ''انگشتِ شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا'' کی طرح ہوگا پھر فرمایا: میرا بھائی سارے اوصیاء سے افضل اور میرے نواسے سارے نواسوں سے افضل ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ عنقریب حسین کی اولاد سے ائمہ ابرار پیدا کرے گا اور اس امت کا مہدی ہم ہی میں سے ہوگا۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! آپؐ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ ابوالفرج المعافا بن زکریا بغدادی نے محمد بن ہمام سے انہوں نے محمد بن معافا سے انہوں نے محمد بن عامر سے انہوں نے عبداللہ بن زاہر سے انہوں نے عبدالقدوس سے انہوں

نے اعمش سے انہوں نے حنش بن المعتمر سے انہوں نے ابوذر غفاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسولؐ کی خدمت میں اس بیماری میں حاضر ہوا کہ جس میں آپؐ نے وفات پائی آنحضرتؐ نے فرمایا: اے ابوذر! میری بیٹی فاطمہ کو بلاؤ ابوذر کہتے ہیں میں اٹھا اور فاطمہؑ کی خدمت میں پہنچا اور کہا: اے سیدۂ نسواں: میرے ساتھ اپنے والد کے پاس چلئے آپ نے اپنا مقنع پہنا چادر اوڑھی اور گھر سے نکلیں، رسولؐ کی خدمت میں پہنچیں رسولؐ کو دیکھتے ہی خود کو ان کے اوپر گرادیا اور رونے لگیں ان کے رونے کی وجہ سے رسول اللہ بھی رونے لگے اور انہیں سینہ سے لگا لیا پھر فرمایا: اے فاطمہ! پدر قربان ہو رونہیں کہ تم مظلومی اور اپنے حق سے محرومی کے ساتھ مجھ سے سب سے پہلے ملحق ہوگی دیکھو! میرے فوراً بعد ہی نفاق کا خس و خاشاک اور کانٹے ظاہر ہوں گے لوگ دین کا لباس پہن لیں گے اور تم حوض کوثر پر میرے پاس سب سے پہلے پہونچوگی فاطمہ نے عرض کی بابا! میں آپ سے کہاں ملاقات کروں گی فرمایا: تم مجھ سے حوض کے پاس ملاقات کروگی، میں اپنے شیعوں اور دوستوں کو سیراب کروں گا اور تمہارے دشمنوں اور تم سے بغض رکھنے والوں کو ہٹاؤں گا فاطمہ نے عرض کی: اے بابا! اگر وہاں ملاقات نہ ہوئی، فرمایا تو میزان کے پاس مجھ سے ملاقات کروگی، عرض کی: بابا! اگر میزان کے پاس بھی نہ ہوسکی تو فرمایا: صراط کے پاس مجھ سے ملاقات کروگی اور میں کہوں گا: میرے رب علی کے شیعوں کو محفوظ رکھ۔ ابوذر کہتے ہیں اس سے فاطمہؑ کے دل کو قرار آگیا، پھر رسولؐ میری طرف ملتفت ہوئے اور فرمایا: اے ابوذر! یہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے اذیت دی، اس نے مجھے اذیت دی جان لو یہ سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار اور ان کے شوہر اوصیاء کے سردار اور ان کے دونوں بیٹے حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور یہ دونوں امام ہیں کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں اور ان کے والد ان دونوں سے افضل ہیں اور دیکھو خدا حسین کی اولاد میں نو امین معصوم امام پیدا کرے گا (ائمہ میں سے نو امین و معصوم ہیں) اور وہ عدل کے ساتھ حکومت کریں گے۔ اور اس امت کے مہدی ہم ہی میں سے ہوں گے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول آپؐ کے بعد کتنے امام ہوں گے؟ فرمایا: جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے۔

۳۔ کفایۃ الاثر۔ ابوعبداللہ احمد بن محمد بن عیاش جوہری نے محمد بن احمد الصفوانی سے انہوں نے محمد بن الحسین سے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ (سلمہ نخ) سے انہوں نے محمد بن عبداللہ الحمصی سے انہوں نے ابن حماد سے انہوں نے انس سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی اور پھر ہماری طرف رخ کر کے فرمایا: اے میرے صحابیو! (ساتھیو) جو میرے اہل بیت سے محبت کرے گا وہ ہمارے ساتھ محشور کیا جائیگا اور جس نے میرے بعد میرے اوصیا سے وابستگی اختیار کی گویا اس نے مضبوط رسی کو تھام لیا۔ ابوذر کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر۔ آپ کے اہل بیتؑ سے ہوں گے؟ فرمایا: تمام میرے اہل بیتؑ سے ہوں گے ور نو ائمہ حسین کی اولاد سے ہوں گے اور مہدی ان ہی میں سے ہیں۔

۴۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن رہبان بن محمد البصری نے حسین بن علی البزوفری سے انہوں نے عبد اللہ بن مسلمہ سے انہوں نے عقبہ بن مکرم سے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یعقوب بن خالد سے انہوں نے ابو صالح السمان سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا رسول نے ہم لوگوں کے درمیان خطبہ دیا فرمایا اے لوگو! جو چاہتا ہے کہ میری زندگی جیئے اور میری موت مرے تو اسے چاہئے کہ علی بن ابی طالب اور ان کے بعد باقی ائمہ سے محبت (ائمہ کی اقتداء نخ) کرے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے فرمایا: اسباط کے برابر۔

۵۔ کشف الیقین۔ مسند احمد بن حنبل سے انہوں نے مسروق سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم عبداللہ بن مسعود کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: مسعود کے فرزند کیا تمہارے نبی نے تم سے یہ بتایا ہے کہ ان کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے۔ انہوں نے کہا: ہاں بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر۔

۶۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن علی نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن صدقہ رقی سے انہوں

نے اپنے والد سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن احمد سے انہوں نے داؤد بن زاہر بن المسیب سے انہوں نے صالح بن ابی الاسود سے انہوں نے حسن بن عبیداللہ سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے ہم لوگوں کے درمیان خطبہ دیا: خدا کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: اللہ کے بندو! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو! کہ جس سے بندے بے نیاز نہیں ہو سکتے کیونکہ جو تقوے کی طرف رغبت کرتا ہے دنیا میں اسکی ہدایت کر دی جاتی ہے اور جان لو کہ موت ساری کائنات (یا گذر جانے والوں) کا راستہ ہے اور باقی رہ جانے والوں کا انجام ہے، وہ ٹھہرے ہوئے کو اچک لے گی۔ بھاگنے والوں کا لحاق اسے عاجز نہیں کر سکتا وہ ہر لذت کو فنا کر دے گی اور ہر نعمت کو ختم کر دے گی اور رونق کو ملیا میٹ کر دے گی، دنیا منزلِ فنا ہے، دنیا والوں کے لئے اس میں چمک دمک ہے یہ شیریں اور شاداب ہے اور اپنے طلب گار کے لئے عجلت سے کام لیتی ہے۔ خدا تم پر رحم کرے اس سے اپنے زادِراہ کی آمادگی کے ساتھ بخیر نکل چلو اور اس سے ضرورت سے زیادہ نہ لو اور جن چیزوں سے مالدار بہرہ ور ہیں ان پر نگاہیں مرکوز نہ کرو آگاہ ہو جاؤ! دنیا نے رخ موڑ لیا ہے اور اس نے اپنے رخصت ہونے کا اعلان کر دیا ہے، جان لو کہ آخرت سامنے آ گئی ہے، لوگو! گویا میں حوض کے کنارے دیکھ رہا ہوں کہ تم میں سے کون میرے پاس آ رہا ہے اور میرے پاس سے کچھ لوگوں کو ہٹا دیا جائیگا میں کہوں گا: اے میرے رب یہ مجھ سے ہیں یہ میری امت سے ہیں جواب دیا جائیگا: کیا آپ جانتے ہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا، کیا ہے، خدا کی قسم یہ اپنے مسلک پر قائم نہیں رہے بلکہ پچھلے پیروں پلٹ گئے لوگو! میں تمہیں اپنی عترت واہل بیتؑ کے بارے میں خدا کو یاد دلاتا ہوں کہ وہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے وہی میرے ائمہ راشدین اور امین ومعصوم ہیں، عبداللہ بن عباس کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: بنی اسرائیل کے نقباء اور عیسیٰؑ کے حواریوں کی تعداد کے برابر، نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور ان ہی میں سے اس امت کے مہدی ہیں۔

۷۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ شیبانی نے صالح بن احمد بن مقاتل سے انہوں نے زکریا سے

انہوں نے سلیمان بن جعفر الجعفری سے انہوں نے مسکین بن عبدالعزیز سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے اور میرے اہل بیت کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کے اہلبیت کون ہیں؟ فرمایا: میرے گوشت وخون سے میرے اہل بیتؑ وعترت میرے بعد ہونے والے ائمہ ہیں کہ جن کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر ہے۔

۸۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ نے محمد بن جعفر بن محمد الرازی الکوفی سے انہوں نے محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد سے انہوں نے ابواحمد الطوسی الثقطوی اور احمد بن محمد المقری سے انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے داؤد بن الحسن سے انہوں نے حزام بن یحییٰ الشامی سے انہوں نے عتبہ بن تیہان السلمی سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے واثلہ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: ایمان ہم اہل بیتؑ کی محبت کے بغیر کامل نہیں ہوسکتا، بیشک مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بتایا کہ ہم اہل بیتؑ سے وہی محبت کرے گا جو مومن ومتقی ہوگا اور ہم سے وہی دشمنی کرے گا جو بد بخت ومنافق ہوگا۔ پس خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے مجھ سے اور میری ذریت میں سے ائمہ اطہار سے تمسک کیا۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر۔

۹۔ کفایۃ الاثر۔ ابوالمفضل الشیبانی نے حیدر بن محمد بن النعیم السمرقندی سے انہوں نے محمد بن مسعود سے انہوں نے یوسف بن السخت (المنتخب نخ) سے انہوں نے سفیان الثوری سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے ایاس بن سلمہ بن الاکوع سے انہوں نے ابوایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میں انبیاء کا سردار اور علی اوصیاء کے سردار ہیں اور میرے دونوں نواسے اسباط سے افضل ہیں اور ہم ہی میں سے صلب حسین سے ائمہ معصومین ہیں اور ہم ہی میں سے اس امت کے مہدی ہیں۔ ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ یارسول اللہ آپؐ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: جتنے عیسیٰ کے اسباط حواری اور بنی اسرائیل کے نقباء تھے۔

۱۰۱۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن رہبان بن محمد المصری نے محمد بن عمر الجعانی سے انہوں نے اسماعیل بن محمد بن شیبۃ القاضی المصری سے انہوں نے محمد بن احمد بن الحسن (الحسین نخ) سے انہوں نے یحییٰ بن خلف الراسبی سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے یزید بن الحسن سے انہوں نے معاویہ (معروف نخ) بن خربوذ سے انہوں نے ابوالطفیل سے انہوں نے حذیفہ بن اسید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا۔ میں نے رسولؐ سے سنا کہ منبر سے فرماتے ہیں: لوگو! میں تمہیں چھوڑنے والا ہوں اور تم میرے پاس حوض پر وارد ہو گے اس حوض پر، جو بصرہ اور صنعاء کے درمیان کے فاصلے سے زیادہ چوڑی ہے اس پر آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر چاندی کے جام رکھے ہوں گے اور جب تم میرے پاس حوض پر پہونچو گے تو میں تم سے ثقلین کے بارے میں پوچھوں گا۔ دیکھو! تم میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو۔ ثقل اکبر کتاب خدا ہے اس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے اس سے وابستہ ہو جاؤ کبھی گمراہ نہ ہو گے اور میرے اہل بیتؑ عترت کو نہ چھوڑو کہ مجھے لطیف وخبیر نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس وارد ہوں گے لوگو! گویا میں حوض کے کنارے دیکھ رہا ہوں کہ تم میں سے کون میرے پاس پہنچ رہا ہے اور کچھ لوگوں کو میرے پاس سے ہٹایا جا رہا ہے میں عرض کروں گا میرے رب یہ مجھ سے ہیں اور میرے امتی ہیں۔ جواب دیا جائیگا: اے محمدؐ! کیا آپ جانتے ہیں کہ انہوں نے کیا کیا یہ آپ کے بعد اپنی جگہ قائم نہیں رہے بلکہ پچھلے پیروں پلٹ گئے تھے۔ پھر تین بار فرمایا: میں اپنے اہل بیتؑ کے بارے میں تمہیں خدا کو یاد، دلاتا ہوں، سلمان کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول کیا آپ ہمیں اپنے بعد ہونے والے ائمہ سے اور اس بات سے آگاہ نہیں فرمائیں گے کہ کیا وہ آپ کی عترت سے ہوں گے؟ فرمایا: ہاں میرے بعد میری عترت سے اتنے ہی ائمہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے نو حسین کی صلب سے ہوں گے خدا نے انہیں میرا علم اور میرا فہم عطا کیا ہے۔ انہیں پڑھانے کی کوشش نہ کرو کہ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں، ان کا اتباع کرو بیشک وہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے۔

۱۱۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن محمد بن سعید نے محمد بن ابی عبد اللہ الکوفی الاسدی سے انہوں نے محمد بن ابی بشر سے انہوں نے حسین بن ابی الہیثم سے انہوں نے ہشام بن خالد سے انہوں نے صدقہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے حذیفہ بن اسید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں۔ آپ سے سلمانؓ نے ائمہ کے بارے میں سوال کیا تھا۔ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر ہوں گے نو حسین کے صلب سے ہوں گے اور اس امت کا مہدی بھی ہم ہی میں سے ہے جان لو کہ وہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے دیکھنا یہ ہے کہ ان کے بارے میں تم میرا کیا خیال رکھتے ہو۔

۱۲۔ کفایۃ الاثر۔ ابو عبید الحسن۔ (الحسین نخ) بن محمد بن سعید نے حسین بن علی البز وفری سے انہوں نے موسیٰ (محمد نخ) بن اسحق انصاری سے انہوں نے علی بن الحسن (الحسین نخ) سے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے ثور یعنی ابن یزید سے انہوں نے خالد بن سعد سے انہوں نے واثلہ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسولؐ نے فرمایا: میرے اہل بیتؑ کو ایسا ہی سمجھو جیسے بدن کے لئے سر ہوتا ہے اور جیسے سر میں آنکھیں ہوتی ہیں کہ سر کو بغیر آنکھوں کے ہدایت نہیں مل سکتی اور میرے بعد ان کی اقتداء کرنا کہ ہرگز گمراہ نہ ہوگے تو ہم نے ائمہ کے بارے میں سوال کیا: فرمایا: میرے بعد ائمہ میری عترت سے ہوں گے یا فرمایا: میرے اہل بیت کی تعداد بھی ہی ہے کہ جتنی بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد تھی۔

۱۳۔ کفایۃ الاثر۔ احمد بن محمد نے عبید اللہ بن الحسن العطاری (العطاردی نخ) سے انہوں نے اپنے جد عبید اللہ بن حسن سے انہوں نے احمد بن عبد الجبار العصاری (العطاردی نخ) سے انہوں نے محمد بن عبد اللہ الرقاشی سے انہوں نے جعفر بن سلیمان (سلمان نخ) الضبعی سے انہوں نے یزید الرشک سے، کہا گیا ہے کہ قیس فقیر نے مطرف بن عبد اللہ سے انہوں نے عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے ہمارے درمیان خطبہ دیا۔

لوگو! میں عنقریب سفر کرنے والا ہوں اور غیب کی طرف جانے والا ہوں۔ میں اپنی عترت کے

بارے میں تمہیں نیک برتاؤ کرنے کی وصیت کرتا ہوں، سلمان ؓ اٹھے اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! کیا آپؐ کے بعد ہونے والے ائمہ آپ کی عترت نہیں ہیں؟ فرمایا: ہاں میرے بعد میری عترت سے اتنے ہی ائمہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے ان میں سے نو حسین کے صلب سے ہوں گے اور اس امت کے مہدی بھی ہم ہی میں سے ہیں پھر جس نے ان سے تمسک کیا در حقیقت اس نے اللہ کی رسی کو تھام لیا۔ دیکھو! انہیں پڑھانے کی کوشش نہ کرنا کہ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں، ان کا اتباع کرو کہ وہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے۔

۱۴۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ بن المطلب نے ابو اسید احمد بن محمد بن اسید المدنی سے انہوں نے عبدالعزیز بن اسحٰق بن جعفر سے انہوں نے عبدالوہاب بن عیسیٰ المروزی سے انہوں نے حسین (حسن نخ) بن علی بن محمد البلوی سے انہوں نے عبداللہ بن نجیح سے انہوں نے علی بن ہاشم سے انہوں نے علی بن جزور (خزور نخ) سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے عمران بن حصین سے سنا کہ کہتے ہیں: میں نے رسولؐ سے سنا کہ علیؑ سے فرماتے ہیں: تم میرے علم کے وارث ہو تم امام ہو اور میرے بعد میرے خلیفہ ہو تم میرے بعد میرے امت کو ان باتوں کی تعلیم دو گے جنکو وہ نہیں جانتی تم میرے دونوں نواسوں کے والد اور میری بیٹی کے شوہر ہو اور تمہاری ذریت سے معصوم امام ہوں گے۔ سلمان نے آپؐ سے ائمہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر ہوں گے۔ اس حدیث کو علی بن محمد بن الحسن نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے حیدر بن نعیم السمرقندی سے انہوں نے محمد بن زکریا جوہری سے انہوں نے عباس بن بکار الضبی سے انہوں نے ابوبکر الھذلی سے انہوں نے ابوعبداللہ الشامی سے اور انہوں نے عمران بن حصین سے نقل کیا ہے۔

۱۵۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد نے ابوبکر القاضی محمد بن عمر سے انہوں نے محمد بن احمد بن ثابت القیسی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ سے انہوں نے اسحٰق بن ابی عمارہ سے انہوں نے حبش (حبشی نخ) بن

معاذ سے انہوں نے مسلم سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابوجحیفہ وہب المسیر انی سے انہوں نے حذیفہ بن اسید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسولؐ سے اس وقت سنا کہ جب لوگوں نے ائمہ کے بارے میں سوال کیا (اس میں سلمانؓ کا ذکر نہیں ہے) فرمایا: میرے بعد اتنے ہی ائمہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے جان لو کہ یہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے۔

۱۶۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی بن الحسین نے محمد بن عمر الجغالی سے انہوں نے ابوعوانہ وضاح بن عبداللہ سے انہوں ابوبلیح سے انہوں نے قاسم بن موسیٰ بن عبداللہ المقری سے انہوں نے یحییٰ بن عبدالحمید سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے ابوقتادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر بارہ امام ہوں گے۔ اسی حدیث کو محمد بن عبداللہ الشیبانی سے انہوں نے احمد بن عبداللہ بن عمارہ ثقفی سے انہوں نے عامر بن علوان سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا میرے دادا نے مجھ سے بیان کیا یا یہ کہا ہے کہ میرے نانا نے بیان کیا اور انہوں نے تجی سے (یحییٰ نخ) بن حبشی الکندی (الاسدی نخ) سے انہوں نے ابوالجارود سے انہوں نے حبیب بن بشار سے انہوں نے حریز بن عثمان سے انہوں نے ابوقتادہ اور علی بن الحسین (الحسن نخ) بن علی الداری سے انہوں نے احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر العلوی سے انہوں نے علی بن زید بن جذعان سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ابوقتادہ سے نقل کیا ہے اور کشف الاستار میں لکھا ہے۔ غایت الاحکام کے شارح نے ابوبلیح کی روایت کو عمر بن میمون اور حبیب بن یسار سے انہوں نے حریز بن عثمان و علی بن زید سے انہوں نے سعید بن المسیب سے اور سب نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد بنی اسرائیل کے نقباء اور عیسیٰ کے حواریوں کی تعداد کے برابر بارہ امام ہوں گے۔

۱۷۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ الشیبانی نے حسین بن علی البزوفری سے انہوں نے یحییٰ بن یعلی

بن عباد سے انہوں نے شعبہ بن سعید بن ابراہیم سے انہوں نے ابراہیم بن سعد بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے بیان کیا رسول اللہؐ نے فرمایا: جس گھر میں کسی کا نام کسی نبی کے نام پر ہوتا ہے خدا اس گھر میں ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو ان کی اصلاح کرتا ہے اور میرے بعد تمہاری ذریت سے ہونے والے ائمہ میں ایک کا نام میرا نام ہے اور ایک کا نام موسیٰ بن عمران کے نام پر ہے اور میرے بعد ہونے والے ائمہ کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر ہے، خدا نے انہیں میرا علم اور میرا فہم عطا کیا ہے، پس جس نے ان کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی اور جس نے انہیں تسلیم نہ کیا اور ان کا انکار کیا اس نے مجھے تسلیم نہ کیا اور میرا انکار کیا اور جو خدا کے لئے ان سے محبت کرتا ہے قیامت کے دن وہ کامیاب ہوگا۔

۱۸۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن محمد بن سعید نے محمد بن احمد الصفوانی سے انہوں نے مروان بن محمد السجاری سے انہوں نے ابو یحییٰ التمی (التیمی نخ) سے انہوں نے یحییٰ البکاء سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: رسولؐ نے فرمایا: عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی ان میں سے ایک فرقہ ناجی ہے اور باقی ہلاک ہونے والے ہیں اور نجات پانے والے وہی ہیں جو تمہاری ولایت سے وابستہ ہیں جو تمہارے عمل کے مطابق عمل کرتے ہیں اور اپنی رائے پر عمل نہیں کرتے ہیں، ان کے خلاف کچھ نہ کیا جائیگا میں نے ائمہ کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے۔ (اتنے ہی ہیں)

۱۹۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد بن محمد مندہ نے ابو الحسین زید بن جعفر بن محمد بن الحسین الخزاز سے کوفہ میں ۳۷۰ھ میں اور انہوں نے عباس بن العباس جوہری سے بغداد میں عمارہ کے گھر میں انہوں نے عفان بن مسلم سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے کلبی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے شداد بن اوس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے جنگ جمل کے موقع پر یہ طے کیا کہ نہ میں علی کا ساتھ دونگا اور نہ ان کے مخالفوں کا چنانچہ میں نے نصف دن تک توقف کیا جب رات ہونے لگی تو خدا نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ میں علی کی طرف سے

جنگ کروں، پھر جو ہونا تھا ہو گیا۔ جب میں مدینہ واپس آیا تو ام سلمہ کی خدمت میں پہنچا انہوں نے معلوم کیا کہ کہاں سے آئے ہو، میں نے کہا بصرہ سے انہوں نے معلوم کیا: تم کس فریق کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا: اے ام المومنین! میں کسی بھی طرف سے جنگ میں شریک نہیں ہوا یہاں تک نصف دن گذر گیا تو خدا نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ میں علی کی طرف سے جنگ کروں انہوں نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا، میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: جس نے علی سے جنگ کی درحقیقت اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی درحقیقت اس نے خدا سے جنگ کی، میں نے کہا، تو آپ سمجھتی ہیں کہ حق علی کے ساتھ ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! خدا کی قسم علیؑ حق کے ساتھ اور حق علیؑ کے ساتھ ہے خدا کی قسم امتِ محمد نے اپنے نبیؐ کے ساتھ انصاف نہیں کیا کیونکہ انہوں نے اس کو آگے بڑھا دیا جس کو خدا نے پیچھے رکھا تھا اور اس کو پیچھے ہٹا دیا جس کو خدا اور رسول نے آگے بڑھایا تھا انہوں نے اپنی ناموس کو اپنے گھروں میں محفوظ رکھا اور رسولؐ کی ناموس کو جنگ میں نکال لائے خدا کی قسم میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں: بیشک میری امت کے درمیان تفرقہ واختلاف رونما ہوگا جب ان میں اتفاق ہو تو تم بھی اس سے متفق ہو جاؤ اور جب ان میں تفرقہ پڑ جائے تو تم میانہ روی اختیار کرنا اور میرے اہل بیتؑ کا دامن تھام لینا اگر وہ جنگ کریں تو جنگ کرو اگر صلح کریں تو صلح کرو اگر وہ کسی چیز سے چشم پوشی کریں تو تم بھی چشم پوشی کرو کیونکہ حق ان کے ساتھ ہے خواہ وہ کہیں بھی ہوں میں نے کہا: وہ کون اہل بیتؑ ہیں جن سے تمسک کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے؟ ام سلمہ نے کہا: وہی جو آنحضرتؐ کے بعد امام ہیں جیسا کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ ان کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر ہے علی میرے دونوں نواسے اور نو امام حسین کے صلب سے میرے اہل بیتؑ ہیں مطہر و معصوم امام ہیں اور جب انہوں نے یہ کہا: ہر گروہ اسی پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔ تو میں نے کہا، خدا کی قسم لوگ ہلاک ہو گئے۔

۲۰۔ کفایۃ الاثر۔ ابو المفضل الشیبانی نے ابوالقاسم احمد بن عامر سے انہوں نے سلیمان الطائی سے انہوں نے محمد بن عمران الکوفی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی الحرار (نجران نخ) سے انہوں

نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے اسحٰق بن عمار سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی سے انہوں نے اپنے بھائی حسن بن علی علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہؐ نے فرمایا: میرے بعد اتنے ہی امام ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء اور عیسیٰ کے حواری تھے جو ان سے محبت کرے گا وہ مومن ہے اور جو ان سے دشمنی کرے گا وہ منافق ہے، وہ خدا کی مخلوق پر اسکی حجتیں اور اس کی مخلوق میں اسکی نشانیاں ہیں۔

۲۱۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن علی نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن ہمام سے انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک الفزاری سے انہوں نے حسین بن علی سے انہوں نے فرات بن احنف سے انہوں نے جابر بن یزید الجعفی سے انہوں نے محمد بن علی۔ امام محمد باقر سے انہوں نے علی بن الحسین زین العابدین سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ حسنؑ بن علی نے فرمایا: ائمہ اتنے ہی ہیں جتنے بنی اسرائیل کے نقباء اور اس امت کے مہدی ہم ہی میں سے ہیں۔

۲۲۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ بن المطلب نے ابواحمد عبداللہ بن الحسین الصیبی سے انہوں نے ابوالعینا سے انہوں نے یعقوب بن محمد بن علی بن عبدالمھیمن بن عباس بن سعد الساعدی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے فاطمہ صلوات اللہ علیہا سے ائمہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا، میں نے رسولؐ اللہ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے بعد اتنے ہی ائمہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے۔

۲۳۔ الخصال۔ عتاب بن محمد الوراميني نے یحییٰ بن محمد بن صاعد سے انہوں نے یوسف بن موسیٰ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مغرا سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے حفص سے انہوں نے حمزہ بن عون سے انہوں نے ابوثمامہ سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ایک شخص ابن مسعود کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا تمہارے نبی نے تم سے یہ بھی بتایا ہے کہ ان کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے؟ انہوں نے کہا: ہاں، تم سے پہلے کسی نے مجھ

سے یہ نہیں کہا تھا اور دیکھو تم دوسروں کی بہ نسبت جو اس سال ہو آنحضرتؐ نے فرمایا: میرے بعد موسیٰ کے نقباء کی تعداد کے برابر خلیفہ ہوں گے قطان نے نعمان بن احمد بن نعیم الواسطی سے انہوں نے احمد بن سنان القطان سے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے مسروق سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے مگر یہ کہ اس میں یہ ہے کہ اس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن کیا تم سے تمہارے نبی نے یہ بتایا ہے کہ ان کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے؟ انہوں نے کہا: ہاں اور کسی نے اس کے سلسلہ میں مجھ سے سوال نہیں کیا، ہاں فرمایا: میرے بعد اتنے ہی خلیفہ ہوں گے جتنے موسیٰ کے نقباء تھے۔

۲۴۔ المناقب۔ ایک حدیث میں اعمش نے حسین بن علی علیہما السلام سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا: اے اللہ کے رسولؐ! مجھے یہ بتایئے کہ کیا آپ کے بعد کوئی نبی ہوگا؟ فرمایا: نہیں، میں خاتم النبیین ہوں لیکن میرے بعد عدل کے ساتھ حکومت کرنے والے اتنے ہی ائمہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے۔[1]

اور اس موضوع ہر پر جو حدیثیں دلالت کر رہی ہیں وہ پہلی فصل کے باب اول کی ح ۱۴، ۲۰، ۲۲، ۲۳، ۲۸، ۳۲، ۴۱، ۴۶، ۶۵، ۶۶ ہیں اور اسی فصل کے چوتھے باب کی ح ۵ و ۶ اور ساتویں باب کی ح ۱، ۷، ۳۲ اور آٹھویں باب کی ح ۱۱، ۳۲ ہیں۔



---

[1] متشابہ القرآن ومختلفہ، میں خدا کے اس قول ﴿سنة من قد ارسلنا قبلک من رسلنا ولا تجد لسنتنا تحویلا﴾ اور خدا کے اس قول ﴿سنة الله فی الذین خلوا من قبل﴾ کے ذیل میں لکھا ہے: رسولؐ نے فرمایا: میری امت میں وہ سب کچھ ہوگا جو بنی اسرائیل میں ہو چکا ہے اور میری امت کے کارنامے بنی اسرائیل کے کرتوت سے اتنے زیادہ متشابہ ہوں گے جیسے جوتی کا ایک تلا دوسرے تلے سے یا ایک تسمہ دوسرے تسمہ سے مشابہ ہوتا ہے۔ پھر خداوند عالم فرماتا ہے: خدا کا ان لوگوں سے وعدہ ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالاتے ہیں کہ وہ انہیں زمین پر اسی طرح ضرور خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے والوں کو خلیفہ بنایا تھا، اور اس نے ہمیں یہ خبر بھی

دی ہے کہ وہ بارہ تھے چنانچہ ارشاد ہے ﴿و بعثنا منهم اثنی عشر نقيبا﴾ (اور ہم نے ان میں سے بارہ نقیب بھیجے) تو ضروری ہے کہ خلفاء کی تعداد بھی اتنی ہی ہو کیونکہ خدا نے کاف تشبیہ کے ساتھ ان کی ان سے تشبیہ دی اور یہ بات واضح ہے کہ نقباء ہی خلفاء ہیں اس چیز کو رسولؐ نے اس حدیث میں بیان کیا ہے جس کو احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں اور ابن بطہ نے، ابانہ، میں اور ابو یعلی موصلی نے مسند میں ابن مسعود سے نقل کیا ہے ابن مسعود کہتے ہیں: میں نے رسولؐ سے دریافت کیا کہ اس امت کے کتنے خلیفہ حاکم ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: بارہ کہ جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے اور مجالد نے جو حدیث شعبی سے اور انہوں نے مسروق سے نقل کی ہے اس میں ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے بعد اتنے ہی خلیفہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے سلمان ابوایوب، ابن مسعود، حذیفہ، واثلہ، ابوقتادہ، ابوہریرہ اور انس نے روایت کی ہے کہ نبیؐ سے سوال کیا گیا کہ آپ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے اور ابو جعفر علیہ السلام کی حدیث میں ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے اہل بیتؑ میں سے بارہ محدث و معصوم نقیب ہوں گے انہیں میں سے قائم برحق بھی ہیں جو کہ زمین کو ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی ایک اور حدیث میں ہے۔ میرے بعد اتنے ہی ائمہ ہوں گے جتنے موسیٰ کے نقیب تھے ابو صالح السمان نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسولؐ نے ہمارے درمیان خطبہ دیا: فرمایا: لوگو! جو چاہتا ہے کہ میری زندگی جیئے اور میری موت مرے تو اسے چاہئے کہ علی بن ابی طالب سے محبت کرے اور ان کے بعد والے ائمہ کی اقتداء کرے عرض کیا گیا: آپؐ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: جتنے اسباط تھے، ارشاد ہے ﴿وقطعنا هم اثنتی عشرة اسباطا﴾ سلسلہ جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں: یہ حدیثیں ہیں اگر چہ مخالف نے انہیں قبول نہیں کیا ہے نیز لکھا ہے یہ حدیثیں اگر چہ آحاد ہیں لیکن ان کے معنی متواتر ہیں خواہ ان میں خبر واحد ہی کیوں نہ ہو اور اگر یہ کہا جائے ان حدیثوں کے راویوں میں نقص ہے تو معترض کو یہ بتانا چاہئے کہ کس لحاظ سے نقص ہے پھر اس بات پر اہل بیتؑ کا اجماع ہے اور ان کا اجماع حجت ہے اور ان کی روایت پر عمل کرنا غیر کی روایت پر عمل کرنے سے بہتر ہے کیونکہ مخالفوں کا اجماع ہے کہ احادیث آحاد پر عمل کیا جاتا ہے اور ان کو قیاس پر مقدم کیا جاتا ہے اس بات پر بھی ان کا اتفاق ہے کہ نقل کرنے والوں میں بڑے عادل اور ان میں جس سے زیادہ روایت لی گی ہے اس کو مقدم کیا جائیگا کیونکہ مختص ان کے مذہب کو زیادہ بہتر سمجھتا ہے کہ جس کو اس نے مختص کیا ہے بہ نسبت اس شخص کے کہ جس کو مختص نہیں کیا گیا ہے لہذا وہ اس شخص کو مقدم سمجھتے ہیں جس سے

....

ابو یوسف روایت کرتے ہیں اور محمد ابو حنیفہ سے اور مزنی وربیع شافعی سے حدیث نقل کرنے کو دوسروں سے حدیث لینے کی بہ نسبت بہتر سمجھتے ہیں جب یہ بات طے ہوگئی اور امت نے ان اشخاص کی عدالت پر اجماع کرلیا کہ جن کو ہم امام مانتے ہیں اور ہم نے ان سے احکام لئے ہیں اور ان کے غیر ناقلوں کے عادل ہونے میں شک ہے یا ناقلوں میں سے کوئی ایک جماعت کے نزدیک عادل ہے تو دوسری جماعت کے نزدیک فاسق ہے اور یہ بات محتاج بیان نہیں ہے کہ اس میں کوئی بھی امیر المومنین اور حسن وحسین کے برابر نہیں ہے نہ دخل وخرج اور نہ شب گذاری و تنہائی اور زیادہ ساتھ رہنے میں پھر یہ اشخاص آپؐ کے اہل بیتؑ میں سے جن کو رجس سے پاک کیا گیا ہے ان کو مباہلہ میں لے کر گئے تھے اس کے علاوہ اور بہت خصوصیتیں ہیں یہ بھی واضح ہے اور حسین کے فرزندوں میں ہر ایک کا کہ جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اپنے والد سے اختصاص اس طرح ہے کہ جو دوسروں میں نہیں ہے پس فقہاء کی طرف احکام پہنچانے کے لئے واجب ہے کہ ان کی حدیث وخبر کو مقدم کرے اس کے علاوہ ان کی شان میں قرآن و حدیث کی نصوص موجود ہیں سا نہیں کو ہم نے ترجیح پر دلیل قرار دیا ہے، نہ اقتداء کے وجوب کے لئے اور ان سب کا اقتضاء یہ ہے کہ ان کی روایت کو راجح مانا جائے۔ حاشیہ ختم ہوا۔

تیسرا باب

امام بارہ ہیں اور ان میں پہلے علیؑ ہیں

اس باب میں ۳۲ احدیثیں ہیں

۱۔ ینابیع المودۃ۔ (۸۵ طبع استانبول) مناقب میں ابوالطفیل عامر بن واثلہ سے اور یہ وہ صحابی ہیں جو صحابہ میں سب سے بعد میں مرے ہیں۔ انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: اے علی! تم میرے وصی ہو، تمہاری جنگ میری جنگ ہے اور تمہاری صلح میری صلح ہے تم امام ہو اور ان گیارہ اماموں کے باپ ہو جو مطہر و معصوم ہیں اور ان ہی میں سے مہدی ہیں جو کہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کریں گے۔ ان کے دشمنوں کے لئے تباہی ہے، اے علیؑ! اگر کوئی شخص تم سے اور تمہاری اولاد سے خدا کے لئے محبت کرے گا تو خدا اس کو تمہارے اور تمہاری اولاد کے ساتھ محشور کرے گا اور تم بلند درجات میں میرے ساتھ ہو گے اور تم جنت و جہنم کو تقسیم کرنے والے ہو تم اپنے دوستوں کو جنت میں اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کرو گے۔

۲۔ بحار الانوار۔ ابن عیاش کی کتاب المقتضب سے انہوں نے احمد بن محمد بن زاد القطان سے انہوں نے محمد بن غالب الضبی سے انہوں نے ھلال بن عقبہ سے انہوں نے حبان بن ابن بشر سے انہوں نے معروف بن خربوذ سے انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سنا کہ علیؑ فرماتے ہیں ہر سال شب قدر میں رسول اللہ کے بعد وصاۃ پر جو نازل ہوتا

ہے، وہ نازل ہوتا ہے، عرض کیا گیا: اے امیر المومنین وصاۃ کون ہے؟ فرمایا: میں اور میری اولاد سے گیارہ ائمہ ومحدث ہیں جن سے فرشتہ ہم کلام ہوتا ہے۔ ابن معروف کہتے ہیں: میں ابن عباس کے غلام ابوعبداللہ سے مکہ میں ملاقات کی اور ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا: میں نے ابن عباس کو بھی بیان کرتے ہوئے سنا ہے اور یہ پڑھا۔ وما ارسلنا من قبلک من بنی ولا رسول ولا محدث۔ اور کہا خدا کی قسم وہ محدث ہیں۔ یعنی ان سے فرشتہ کلام کرتا ہے۔

۳۔ ارشاد۔ ابو القاسم جعفر بن محمد نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے ابو علی الاشعری سے انہوں نے حسن بن عبید اللہ سے انہوں نے حسن بن موسیٰ الخشاب سے انہوں نے علی بن سماعہ سے انہوں نے علی بن الحسن بن رباط سے انہوں نے ابن اذینہ سے انہوں نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو جعفر سے سنا کہ فرماتے ہیں: آل محمد سے بارہ امام ہیں علی بن ابی طالب اور گیارہ ان کی اولاد سے ہیں اور وہ سب محدث ہیں، رسولؐ اور علیؑ دونوں باپ ہیں اور غایت المرام میں علی بن احمد بن المالکی، جو علماء عامہ میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ فصول المہمہ میں زرارہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے سنا کہ ابو جعفر فرماتے ہیں: امام بارہ ہیں اور وہ سب آل رسول سے ہیں، علی بن ابی طالب اور گیارہ ان کی اولاد سے ہوں گے۔

۴۔ کتاب سلیم بن قیس۔ ابان نے سلیم سے انہوں نے علیؑ سے ایک حدیث میں نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا: اے سلیم! میرے اوصیاء میری اولاد سے گیارہ ائمہ ہیں اور وہ سب محدث ہیں۔ میں نے عرض کی اے امیر المومنین! وہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ میرے بیٹے حسن پھر یہ میرے بیٹے حسین، پھر یہ میرے بیٹے، اپنے پوتے یعنی علی بن الحسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اس وقت آپؑ کی شیر خوارگی کا زمانہ تھا پھر آٹھ ان کی اولاد سے ہوں گے۔

اور جو حدیثیں اس موضوع پر دلالت کر رہی ہیں وہ پہلی فصل کے پہلے باب میں بیان ہو چکی ہیں ملاحظہ ہوں ح ۳۴، ۳۵، ۳۷، ۳۹، ۴۷، ۴۹، ۵۱، ۵۵، ۵۷، ۵۹، ۶۱، ۷۳، ۸۰، ۸۱ دوسرے باب کی ح ۴، ۹، ۱۴، اور مذکورہ فصل کے چوتھے باب کی جو حدیثیں اس پر دلالت کر رہی ہیں وہ اسے

۱۱ تک، چھٹے باب کی ح ۱، ۴، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، اور ساتویں باب کی ح ۱، ۳، ۵، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱ اور آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک اور دوسری فصل کے نویں باب کی ح ۱ دسویں باب کی ح ۴ اور چوبیسویں باب کی ح ۱ و ۲ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱۱ اور دوسرے باب کی ح ۲ اور ساتویں فصل کے نویں باب کی ح ۱ دلالت کر رہی ہیں۔



چوتھا باب

امام بارہ ہیں ان میں پہلے علیؑ اور آخر مہدیؑ ہیں

اس باب میں ۹۱ حدیثیں ہیں

۱۔ کمال الدین۔ علی بن احمد نے محمد بن ابی عبداللہ الکوفی سے انہوں نے موسیٰ بن عمران نخعی سے انہوں نے اپنے چچا حسین بن یزید نوفلی سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن ابی القاسم سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے جد علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امام ہوں گے ان میں سے پہلے علی بن ابی طالب ہیں اور آخر قائم ہیں میرے بعد یہی میرے خلیفہ، وصی، ولی اور میری امت پر خدا کی حجت ہیں۔ ان کا اقرار کرنے والا مومن ہے اور ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ اسی حدیث کو کفایۃ الاثر میں محمد بن علی بن الحسین سے اور انہوں نے علی بن احمد بن محمد بن عمران الدقاق سے نقل کیا ہے۔

۲۔ کمال الدین۔ عطار نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالجبار سے انہوں نے احمد بن محمد بن زیاد الازدی سے انہوں نے آبان بن عثمان سے انہوں نے ثابت بن دینار سے انہں نے علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

رسولؐ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امام ہوں گے اے علیؑ! ان میں سے پہلے تم ہو اور آخر قائم ہیں کہ جن کے ہاتھوں پر خدا زمین کے مشرق و مغرب کو فتح کرے گا۔ اسی حدیث کو بحار میں عیون اخبار الرضا اور امالی سے نقل کیا ہے اور ینابیع المودۃ (ص ۴۹۳) اور مناقب میں ہے ہمارے مشہور و بزرگ مشائخ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امام ہوں گے اے علی! ان میں سے پہلے تم ہو اور ان میں کے آخر قائم ہیں کہ جن کے ہاتھوں پر خدا اس (زمین) کے مشارق و مغارب کو فتح کرے گا۔

۳۔ بحار الانوار۔ امالی (صدوق) میں ہے کہ قامی نے محمد حمیری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن یزید سے انہوں نے ابن فضال سے انہوں نے اسماعیل بن فضل الہاشمی سے انہوں نے صادق سے انہوں نے اپنے آباء سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں نے رسولؐ کی خدمت میں عرض کی مجھے یہ بتائیے کہ آپؐ کے بعد کتنے امام ہوں گے؟ فرمایا: اے علی! ان کی تعداد بارہ ہے ان میں سے پہلے تم اور آخر قائم ہیں۔

۴۔ کمال الدین۔ قطان نے ابن زکریا قطان سے انہوں نے ابن حبیب سے انہوں نے فضل بن صقر سے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبایۃ بن ربعی سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: میں انبیاء کا سردار ہوں، علی بن ابی طالب اوصیاء کے سردار ہیں اور میرے اوصیاء بارہ ہیں اے علی ان میں سے پہلے تم اور آخر قائم ہیں۔ اس حدیث کو بحار میں عیون اخبار الرضا سے اور ینابیع المودۃ (ص ۲۵۸) پر کتاب مودۃ القربیٰ سے عبایۃ کے ذریعہ مرفوع طریقہ سے نقل کیا ہے اور ینابیع المودۃ کے (ص ۴۴۵) پر عبایۃ سے انہوں نے جابر سے اور انہوں نے رسولؐ سے روایت کی ہے اور کتاب فرائد السمطین سے ایسی ہی حدیث بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کی ہے اور مذکورہ حدیث کی کشف الاستار میں حموینی سے انہوں نے عبایۃ سے انہوں نے ابن عباس سے اور ابن عباس نے اس کو رسولؐ کی طرف مرفوع کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں انبیاء کا سردار ہوں اور علیؑ تم اوصیاء کے سردار ہو اور

میرے بعد میرے بارہ وصی ہوں گے ان میں سے اول علیؑ اور آخر مہدیؑ ہیں۔

۵۔ بحار الانوار۔ کشف الیقین میں محمد بن احمد بن الحسن بن شاذان نے المأة الحدیث سے کہ جن کو انہوں نے محمد بن الحسین بن احمد بن محمد بن جعفر سے انہوں نے محمد بن الحسین سے انہوں نے ابراہیم بن ہشام سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے زیاد بن المنذر سے انہوں نے سعد بن طریف سے انہوں نے اصبغ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: لوگو! جان لو خدا کا ایک باب (دروازہ) ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ عذاب سے محفوظ ہو گیا۔ یہ سن کر ابوسعید خدری کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اس باب کی طرف ہماری راہنمائی کیجئے تا کہ ہم اسے پہچان لیں؟ فرمایا وہ علیؑ بن ابی طالب ہیں جو اوصیاء کے سردار، امیر المومنین، رب العالمین کے رسولؐ کے بھائی اور تمام لوگوں پر ان کے خلیفہ ہیں۔

لوگو! جو شخص میرے بعد حجت کو پہچاننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ علی بن ابی طالب کو پہچانے لوگو! جو شخص بھی خدا کے ولی کی ولایت سے تمسک کرنا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ علی بن ابی طالب اور میری ذریت سے ہونے والے ائمہ کی اقتداء کرے کہ وہ میرے علم کے خزینہ دار ہیں۔ جابر بن عبد اللہ انصاری نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ ائمہ کی تعداد کیا ہے؟ فرمایا: اے جابر! خدا تم پر رحم کرے تم نے مجھ سے پورے اسلام کے بارے میں سوال کیا ہے ان کی تعداد، مہینوں کی تعداد کے برابر ہے اور وہ کتاب خدا میں بارہ ہیں، جب سے خدا نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے، ان کی تعداد ان چشموں کے برابر ہیں جو موسیٰ بن عمران کے لئے اس وقت جاری ہوئے تھے جب انہوں نے پتھر پر اپنا عصا مارا تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، ان کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر ہے خداوند عالم فرماتا ہے (یقیناً خدا نے بنی اسرائیل سے عہد و اقرار لیا اور ان میں سے بارہ کو نقیب بنا کر بھیجا) پس اے جابر! یہ ہیں میرے ائمہ ان میں سے اول علی بن ابی طالب اور آخر قائم ہیں۔ اسی حدیث کی محمد بن علی کراجکی کی کتاب استبصار میں محمد بن احمد بن علی بن شاذان سے انہوں نے محمد بن الحسین بن احمد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے محمد بن الحسین سے انہوں نے ابراہیم بن ہشام سے روایت

کی ہے اور اسی کو غایت المرام میں ابن شاذان سے طرق عامہ سے، ابن عباس سے اور دیلمی نے ارشاد القلوب میں فضائل علی کے متعلق اسی کو کچھ اضافہ کے ساتھ بعض الفاظ میں اختلاف اور اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے اور اسی کی کتاب الیقین میں اصبغ سے روایت کی ہے اور انہوں نے ابن عباس سے باب اکیاسی (۸۱) میں اور باب ایک سو تینتیس میں نقل کیا ہے اور اس کتاب میں آنحضرتؐ کے اس قول کے بعد کہ وہ تمام لوگوں پر آپؐ کے خلیفہ ہیں، یہ تحریر ہے جو شخص محکم و مضبوط رسی کو پکڑنا چاہتا ہے کہ جس کے ٹوٹنے کا امکان نہ ہو تو اسے چاہئے کہ علی بن ابی طالب کی ولایت سے تمسک کرے کہ اسکی ولایت میری ولایت اور اس کی طاعت میری طاعت ہے اور اسی حدیث کو بعض الفاظ میں کچھ اختلاف کے ساتھ، مناقب الماۃ، میں نقل کیا گیا ہے۔

۶۔ بحار الانوار۔ شیخ صدوق نے کتاب الاختصاص میں ابن المتوکل سے انہوں نے محمد بن ابوعبد اللہ الکوفی سے انہوں نے موسیٰ بن عمران سے انہوں نے اپنے چچا حسین بن یزید سے انہوں نے علی بن سالم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ؟ بن طریف سے انہوں نے ابن نباتہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: خدا کا ذکر اور میرا ذکر عبادت ہے اور علیؑ کا ذکر عبادت ہے اور ان کی اولاد سے ہونے والے ائمہ کا ذکر عبادت ہے، اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث کیا اور ساری کائنات سے افضل قرار دیا۔ میرا وصی تمام اوصیاء سے افضل ہے اور وہ خدا کے بندوں پر اس کی حجت اور اس کی مخلوق میں اس کا خلیفہ ہے اور ان کی اولاد میں سے میرے بعد ائمہ ھدیٰ ہیں ان کے ذریعہ خدا اہل زمین سے عذاب کو دور کرے گا اور ان کی وجہ سے آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے گا مگر یہ کہ اس کے اذن سے اور ان پر پہاڑ کو گرنے سے روکے گا اور انہیں کے سبب اپنی مخلوق کو بارش سے سیراب کریگا اور انہیں کے باعث نباتات اگائے گا، یہی خدا کے برحق اولیاء ہیں اور یہی اس کے سچے خلیفہ ہیں، ان کی تعداد مہینوں کے برابر ہے، ان کی تعداد موسیٰ بن عمران کے نقباء کے برابر ہے، پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمایا (والسماء ذات البروج) پھر فرمایا اے ابن عباس کیا تم جانتے ہو کہ خدا بروج والے

آسمان کی قسم کھا رہا ہے آسمان اور اس کے بروج سے کیا مراد ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہی بتا دیجئے کہ یہ کیا ہے، فرمایا: آسمان سے میں اور بروج سے میرے بعد ہونے والے ائمہ مراد ہیں ان میں سے پہلے علی اور آخر مہدی ہیں، ان سب پر خدا کی رحمتیں ہوں۔

۷۔ غیبت نعمانی۔ محمد بن ھمام نے ابوالحسن علی بن عیسیٰ القوھستانی سے انہوں نے موسیٰ بن اسحٰق الانماطی سے جو کہ ہمارے فاضل برادران میں سے بچے تھے انہوں نے بدر سے انہوں نے زید بن عیسیٰ بن موسیٰ سے جو کہ بڑے رعب و دبدبہ والے آدمی تھے، میں نے ان سے کہا آپ نے تابعین میں سے کس کو درک کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں تمہاری بات نہیں سمجھ سکا لیکن اتنا جانتا ہوں کہ میں کوفہ میں تھا تو کوفہ کی جامع مسجد میں ایک شیخ سے سنا کہ وہ نیک بندے کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں انہوں نے کہا: میں نے امیر المومنینؑ صلوات اللہ علیہ سے سنا کہ فرماتے ہیں؟ مجھ سے رسولؐ اللہ نے فرمایا: اے علی آپ کی اولاد سے گیارہ ائمہ ہوں گے جو کہ ہدایت کرنے والے، ہدایت یافتہ اور معصوم ہوں گے ان میں سے تم پہلے اور ان کے آخر کا نام میرا نام ہے وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، ایک شخص آپؑ کی خدمت میں آئے گا جبکہ مال کا انبار ہوگا اور کہے گا: اے مہدی مجھے عطا کیجئے آپؑ فرمائیں گے لے لو۔

۸۔ کمال الدین۔ حسن بن محمد بن سعید الہاشمی نے فرات بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن علی بن احمد الھمدانی سے انہوں نے عباس بن عبداللہ البخاری سے انہوں نے محمد بن القاسم بن ابراہیم بن عبداللہ بن القاسم بن ابی بکر سے انہوں نے عبدالسلام بن صالح الھروی سے انہوں نے علی بن موسیٰ الرضا سے انہوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے اپنے پدر جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے پدر حسین بن علی سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب سے انہوں نے رسولؐ اللہ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے ایک حدیث میں فرمایا۔ کہ جس میں ان کی اور انبیاء کی ملائکہ مقربین پر فضیلت بیان کی ہے اور ان بعض چیزوں کو بیان کیا جو معراج کی شب آپ

کے سامنے آئی تھیں، میں نے عرض کی پروردگار میرے اوصیاء کون ہیں؟ تو مجھے ندا دی گئی اے محمد بیشک تمہارے اوصیاء (کے نام) ساق عرش پر لکھے ہوئے ہیں چنانچہ میں نے اپنے پروردگار کے سامنے ساق عرش کی جانب نظر کی تو میں نے بارہ نور دیکھے اور ہر نور میں ایک ہری سطر دیکھی کہ جس پر ہر وصی کا نام مرقوم تھا ان میں سے اول علی بن ابی طالب ہیں اور ان میں آخر میری امت کے مہدی ہیں۔ میں نے عرض کی: پروردگار یہی میرے بعد میرے اوصیاء ہیں؟ ندا آئی: اے محمد یہی میرے اولیاء، دوست، اوصیاء اور تمہارے بعد میری مخلوق پر میری حجتیں ہیں اور یہی تمہارے اوصیاء و خلفاء ہیں اور تمہارے بعد میری مخلوق میں سب سے بہترین، میری عزت و جلال کی قسم، میں انہیں کے ذریعہ اپنے دین کی مدد کروں گا یا اسے ظاہر کروں گا اور انہیں کے ذریعہ اپنے کلمہ کو بلند کروں گا اور ان میں سے آخر کے وسیلہ سے زمین کو اپنے دشمنوں سے پاک کروں گا اور اسے مشرق و مغرب کا مالک بنا دوں گا اور ہواؤں کو اس کے تابع کردوں گا۔ اور متکبر کی گردنوں کو اس کے لئے جھکا دوں گا اور اسباب پر انہیں ترقی دوں گا، اپنے لشکروں سے اس کی مدد کروں گا اور اپنے ملائکہ کے ذریعہ اس کی مدد کروں گا یہاں تک کہ وہ میری دعوت کو بلند کرے گا اور میری توحید پر میری مخلوق کو جمع کرے گا پھر میں اس کے ملک کو اسی طرح برقرار رکھوں گا اور اسی طرح میں زمانہ کو اپنے اولیاء کے درمیان قیامت تک گھماتا رہوں گا۔ اسی حدیث کو بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ ینابیع المودۃ کے ص ۴۸۰ پر نقل کیا ہے۔

۹۔ کمال الدین۔ جعفر بن محمد بن مسرور نے حسین بن محمد بن عامر سے انہوں نے معلی سے انہوں نے محمد بصری سے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے عبد اللہ الحکم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: بیشک میرے بعد خلق پر خدا کی حجتیں اور میرے اوصیاء و خلفاء بارہ ہیں ان میں سے پہلے میرے بھائی اور آخر میرے بیٹے ہیں، عرض کی گئی، اے اللہ کے رسولؐ آپ کے بھائی کون ہیں؟ فرمایا: علی بن ابی طالب۔ عرض کی گئی آپؐ کے بیٹے کون ہیں؟ فرمایا: مہدی! جو

کہ اس۔ دنیا۔ کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی، اس ذات کی قسم کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ بشارت دینے والا بنا کر بھیجا ہے، اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو اتنا طولانی کر دے گا، کہ اس میں میرا بیٹا مہدی خروج کریگا اور روح اللہ عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور (زمین ان کے نور سے چمک اٹھے گی (زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے گی نخ) اور ان کی بادشاہت مشرق سے مغرب تک ہوگی، اسی حدیث کو ینابیع المودۃ (ص ۴۴۷ پر) کتاب فرائد السمطین سے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے، اسی کو غایت المرام میں حموینی سے اپنی سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے مگر اس میں یہ ہے، زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی۔

۱۰۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۴۳۔ ایک طویل حدیث میں جس کو انہوں نے مناقب سے انہوں نے ابوالطفیل عامر بن واثلہ سے، مدینہ کے یہودیوں میں سے علیؑ کی خدمت میں ایک یہودی کے آنے اور اس کا آپ سے کچھ سوال کرنے کے سلسلہ میں روایت ہے، یہودی نے کہا، مجھے یہ بتائیے کہ اس امت کے نبیؐ کے بعد اس کے کتنے امام ہوں گے؟ اور یہ بتائیے کہ جنت میں محمدؐ کا مقام کہاں ہے؟ اور یہ بتائیے کہ آپؑ کے قصر میں آپؑ کے ساتھ کون رہے گا؟ علیؑ نے فرمایا: اس امت کے نبیؐ کے بعد اس کے بارہ امام ہوں گے جن کو کسی مخالفت کرنے والے کی مخالفت کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ یہودی نے کہا: آپؑ نے سچ فرمایا۔ علی نے فرمایا: محمدؐ جنتِ عدن میں نزول فرمائیں گے اور یہ جنت کے وسط میں ہے اور اس سے بلند ہے، اور یہ عرشِ خدا سے نزدیک ہے یہودی نے کہا: آپ نے سچ فرمایا، علیؑ نے فرمایا: اور آپؐ کے ساتھ اس جنت میں بارہ افراد ہوں گے ان میں سے اول میں ہوں اور ہمارا آخر قائم المہدی ہے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا، آپؑ نے فرمایا: ایک سوال باقی رہ گیا ہے اسے بھی معلوم کر، یہودی نے کہا: مجھے بتائیے کہ آپ پیغمبرؐ کے بعد کتنی مدت تک زندہ رہیں گے۔ کیا آپ طبیعی موت مریں گے یا قتل کیئے جائیں گے؟ فرمایا: میں ان کے بعد تیس سال زندہ رہوں گا اس کے بعد داڑھی کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میری ریش میرے سر اور میری پیشانی کے خون سے رنگین ہو جائے گی اور آپ نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا۔ یہودی نے کہا: اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً رسول اللہ و اشھد انک وصی رسول اللہ۔

۱۱۔ کشف الاستار۔ غایت الاحکام کے شارح سے انہوں نے ابوعبداللہ الحسین بن علی بن ابی طالبؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بارہ مہدی ہم میں سے ہیں علیؑ ان میں سے پہلے اور آخر قائمؑ ہیں۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۳۹ چھٹے باب کی ح ۱۶، ساتویں باب کی ح ۱، ۳، ۵، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، اور آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک اور دوسری فصل کے دسویں باب کی ح ۳، ۴ چودھویں باب کی ح ۱ چوبیسویں باب کی ح ۱، ۲، چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دوسرے باب کی ح ۱۱ اور ساتویں فصل کے نویں باب کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔



پانچواں باب

امام بارہ ہیں اور ان کے آخری مہدی علیہ السلام ہیں

اس باب میں ۹۴ حدیثیں ہیں

۱۔ المناقب۔ امام صادقؑ سے منقول ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: بیشک خدا نے میرا اور میرے بعد بارہ اماموں کا اقرار لیا ہے وہی خلقِ خدا پر اسکی حجتیں ہیں، ان کا بارہواں قائم ہے جو زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح۳۹، ۵۲، ۷۶ چوتھے باب کی ح۱ سے ۱۱ تک چھٹے باب کی ح۱۶ ساتویں باب کی ح ۱، ۳، ۵، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱ اور آٹھویں باب کی ح۱ سے ۵۰ تک دوسرے فصل کے دسویں باب کی ح ۳، ۴ چودہویں باب کی ح۱۱ اور چوبیسویں باب کی ح۱ و ۲ چھٹی فصل کے باب اول کی ح۱۱ اور دوسرے باب کی ح۱۱ اور ساتویں فصل کے نویں باب کی ح۱ دلالت کرتی ہے۔



چھٹا باب

امام بارہ ہیں ان میں سے نو حسینؑ کی اولاد سے ہوں گے

اس باب میں ۱۳۹ حدیثیں ہیں

۱۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی نے علی بن عبداللہ الوراق رازی سے انہوں نے سعید بن عبداللہ سے انہوں نے ہیثم بن ابی مسروق النہدی سے انہوں نے حسین بن علوان سے انہوں نے عمرو بن خالد سے انہوں نے سعد بن طریف سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا کہ رسولؐ اللہ فرماتے ہیں، میں، علیؑ، حسن و حسینؑ اور نو افراد حسین کی اولاد سے پاک ہیں اور معصوم ہیں، ابن شہر آشوب نے اپنی مناقب میں مرسل طریقہ سے اصبغ سے انہوں نے ابن عباس سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔ اسی کو کمال الدین میں اور بحار میں عیون اخبار الرضا سے سعد سے انہوں نے نہدی سے انہوں نے ابن علوان سے انہوں نے عمرو بن خالد سے انہوں نے ابن طریف سے انہوں نے ابن نباتہ سے انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا ہے اور ینابیع المودۃ (ص ۲۵۸) میں کتاب مودۃ القربیٰ سے نقل کیا ہے اور (ص ۴۴۵ پر) لکھا ہے کہ اس کو حموینی نے نقل کیا ہے اور غایت المرام میں حموی سے اپنی سند سے ابن عباس سے نقل کیا ہے۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسین نے محمد بن الحسین (الحسن نخ) البزوفری سے انہوں نے قاضی ابواسماعیل جعفر بن الحسین البلخی سے انہوں نے شقیق بن احمد البلخی سے انہوں نے سعاک سے

انہوں نے یزید (زید نخ) بن مسلم سے انہوں نے ابو ہارون عبدی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے اہل بیتؑ زمین والوں کے لئے ایسے ہی باعث امان ہیں جیسے آسمان والوں کے لئے ستارے باعث امان ہیں، عرض کیا گیا: یا رسولؐ اللہ! آپ کے بعد ہونے والے ائمہ آپؐ کے اہل بیت سے ہوں گے فرمایا: ہاں! میرے بعد بارہ امام ہوں گے ان میں سے نو حسین کے صلب سے ہوں گے وہ امین و معصوم ہیں اور اس امت کا مہدی بھی ہم ہی سے ہے جان لو وہ میرے اہل بیتؑ اور میری عترت ہیں وہ میرے گوشت و خون سے ہیں ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ان کے بارے میں مجھے اذیت دیتے ہیں خدا ان لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہ کرے۔

۱۳۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد نے محمد بن احمد الصفوانی سے انہوں نے فیض بن مفضل الحلبی سے انہوں نے مسعر بن کدام سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابو الصدیق ناجی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سنا کہ رسولؐ اللہ فرماتے ہیں: میرے بعد بارہ امام ہوں گے نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور مہدی انہیں میں سے ہیں۔

۱۴۔ کفایۃ الاثر۔ قاضی ابو الفرج المعافا بن زکریا بغدادی نے ابوسلمان (سلیمان نخ) احمد بن ابی ہراسہ (ابی ہراشہ نخ) سے انہوں نے ابراہیم بن اسحق نہاوندی سے انہوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے انہوں نے اسماعیل بن ادریس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد الحمید الاعرج سے انہوں نے عطا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم عبداللہ بن عباس کے پاس گئے اس وقت وہ طائف میں علیل تھے اسی علالت میں ان کا انتقال ہو گیا۔ طائف کے بزرگوں میں سے ہم تقریباً تیس آدمی تھے، وہ کمزور ہو گئے تھے، ہم نے انہیں سلام کیا و بیٹھ گئے، مجھ سے کہا: اے عطا یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے کہا: میرے سردار یہ اس شہر کے بزرگ عبداللہ بن سلمۃ بن حضرم الطائفی اور عمارہ بن ابی الاجلح اور ثابت بن مالک ہیں اس ایک ایک کو شمار ہی کر رہا تھا کہ وہ ان کے پاس گئے اور عرض کی: اے رسولؐ کے چچا کے بیٹے آپ نے رسول اللہ کو دیکھا ہے اور ان سے جو سنا ہے، ہم کو اس قوم کے اختلاف کا سبب بتایئے کچھ لوگ علیؑ کو مقدم کرتے ہیں اور کچھ لوگ انہیں

تین کے بعد قرار دیتے ہیں راوی کہتا ہے کہ اس پر ابن عباس نے ایک لمبی سانس لی اور کہا: میں نے سنا کہ رسولؐ اللہ فرماتے ہیں: علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے اور میرے بعد وہی امام وخلیفہ ہیں، پھر جس نے ان سے تمسک کیا وہ کامیاب ہو گیا اور نجات پا گیا اور جس نے ان سے روگردانی کی گمراہ ہو گیا اور بھٹک گیا۔ علی ہی مجھے کفن دیں گے اور وہی مجھے غسل دیں گے، میرا قرض ادا کریں گے اور میرے دونوں نواسوں حسنؑ و حسینؑ کے والد ہیں اور حسین کے صلب سے نو ائمہ ہوں گے اور انہیں میں سے اس امت کے مہدی ہیں، عبد اللہ بن سلمہ الحضرمی نے ان سے کہا: اے رسولؐ اللہ کے چچا کے بیٹے کیا آپ نے اس سے پہلے ہمیں اس بات سے آگاہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: خدا کی قسم میں نے جو سنا تھا اس کو پہنچا دیا اور میں نے تمہیں نصیحت کی ہے لیکن تم لوگ نصیحت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتے ہو پھر کہا: اے خدا کے بندو! خدا سے اس شخص کی مانند ڈرو! جس نے اس کو تمہید سمجھا (اور خوف میں تقویٰ اختیار کیا اور فرصت کا پورا فائدہ اٹھایا) جس نے طلب میں رغبت کی اور فرار کرنے میں خوف کھایا پس تم لوگ موت آنے سے قبل اپنی آخرت کے لئے عمل کرو اور اپنے نبی کی عترت کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ کہ میں نے آپؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے میرے بعد میری عترت سے تمسک کیا وہ کامیاب ہونے والوں میں سے ہے پھر ابن عباس بہت روئے لوگوں نے کہا: آپ روتے ہیں جبکہ آپؐ کا رسول سے یہ رشتہ ہے تو انہوں نے مجھ سے کہا: اے عطا! میں دو خصلتوں پر رو رہا ہوں، مطلع (آنے والی منزل) کے خوف اور دوستوں کے فراق پر، اس کے بعد لوگ ان کے پاس سے چلے گئے تو انہوں نے مجھ سے کہا: اے عطا! میرا ہاتھ پکڑ لو اور گھر کے صحن میں لے چلو چنانچہ میں نے اور سعید نے ان کا ہاتھ پکڑا اور گھر کے صحن میں لے آئے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور کہا: اللھم انی اتقرب الیک بو لایۃ الشیخ علی بن ابی طالب اس جملہ کو دہراتے ہوئے وہ زمین پر گر پڑے جب ہم نے انہیں اٹھایا تو معلوم ہوا کہ وہ مر چکے ہیں، خدا ان پر حکمت نازل کرے۔

۵۔ کفایۃ الاثر۔ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن عبد اللہ الجوہری نے عبد الصمد بن علی بن محمد بن مکرم

سے انہوں نے طیالسی ابوالولید سے انہوں نے ابوالزیاد۔ (ابوالزناد نخ) عبداللہ بن ذکوان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ اللہ سے خدا کے اس قول ﴿وجعلها کلمة باقیة فی عقبه﴾ کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ امام (امامت) کو حسینؑ کی نسل میں باقی رکھا ہے ان کے صلب سے نو امام ہوں گے انہیں میں سے اس امت کا مہدی بھی ہے پھر فرمایا: اگر کوئی شخص رکن و مقام کے درمیان مارا جائے اور وہ خدا سے میرے اہل بیتؑ کی دشمنی کے ساتھ ملاقات کرے تو جہنم میں جائیگا، اسی روایت کو مناقب میں اس قول ''اس امت کے مہدی بھی ہیں'' تک نقل کیا ہے۔

۶۔ کفایۃ الاثر۔علی بن الحسن بن محمد بن مندہ نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے ابوالحسن (ابو الحسین نخ) محمد بن احمد بن عبداللہ بن احمد بن عیسیٰ بن منصور الہاشمی سے انہوں نے ابوموسیٰ عیسیٰ بن احمد سے انہوں نے ابوثابت المدنی سے انہوں نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے انہوں نے ہشام بن سعید سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک سے انہوں نے عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں لوگو! میں تمہیں چھوڑنے والا ہوں اور تم میرے پاس اس حوض پر پہنچنے والے ہو کہ جس کا عرض صنعاء سے بصرہ کے درمیان کی مسافت کے برابر ہے اور اس پر ستاروں کی تعداد کے برابر چاندی کے جام رکھے ہوئے ہیں اور جب تم میرے پاس پہنچو گے تو میں تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کروں گا دیکھو تم میرے بعد ان دونوں کے بارے میں کیا کرتے ہو، ان میں بڑا سبب کتاب خدا ہے جس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھوں میں ہے، اس سے وابستہ ہو جاؤ اور اس میں رد و بدل نہ کرو اور میری عترت ہے جو میرے اہل بیتؑ ہیں کیونکہ مجھے لطیف وخبیر نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے یہاں تک میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کے اہلبیتؑ کون ہیں؟ فرمایا: میرے اہل بیت علیؑ و فاطمہؑ کی اولاد حسنؑ و حسینؑ اور صلب حسینؑ سے ہونے والے نو ائمہ ہیں وہی میرے گوشت وخون سے میری عترت ہیں۔

۷۔ المناقب المائۃ۔ میتب نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم مجھے رسولؐ اللہ نے اپنی امت میں خلیفہ بنایا ہے چنانچہ میں اس امت پر اس کے نبیؐ کے بعد اس پر خدا کی حجت ہوں اور میری ولایت آسمان والوں پر ایسے ہی لازم کی گئی ہے کہ جس طرح اہل زمین پر لازم کی گئی ہے اور ملائکہ میری فضیلت کا ذکر کرتے ہیں اور یہی ان کی تسبیح ہے لوگو! میرا اتباع کرو میں تمہیں زیادہ سیدھے راستہ پر لے چلوں گا، دائیں، بائیں نہ جاؤ کہ بھٹک جاؤ گے اور میں تمہارے نبیؐ کا وصی ہوں، ان کا خلیفہ، امام المومنین اور ان کا مولا و امیر ہوں، میں اپنے شیعوں کو جنت کی طرف لے جانے والا اور اپنے دشمنوں کو جہنم کی طرف ہنکانے والا ہوں، میں خدا کے دشمنوں پر اس کی تلوار اور اس کے دوست کے لئے اس کی رحمت ہوں میں رسول کے حوض اور ان کے لواء، کا مالک ہوں اور آپ کے منصب شفاعت کا مالک ہوں اور حسنؑ اور حسینؑ اور صلب حسینؑ سے نو افراد خدا کے خلیفہ ہیں، اس کی زمین پر اور اس کی وحی کے امین ہیں اور اس کے نبیؐ کے بعد مسلمانوں کے ائمہ ہیں اور خدا کی مخلوق پر اس کی حجتیں ہیں، اسی حدیث کو غایت المرام میں ابوالحسن الفقیہ بن شاذان (صاحب المناقب المائۃ) سے طرق عامہ سے روایت کیا ہے۔

۸۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن محمد بن سعید الخزاعی نے ابوالحسین محمد بن ابی عبداللہ الکوفی الاسدی سے انہوں نے محمد بن اسماعیل برمکی سے انہوں نے مندل بن علی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سنا کہ رسولؐ علیؑ سے فرماتے ہیں، میرے بعد تم امام و خلیفہ ہو اور تمہارے دونوں بیٹے میرے یہ دونوں نواسے امام ہیں اور جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور حسین کے صلب سے نو معصوم امام ہیں اور ان ہی میں سے ہم اہل بیتؑ کے قائم ہیں۔ پھر فرمایا: اے علی قیامت میں ہمارے علاوہ کوئی سوار نہیں ہوگا اور ہم چار ہیں، اس وقت انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! وہ کون ہیں، فرمایا: میں تو خدا کے چوپائے براق پر، میرے بھائی صالح اللہ کے اس ناقہ پر جس کو قتل کر دیا گیا تھا اور میرے چچا حمزہ میرے ناقہ غضباء پر اور میرے بھائی علی جنتی ناقہ پر

سوار ہوں گے اوران کے ہاتھ میں لواء حمد ہوگا وہ ندا دیں گے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لوگ کہیں گے کہ یہ ملکِ مقرب یا نبی مرسل یا حامل عرش ہے تو بطن عرش سے انہیں ملک جواب دے گا اے آدمیو! یہ نہ ملک مقرب ہے نہ نبی مرسل ہے اور نہ حامل عرش ہے یہ صدیق اکبر، فاروق اعظم علی بن ابیطالب ہیں۔

۹۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن نے محمد بن الحسن البزوفری سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے محمد بن قرضہ (فرصہ نخ) سے انہوں نے شریک سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن حسان سے انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے سنا کہ رسولؐ اللہ علی بن بی طالبؑ سے فرما رہے ہیں تم اوصیاء کے سردار ہو اور تمہارے دونوں بیٹے جنت کے جوانوں کے سردار اور حسینؑ کے صلب سے خدا نو ائمہ پیدا کرے گا اور جب میں دنیا سے اٹھ جاؤں گا تو لوگوں کے دلوں میں تمہاری طرف سے جو کینہ بھرا ہوا ہے وہ ظاہر ہو جائیگا اور تمہیں تمہارے حق سے دور رکھیں گے۔ اور تمہارے اوپر مصائب ڈھائیں گے۔

۱۰۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن (الحسین نخ) بن محمد نے محمد بن حسین البزوفری سے انہوں نے احمد بن عیسیٰ بن الفضل الانماطی سے انہوں نے داؤد بن فضل سے انہوں نے ابن عائشہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے عمرو بن عثمان بن عفان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میرے والد نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں میرے بعد بارہ امام ہوں گے ان میں سے نو حسین کے صلب سے ہوں گے اور اس امت کے مہدی بھی ہم ہی میں سے ہیں میرے بعد جس نے ان سے وابستگی اختیار کی اس نے اللہ کی رسی کو تھام لیا اور جس نے ان کو چھوڑ دیا اس نے خدا کو چھوڑ دیا۔

۱۱۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد نے محمد بن احمد الصفوانی سے انہوں نے احمد بن یونس سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے جعفر بن زبیر سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابوالامامۃ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے بعد بارہ ائمہ ہوں گے اور وہ سب قریش سے ہوں

گے ان میں سے نو حسین کے صلب سے ہوں گے اور مہدی انہیں میں سے ہیں۔

۱۲۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن علی بن معمر سے انہوں نے عبداللہ بن معبد سے انہوں نے موسیٰ بن ابراہیم المحج سے انہوں نے عبدالکریم بن ہلال سے انہوں نے اسلم سے انہوں نے ابوالطفیل سے انہوں نے عمار سے روایت کی ہے جب رسولؐ کا وقت آخر آیا تو آپ نے علیؑ کو بلایا اور کافی دیر تک سرگوشی کے انداز میں ان سے گفتگو کی پھر فرمایا: اے علیؑ! تم میرے وصی اور میرے وارث ہو خدا نے تمہیں میرا علم وفہم عطا کیا ہے، پھر جب میں مرجاؤں گا تو قوم کے دل میں تمہاری طرف سے جو کینے چھپے ہوئے ہیں وہ ظاہر ہوں گے اور وہ تمہارا حق غصب کرلے گی اس پر فاطمہ، حسن وحسین رونے لگے، آپؐ نے فاطمہ سے فرمایا: اے عورتوں کی سردار! تمہیں کس چیز نے رلایا، عرض کی بابا جان میں آپ کے بعد ہونے والے نقصان سے ڈرتی ہوں، فرمایا: فاطمہ! تمہیں بشارت ہو کہ میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملحق ہوگی، تم روؤ نہیں اور غم نہ کرو کہ تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو اور تمہارے والد انبیاء کے سردار ہیں اور تمہارے ابن عم (یعنی علی بن ابی طالب) اوصیاء کے سردار ہیں اور تمہارے فرزند جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور خدا حسین کے صلب سے نو مطہر ومعصوم امام پیدا کرے گا اور اس امت کا مہدی بھی ہم ہی میں سے ہے۔

۱۳۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن وہبان نے محمد بصری سے انہوں نے حسین بن علی البزوفری سے انہوں نے عبدالعزیز بن یحییٰ الجلودی سے انہوں نے محمد بن زکریا الغلابی سے انہوں نے احمد بن عیسیٰ بن زید سے انہوں نے عمرو بن عبدالغفار سے انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے حکم بن جبیر سے انہوں نے علی بن زید بن جذعان سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے سعد بن مالک سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: اے علی! تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے بس میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تم میرے قرض کو ادا کروگے، میرے وعدوں کو پورا کروگے اور تم میرے بعد تاویل کے لئے ایسے ہی جنگ کروگے جیسا کہ میں نے تنزیل کے لئے جنگ کی تھی۔ اے

علی! تمہاری محبت ایمان ہے اور تمہاری دشمنی نفاق ہے۔ مجھے لطیف وخبیر نے خبر دی ہے کہ حسین کے صلب سے نو معصوم ومطہر امام ہوں گے اور انہیں میں سے اس امت کے مہدی بھی ہیں جو آخری زمانہ میں دین کے لئے قیام کریں گے جیسا کہ میں نے اس کے اول میں قیام کیا تھا۔

۱۴۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے عتبہ بن عبداللہ الحمصی سے انہوں نے عبداللہ بن محمد سے انہوں نے یحییٰ الصوفی سے انہوں نے علی بن ثابت سے انہوں نے رزین بن حبیب (جیش نخ) سے انہوں نے حسن بن علی علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے بیان کیا: رسول اللہ نے فرمایا میرے اس امر کے مالک بارہ امام ہوں گے ان میں سے نو حسین کے صلب سے ہوں گے جن کو خدا نے میرا علم اور میرا فہم عطا کیا ہے، ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ان کے سلسلہ میں مجھے اذیت دیتے ہیں، خدا انہیں میری شفاعت نصیب نہ کرے۔

۱۵۔ کفایۃ الاثر۔ ابوالمفضل نے عبداللہ بن احمد بن عامر الطائی سے انہوں نے احمد بن عیدان (عبدان نخ) سے انہوں نے سہیل بن صیفی (سقی نخ) سے انہوں نے موسیٰ بن عبد ربہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حسین بن علی علیہما السلام سے مسجد نبوی میں سنا کہ آپؑ فرماتے ہیں: یہ ان کے والد کی زندگی کا واقعہ ہے میں نے رسولؐ سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: سب سے پہلے خدا نے اپنے حجابوں کو پیدا کیا اور اس کے حاشیوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی وصیہ لکھا پھر عرش کو پیدا کیا اور اس کے ستونوں پر، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی وصیہ تحریر کیا پھر زمین کو پیدا کیا اور اس کے کناروں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی وصیہ لکھا اس کے بعد لوح کو پیدا کیا اور اس کے اطراف میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی وصیہ لکھا: پس جو یہ خیال کرتا ہے کہ وہ نبیؐ سے محبت کرتا ہے اور ان کے وصی سے محبت نہیں کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے اور جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ نبیؐ کی معرفت رکھتا ہے اور ان کے وصی کی معرفت نہیں رکھتا ہے اس نے کفر کیا۔ پھر فرمایا، جان لو کہ میرے اہل بیتؑ تمہارے لئے باعث امان ہیں، میری محبت کی وجہ سے تم ان سے محبت کرو اور ان سے وابستہ ہو جاؤ وہ تمہیں گمراہ نہیں کریں گے۔ عرض کیا گیا: یا نبی اللہ آپؐ کے اہل بیتؑ کون ہیں؟ فرمایا: علی،

میرے دونوں نواسے اور صلب حسینؑ سے ہونے والے نو ابرار، امین اور معصوم ائمہ ہی میرے اہلبیتؑ اور میرے گوشت وخون سے میری عترت ہیں۔

۱۶۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن (الحسین نخ) بن محمد نے محمد بن الحسن بن الحکم الکوفی سے انہوں نے حسین بن حمدان الحصیبی (الخصی نخ) سے انہوں نے عثمان بن سعید العموی سے انہوں نے ابوعبد اللہ محمد بن مہران سے انہوں نے محمد بن اسماعیل الحسینی (الحسنی نخ) سے انہوں نے خلف بن المفلس سے انہوں نے نعیم بن جعفر سے انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے انہوں نے ابوخالد کابلی سے انہوں نے علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو متفکر ومغموم پایا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کو متفکر کیوں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا: بیٹا! ابھی روح الامین میرے پاس آئے اور فرمایا: اے اللہ کے رسولؐ! علی الاعلیٰ آپ پر سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے آپ نے اپنی نبوت کا عہد پورا کر دیا اور اپنا زمانہ مکمل کر دیا پس اب اسم اکبر، میراث علم اور علم نبوت کے آثار علی بن ابی طالب کے سپرد کر دو کیونکہ میں زمین کو نہیں چھوڑنا چاہتا مگر یہ کہ اس میں ایسا عالم ہو جس سے میری طاعت پہچانی جائے اور جس سے میری ولایت پہچانی جائے اور پھر میں تمہاری ذریت سے علم نبوت کے سلسلہ کو علم غیب سے قطع نہیں کروں گا کہ میں نے ان انبیاء کی ذریت سے اس سلسلہ کو منقطع نہیں کیا ہے جو تمہارے اور آدم کے درمیان گذرے ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ کے بعد اس امر کا مالک کون ہوگا؟ فرمایا: تمہارے والد اور میرے بھائی وخلیفہ علی بن ابی طالب، اور علی کے بعد اس کے مالک حسن ہوں گے پھر تم اور تمہارے صلب سے نو افراد اس کے مالک ہوں گے۔ بارہ امام اس کے مالک ہوں گے، پھر ہمارے قائم کھڑے ہوں گے وہ دنیا کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وستم سے پر ہو چکی ہوگی اور وہ اپنے شیعوں میں سے مومنوں کے سینوں کو شفاء دیں گے۔

۱۷۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن محمد بن سعید نے ابومحمد سے حسین بن محمد بن اخی طاہر سے انہوں نے احمد بن علی سے انہوں نے عبدالعزیز بن الخطاب سے انہوں نے ابن ہاشم سے انہوں نے محمد بن ابی رافع

سے انہوں نے سلمہ بن شبیب سے انہوں نے القعنبی عبداللہ بن مسلم المدینی (الدینوری نخ) سے انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے علی سے فرمایا: اے علی بیشک اللہ تبارک وتعالی نے تمہیں روئے زمین پر مسکینوں اور کمزوروں کی محبت سے نوازا ہے تم انہیں بھائی بنانے پر راضی ہو گئے اور وہ تمہیں امام ماننے پر راضی ہو گئے پس تمہارے اور تمہیں دوست رکھنے اور تمہاری تصدیق کرنے والوں کے لئے طوبیٰ ہے اور تمہیں دشمن سمجھنے اور تمہیں جھٹلانے والوں کے لئے تباہی وہلاکت ہے۔ اے علی میں علم کا شہر ہوں تم اس کے دروازہ ہو اور شہر میں اس کے دروازہ ہی سے پہنچا جاتا ہے اے علی رجوع کرنے اور نگہداری کرنے والا تم سے محبت کریگا اور اے علی تمہارے بھائی چار جگہوں پر خوش ہوں گے دم نکلتے وقت کہ میں اور تم دونوں ان کے پاس ہوں گے اور قبر میں سوال کے وقت اور قیامت کے وقت اور صراط سے گذرتے وقت اے علی تمہاری جنگ میری جنگ ہے اور میری جنگ خدا کی جنگ ہے اے علیؑ جس نے تم سے صلح کی اس نے مجھ سے صلح کی اور جس نے مجھ سے صلح کی اس نے خدا سے صلح کی اے علی! اپنے شیعوں کو بشارت دے دو کہ خدا ان سے راضی ہو گیا اور ان کے لئے تمہارے قائد ہونے کو پسند کر لیا ہے اور وہ تمہارے ولی ہونے سے راضی ہو گئے ہیں۔ اے علی تم مومنوں کے مولا اور سفید پیشانی والوں کے پیشوا ہو، تم میرے دونوں نواسوں کے والد ہو اور ابوالائمہ ہو ان میں سے نو حسین کے صلب سے ہوں گے اور اس امت کا مہدی بھی ہم ہی میں سے ہوگا اے علی تمہارے شیعہ برگزیدہ ہیں اگر تم اور تمہارے شیعہ نہ ہوتے تو دین خدا قائم نہ ہوتا۔

۱۸۔ کفایۃ الاثر۔ گذشتہ اسناد کے ساتھ ام سلمہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے کہا: رسول اللہؐ فرمایا کرتے تھے میرے بعد بارہ امام ہوں گے ان میں سے نو حسین کے صلب سے ہوں گے خدا نے انہیں میرا علم اور میرا فہم عطا کیا ہے، تباہی ان کے دشمنوں کیلئے ہے۔

۱۹۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن (الحسین نخ) نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے ابوعبداللہ الحسین بن احمد بن شیبان القزوینی سے انہوں نے ابوعمرو احمد بن علی العبدی سے انہوں نے علی بن

مسعود (سعید نخ) بن مسروق سے انہوں نے عبدالکریم بن ھلال سے انہوں نے اسلم الملکی سے انہوں نے ابوالطفیل سے انہوں نے ابوذر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے فاطمہؑ سے سنا کہ فرماتی ہیں: میں نے اپنے بابا سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس قول "علی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماھم" کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: وہ میرے بعد ہونے والے ائمہ علیؑ، میرے دونوں نواسے اور صلب حسینؑ سے نو افراد ہیں یہی رجال اعراف ہیں جنت میں وہی داخل ہوگا جوان کو پہچانتا ہوگا اور یہ اس کو پہچانتے ہوں گے۔ اور جہنم میں وہی جائیگا جوان کا انکار کرے گا اور یہ اس کا انکار کریں گے۔ خدا ان کی معرفت کے بغیر نہیں پہچانا جائیگا۔ اس حدیث کو مناقب میں فاطمہ علیہا السلام سے نقل کیا ہے۔

۲۰۔ بحار الانوار۔ امالی میں ابن مسرور سے انہوں نے ابن عامر سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے حمزہ بن حمران سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا اے ابوالحسن آپؑ کو امیر المومنینؑ کہا جاتا ہے آپ کو ان پر کس نے امیر بنایا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزجل نے مجھے ان کا امیر بنایا ہے تو وہ شخص رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: یارسولؐ اللہ کیا علیؑ یہ بات سچ کہتے ہیں کہ خدا نے انہیں اپنی مخلوق کا امیر بنایا ہے یہ سن کر آنحضرت غضبناک ہو گئے اور فرمایا: بیشک علی اللہ کی عطا کردہ ولایت کے ذریعہ امیر المومنینؑ ہیں کہ جس کو اس نے اپنے عرش پر علی سے مخصوص کیا اور اس پر اس نے اپنے فرشتوں کو گواہ قرار دیا کہ علی خدا کے خلیفہ اور اس کی حجت ہیں اور مسلمانوں کے امام ہیں اور ان کی طاعت خدا کی طاعت سے ملی ہوئی ہے اور ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی سے ملی ہوئی ہے، پھر جو ان سے ناواقف رہا وہ مجھ سے ناواقف رہا اور جس نے ان کو پہچان لیا اس نے مجھے پہچان لیا او رجس نے ان کی امامت کا انکار کیا اس نے میری نبوت کا انکار کر دیا اور جس نے ان کے امیر ہونے کو قبول نہ کیا اس نے میرے رسول ہونے کو تسلیم نہ کیا اور جس نے ان کی فضیلت کو رد کیا اس نے میری

تنقیص کی اور جس نے ان سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے انہیں برا کہا اس نے مجھے برا کہا کیونکہ وہ مجھ سے ہیں اور وہ میری ہی طینت سے خلق کیے گئے ہیں اور وہ میری بیٹی فاطمہ کے شوہر اور میرے بیٹے حسن و حسین کے باپ ہیں پھر فرمایا: میں، علی، فاطمہ، حسن، و حسین اور نو حسین کی اولاد سے خدا کی مخلوق پر اس کی حجتیں ہیں، ہمارے دشمن خدا کے دشمن اور ہمارے دوست خدا کے دوست ہیں۔ اسی حدیث کو غایت المرام میں ابن بابویہ سے اپنی سند سے علی بن الحسین سے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے اس قول "بیشک علی امیر المومنینؑ ہیں" کے بعد، اور سفید پیشانی والوں کے پیشوا ہیں، تحریر کیا ہے اور لکھا ہے: کیونکہ وہ میری طینت سے خلق کئے گئے ہیں، یہ جملہ نہیں ہے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میری طینت سے خلق کئے گئے ہیں، اور اسی حدیث کو کتاب، بشارۃ المصطفیٰ میں اپنی سند سے ابو حمزہ سے اور انہوں نے علی بن الحسینؑ سے نقل کیا ہے۔

۲۱۔ کمال الدین۔ میرے والد نے سعد سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے ابن اذینہ سے انہوں نے ابان بن ابی عیاش سے انہوں نے سلیم بن قیس الھلالی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن جعفر الطیار سے سنا کہ کہتے ہیں: ہم اور حسن و حسین علیہما السلام، عبد اللہ بن عباس، عمر بن ابی سلمۃ اور اسامہ بن زید معاویہ کے پاس تھے انہوں نے ایک حدیث بیان کی انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے کہا: میں نے سنا کہ رسول اللہؐ فرماتے ہیں: میں مومنوں سے خود ان کے نفسوں سے اولیٰ ہوں پھر میرے بھائی علی بن ابی طالب مومنوں پر خود ان کے نفسوں سے اولیٰ ہیں اور جب وہ شہید ہو جائیں گے تو میرا بیٹا حسن مومنوں پر خود ان کے نفسوں سے اولیٰ ہے، ان کے بعد میرا بیٹا حسین مومنوں پر خود ان کے نفسوں سے اولیٰ ہے اور جب وہ شہید ہو جائیں گے تو ان کا بیٹا علی مومنوں پر خود ان کے نفسوں سے اولیٰ ہے اور اے علی! آپ انہیں دیکھ لیں گے پھر ان کے بیٹے محمد مومنوں کے نفسوں پر خود ان سے اولیٰ ہیں اور اے حسینؑ تم انہیں دیکھو گے پھر بارہ اماموں کا تکملہ اولادِ حسین سے نو امام ہیں۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ پھر حسن نے شہادت پائی اور حسین و عبد اللہ بن عباس عمر بن ابی سلمہ اور اسامہ بن

زید نے معاویہ کے سامنے مجھ سے یہ بیان کیا سلیم بن قیس کہتے ہیں: یہ حدیث میں نے سلمان و ابوذر، مقداد و اسامہ سے بھی سنی تھی اور انہوں نے اس کو رسولؐ اللہ سے سنا تھا، اس کو شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں نقل کیا ہے لیکن انہوں نے عمر بن ابی سلمہ کی بجائے، عمر بن ام سلمہ لکھا ہے، اسی طرح اس کی کافی میں روایت کی ہے۔ اور نعمانی نے اپنی کتاب غیبت میں اس کو نقل کیا ہے اور اسی کو بحار میں خصال اور عیون اخبار الرضا سے نقل کیا ہے۔

۲۲۔ بحار الانوار۔ کشف الیقین، محمد بن جریر الطبری نے زرّاب بن یعلی بن احمد بغدادی سے انہوں نے ابو قتادہ سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے محمد بن بکیر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ایک روز ہم نے عرض کی: یا رسول اللہؐ! آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا تا کہ ہم بھی اسے جان لیں؟ فرمایا: اے سلمان میرے پاس ابوذر، مقداد اور ابوایوب انصاری کو لاؤ (آگئے) اور زوجہ نبیؐ ام سلمہ دروازہ کے پیچھے تھیں اس کے بعد آپ نے فرمایا: گواہ رہنا اور دیکھو اچھی طرح سمجھ لینا کہ علی بن ابی طالب میرے وصی، وارث، میرے قرض کو ادا کرنے والے، میرے وعدے کو پورا کرنے والے اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے، مسلمانوں کے بادشاہ، پرہیز گاروں کے امام، سفید پیشانی والوں کے پیشوا اور کل قیامت کے دن رب العالمین کے پرچم کو اٹھانے والے ہیں وہ اور ان کے بعد ان کے دونوں بیٹے ہیں پھر میرے بیٹے حسین کی اولاد سے قیامت تک تو ہدایت کرنے والے مہدی ہیں میں اپنے بھائی کے سلسلہ میں خدا سے اپنی امت کی شکایت کروں گا کہ اس نے ان کا انکار کیا اور ان کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کی۔

۲۳۔ امالی شیخ مفید۔ چھبیسویں مجلس میں، ابو جعفر محمد بن علی نے سعد سے انہوں نے ابن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے مفضل سے انہوں نے جابر جعفی سے انہوں نے ابو جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے بیان کیا: رسولؐ نے علی بن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علی! میں اور تم، تمہارے دونوں بیٹے حسنؑ و حسینؑ

اور نو افراد حسینؑ کی اولاد سے دین کے ارکان اور اسلام کے ستون ہیں جس نے ہمارا اتباع کیا اس نے نجات پائی اور جس نے ہم سے روگردانی کی وہ جہنم میں گیا۔ بحار میں مجالس الصدوق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے بس آخر میں ایک لفظ کا فرق ہے۔ اسی کو بشارۃ المصطفیٰ میں اپنی سند سے جابر سے انہوں نے امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے اس کے آخر میں ہے کہ جس نے ہم سے روگردانی کی وہ جہنم میں گر پڑا۔

۲۴۔ المناقب۔ خداوند عالم کے اس قول ﴿ومن یطع اللہ و رسولہ﴾ میں انبیاء سے مصطفیٰ، صدیقین سے مرتضیٰ، شہداء سے حسن و حسین اور صالحین سے حسین کی اولاد سے ہونے والے نو امام مراد ہیں اور ﴿حسن اولئک رفیقا﴾ سے مہدی مراد ہیں۔

۲۵۔ غیبت نعمانی۔ اپنی اسناد سے عبد الرزاق سے انہوں نے محمد بن راشد سے انہوں نے ابان بن ابی عیاش سے انہوں نے سلیم بن قیس سے روایت کی ہے کہ علی نے ایک طویل حدیث میں طلحہ سے اس وقت فرمایا جب مہاجرین و انصار اپنے اپنے فضائل و مناقب پر فخر کر رہے تھے۔ اے طلحہ کیا تم اس وقت موجود نہیں تھے جب رسولؐ نے ہم سب سے کاغذ طلب کیا تھا تا کہ اس پر ایسی چیز لکھ دیں کہ جس سے ان کے بعد امت گمراہ نہ ہو اور نہ آپس میں اختلاف کرے تو اس وقت تمہارے دوست نے کہا رسول اللہؐ ہذیان بک رہے ہیں، اس پر رسولؐ غضب ناک ہوئے اور اس ارادہ کو ترک کر دیا، طلحہ نے کہا: ہاں یہ میں نے دیکھا علیؑ نے فرمایا: جب تم لوگ نکل گئے تو رسولؐ نے مجھے اس بات سے آگاہ کیا جو وہ لکھنا چاہتے تھے اور لوگوں کو اس پر گواہ بنانا چاہتے تھے۔ اور انہیں جبرئیل نے یہ خبر دی تھی کہ خدا جانتا تھا کہ امت اختلاف کرے گی اور اس میں تفرقہ پڑے گا۔ پھر آپؐ نے صحیفہ طلب کیا اور اس میں علیؑ نے وہ بات لکھی جس کو آپ کتف پر لکھنا چاہتے تھے اور اس پر تین اشخاص سلمان فارسی، ابوذر اور مقداد کو گواہ قرار دیا اور ان ائمہ ھدیٰ کے نام بیان کئے کہ جن کی طاعت کا مومنین کو قیامت تک کے لئے حکم دیا گیا ہے۔ ان میں سے پہلے میرا نام لیا پھر میرے اس بیٹے حسن اور میرے اس بیٹے حسین کا نام لیا اور پھر میرے اس بیٹے حسین کی اولاد سے

ہونے والے نو ائمہ کا نام لیا۔ اے ابوذرؓ و مقدادؓ ایسا ہی ہے؟ ان دونوں نے کہا: ہم رسولؐ کے اس قول کی گواہی دیتے ہیں۔ طلحہ نے کہا: خدا کی قسم میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ ابوذر سے فرماتے ہیں: زمین نے بوجھ نہیں اٹھایا اور آسمان نے سایہ نہیں کیا ابوذر سے زیادہ سچے اور زیادہ نیک آدمی پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ان دونوں نے گواہی نہیں دی ہے مگر حق کی اور میرے نزدیک آپ ان دونوں سے زیادہ سچے اور نیک منش ہیں۔

۲۶۔ کتاب سلیم بن قیس۔ ایک طویل حدیث میں علیؑ سے اور آپؑ نے رسولؐ اللہ سے نقل کیا ہے کہ رسولؐ نے کچھ کلمات کے بعد فرمایا: امام بارہ ہیں پہلے امام علیؑ ہیں جو سب سے بہتر ہیں، پھر میرے بیٹے حسن اور ان کے بعد میرے بیٹے حسین ہیں اور ان کے بعد اولادِ حسین سے نو ہیں، اس حدیث کو بحار الانوار میں غیبتِ نعمانی سے اپنی سند کے ساتھ عبد الرزاق، عمام بن معمر بن راشد سے انہوں نے ابان بن ابی عیاش سے اور انہوں نے سلیم سے نقل کیا ہے۔

۲۷۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن علی نے محمد بن الحسین البزوفری سے انہوں نے محمد بن علی بن معمر سے انہوں نے عبداللہ بن معبد سے انہوں نے محمد بن علی بن طریف الحجری سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی نجران سے انہوں نے عاصم بن حمید سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے ایک حدیث میں علی بن الحسین علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہتے ہیں: میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ اللہ! آپ سے آپ کے نبیؐ نے اپنے بعد کتنے اوصیاء کا وعدہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہم نے صحیفہ اور لوح میں بارہ اسامی دیکھے ہیں کہ جن کے نام ان کے والدین کے اسماء کے ساتھ مرقوم ہیں اس کے بعد فرمایا: ان میں سے سات اوصیاء میرے بیٹے محمد کے صلب سے ہوں گے ان ہی میں سے مہدی بھی ہیں ان سب پر اللہ کا درود ہو۔

۲۸۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ شیبانی نے جعفر بن محمد بن جعفر الحسنی سے انہوں نے احمد بن عبد المنعم الصیداوی سے انہوں نے مفضل بن صالح سے انہوں نے ابان بن تغلب سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ میں نے ائمہ کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: خدا کی قسم یہ

ایک عہد ہے جس کو رسولؐ نے ہم سے بیان کیا ہے کہ ان کے بعد بارہ امام ہوں گے اور ان میں سے نو حسین کے صلب سے ہوں گے اور وہ مہدی بھی ہم ہی میں سے ہیں جو آخری زمانہ میں دین کے لئے قیام کریں گے جس نے ہم سے محبت کی وہ اپنی قبر ہی سے ہمارے ساتھ محشور ہوگا۔ اور جس نے ہم سے دشمنی کی یا ہم کو قبول نہ کیا یا ہم میں سے کسی ایک کو قبول نہ کیا اس کو اس کی قبر ہی سے جہنم میں پہنچا دیا جائیگا۔ اور گھاٹے میں رہا وہ شخص جس نے افتراء پردازی کی۔

۲۹۔ عیون اخبار الرضا والخصال۔ ابن مسرور نے حسین بن محمد بن عامر سے انہوں نے معلی سے انہوں نے وشاء سے انہوں نے ابان بن عثمان سے انہوں نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوجعفر سے سنا کہ فرماتے ہیں: ہم بارہ امام ہیں، ان ہی میں سے حسنؑ و حسین اور اولادِ حسین میں سے ہونے والے ائمہ بھی ہیں۔ اسی حدیث کو کافی میں حسین بن محمد سے انہوں نے معلی بن محمد سے انہوں نے وشاء سے انہوں نے ابان سے انہوں نے زرارہ سے نقل کیا ہے اور ارشاد میں اپنی سند کے ساتھ زرارہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے ابوجعفر سے سنا کہ فرماتے ہیں: امام بارہ ہیں حسنؑ و حسینؑ اور اولادِ حسین میں سے ہونے والے ائمہ بھی انہیں میں سے ہیں۔

۳۰۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد نے محمد بن عمر القاضی الجعابی سے انہوں نے احمد بن واقد سے انہوں نے ابراہیم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن الحمید سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے عبایہ سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حسن بن علیؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں: رسولؐ اللہ کے بعد بارہ امام ہوں گے ان میں سے نو میرے بھائی حسین کی اولاد سے ہوں گے اور اس امت کے مہدی بھی انہیں میں سے ہیں۔

۳۱۔ کتاب سلیم بن قیس۔ ایک طویل حدیث میں سلمان فارسی سے نقل کیا ہے کہ رسولؐ اللہ نے فاطمہؑ سے فرمایا بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین پر ایک نگاہ کی تو اس سے مجھے منتخب کیا اور مجھے رسول و نبی بنایا دوبارہ نظر ڈالی تو تمہارے شوہر کو منتخب کیا اور مجھے یہ حکم دیا کہ ان سے تمہاری شادی کردوں اور انہیں اپنا وصی اور وزیر بنالوں اور اپنی امت میں انہیں اپنا خلیفہ قرار دوں پس تمہارے

والد خدا کے انبیاء و رسل میں سب سے بہتر اور تمہارے شوہر اوصیاء اور وزراء میں سب سے افضل ہیں اور میرے اہل بیتؑ میں سب سے پہلے تم مجھ سے ملحق ہوگی پھر تیسری بار زمین پر نظر ڈالی تو تمہیں اور میرے بھائی تمہارے شوہر کی اولاد سے گیارہ افراد کو منتخب کیا چنانچہ تم جنت کی عورتوں کی سردار اور تمہارے دونوں بیٹے جنت کے جوانوں کے سردار ہیں، میرے بھائی اور گیارہ ائمہ اور میرے اوصیاء بھی قیامت تک ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہیں۔

میرے بھائی کے بعد پہلے وصی حسن اور ان کے بعدؑ حسین اور ان کے بعد اولادِ حسین سے نو امام جنت میں ایک ہی منزل میں ہوں گے۔ اسی حدیث میں ہے۔ اور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس امت کے مہدی بھی ہم ہی میں سے ہیں کہ جن کے ذریعہ خدا زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دیگا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اسی حدیث کو کمال الدین میں اپنی سند کے ساتھ محمد بن الحسن سے انہوں نے محمد بن الحسن الصفار سے انہوں نے یعقوب بن یزید سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے عمر بن اذینہ سے انہوں نے ابان سے انہوں نے ابراہیم بن عمر سے اور انہوں نے سلیم سے نقل کیا ہے۔ اس کو ارشاد القلوب میں سلمان سے بعض الفاظ میں اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۳۲۔ کمال الدین۔ ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے محمد بن ہمام سے انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک الفزاری سے انہوں نے جعفر بن اسماعیل ہاشمی سے انہوں نے اپنے ماموں محمد بن علی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حماد سے انہوں نے عمر بن صالح السابری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ سے اس آیت ﴿اصلها ثابت و فرعها فی السماء﴾ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: اصلها سے رسولؐ اللہ، فرعها فی السماء سے امیرالمومنین اور اس کے پھل حسن و حسین ہیں اور حسین کی اولاد سے ہونے والے نو ائمہ اس کی شاخیں ہیں اور شیعہ اس کے پتے ہیں، خدا کی قسم ان میں سے اگر کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس درخت کا ایک پتہ ٹوٹ کر گر پڑتا ہے ﴿توتی اکلها کل حین باذن ربها﴾ وہ اپنے پروردگار کی اجازت سے ہر وقت پھل دیتا ہے،

یعنی جو ہر سال حج وعمرہ تمہارے لئے علم امام سے صادر ہوتا ہے۔

۴۳۔ کمال الدین۔ علی بن محمد بن احمد نے حمزہ بن القاسم العلوی العباسی سے انہوں نے جعفر بن مالک الفزاری سے انہوں نے محمد بن الحسین بن زید الزیات سے انہوں نے محمد بن زیاد الازدی سے انہوں نے مفضل بن عمر سے انہوں نے جعفر صادق بن محمد علیہما السلام سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے خدا کے اس قول ﴿اذا ابتلیٰ ابراھیم ربہ بکلمات﴾ کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کلمات کیا ہیں؟ فرمایا: یہ وہی کلمات ہیں جو آدم نے اپنے پروردگار کی طرف سے پائے تھے اور ان کے ذریعہ خدا نے ان کی توبہ قبول کی تھی جب انہوں نے کہا: ﴿اسئلک بحق محمد و علی و فاطمہ و الحسن و الحسین﴾ میری توبہ کو قبول فرما تو خدا نے ان کی توبہ قبول کی کہ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ اللہ اور خدا کے اس قول ''فاتمھن'' کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا: یعنی انہیں بارہ اماموں میں قائم تک پورا کرے گا ان ائمہ میں نو حسین کی اولاد سے ہیں مفضل نے عرض کی فرزندِ رسولؐ! مجھے خدا کے اس قول ﴿و جعلھا کلمۃ باقیۃ فی عقبہ﴾ کے بارے میں بتایئے فرمایا کہ امامت کو اولادِ حسین میں قرار دیا نہ کہ اولادِ حسن میں حالانکہ دونوں ہی رسولؐ اللہ کے بیٹے اور آپؐ کی اولاد اور جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: بیشک موسیٰ و ہارون دونوں ہی نبی تھے اور بھائی بھائی تھے لیکن خدا نے نبوت کو ہارون کی اولاد میں قرار دیا اور موسیٰ کی اولاد میں نہیں قرار دیا۔ اور کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کہے خدا نے امامت کو صلب حسین میں کیوں قرار دیا اور حسن کی اولاد میں کیوں قرار نہ دیا، کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے افعال میں حکیم ہے جو وہ کرتا ہے اس کے بارے میں سوال نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ ان سے باز پرس کی جائیگی اسی حدیث کو ینابیع المودۃ ص ۹۷ پر بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ اس قول ''اولادِ حسین''، تک نقل کیا ہے، اسی کو معانی الاخبار میں مفضل سے نقل کیا ہے اور مناقب میں کتاب النبوۃ سے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے اور ارشاد القلوب میں مفضل سے نقل کیا ہے۔

۴۴۔ ینابیع المودۃ۔ کے ۳۸ ویں باب میں خداوند عالم کے اس قول ﴿یـا ایھـا الـذین

آمنوا اطیعو اللہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم﴾ کی تفسیر کے بارے میں ایک طویل حدیث میں کہ جس کو صاحب ینابیع نے حموینی سے اس بحث کے ذیل میں نقل کیا ہے جو علیؑ نے مہاجرین وانصار کی ایک جماعت سے عثمان کی خلافت کے بارے میں کی تھی فرماتے ہیں: میں تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ آیت کہاں نازل ہوئی ہے۔﴿یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم﴾ اور یہ کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے ﴿لم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المومنین ولیجۃ﴾ اور خدا کے امر کو ان کے ولی امر ہی جانتے ہیں اور ان کے سامنے ولایت کو اسی طرح واضح بیان کریں جس طرح انہوں نے ان کی نماز وزکواۃ اور حج کو بیان کیا ہے چنانچہ لوگوں کے لئے غدیر خم میں مجھے منصوب کیا اور فرمایا: اے لوگو! خدا نے مجھے ایک پیغام کی تبلیغ کے لئے بھیجا ہے کہ جس سے میرا سینہ تنگ ہے، میرا خیال تھا کہ لوگ میری بات نہیں مانیں گے لیکن مجھے میرے رب نے تنبیہ کی پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ میرا مولا اور میں مومنوں کا مولا ہوں اور میں ان کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ حق تصرف رکھتا ہوں، سب نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسولؐ پھر میرا ہاتھ پکڑے ہوئے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں اے اللہ اس کے دوست کو دوست اور اس کے دشمن کو دشمن رکھ اس پر سلمان کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول علی کی ولاء کیا ہے؟ فرمایا: ان کی ولاء ایسی ہی ہے جیسے میری ولاء ہے، جس شخص پر میں خود اس کے نفس سے زیادہ حق تصرف رکھتا ہوں اس پر علی بھی خود اس کے نفس سے زیادہ حق تصرف رکھیں گے اس کے بعد یہ آیت ﴿الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا﴾ نازل ہوئی تو رسولؐ نے فرمایا" اللہ اکبر بـا کمال الدین و اتمام النعمۃ و رضاء ربی برسالتی و ولایۃ علی بعدی " صحابہ نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسولؐ: یہ آیتیں خاص طور پر علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں؟ فرمایا: ہاں ان کے اور ان کے بعد میرے ان اوصیاء کے بارے میں نازل ہوئی ہیں کہ جو قیامت تک ہوں گے، انہوں نے عرض کی ہم کو بتایئے کہ وہ کون ہیں؟ فرمایا: میرے بھائی میرے وارث اور وصی اور میرے بعد ہر مومن کے مولا علیؑ، پھر میرے بیٹے حسن پھر حسین پھر حسین کی اولاد

سے نو ائمہ ہیں قرآن ان کے ساتھ اور وہ قرآن کے ساتھ ہیں نہ وہ اسے چھوڑیں گے اور نہ وہ انہیں چھوڑے گا یہاں تک میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے۔ سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ خدا نے سورۂ حج میں فرمایا ہے: ﴿یا ایھا الذین آمنوا ارکعوا و اسجدوا و اعبدوا ربکم و افعلوا الخیرا. الیٰ آخر الاسورۃ﴾ فرمایا: اس سے مخصوصاً تیرہ افراد مراد ہیں سلمان نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! وہ کون ہیں، فرمایا: میں، میرے بھائی علی اور گیارہ میری اولاد سے ہیں۔

۳۵۔ کتاب سلیم بن قیس۔ علی بن ابی طالبؑ سے آپؑ نے نبیؐ سے ایک طویل حدیث میں نقل کیا ہے کہ آپؐ نے علیؑ کی فضیلت میں چند کلمات بیان کرنے کے بعد فرمایا: جان لو کہ وہ میرے خلیل، وزیر، برگزیدہ اور میرے بعد میرے خلیفہ ہیں اور میرے بعد ہر مومن و مومنہ کے مولا ہیں اور جب وہ نہیں رہیں گے تو میرے بیٹے حسن اور ان کے اٹھ جانے کے بعد میرے بیٹے حسین اور ان کے بعد اولادِ حسین سے ہونے والے ائمہ (ایک دوسری روایت میں ہے کہ پھر نو امام حسینؑ کی اولاد سے ہوں گے) جو ہدایت کرنے والے ہدایت یافتہ ہیں۔

۳۶۔ کتاب سلیم بن قیس۔ ایک طویل حدیث میں کہ جس میں حضرت علیؑ کا صفین میں احتجاج بیان کیا گیا ہے اس میں آپؑ نے فرمایا: میں تمہیں خدا کے اس قول ﴿یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم﴾ اور اس قول ﴿ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا﴾ کے بارے میں خدا کی قسم دیتا ہوں، پھر فرمایا: ﴿ولم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المومنین ولیجۃ﴾ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ یہ بعض مومنوں سے مخصوص ہے یا سب کے لئے ہے تو رسول کو خدا کا حکم ہوا کہ انہیں بتادو اور ان کے لئے ولایت کی وضاحت اسی طرح کردو جس طرح ان کی نماز، زکواۃ اور روزہ و حج کی وضاحت کی تھی لہذا آپؐ نے مجھے غدیرخم میں منصوب کیا اور فرمایا: بیشک خدا نے مجھے ایک پیغام کے ساتھ بھیجا ہے جس سے میرا سینہ تنگ ہو گیا اور مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے تو خدا نے سختی کے ساتھ فرمایا کہ اس

پیغام کو ضرور پہنچاؤ ورنہ عذاب کے لئے تیار رہو، اے علیؑ! اٹھو، پھر نماز جماعت کے لئے ندا کرائی چنانچہ صحابہ کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کی اور اس کے بعد فرمایا: اے لوگو! بیشک خدا میرا مولا اور میں مومنوں کا مولا ہوں اور مجھے ان پر خود ان کے نفسوں سے زیادہ اختیار حاصل ہے، پس جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں اے اللہ! اس کے دوست کو دوست اور اس کے دشمن کو دشمن رکھ اور جو اس کی مدد کرے اس کی مدد فرما اور جو اسے چھوڑ دے اسے چھوڑ دے۔ سلمان فارسی کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ ان کی ولایت کس نوعیت کی ہے؟ فرمایا: ان کی ولایت ایسی ہی ہے جیسی میری ولایت ہے جس پر میں خود اس کے نفس سے زیادہ اختیار رکھتا ہوں اس کے نفس پر علیؑ بھی خود اس سے زیادہ اختیار رکھتے ہیں، اس کے بعد خدا نے ﴿ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا﴾ نازل کی سلمان فارسی نے عرض کی یا رسول اللہ کیا یہ آیت خاص علیؑ کی شان میں نازل کی گئی ہے؟ فرمایا: ان کے اور قیامت تک ہونے والے میرے اوصیاء کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ سلمان نے عرض کی: ہم کو بھی ان سے آگاہ کیجئے، فرمایا: علی میرے بھائی، میرے وزیر، میرے وصی، میرے وارث اور میری امت میں میرے خلیفہ ہیں اور میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں اور ان کی اولاد سے گیارہ امام ہوں گے، حسن و حسین اور پھر حسین کی اولاد سے نو امام یکے بعد دیگرے ہوں گے، قرآن ان کے ساتھ ہے اور وہ قرآن کے ساتھ ہیں وہ اس سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے اس پر بارہ بدری صحابہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی: ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ بات ہم نے رسولؐ سے ایسے ہی سنی ہے جیسے آپ نے بیان کی ہے نہ اس میں آپؑ نے ایک حرف کا اضافہ کیا ہے اور نہ کمی کی ہے۔

سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا: پھر علیؑ نے ابودرداء اور ابوہریرہ اور اپنے اطراف والوں سے فرمایا: لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ خدا نے اپنی کتاب میں فرمایا ﴿ انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهرکم تطهیرا﴾ اس کے بعد رسولؐ نے مجھے، فاطمہ اور حسن و حسین کو زیر کساء جمع کیا اور فرمایا: اے اللہ یہی میری عترتؑ ہیں اور میرے عزیز اور میرے اہل بیتؑ ہیں پس ان سے رجس کو دور رکھ اور انہیں اس طرح پاک رکھ جو پاک رکھنے کا حق ہے اس پر ام سلمہ نے عرض کی: اور

میں! آنحضرت نے فرمایا: تم خیر پر ہو لیکن یہ آیت خاص میرے بھائی علیؑ اور میری بیٹی فاطمہ اور میرے دونوں بیٹے حسن و حسین کی شان میں نازل ہوئی ہے اس میں ہمارے ساتھ کوئی غیر نہیں ہے اور اس میں ہمارے ساتھ حسین کی اولاد سے ہونے والے نو ائمہ ہیں۔ ان سب نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ بھی ام سلمہ نے ہم سے بیان کیا تو ہم نے اس سلسلہ میں رسولؐ اللہ سے دریافت کیا تو آپؐ نے ہم سے وہی بیان کیا جو ہم سے ام سلمہ نے بیان کیا تھا پھر علیؑ نے فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دیکر معلوم کرتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ خدا نے ﴿یا ایھا الذین آمنوا اتقو الله و کونوا مع الصادقین﴾ نازل کی تو سلمان نے عرض کی یارسول اللہ عام مراد ہے یا خاص فرمایا جن کو حکم دیا گیا ہے وہ عام ہیں کیونکہ مومنوں کی جماعت کو اس کا حکم دیا گیا ہے لیکن صادقین سے مراد خاص علی بن ابی طالب اور قیامت تک ہونے والے میرے اوصیاء مراد ہیں۔ اس حدیث میں وہ چیز بھی مذکور ہے جو ہم نے بیان نہیں کی ہے، بعض نے ائمہ کی تصریح کی ہے کہ نو ائمہ حسینؑ کی اولاد سے ہوں گے اور یہ ہم نے اس لئے نقل نہیں کیا ہے کہ جو ہم نے نقل کیا ہے وہی کافی ہے اور اسی حدیث کو غایت المرام میں غیبت نعمانی سے ابان سے دو طریقوں سے نقل کی ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے دوسرے باب کی ح ۱، ۳، ۶، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۹ اور ساتویں باب کی ح ا سے ۳۶ تک اور آٹھویں باب کی ح ا سے ۵۰ تک اور دوسری فصل کے نویں باب کی ح ا دسویں باب کی ح ۱، ۳، ۴ بارہویں باب کی ح ۲، ۳ چودھویں باب کی ح ا چوبیسویں باب کی ح ا چھٹی فصل کے پہلے باب کی ح ا اور چھٹی فصل کے نویں باب کی ح ا دلالت کر رہی ہے۔



ساتواں باب

اس چیز کے بیان میں کہ ائمہ بارہ ہیں اور ان میں سے نو امام حسینؑ کی اولاد سے ہوں گے اور ان میں نواں مہدیؑ ہے

اس باب میں ۱۰۷ حدیثیں ہیں

۱۔ کمال الدین۔ محمد بن موسیٰ بن المتوکل نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے انہوں نے موسیٰ بن عمران نخعی سے انہوں نے اپنے چچا حسین بن یزید سے انہوں نے حسن بن علی بن سالم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا۔ رسولؐ نے فرمایا: بیشک خدا نے زمین پر ایک نظر ڈالی تو اس سے مجھے منتخب کیا اور مجھے نبیؐ بنایا، پھر دوبارہ نظر ڈالی تو علی کو منتخب کیا اور انہیں امام بنایا اور مجھے یہ حکم دیا کہ میں علیؑ کو اپنا بھائی، ولی، وصی اور اپنا وزیر و خلیفہ بنالوں۔ پس علی مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں وہ میری بیٹی کے شوہر ہیں اور میرے نواسے، حسن وحسین، کے والد ہیں جان لو کہ خدا نے مجھے اور ان کو اپنے بندوں پر حجت قرار دیا ہے اور اس نے حسین کے صلب سے ایسے ائمہ کو قرار دیا ہے جو میرے امر کے ساتھ کھڑے ہوں گے اور میری وصیت کی حفاظت کریں گے ان میں سے نواں میرے اہل بیتؑ کا قائم اور میری امت کا مہدیؑ ہے وہ گفتار و کردار شکل وصورت میں سب

سے زیادہ مجھ سے مشابہہ ہوگا۔ایک طویل غیبت گمراہ کن حیرانی کے بعد ظہور کرے گا تا کہ حکم خدا کا اعلان کرے اور دینِ خدا کو ظاہر کرے اور خدا کی نصرت سے ان کی تائید ہوگی اور خدا کے فرشتوں کے ذریعہ ان کی مدد کی جائے گی، پھر وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پُر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔اسی حدیث کو علی بن محمد بن علی الخزاز نے کتاب کفایۃ الاثر میں اپنے استاد محمد بن علی سے انہوں نے محمد بن موسیٰ بن المتوکل سے نقل کیا ہے۔اور اسی کو ارشاد القلوب میں مفید سے مرفوع طریقہ سے عبداللہ بن عباس سے اس قول تک ''ان میں سے نواں میرے اہلبیتؑ کا قائم ہوگا'' نقل کیا ہے اور اسی کو غایت المرام میں نقل کیا ہے۔

۲۔کفایۃ الاثر۔ابوالمفضل محمد بن عبداللہ شیبانی نے ابویعلی محمد بن زہیر بن الفضل آملی سے انہوں نے ابوالحسین (ابوالحسن نخ) عمر بن حسین بن علی بن رستم سے انہوں نے ابراہیم بن الیسار الزیاد (الرمادی نخ) سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عطا بن سائب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولؐ اللہ سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں: میرے بعد امام بارہ ہیں ان میں سے نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور ان میں سے نواں مہدی ہے۔ابن شہر آشوب نے مناقب میں مرسل طریقہ سے ابن مسعود سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۳۔کفایۃ الاثر۔ابوعبداللہ الحسین بن محمد بن سعید بن علی الخزاعی نے ابوعبداللہ محمد بن محمد (احمد نخ) الصفوانی سے انہوں نے ابو ہاشم عمر ابن عبداللہ المقری سے انہوں نے عبداللہ بن حکیم المھذلی سے انہوں نے ابوبکر راہبی سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عطیہ عوفی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ حسینؑ سے فرماتے ہیں؛ تم امام فرزندِ امام اور برادر امام ہو اور تمہارے صلب سے نو امام ہوں گے اور ان میں نواں قائم ہے اور مناقب میں اسی کے مثل روایت کی ہے۔

۴۔کفایۃ الاثر۔ابوالمفضل شیبانی نے علی بن زکریا العدوی سے انہوں نے سلمہ بن قیس سے

انہوں نے علی بن عباس سے انہوں نے ابو الحیف (الحاف نخ) سے انہوں نے عطیہ عوفی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد بارہ امام ہوں گے ان میں سے نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور ان میں کا نواں قائم ہوگا خوش نصیب ہے وہ جوان سے محبت کرے۔

۵۔ کفایۃ الاثر۔ ان سے اور انہوں نے محمد بن جریر الطبری سے روایت کی ہے کہ میں نے ان کے سامنے پڑھا انہوں نے کہا ہم سے محمد بن یحییٰ البجلی نے انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے انہوں نے عطیہ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ حسین سے فرماتے ہیں: اے حسین تم امام ہو، امام کے بیٹے ہو اور امام کے بھائی ہو اور نو امام تمہارے صلب سے ہوں گے اور ان کا نواں قائم ہوگا۔ عرض کیا گیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! آپ کے بعد کتنے امام ہوں گے؟ فرمایا: بارہ نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے۔

۶۔ کفایۃ الاثر۔ احمد بن اسماعیل سلیمانی نے محمد بن ہشام بن سہیل سے انہوں نے محمد بن عمران کوفی سے انہوں نے حماد بن حازم مدنی سے انہوں نے عمران بن محمد بن سعید بن میتب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے اور انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امام ہوں گے، نو حسین کے صلب سے ہوں گے اور ان کا نواں قائم ہے پھر فرمایا ہم سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔

۷۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن حسن بن محمد نے حسین بن احمد بن العطار کوفی سے بغداد میں سنا کہ انہوں نے کہا: ہم ابو بکر، محمد بن موسیٰ بن مجاہد المقری کی مجلس میں شریک تھے ان میں ائمہ کا ذکر چھڑ گیا تو ابو بکر نے کہا: مجھ سے سلیمان بن حبۃ اللہ الشجری (سنجری نخ) نے بیان کیا۔ انہوں نے یحییٰ بن اکثم سے انہوں نے ابو عبد الرحمٰن مسعودی سے انہوں نے کثیر النوا سے انہوں نے عطیہ عوفی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد بارہ امام ہوں گے نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور ان کا نواں قائم ہے

۔اول الذکر سے اور انہوں نے حسین بن احمد سے انہوں نے ہارون بن عبد الحمید سے قطین کے گھر میں اور ہارون نے اپنے والد عبد الحمید سے انہوں نے صالح بن ابی الاسود سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عطیہ سے انہوں نے ابوسعید سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے، مگر انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ ان میں کا نواں ان کا قائم ہے۔

۸۔ کفایۃ الاثر۔ ابوالحسین محمد بن جعفر بن محمد التمیمی المعروف بہ ابن النجار کوفی نے ابن عباس احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے محمد بن محمد بن عبد اللہ بن الحسن (الحسین نخ) علوی الزیدی سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے ایاس بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوسعید خدری سے سنا کہ کہتے ہیں: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے ان میں سے نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور نواں انکا قائم و مہدی ہے۔ ان کے محب خوش نصیب اور ان کے دشمن بدنصیب ہیں۔

۹۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسین (الحسن نخ) بن محمد بن مندہ سے انہوں نے ابومحمد ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے احمد بن محمد سعید سے انہوں نے محمد بن سالم بن عبدالرحمٰن الازدی سے انہوں نے حسن بن ابی جعفر سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ابوذر غفاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا رسول اللہ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امام ہوں گے نو حسین کے صلب سے ہوں گے اور ان کا نواں ان کا قائم ہے پھر فرمایا: جان لو کہ وہ تمہارے درمیان کشتی نوح کی مانند ہیں؛ جو اس پر سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جس نے اس سے روگردانی کی وہ ڈوب گیا (ہلاک ہو گیا نخ) اور ایسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل میں باب حطہ اس حدیث کو مناقب میں ابوذر سے مرسل طریقہ سے نقل کیا ہے۔

۱۰۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسین بن محمد نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے محمد بن عامر الفرات سے انہوں نے حجاج بن منہال سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے عطاء بن سائب ثقفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سلمانؓ فارسی سے روایت

کی ہے کہ سلمان نے کہا: میں رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت حسن و حسین آپؐ کے پاس کھانا تناول کر رہے تھے اور رسولؐ ایک مرتبہ حسنؑ کے دہن میں لقمہ دیتے تھے اور ایک مرتبہ حسینؑ کے دہن میں لقمہ دیتے تھے۔ جب دونوں کھانا تناول کر چکے تو رسولؐ نے حسنؑ کو دوش پر اور حسینؑ کو زانو پر بٹھا لیا۔ پھر مجھ سے فرمایا: اے سلمان! تم ان سے محبت کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ ان سے کیسے محبت نہ کروں جب کہ آپؐ کے نزدیک ان کی یہ منزل ہے؟ فرمایا: اے سلمان" جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی در حقیقت اس نے خدا سے محبت کی اور اس کے بعد آپؐ نے حسین کے شانے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا یہ امام ہیں امام کے بیٹے ہیں اور ان کے صلب سے نیک امین اور معصوم نو امام ہوں گے اور نواں ان کا قائم ہے۔

۱۱۔ کمال الدین۔ سعد بن عبد اللہ نے یعقوب بن یزید سے انہوں نے حماد بن عیسٰی سے انہوں نے عبد اللہ بن مسکان سے انہوں نے ابان بن تغلب سے انہوں نے سلیم بن قیس ہلالی سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حسینؑ بن علی آپؐ کے زانو پر بیٹھے ہیں اور آپؐ ان کی آنکھیں چوم رہے ہیں اور ان کے دہن کو بوسہ دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: تم سید ہو، سید کے بیٹے ہو، تم امام ہو، امام کے بیٹے ہو اور امام کے بھائی ہو ائمہ کے باپ ہو تم حجت اللہ ہو، حجتِ خدا کے فرزند ہو اور ان نو حجتوں کے والد ہو جو تمہارے صلب سے ہوں گے اور ان کا نواں ان کا قائم ہے۔ اسی حدیث کو کفایۃ الاثر میں، محمد بن علی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد سے بالا سناد سلمان سے روایت کی ہے مگر یہ کہ کفایۃ الاثر میں یہ کہا ہے کہ آپؐ ان کی پیشانی کو بوسہ دے رہے تھے اور یہ لکھا ہے کہ تم سید ہو، سید کے بیٹے ہو، تم امام ہو، امام کے بیٹے ہو لیکن یہ نہیں لکھا ہے کہ تم امام کے بھائی ہو، اور یہ تحریر کیا ہے کہ تم حجت ہو اور حجت کے فرزند ہو اور طرائف میں مناقب خوارزمی سے اپنی اسناد کے ذریعہ سلیم سے اسی طرح اس کی روایت کی ہے جیسا کہ بحار میں ہے۔

اور اس بحار میں خصال و عیون سے بھی نقل کیا ہے اسی حدیث کو ینابیع المودۃ (ص ۲۵۸)

کتاب مودۃ القربیٰ کی مودۃ العاشر سے نقل کیا ہے اور ص ۴۹۲) پر مناقب خوارزمی سے انہوں نے اپنی سند سے سلیم سے انہوں نے سلمان سے مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے اور (ص ۴۴۵) پر نقل کیا ہے اور لکھا ہے: اس حدیث کی حموینی نے روایت کی ہے۔ المناقب المالیۃ میں بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ سلمان محمدی سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱۲۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن حسین نے محمد بن حسین بزوفری سے انہوں نے عبداللہ بن عامر کوفی سے انہوں نے محمد بن ابو مسروق نہدی سے انہوں نے خالد بن الیاس سے انہوں نے صالح بن ابو حسان سے انہوں نے صباح بن محمد سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول خدا نے فرمایا: میرے بعد اتنے ہی ائمہ ہوں گے جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے اور وہ بارہ تھے پھر حسینؑ کی کمر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: نو اس کے صلب سے ہوں گے اور نواں ان کا مہدی ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے ایسے ہی پر کریگا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، جہنم ان کے دشمنوں کے لئے ہے۔ اسی کو مناقب میں بغیر اسناد کے لفظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ سلمان سے نقل کیا ہے۔

۱۳۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالرزاق بن سلیمان بن غالب الازدی سے انہوں نے ابو عبداللہ الغنی حسن السمعانی سے انہوں نے عبدالوہاب بن حمام الحمیری سے انہوں نے ابن ابی شیبہ سے انہوں نے شریک الدین بن الربیع سے انہوں نے قاسم بن حسان سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ پر وہ مرض طاری تھا جس میں آپ نے رحلت پائی، جناب فاطمہؑ آپؐ کے سرہانے موجود تھیں، راوی کہتا ہے فاطمہ پر گریہ طاری ہوگیا یہاں تک کہ آپ کی آواز بلند ہوگئی، رسولؐ نے آنکھ اٹھا کر ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: میری پیاری فاطمہ تمہیں کس چیز نے رلا دیا؟ عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ میں آپؐ کے بعد تباہی سے ڈرتی ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: بیٹی گریہ نہ کرو، ہم اہل بیتؑ ہیں خدا نے ہم کو سات خصلتیں ایسی عطا کی ہیں کہ جو نہ ہم سے پہلے کسی کو عطا کی تھیں اور نہ ہمارے بعد کسی کو عطا ہوں گی خاتم النبیین ہم میں سے

ہے جو کہ خدا کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہے اور وہ تمہارا والد میں ہوں۔ اور وہ وصی جو تمام اوصیاء سے بہتر ہے اور خدا کے نزدیک ان سب سے زیادہ محبوب ہے وہ بھی ہمارا ہی ہے اور وہ تمہارے شوہر ہیں اور ہمارا شہید تمام شہداء سے بہتر اور خدا کے نزدیک ان سب سے زیادہ عزیز ہے اور وہ تمہارے چچا ہیں اور ہم ہی میں سے وہ بھی ہے جن کے دو پر ہیں کہ جن سے وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے ہیں اور وہ تمہارے ابن عم ہیں اور اس امت کے دو سبط ہیں اور وہ تمہارے بیٹے حسن و حسین ہیں اور عنقریب خدا حسینؑ کے صلب سے نو امین و معصوم پیدا کرے گا جب دنیا بلا و سختی میں گھر جائے گی فتنے پھوٹ پڑیں گے اور راستے قطع ہو جائیں گے۔ ایک دوسرے پر حملہ کرے گا۔ نہ کوئی بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور نہ کوئی چھوٹا بڑے کی تعظیم کرے گا۔ اس وقت خدا ہمارے مہدی کو بھیجے گا جو کہ حسینؑ کی نویں پشت میں ہوں گے وہ ضلالت و گمراہی کے قلعوں اور محلوں کو فتح کریں گے اور آخری زمانہ میں دین کے ساتھ قیام کریں گے بالکل اسی طرح، جس طرح میں نے ابتداء میں کیا تھا اور وہ زمین کو اسی طرح عدل سے پر کریں گے جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی اے فاطمہ! میرا دل نہ تڑپاؤ گریہ نہ کرو، خدا تم پر مجھ سے زیادہ مہربان ہے اور یہ تمہیں جو مجھ سے نسبت ہے اور میرے دل میں جو تمہاری منزلت ہے اس کے سبب ہے اور خدا نے تمہاری شادی ایسے شوہر سے کی کہ جو خاندانی شرافت کے لحاظ سے تمہارے خاندان میں بلند اور نسب کے لحاظ سے ان سب سے بلند اور رعایا پر ان میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور برابر تقسیم کرنے میں انہیں سب سے بڑا عادل اور معاملہ کو سمجھنے کے لئے ان سب سے زیادہ بابصیرت ہے میں نے خدا سے یہ درخواست کی ہے کہ میرے اہل بیتؑ میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملحق ہو۔ پھر تم میرا ہی ٹکڑا ہو، جس نے تمہیں اذیت دی درحقیقت اس نے مجھے اذیت دی، جابر کہتے ہیں رسولؐ کی وفات کے بعد فاطمہؑ بیمار ہو گئیں، صحابہ میں سے دو آدمی آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے بنتِ رسولؐ اللہ! کیسی طبیعت ہے؟ فرمایا: میرے مخلصو! کیا تم دونوں نے رسولؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے انہیں اذیت دی درحقیقت اس نے مجھے اذیت دی؟ ان دونوں نے کہا: ہاں۔ خدا کی قسم ہم نے یہ رسولؐ سے سنا ہے۔ فاطمہؑ نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند

کئے اور کہا: اے خدا گواہ رہنا ان دونوں نے مجھے اذیت دی اور میرا حق غصب کیا پھر ان کی طرف سے رخ پھیر لیا اور اس کے بعد دونوں سے کلام نہ کیا آپ اپنے والد کے پچھتر یا نوے دن تک زندہ رہیں پھر خدا نے انہیں آنحضرتؐ سے ملحق کر دیا۔ وضاحت اس مضمون کو عبارات و خصوصیات میں تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ بہت سے صحابہ نے نقل کیا ہے جیسا کہ روایت جابر سے نقل ہے اور سلمان سے دو روایت میں منقول ہے، جس کو ان سے کمال الدین میں اپنی سند سے سلیم بن قیس سے نقل کیا ہے۔

۱۴۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد بن مقولہ (متویہ نخ) نے ابوبکر بن عمر القاضی الجعانی سے انہوں نے نصر بن عبد اللہ الوشاء سے انہوں نے زید بن الحسن انماطی سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں ام سلمہ کے گھر رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر تھا کہ یہ آیت ﴿انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا﴾ نازل ہوئی تو نبیؐ نے حسن و حسین اور فاطمہؑ کو بلایا اور اپنے سامنے بٹھایا پھر علیؑ کو بلایا اور انہیں اپنے پیچھے بٹھایا اور فرمایا: اے اللہ یہی میرے اہل بیتؑ ہیں پس ان سے رجس کو دور رکھ۔ اور انہیں ایسا پاک رکھ جیسے پاک رکھنے کا حق ہے۔ ام سلمہ نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ میں بھی ان کے ساتھ ہوں فرمایا: تم خیر پر ہو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ خدا نے رجس کو دور رکھ کر اس عترتِ طاہرہ اور ذریتِ مبارکہ کو سرفراز کیا ہے۔ فرمایا: اے جابر کیوں نہ ہو یہ میری عترت میرے گوشت و خون سے ہیں میرے بھائی سید الاوصیاء اور میرے بیٹے بہترین اسباط اور میری بیٹی عورتوں کی سردار ہے اور مہدی بھی ہم ہی میں سے ہیں۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ مہدی کون ہیں؟ فرمایا: حسینؑ کی صلب سے یکے بعد دیگرے نو ائمہ ہوں گے اور نویں ان کے قائم ہیں وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی اور وہ تاویل کے لئے اسی طرح جنگ کریں گے جس طرح میں نے تنزیل کے لئے جنگ کی ہے۔

۱۵۔ کفایۃ الاثر۔ احمد بن محمد بن عبد اللہ الجوہری نے ابو ذرعہ عبد اللہ بن جعفر المیمونی سے

انہوں نے محمد بن مسعود سے انہوں نے مالک بن سلیمان (سلمان نخ) سے انہوں نے عمر بن سعید (سعد نخ) المقری (الخضری) سے انہوں نے شریک سے انہوں نے رکین بن ربیع سے انہوں نے قاسم بن حسان سے انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: حسن وحسینؑ بیمار ہوئے تو رسولؐ خدا ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے آپؐ نے دونوں کو اٹھایا اور بوسہ دیا پھر آسمان کی طرف ہاتھ بلند کئے اور عرض کی اے اللہ ساتوں آسمانوں اور ان چیزوں کے پروردگار جن پر یہ سایہ فگن ہیں اے ہواؤں اور ان سے پیدا ہونے والی چیزوں کے رب۔ اے اللہ! اے ہر چیز کے پروردگار، اے ہر چیز کے معبود، تو ایسا اول ہے کہ جس سے پہلے کچھ نہ تھا اور تو ایسا باطن ہے کہ تیرے سواء کچھ نہیں ہے۔ اے جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار، اے ابراہیم واسحٰق و یعقوب کے خدا، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنی عافیت کے ذریعہ ان پر کرم فرما۔ اور انہیں اپنی پناہ وحفاظت میں رکھ اور اپنی رحمت کے ذریعہ اور ہر برائی اور ڈراؤنی چیز کو ان سے دور رکھ پھر حسنؑ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: تم امام ہو اور ولی اللہ کے فرزند ہو اس کے بعد حسینؑ کی کمر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا تم امام ہو اور اپنے صلب سے ہونے والے نو ائمہ کے باپ ہو یہ ائمہ ابرار ہیں اور ان کا نواں قائم ہے جس نے ان (تم نخ) سے اور تمہاری ذریت سے ہونے والے ائمہ سے وابستگی اختیار کی تو وہ قیامت کے دن ہمارے ساتھ ہوگا اور جنت میں ہمارے ساتھ ہمارے درجہ میں ہوگا راوی کہتا ہے کہ دونوں نے رسولؐ کی دعا سے شفا پائی۔

۱۶۔ کفایۃ الاثر۔ حسن (حسین نخ) بن علی بن الحسن الرازی نے اسحٰق بن محمد بن خالویہ سے انہوں نے یزید بن سلیمان البصری سے انہوں نے شریک سے انہوں نے رکین بن الربیع سے انہوں نے قاسم بن حسان سے انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا: لوگو! کیا میں اس شخص کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں جو کہ جد وجدہ کے لحاظ سے سب سے بہتر ہے۔ ہم سب نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ ضرور کیجئے فرمایا: حسنؑ وحسینؑ، میں ان دونوں کا جد سید المرسلین ہوں اور جنت والوں کی عورتوں کی سردار خدیجہ ان کی جدہ ہیں۔ پھر

فرمایا، کیا میں اس کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں جو ماں، باپ کے لحاظ سے سب سے بہتر ہیں، ہم سب نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ: ضرور کیجئے فرمایا: حسن وحسین ہیں ان کے والد علی بن ابی طالب ہیں اور ان کی والدہ عالمین کی عورتوں کی سردار فاطمہ ہیں۔ کیا میں اس کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں جو چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب سے بہتر ہیں۔ ہم سب نے عرض کی ضرور کیجئے فرمایا: حسن وحسین ہیں ان کے چچا جعفر طیار اور پھوپھی ام ہانی جو علی کی بہن ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کیا میں اس کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں جو ماموں وخالہ کے لحاظ سے سب سے بہتر ہیں ہم سب نے عرض کی ضرور کیجئے اے اللہ کے رسولؐ فرمایا: ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہؐ اور ان کی خالہ زینب بنت رسول اللہؐ ہیں پھر رسولؐ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبانے لگے فرمایا: ان دونوں کے قاتلوں پر خدا اور اس کے فرشتے اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، صلب حسینؑ سے نیک، امین اور معصوم امام اور عدل کے ساتھ قیام کرنے والے ائمہ ہوں گے اور اس امت کے مہدی بھی ہم ہی میں سے ہوں گے جن کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ وہ کون ہیں فرمایا: وہ حسینؑ کی نویں پشت میں ہیں، حسین کے صلب سے نو ائمہ ابرار ہوں گے اور نویں ان کے مہدی ہوں گے جو دنیا (زمین نخ) کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

۱۷۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے شریف الحسین بن علی بن عبداللہ الموسوی القاضی سے انہوں نے محمد بن الحسین بن الحسن (الحفص نخ) سے انہوں نے علی بن المثنی سے انہوں نے حریز بن عبدالحمید الضبی سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم بن یزید السمان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسین بن علی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا، ایک اعرابی اسلام قبول کرنے کی غرض سے رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے ساتھ سوسمار بھی تھا جس کو اس نے صحراء سے شکار کیا تھا اور اپنی آستین میں رکھ لیا تھا، رسولؐ نے اس کے سامنے اسلام پیش کیا اس نے کہا: اے محمد! میں آپ پر ایمان نہیں لاؤں گا مگر یہ کہ یہ سوسمار آپ پر ایمان لے آئے یہ کہہ کر اس نے اپنی

آستین سے سوسمار نکلا سوسمار بھاگ نکلنے کے لئے مسجد سے باہر نکلا رسولؐ نے فرمایا: اے سوسمار میں کون ہوں وہ گویا ہوا۔ آپ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا: اے سوسمار تم کس کی عبادت کرتے ہو وہ گویا ہوا۔ میں اس کی عبادت کرتا ہوں جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور ذی روح کو پیدا کیا ہے اور ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا، موسیٰ سے گفتگو کی اور اے محمدؐ آپ کو برگزیدہ کیا۔ اعرابی نے کہا: اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وانک رسول اللہ حقا۔ اے اللہ کے رسولؐ اب مجھے یہ بتایئے کہ کیا آپ کے بعد بھی کوئی نبی ہوگا نبیؐ نے فرمایا: نہیں، میں خاتم النبیین ہوں، ہاں میرے بعد میری ذریت سے بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر امام ہوں گے جو حق وانصاف کے ساتھ قیام کریں گے ان میں اول علیؑ بن ابی طالب ہیں وہی میرے بعد امام وخلیفہ ہیں اور نو امام اس (حسینؑ) کے صلب سے ہوں گے یہ کہہ کر میرے سینہ پر ہاتھ رکھا اور قائم ان کا نواں ہے جو آخری زمانہ میں دین کے ساتھ قیام کرے گا جیسا کہ میں نے اول زمانہ میں قیام کیا ہے۔ پھر اعرابی نے یہ اشعار پڑھے:

الا یا رسول اللہ انک صادق   فبورکت مهدیا و بورکت هادیا

شرعت لنا الدین الحنیفی بعدما   عبدنا کامثال الحمیر الطواغیا

فیا خیر مبعوث و یا خیر مرسل   الیٰ الانس ثم الجن لبیک داعیا

فبورکت فی الاقوام حیا و میتا   و بورکت مولودا و بورکت ناشیا

اے اللہ کے رسولؐ آپؐ صادق وسچے ہیں؟ آپ ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہیں آپ نے ہمارے لئے سیدھا دین پیش کیا جبکہ ہم حمیر ایسے سرکشوں کی پوجا کرتے تھے۔

پس کتنے اچھے مبعوث اور کتنے بہترین مرسل ہیں پہلے انسانوں نے لبیک کہا اور پھر جناتوں نے، آپ زندگی میں اقوام کے درمیان بابرکت ہیں اور وفات کے بعد بھی، آپ کی پیدائش بھی بابرکت ہے اور تربیت بھی

راوی کہتا ہے پھر رسولؐ اللہ نے فرمایا: اے بنی سلیم کے بھائی کیا تمہارے پاس کچھ مال ہے؟

اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبوت کے ذریعہ سرفراز کیا اور رسالت سے مخصوص کیا ہے۔ بنی سلیم کے چار ہزار گھر ہیں لیکن ان میں مجھ سے زیادہ نادار کوئی نہیں ہے۔ رسولؐ نے اپنے اونٹ پر مال بار کر کے اس کے سپرد کر دیا جب وہ اپنی قوم میں لوٹ کر آیا تو اس نے اپنی قوم والوں کو پورا واقعہ سنایا۔ انہوں نے کہا: اعرابی ایک ناقہ کے طمع میں اسلام لایا ہے لہذا اعرابی نے اس میں سے کچھ نہ کھایا اور اگلے روز، رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی:

یا ایها المرء الذی لا نعدمه انت رسول الله حقا نعلمه

و دینک الاسلام دینا نعظمه نبقی مع الاسلام شیئا نقضمه

قد جئت بالحق و شیئا نطعمه

اے وہ شخص کہ جس کو ہم بھلا و مٹا نہیں سکتے، آپ اللہ کے برحق رسولؐ ہیں ہم جانتے ہیں اور آپ کا دین، دین اسلام ہے ہم اس کی تعظیم کرتے ہیں ہم ہمیشہ اسلام کے ساتھ رہیں گے آپ اسلام لے کر آئے کہ جس کی ہمیں ضرورت تھی۔

اس پر نبیؐ نے تبسم کیا۔ اور فرمایا: اے علی اعرابی کی حاجت پوری کر دو، راوی کہتا ہے کہ علی اسے فاطمہؑ کے گھر لے گئے اور اسے شکم سیر کیا اور اسے خرموں سے لدا ہوا ایک اونٹ دیا۔

۱۸۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن (الحسین نخ) بن محمد نے محمد بن الحسین بن الحکم الکوفی سے انہوں نے علی بن العباس بن الولید البجلی سے انہوں نے جعفر بن محمد الحمدی سے انہوں نے نصر بن مزاحم سے انہوں نے عبداللہ بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن الحسین سے انہوں نے حسین بن علی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ اللہ فرمایا کرتے تھے اور مجھے بشارت دیا کرتے تھے: اے حسین تم سید ہو سید کے فرزند ہو سادات کے والد اور تمہاری اولاد میں سے نو ابرار، امین اور معصوم امام ہیں اور نواں ان کا مہدی ہے (ان کا قائم ہے نخ) تم امام ہو، امام کے فرزند ہو اور ان نو ابرار ائمہ کے والد ہو

جو تمہارے صلب سے ہوں گے اور نواں ان کا مہدی ہے جو دنیا (زمین نخ) کو عدل وانصاف سے پر کرے گا اور آخری زمانہ میں اسی طرح قیام کرے گا جیسا کہ میں نے ابتدائی زمانہ میں قیام کیا تھا۔

۱۹۔ کفایۃ الاثر۔ ابوالمفضل نے ابوبکر محمد بن مسعود النیلی سے انہوں نے حسن (الحسین نخ) بن عقیل الانصاری سے انہوں نے ابو اسماعیل ابراہیم بن احمد سے انہوں نے عبداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے ابوخالد عمرو بن خالد سے انہوں نے زید بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے اور آپؑ نے اپنی پھوپھی زینب بنت علیؑ سے اور ان مخدرہ نے اپنی والدہ فاطمہ علیہا السلامؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب میرا بیٹا حسین پیدا ہوا تو میرے پاس رسولؐ اللہ تشریف لائے تو میں نے زرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر بچہ کو آنحضرت کو دیا، آپ نے زرد رنگ کا کپڑا پھینک دیا اور سفید کپڑا لیکر اس میں لپیٹ دیا پھر فرمایا: اے فاطمہ اسے لے لو، یہ امام ہے فرزندِ امام ہے اور نو ائمہ کے باپ ہیں اور ان کے صلب سے ائمہ ابرار ہوں گے اور نواں ان کا قائم ہے۔

۲۰۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن نے محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن قابوس القمی سے انہوں نے محمدؒ بن الحسنؒ سے انہوں نے یونس بن ظبیان سے انہوں نے جعفر بن محمدؑ سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علیؑ سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسینؑ سے انہوں نے اپنے والد حسینؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھ سے میری والدہ فاطمہؑ نے فرمایا: جب تم پیدا ہوئے تو رسولؐ اللہ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے تمہیں ایک زرد کپڑے میں لپیٹ کر آنحضرت کو دیدیا تو آنحضرتؐ نے اس زرد کپڑے کو پھینک دیا اور تمہیں سفید کپڑے میں لپیٹا اور تمہارے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی پھر فرمایا: اے فاطمہ! اسے لے لو کہ یہ ابوائمہ ہیں ان کی اولاد سے نو ائمہ ابرار ہوں گے اور نواں ان کا مہدی ہے۔

۲۱۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن (الحسین نخ) نے محمد بن الحسین الکوفی سے انہوں نے محمد بن علی بن زکریا سے انہوں نے عبداللہ بن الضحاک سے انہوں نے ہشام بن محمد سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عاصم بن عمر سے انہوں نے محمود بن لبید سے روایت کی ہے کہ جب رسولؐ کا انتقال ہو

گیا تو فاطمہ کا یہ وتیرہ ہوگیا تھا کہ آپ شہداء کی قبر پر جاتی تھیں اور حمزہ کی قبر پر جاکر گریہ کرتی تھیں چنانچہ جب کبھی میں حمزہ کی قبر پر جاتا تو وہاں آپ کو گریہ کناں پاتا تھا تو ٹھہر جاتا تاکہ آپ رولیں، جب خاموش ہوجاتی تھیں تو میں آپ کے قریب جاکر سلام کرتا اور عرض پرداز ہوتا خدا کی قسم آپ کی گریہ وزاری سے میرا قلب ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہے آپ نے فرمایا: اے ابوعمر مجھے رونے کا حق ہے کہ مجھے سب سے اچھے باپ رسول کا صدمہ پہنچا ہے۔ ہائے مجھے رسولؐ سے ملنے کا کتنا شوق ہے۔ پھر یہ شعر پڑھا۔

اذامات یوما میتا قل ذکرہ و ذکر ابی مذمات و اللہ اکثر

جب کوئی مرنے والا مر جاتا ہے تو اس کا ذکر کم ہوجاتا ہے لیکن جب سے میرے والد مرے ہیں خدا کی قسم ان کا ذکر زیادہ ہوگیا ہے۔

راوی کہتا ہے: میں نے عرض کی، میری سردار آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جس نے میرے سینہ میں طوفان مچا رکھا ہے فرمایا: پوچھو میں نے عرض کی کیا رسول نے اپنی وفات سے پہلے علیؑ کی امامت پر نص کردی تھی؟ فرمایا: تعجب ہے کیا تم نے غدیر خم کا واقعہ بھلا دیا؟! میں نے عرض کی وہ تو ہے لیکن مجھے اس چیز سے آگاہ فرمائیں جو آپؐ سے بیان کیا ہے تو آپؑ نے فرمایا: میں خدا کو گواہ کر کے کہتی ہوں۔ میں نے آپؐ سے سنا کہ کہتے ہیں: علی! ان سب سے بہتر ہیں جو میں تمہارے درمیان چھوڑ رہا ہوں وہ میرے بعد امام وخلیفہ ہیں اور میرے دونوں نواسے اور نو حسین کے صلب سے ائمہ ابرار ہوں گے اگر تم ان کا اتباع کرو گے تو ان کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے اور اگر ان کی مخالفت کرو گے تو تمہارے درمیان قیامت تک اختلاف رہے گا۔ میں نے عرض کی میری سردار تو انہوں نے اپنے حق سے کیوں پہلو تہی کر لی ہے۔ فرمایا: اے ابوعمر رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے: امام کی مثال کعبہ کی سی ہے کہ لوگ اس کے پاس جاتے ہیں وہ کسی کے پاس نہیں جاتا ہے (یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ علی کی مثال) پھر فرمایا: خدا کی قسم اگر وہ حق کو اس کے اہل کے پاس ہی رہنے دیتے اور اپنے نبیؐ کی عترت کا اتباع کرتے تو خدا کے بارے میں کوئی بھی اختلاف نہ کرتا اور ان میں ایک

سلف کے بعد دوسرا وارث بنتا رہتا یہاں تک کہ ہمارا قائم قیام کرتا جو کہ حسینؑ کی نویں پشت میں ہے لیکن ان لوگوں نے اس کو آگے بڑھایا جس کو خدا نے پیچھے رکھا تھا اور اس کو پیچھے ہٹایا جس کو خدا نے مقدم کیا تھا یہاں تک کہ جب انہوں نے رسول کو لحد میں لٹا دیا اور قبر میں دفنا دیا تو اپنی خواہش سے خلیفہ چن لیا اور اپنی من مانی کی پس تباہی ہے ان لوگوں کے لئے کیا انہوں نے نہیں سنا کہ خدا فرماتا ہے: ﴿و ربک یخلق ما یشاء و یختار ما کان لهم الخیرة﴾ تمہارا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اختیار کرتا ہے اور ان کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ بلکہ انہوں نے سنا لیکن جیسا کہ خدا کا ارشاد ہے: ''فانها لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور'' پس اس نے ان کی آنکھوں کو اندھا نہیں کیا بلکہ ان کے دلوں کو اندھا کر دیا جو کہ ان کے سینوں میں ہے: افسوس کہ انہوں نے دنیا کے بارے میں اپنی امیدوں کو بڑھا لیا اور اپنی اجل کو بھول گئے لہذا تباہی ان کے لئے ہے اور ان کے اعمال بے کار ہو گئے، میں خوشحالی و فراوانی کے بعد بدحالی و سختی سے تیری پناہ چاہتی ہوں۔

۲۲۔ کمال الدین۔ ماجیلویہ نے اپنے چچا سے انہوں نے محمد بن علی الکوفی سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے مفضل بن عمر سے انہوں نے جابر بن یزید سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن سمرہ سے ایک حدیث میں نقل کیا ہے کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ: مجھے نجات کی ہدایت کر دیجئے فرمایا: اے سمرہ! جب خواہشوں میں اختلاف اور رایوں میں تفرقہ ہو جائے تو اس وقت تم علیؑ بن ابی طالب سے متمسک ہو جانا کیونکہ وہ میرے بعد میری امت کے امام اور ان کے درمیان خلیفہ ہیں وہ فاروق ہیں جو حق و باطل کے درمیان فرق کرتے ہیں جو ان سے سوال کرتا ہے اس کا جواب دیتے ہیں اور جو ان سے ہدایت چاہتا ہے اس کی ہدایت کرتے ہیں اور جو ان کے پاس حق تلاش کرتا ہے اسے مل جاتا ہے اور ان کے پاس ہدایت ڈھونڈتا ہے وہ اس کے سامنے آجاتی ہے اور جو ان کے پاس پناہ لیتا ہے وہ اسے محفوظ رکھتے ہیں، جس نے ان کا دامن تھام لیا اس نے نجات پائی اور جس نے ان کی اقتداء کی انہوں نے اسکو ہدایت کی تم میں سے جس

نے ان سے صلح ومحبت کی وہ محفوظ رہا اور جس نے ان کی بات نہ مانی اور ان سے دشمنی کی وہ ہلاک ہوا، اے سمرہ! علیؑ مجھ سے ہیں اور ان کی روح میری روح سے اور ان کی طینت میری طینت سے ہے وہ میرے بھائی ہیں اور میں ان کا بھائی ہوں اور وہ میری بیٹی (فاطمہ جو کہ اولین وآخرین میں سے سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں) کے شوہر ہیں اور ان کی اولاد سے میری امت کے دو امام اور جنت کے جوانوں کے سردار حسن وحسین ہیں اور نو امام حسینؑ کے صلب سے ہوں گے ان کا نواں میری امت کا قائمؑ ہے جو زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی، اس حدیث کو مذکورہ اسناد سے ہی امالی میں نقل کیا ہے۔

۲۳۔ کمال الدین۔ محمد بن ابراہیم بن اسحٰق نے محمد بن احمد الھمدانی سے انہوں نے محمد بن ہشام سے انہوں نے علی بن الحسن۔ الحسین نخ۔ سا تخ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حسن عسکریؑ سے سنا کہ فرمایا: مجھ سے میرے والد نے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا کہ رسولؐ نے علی بن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علی! تم سے وہی محبت رکھے گا جو حلال زادہ ہوگا اور تم سے وہی بغض رکھے گا کہ جس کی پیدائش صحیح نہ ہوگی۔ اور تم سے وہی محبت کرے گا جو مومن ہوگا اور وہی دشمنی کرے گا جو کافر ہوگا۔ اس پر عبداللہ بن مسعود کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! ہم آپ کی حیات میں علیؑ کے بغض وعداوت کے ذریعہ یہ جان لیتے تھے کہ کس کی پیدائش صحیح نہیں ہے اب یہ بتائیے آپ کی حیات کے بعد کافر اور جائز پیدائش والے کی کیا پہچان ہے جبکہ وہ زبان سے اسلام کا اظہار کرتا ہے اور اپنے باطن کی باتوں کو چھپا کر رکھتا ہے۔ فرمایا: اے مسعود کے فرزند! میرے بعد علی بن ابی طالب تمہارے امام اور تمہارے درمیان میرے خلیفہ ہیں، جب وہ گذر جائیں گے تو میرے بیٹے حسن تمہارے امام ہیں اور تمہارے درمیان میرے خلیفہ ہیں اور جب وہ نہ رہیں گے تو میرے بیٹے حسین تمہارے امام اور تمہارے درمیان میرے خلیفہ ہیں پھر حسین کی اولاد سے نو افراد یکے بعد دیگرے تمہارے امام اور تمہارے درمیان میرے خلیفہ ہیں اور ان کا نواں ان کا قائم اور میری امت کا قائم ہے جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ

ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔ اس حدیث کو بحار میں کافی سے اپنی سند کے ساتھ حسن بن علی سے اور آپؑ نے اپنے آباء سے نقل کیا ہے۔ احتجاج وغایۃ المرام میں اسی اسناد کے ساتھ علی بن الحسن السائح سے نقل کیا ہے۔

۲۴۔ کمال الدین۔ ابن البرقی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد سے انہوں نے محمد داؤد سے انہوں نے محمد بن الجارود سے انہوں نے ابن نباتہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ایک دن امیر المومنین اپنے بیٹے حسن کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے ایک روز رسولؐ اللہ ہمارے پاس تشریف لائے اور میرا ہاتھ ان کے ہاتھ میں اسی طرح تھا، اور فرمارہے تھے: میرے بعد میرا یہ بھائی ساری مخلوق سے بہتر اور ان کا سردار ہے یہ میرے بعد ہر مسلمان کا امام ہے اور ہر مومن کا مولا ہے جان لو اب میں یہ کہتا ہوں کہ میرے بعد ساری مخلوق سے افضل اور ان کا سردار میرا یہ بیٹا ہے اور میری وفات کے بعد یہ ہر مسلمان کا امام اور ہر مومن کا مولا ہے واضح رہے میرے بعد ان پر اسی طرح ظلم کیا جائے گا جس طرح رسولؐ کے بعد مجھ پر ظلم کیا گیا ہے اور حسن کے بعد ساری مخلوق سے افضل اور ان کا سردار میرے اس بیٹے کا بھائی ہے اپنے بھائی کے بعد وہ مظلوم ہے وہ کربلا کی زمین پر قتل کیا جائیگا جان لو کہ روز قیامت وہ اور ان کے اصحاب شہداء کے سردار ہوں گے اور حسین کے بعد ان کے صلب سے نو افراد ہوں گے جو روئے زمین پر خدا کے خلیفہ اور اس کے بندوں پر اس کی حجت اور اس کی وحی پر اس کے امین مسلمانوں کے ائمہ مومنوں کے پیشوا اور پرہیز گاروں کے سردار ہیں ان کا نواں قائم ہے کہ جس کے ذریعہ خدا زمین کو اس کے تاریک ہونے کے بعد منور کرے گا اور ستم کے بعد اس کو عدل کا مرکز بنادے گا اور جہالت کے بعد اس پر علم کو رواج دے گا۔ قسم اس ذات کی جس نے میرے بھائی محمد کو نبیؐ بنا کر بھیجا اور مجھ کو امامت سے مخصوص کیا ہے اس سلسلہ میں آسمان سے روح الامین جبرئیل کی زبان سے وحی نازل ہوئی ہے ایک شخص نے رسولؐ اللہ سے آپ کے بعد ہونے والے ائمہ کے بارے میں سوال کیا اور اس وقت میں وہاں موجود تھا آپؐ نے فرمایا: "و السماء ذاتِ

البروج" بروج والے آسمان کی قسم وہ اتنے ہیں جتنے بروج، شب و روز اور مہینوں کے رب کی قسم، وہ اتنے ہیں جتنے مہینے، سائل نے معلوم کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ وہ کون ہیں؟ رسولؐ نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا ان میں سے پہلا یہ ہے اور آخری مہدی ہے، جس نے ان کو دوست رکھا اس نے مجھ کو دوست رکھا اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے ان کا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا، جس نے ان کو پہچان لیا اس نے مجھ کو پہچان لیا انہیں کے ذریعہ خدا اپنے دین کی حفاظت کرے گا انہیں کے وسیلہ سے شہروں کو آباد کرے گا انہیں کے واسطہ سے بندوں کو رزق دے گا ان کے واسطہ سے آسمان سے پانی برسائے گا اور انہیں کے وسیلہ سے زمین سے اس کی برکتیں نکالے گا۔ یہی میرے برگزیدہ (میرے اوصیاء نخ)۔ میرے خلیفہ ہیں اور مسلمانوں کے امامؑ اور مومنوں کے مولا ہیں۔ اسی حدیث کو اسی سند کے ساتھ غایت المرام میں نقل کیا ہے۔

۲۵۔ کمال الدین۔ ماجیلویہ نے علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن معبد سے انہوں نے حسین بن خالد سے انہوں نے علی بن موسیٰ رضا سے اور آپؑ نے اپنے آباء کرام علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا جو یہ چاہتا ہے کہ میرے دین کو اختیار کرے اور میرے بعد کشتی نجات پر سوار ہو تو اسے چاہئے کہ علی بن ابی طالب کی اقتداء کرے اور ان کے دشمنوں کو دشمن سمجھے اور ان کے دوست کو دوست سمجھے کیونکہ وہ میری زندگی اور میری وفات کے بعد میری امت میں میرے وصی و خلیفہ ہیں اور میرے بعد ہر مسلمان کے امیر (امام نخ) اور ہر مومن کے امیر ہیں، ان کی بات میری بات ہے اور ان کا امر میرا امر ہے، ان کی نہی میری نہی ہے ان کا تابع میرا تابع ہے، ان کا ناصر میرا ناصر ہے اور ان کو چھوڑنے والا مجھ کو چھوڑنے والا ہے۔ پھر رسولؐ نے فرمایا: جو شخص میرے بعد علیؑ کو چھوڑ دے گا وہ روز قیامت مجھے نہیں دیکھے گا اور میں اس کو نہیں دیکھوں گا اور جو شخص علیؑ کی مخالفت کرے گا خدا اس پر جنت کو حرام کر دے گا اور آگ کو اس کا ٹھکانا قرار دے گا اور یہ بہت برا ٹھکانا ہے، اور جو علیؑ سے الگ ہو جائے گا خدا روز حشر اس کی پرواہ نہیں کریگا اور جو علیؑ کی

مدد کرے گا خدا اس دن اس کی مدد کرے گا جس دن وہ اس سے ملاقات کرے گا اور نزول کے وقت اس کی حجت کی تلقین کرے گا پھر فرمایا: اور علیؑ کے بعد حسن و حسینؑ میری امت کے دو امام ہیں اور جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور ان کی والدہ جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں اور ان کے والد سید الاوصیاء ہیں اور حسینؑ کے صلب سے نو امام ہوں گے ان کا نواں قائم ہے ان کی طاعت میری طاعت ہے ان کی نافرمانی، میری نافرمانی ہے اپنے بعد ان کی فضیلت کا انکار کرنے والوں اور ان کی حرمت کو ضائع کرنے والوں کی میں خدا سے شکایت کروں گا، میری عترت اور میری امت کے ائمہ کی مدد اور سرپرستی کے لئے خدا کافی ہے اور ان کے حق کا انکار کرنے والوں سے انتقام لینے والا ہے۔ اور عنقریب ظلم کرنے والوں کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ پلٹائے جائیں گے۔

اسی حدیث کو غایت المرام میں ابراہیم بن محمد الحموینی سے نقل کیا ہے علماء عامہ میں پایہ کے علماء نے اپنی سند سے علی بن موسیٰ الرضاؑ سے روایت کی ہے۔

۲۶۔ کمال الدین۔ احمد بن زیاد بن جعفر نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن معبد سے انہوں نے حسین بن خالد سے انہوں نے ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا سے اور آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے اور آپ نے اپنے آباء کرام سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا میں خلقِ خدا کا سردار ہوں اور میں جبرئیل و اسرافیل حاملانِ عرش اور خدا کے تمام ملائکہ مقربین اور خدا کے انبیاء، مرسلین سے افضل ہوں، میں شفاعت اور حوض کا مالک ہوں میں اور علیؑ اس امت کے باپ ہیں، جس نے ہم دونوں کا اقرار و اعتراف کیا، اس نے خدا کو مان لیا اور جس نے ہمارا انکار کر دیا اس نے خدا کا انکار کر دیا اور علیؑ کی نسل سے میری امت کے دو سبط اور جنت کے جوانوں کے سردار حسن و حسین ہیں اور حسین کی اولاد سے نو امام ہوں گے ان کی اطاعت میری اطاعت اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔ ان کا نواں قائم و مہدی ہے۔

۲۷۔ ماجیلویہ نے اپنے چچا سے انہوں نے برقی سے انہوں نے کوفی سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے مفضل سے انہوں نے ثمالی سے انہوں نے ابوجعفر سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسینؑ سے

آپؑ نے اپنے والد حسینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں اور میرے بھائی اپنے جد رسولؐ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے مجھے اپنے زانو پر بٹھالیا اور بھائی حسن کو دوسرے زانو پر بٹھایا، پھر ہمیں بوسہ دیا اور فرمایا: میرے باپ قربان تم دونوں امام ہو، سبطین۔ (صالحین نخ) ہو، میری اور تمہارے والد اور تمہاری والدہ کی طرف سے خدا نے تمہیں منتخب کیا ہے اور اے حسین تمہارے صلب سے نو افراد کو منتخب کیا ہے اور ان میں نواں قائم ہے اور فضیلت میں خدا کے نزدیک وہ سب برابر ہیں۔ اس حدیث کو دلائل الامۃ میں اپنی سند سے ابوحمزہ سے اور انہوں نے امام محمد باقر سے بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۲۸۔ کمال الدین۔ ہمارے اصحاب میں سے اکثر نے محمد بن ہمام سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے احمد بن حلال سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے سعید بن غزوان سے انہوں نے ابو بصری سے انہوں نے امام صادقؑ سے اور آپ نے اپنے آباء کرام سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: بیشک خدا نے ایام میں سے جمعہ کو، مہینوں میں رمضان کو اور راتوں میں سے شب قدر کو منتخب کیا ہے اور مجھے تمام انبیاء پر برگزیدہ کیا ہے اور میری طرف سے علیؑ کو منتخب کیا ہے اور انہیں تمام اوصیاء پر فضیلت دی ہے اور علی کی اولاد سے حسن وحسین کو برگزیدہ کیا ہے اور حسین کی طرف سے ان کی نسل سے اوصیاء کو منتخب کیا ہے وہ تنزیل۔ قرآن۔ غالیوں کی تحریف سے محفوظ رکھیں گے باطل پرستوں کے انتحال اور گمراہ لوگوں کی تاویل سے محفوظ رکھیں گے۔ ان میں نواں قائم ہے وہ ان کا ظاہر بھی ہے اور ان کا باطن بھی ہے، اس حدیث کو نعمانی نے اپنی کتاب غیبت میں اپنی سند سے ابوبصیر سے اور انہوں نے ابوعبداللہ سے نقل کیا ہے۔ اور دلائل الامامۃ میں اپنی سند سے، جو کہ ابوبصیر سے متصل ہے اور انہوں نے ابوعبداللہ سے اس سے ملتی جلتی حدیث کو نقل کیا ہے۔

۲۹۔ بحارالانوار۔ میں اختصاص سے اور اس میں محمد بن احمد علوی سے انہوں نے احمد بن علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: سلمان فارسی

نے کہا: میں نے حسین بن علی علیہما السلام کو نبیؐ کی آغوش میں دیکھا کہ آنحضرتؐ ان کی آنکھوں کو بوسہ دے رہے ہیں اور ان کے ہونٹ چوم رہے ہیں اور فرما رہے ہیں۔ تم سید ہو، ابن سید ہو، سادات کے باپ ہو، تم حجت ہو، حجت کے فرزند ہو اور حجج کے باپ ہو، تم امام ہو، امام کے بیٹے ہو اور اپنے صلب سے ہونے والے نو ائمہ کے باپ ہو ان میں نواں قائم ہے۔

۳۰۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن محمد بن سعید الخزاعی نے احمد بن محمد بن سعید سے کوفہ میں اور انہوں نے جعفر بن علی بن نجیح سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن میمون سے انہوں نے مسعودی ابو عبد الرحمٰن سے انہوں نے محمد بن عبداللہ الفزاری سے انہوں نے ابو خالد الواسطی سے انہوں نے زید بن علی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا۔ مجھ سے ابو علی بن الحسین نے بیان کیا اور انہوں نے اپنے والد سے حسین بن علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: اے حسین تم امام ہو، امام کے بھائی اور امام کے فرزند ہو اور تمہاری اولاد سے نو امین معصوم ہوں گے اور ان کا نواں مہدی ہے، ان کو دوست رکھنے والا خوش نصیب اور ان سے بغض رکھنے والا بد بخت ہے۔

۳۱۔ بحار الانوار۔ میں عیون اخبار الرضا سے، ہمدانی سے انہوں نے علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے غیاث بن ابراہیم سے انہوں نے امام صادقؑ سے آپؑ نے اپنے آباء کرام سے انہوں نے حسین بن علی سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے امیر المومنینؑ سے رسولؐ اللہ کے اس قول ﴿ انی مخلف فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی ﴾ کے بارے میں سوال کیا کہ عترت کون ہے؟ فرمایا: میں حسن و حسین اور نو افراد حسینؑ کی اولاد سے اور ان کا نواں مہدی اور قائم ہوگا نہ وہ کتاب خدا کو چھوڑیں گے اور نہ وہ ان سے جدا ہوگا یہاں تک کہ وہ حوض کوثر پر رسولؐ کے پاس پہنچیں گے۔ اعلام الوریٰ میں ایسی ہی حدیث نقل کی ہے اور اس حدیث کو کمال الدین میں اسی اسناد سے امام صادقؑ اور آپؑ کے آباء سے نقل کیا ہے۔

۳۲۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن (الحسین نخ) نے محمد بن الحسین الکوفی سے انہوں نے احمد بن ہود بن ابی ہراشہ ابو سلیمان الباہلی سے انہوں نے ابراہیم بن اسحٰق بن ابی بشر نہاوندی سے

انہوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے انہوں نے ابو مریم عبدالغفار بن القاسم سے روایت کی ہے کہ ، انہوں نے کہا: میں اپنے مولا امام محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؑ کے پاس آپ کے اصحاب میں سے بھی کچھ لوگ موجود تھے کہ اسلام کا ذکر چھڑ گیا۔ میں نے عرض کی: کون سا اسلام افضل ہے فرمایا: جس کے ہاتھ اور زبان سے مومن محفوظ رہیں۔ میں نے عرض کی: کون سا اخلاق افضل ہے؟ فرمایا: صبر و سخاوت، میں نے عرض کی: کن مومنوں کا ایمان زیادہ کامل ہے؟ فرمایا جو زیادہ خوش اخلاق ہیں۔ میں نے عرض کی کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا: جو اپنے گھوڑے کو پے کر دے اور اپنا خون بہا دے۔

میں نے عرض کی: کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا: طویل قنوت والی۔ میں نے معلوم کیا۔ کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: تمہارا ان چیزوں کو چھوڑنا جو خدا نے تمہارے اوپر حرام کی ہیں۔ میں نے عرض کی بادشاہ کے پاس جانے کے بارے میں آپؑ کیا فرماتے ہیں: فرمایا میں مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔ میں نے عرض کی: اکثر میں شام کا سفر کرتا ہوں اور ابراہیم بن الولید بادشاہ کے پاس جاتا ہوں۔ فرمایا: اے عبدالغفار تمہارا بادشاہ کے پاس جانا تمہیں تین چیزوں: دنیا کی محبت، موت کو بھلانے اور خدا کی مقدر کردہ چیزوں پر تمہارے کم راضی ہونے کی طرف بلائے گا۔ میں نے عرض کی : فرزندِ رسولؐ: میں بال بچوں دار ہوں اور نفع حاصل کرنے کے لئے وہاں تجارت کرتا ہوں۔ تو اس سلسلہ میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: اے عبدالغفار! میں تمہیں دنیا سے دست بردار ہونے کا حکم نہیں دے رہا ہوں۔ بلکہ گناہوں کو چھوڑنے کا حکم دے رہا ہوں، کیونکہ دنیا کو چھوڑ دینا فضیلت ہے اور گناہوں کو چھوڑنا فریضہ ہے اور تم فضیلت کسب کرنے سے زیادہ فریضہ پورا کرنے کے محتاج ہو۔ راوی کہتا ہے پھر میں نے آپؑ کے دست مبارک اور پیروں کو بوسہ دیا اور عرض کی فرزندِ رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا وجہ ہے کہ ہمیں سوائے آپ کے کہیں صحیح علم نہیں ملتا ہے اور اب جبکہ میں بوڑھا ہو گیا اور میری ہڈی کمزور ہو گئی ہے لیکن آپ حضرات میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس پر خوشی منائی جا سکے بلکہ میں آپ حضرات کو قتل اور آوارہ وطن ہوتے اور خوف زدہ دیکھتا ہوں اور

میں مدتوں سے آپ کے قائم کے انتظار میں ہوں، سوچتا ہوں آج ظہور کریں گے یا کل ظہور فرمائیں گے۔ فرمایا: اے عبدالغفار! ہمارے قائم میری ساتویں پشت میں ہیں اور یہ ان کے ظہور کا زمانہ نہیں ہے اور دیکھو مجھ سے میرے والد نے ان سے ان کے پدر نے اور ان سے ان کے آباء نے بیان کیا ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امام ہوں گے بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر، ان میں سے نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور نویں قائم ہیں، وہ آخری زمانہ میں ظہور کریں گے اور اس زمانہ کو عدل سے پر کریں گے جبکہ وہ ظلم و ستم سے بھر چکا ہوگا۔ میں نے عرض کی فرزندِ رسولؐ آپ کے بعد کون ہوگا؟ فرمایا: میری اولاد کے سردار ابوالائمہ جعفر ہیں جو قول و فعل میں صادق ہیں۔ اور اے عبدالغفار تم نے بہت اہم سوال کیا ہے اور اس کے جواب کے اہل ہو۔ پھر فرمایا: جان لو کہ علم کی کنجی سوال ہے اس کے بعد یہ شعر پڑھا:

شفاء العمى طول السوال و انما — تمام العمى طول السكوت علىٰ الجهل

زیادہ سوال کرنے میں اندھے پن کے لئے شفاء ہے اور جہالت کے ہوتے ہوئے زیادہ خاموش رہنا مکمل اندھا پن ہے۔

۳۳۔ غیبت نعمانی۔ علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے ابن غزوان سے انہوں نے ابوبصیر سے انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حسین بن علیؑ کی نسل سے نو امام ہوں گے ان میں نواں قائم ہے۔ اسی حدیث کو شیخ نے کتاب الغیبت میں ہمارے بعض علماء سے انہوں نے کلینی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور اسی کو کافی میں اپنی سند سے ابوبصیر سے اور اسی کی بحار میں الخصال سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے علی بن ابراہیم سے اور دلائل الامامۃ میں اپنی سند سے ابوبصیر سے انہوں نے ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ فرمایا: ہم میں سے حسین بن علیؑ کے بعد نو امام ہوں گے اور ان کا نواں قائم ہے اور وہ ان میں افضل ہیں۔

۳۴۔ کمال الدین۔ مظفر علوی نے جعفر بن محمد بن مسعود سے انہوں نے احمد بن علی بن کلثوم

سے انہوں نے حسن بن علی الدقاق سے انہوں نے محمد بن احمد بن ابی قتادہ سے انہوں نے احمد بن ہلال سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے سعید بن غزوان سے انہوں نے ابو بصیر سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حسین بن علیؑ کے بعد ہم میں سے نو امام ہوں گے اور ان کا نواں قائم ہے۔

۳۵۔ نفس الرحمٰن ۔ ابوعبداللہ بن احمد محمد بن عیاش نے کتاب، مقتضب الاثر، میں ابوعبداللہ محمد بن اسحٰق بن عبدالعزیز الخراسانی العدل سے انہوں نے احمد بن عبید بن ناصح سے انہوں نے ابراہیم بن الحسن بن یزید الصمدانی سے انہوں نے محمد بن آدم سے انہوں نے اپنے والد آدم سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے سلمان فارسیؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم رسول کی خدمت میں حاضر تھے اور حسین بن علی آپ کے زانو پر بیٹھے تھے آپؐ نے ان کے چہرہ پر نظر کی اور ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! تم سید ہو، تم امام ہو اور نو ائمہ کے باپ ہو ان میں نواں ان کا قائم ہے اور ان کا امام ہے اور ان میں سب سے بڑا عالم، زیادہ فیصلہ کرنے والا اور ان سے افضل ہے۔

۳۶۔ کشف الیقین ۔ مسند احمد بن حنبل میں ہے نبیؐ نے حسینؑ کے بارے میں فرمایا: یہ میرا بیٹا امام، امام کا بھائی اور نو ائمہ کا باپ ہے اور ان میں نواں قائم ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک اور دوسری فصل کے دسویں باب کی ح ۱، ۳، ۴۔ بارہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ چودھویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱ و ۲ سترہویں باب کی ح ۳ اٹھارہویں باب کی ح ۲ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ و ۲، ۴، ۵ اکیسویں باب کی ح ۱ و ۲ چوبیسویں باب کی ح ۱ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱۱ اور ساتویں فصل کے نویں باب کی ح ۱ دلالت کر رہی ہے۔

❁❁❁❁❁

آٹھواں باب

بارہ اماموںؑ کے اسماء

اس باب میں ۵۰ حدیثیں ہیں

ا۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۴۰۔ میں کتاب فرائد السمطین سے اپنی سند سے مجاہد سے اور انہوں نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ نعثل نامی یہودی آیا اور کہنے لگا: اے محمدؐ! میں آپ سے چند چیزوں کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے ایک زمانہ سے میرے سینہ میں ہلچل مچا رکھی ہے اگر آپ نے مجھے ان کا جواب دے دیا تو میں آپ کے ہاتھ پر اسلام لے آؤں گا۔ فرمایا: اے ابوعمارہ سوال کرو۔ اس نے کہا: اے محمدؐ! اپنے رب کی توصیف بیان کیجئے: آپؐ نے فرمایا: اس کی توصیف اسی طرح کی جا سکتی ہے جس طرح اس نے خود اپنی توصیف کی ہے اور پھر اس خالق کی تعریف کیسے کی جا سکتی ہے جس نے عقلوں کو اسے درک کرنے سے، اوہام کو اسے پانے سے اور خطور کو اسے محسوس کرنے اور آنکھوں کو اس کا احاطہ کرنے سے عاجز کر دیا ہے خدا تعریف کرنے والوں کی تعریف و توصیف سے بلند و برتر ہے وہ اپنے قرب میں دور اور اپنے دور میں قریب ہے وہ کیف کو کیف بنانے والا اور این۔ کہاں۔ کو این۔ کہاں۔ قرار دینے والا ہے پس یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کہاں ہے وہ کیفیت اور اینونیت کو ختم کرنے والا ہے وہ ایک اور بے نیاز ہے جیسا کہ اس نے خود اپنی تعریف کی ہے اور وصف بیان کرنے والے اس کی توصیف تک نہیں پہنچ سکتے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا

ہےاور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے، نعثل نے کہا: اے محمد! آپ نے صحیح فرمایا: آپ اپنے اس قول "انہ واحد لا شبیہ لہ" کی وضاحت فرمایئے اس نے کہا کیا معبود ایک اور انسان ایک نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ واحد حقیقی ہے معنی میں ایک ہونے کے لحاظ سے۔ یعنی اس کا جزء ہے اور نہ وہ مرکب ہے اور انسان واحد ہے معنی میں دو ہونے کے لحاظ سے وہ روح اور بدن سے مرکب ہے۔ نعثل نے کہا: آپ نے صحیح فرمایا۔ یہ بتایئے کہ آپؐ کا وصی کون ہے؟ کیونکہ کوئی نبی نہیں گذرا مگر یہ کہ اس کا وصی ہوا ہے ہمارے نبی موسیٰ بن عمران نے یوشع بن نون کو اپنا وصی بنایا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: میرے وصی علی بن ابی طالب ہیں اور ان کے بعد میرے نواسے حسن وحسین اور پھر حسین کے صلب سے نو وصی ہوں گے۔ نعثل نے کہا: اے محمد! مجھے ان کے نام بتایئے۔ فرمایا: جب حسین دنیا سے گذر جائیں گے تو ان کے بیٹے علی ہونگے اور جب علی گذر جائیں گے تو ان کے فرزند محمد ہوں گے اور جب محمد کا انتقال ہو جائے گا تو ان کے بیٹے جعفر ہوں گے اور جب جعفر وفات پا جائیں گے تو ان کے فرزند موسیٰ ہوں گے اور جب موسیٰ گذر جائیں گے تو ان کے بیٹے علی ہوں گے اور جب علی وفات پا جائیں گے تو ان کے فرزند محمد ہوں گے اور جب محمد کی رحلت ہو جائیگی تو ان کے بیٹے علی ہوں گے اور جب علی گذر جائیں گے تو ان کے فرزند حسن ہوں گے اور جب حسن دنیا سے اٹھ جائیں گے تو ان کے فرزند، حجت، محمد مہدی ہوں گے یہ بارہ ہیں۔ نعثل نے کہا: مجھے یہ بتایئے کہ علی اور حسن وحسینؑ کی موت کیسے ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا: علی سر پر ضربت لگنے سے قتل ہوں گے، اور حسن کو زہر سے قتل کیا جائے گا اور حسین کو ذبح کیا جائیگا، نعثل نے کہا: ان کا ٹھکانہ کہاں ہے؟ فرمایا: جنت میں میرے درجہ میں نعثل نے کہا: اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ و اشھد انھم الاوصیاء بعدک. میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور یہ ہستیاں۔ آپؐ کے بعد وصی ہیں۔ بیشک ہم نے پہلی کتابوں میں اور اس چیز میں کہ جس کی موسیٰؑ بن عمران نے ہم کو وصیت کی ہے اس میں بھی یہ دیکھا ہے کہ آخری زمانہ میں ایک نبی آئیگا جس کا نام احمد اور محمد ہوگا وہ خاتم الانبیاء ہوگا ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور ان کے بعد ان کے بارہ

اوصیاء ہوں گے ان میں سے اول اس نبی کے ابن عم اور داماد ہیں اور دوسرے، تیسرے ان کی اولاد سے دو بھائی ہیں، اول کو نبی کی امت تلوار سے قتل کرے گی دوسرے کو زہر سے اور تیسرے کو ان کے اہل بیت کے ساتھ ایک جماعت عالم غربت میں تلوار سے ایسے قتل کرے گی جیسے بھیڑ کے بچہ کو ذبح کیا جاتا ہے۔ وہ قتل پر صبر کریں گے تا کہ ان کے درجات اور ان کے اہل بیتؑ و ذریت کے درجات بلند ہو جائیں اور اپنے دوستوں اور پیروؤں کو جہنم سے بچا سکیں ان میں سے نو امام تیسرے۔ کی اولاد ۔ میں سے ہوں گے یہ اسباط کی تعداد کے برابر بارہ ہیں۔ کیا آپؑ اسباط کو جانتے ہیں؟ فرمایا: ہاں! وہ بارہ تھے ان میں سے پہلے لادی بن برخیا ہیں وہ بنی اسرائیل سے ایک مرتبہ غائب ہو گئے تھے پھر واپس آئے تو خدا نے ان کے ذریعہ ان کی شریعت کو ظاہر و غالب کیا جو کہ مٹ چکی تھی پھر انہوں نے قرسطیا بادشاہ سے جنگ کی یہاں تک کہ بادشاہ کو قتل کر دیا آپؐ نے فرمایا: میری امت میں وہ سب کچھ ہوگا جو بنی اسرائیل میں ہو چکا ہے اور میری اولاد میں سے بارہواں غیبت اختیار کرے گا یہاں تک کہ انہیں کوئی بھی نہیں دیکھ سکے گا۔ میری امت پر ایک زمانہ آئے گا کہ اس وقت اسلام کا نام ہی رہ جائے گا اور قرآن کے حروف ہی باقی بچیں گے اس وقت خدا ان کو خروج کی اجازت دے گا اور ان کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا کرے گا اور اس کی تجدید کرے گا ان سے محبت کرنے والا اور ان کی پیروی کرنے والا خوش نصیب ہے اور ان سے دشمنی رکھنے والے اور ان کی مخالفت کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے خوش نصیب ہے وہ جو ان کے راستہ پر گامزن ہوا پھر نعثل نے یہ اشعار پڑھے:

صلی الا له ذوا لعلی علیک یا خیر البشر — انت النبی المصطفی و الهاشمی المفتخر

بکم هدانا ربنا و فیک نرجو ما امر — و معشر سمّیتهم ائمة اثنا عشر

حباهم رب العلی ثم اصطفا هم من کدر — قد فاز من والاهم و خاب من عادی الزهر

آخر هم یسقی الظما و هو الامام المنتظر — عترتک الاخیار لی و التابعین ما امر

من کان عنهم معرضا فسوف تصلاه سقر

اے خیر البشر آپؐ پر بلند و برتر خدا درود بھیجتا ہے آپ برگزیدہ و چنے ہوئے نبیؐ ہیں اور قابل فخر ہاشمی ہیں ہمارے پروردگار نے آپ کے ذریعہ ہماری ہدایت کی اور آپ ہی میں وہ بھی ہے جس کا حکم دیا گیا ہے اور معاشرہ انہیں ائمہ اثنا عشر کہتا ہے۔ رب اعلیٰ ان سے قریب ہوا پھر انہیں رجس سے پاک و صاف رکھا، ان سے محبت کرنے والا کامیاب ہو گیا اور ان سے دشمنی رکھنے والا گھاٹے میں رہا۔ ان کا آخر پیاسوں کو سیراب کرے گا اور وہ امام منتظرؑ ہیں آپ کی برگزیدہ عترت مجھے اور اتباع کرنے والوں کو حکم دے جس نے ان سے اعراض کیا وہ عنقریب جہنم میں جائیگا۔

یہی حدیث کفایۃ الاثر میں ابوالمفضل محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب شیبانی سے احمد بن مطرف بن سواد بن الحسین القاضی البستی سے ابو حاتم مہلبی مغیرہ بن محمد بن مہلب سے عبدالغفار بن کثیر کوفی سے ابراہیم بن حمید سے ابو ہاشم سے مجاہد سے ابن عباس سے کچھ اختلاف اور بعض الفاظ کی تقدیم و تاخیر کے ساتھ نقل کی گئی ہے اور اسی کی غایۃ المرام میں حموینی سے اپنی سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ ابوالحسن بن علی بن الحسین نے ابو محمد بن موسیٰ تلعکبری سے انہوں نے حسن بن علی بن زکریا العدوی بصری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم المستنر رکی سے انہوں نے حسین بن سعید بن الہیثم سے انہوں نے اجلح الکندی سے انہوں نے افلح بن سعید سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے طاؤس یمانی سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ حسن آپ کے دوش پر اور حسین زانو پر بیٹھے ہیں آپؐ انہیں چوم رہے ہیں اور بوسہ دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: اے اللہ! تو اسے دوست رکھ جو انہیں دوست رکھے اور اس کو دشمن سمجھ جو ان سے دشمنی رکھے پھر فرمایا: اے ابن عباس! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کی ڈاڑھی ان کے خون سے رنگین ہے یہ پکار رہے ہیں لیکن جواب نہیں دیا جا رہا ہے یہ مدد مانگ رہے ہیں لیکن مدد نہیں کی جا رہی ہے میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ ایسا کون کریگا؟

فرمایا: میری امت کے شریر لوگ خدا انہیں میری شفاعت نصیب نہ کرے پھر فرمایا: اے ابن عباس جو ان کا حق پہچانتے ہوئے ان کی زیارت کرے گا اس کے لئے ہزار حج اور ہزار عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا جان لو کہ جس نے ان کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی اور جس نے میری زیارت کی گویا اس نے خدا کی زیارت کی اور خدا پر زائر کا حق یہ ہے کہ وہ اسے آگ کے عذاب میں مبتلا نہ کرے گا۔ آگاہ ہو جاؤ ان کے قبہ کے نیچے دعا کی مقبولیت اور ان کی تربت میں شفاء ہے اور ائمہ ان کی اولاد سے ہوں گے ابن عباس نے کہا کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ کے بعد کتنے امام ہوں گے؟ فرمایا: عیسیٰ کے حواریوں، موسیٰ کے اسباط اور بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر ہوں گے۔ میں نے عرض کی: اے رسولؐ! وہ کتنے تھے؟ فرمایا: وہ بارہ تھے اور میرے بعد امام بھی بارہ ہی ہوں گے ان میں سے پہلے علی بن ابی طالب اور ان کے بعد میرے نواسے حسن و حسین، حسین کے بعد ان کے فرزند علیؑ، اور ان کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے محمد اور ان کی رحلت کے بعد ان کے فرزند جعفر اور ان کے گذر جانے کے بعد ان کے فرزند موسیٰ ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے علی اور ان کے دنیا سے جانے کے بعد ان کے فرزند محمد اور ان کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے علی اور ان کے دنیا سے گذر جانے کے بعد ان کے بیٹے حسن اور ان کے دنیا سے اٹھ جانے کے بعد ان کے پسر حجت ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! میں نے یہ نام ہرگز نہیں سنے ہیں۔ فرمایا: اے ابن عباس! میرے بعد یہی ائمہ ہیں یہ امین، معصوم نجباء اور اخیار ہیں، اے ابن عباس جو شخص قیامت کے دن ان کے حق کی معرفت کے ساتھ آئے گا میں اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں پہنچاؤں گا اور اے ابن عباس جو ان کا انکار کرے گا یا ان میں سے کسی ایک کو قبول نہیں کرے گا گویا اس نے میرا انکار کر دیا اور مجھے قبول نہیں کیا اور جس نے میرا انکار کیا اور مجھے تسلیم نہ کیا گویا اس نے خدا کا انکار کر دیا اور اس کو قبول نہیں کیا اے ابن عباس عنقریب لوگ دائیں بائیں کو اختیار کریں گے جب ایسا ہو تو تم علی اور ان کی جماعت کا اتباع کرنا کیونکہ وہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے اور یہ دونوں۔ علی اور حق۔ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس

پہنچیں گے۔ اے ابن عباس ان کی ولایت میری ولایت ہے اور میری ولایت خدا کی ولایت ہے ان کی جنگ میری جنگ ہے اور میری جنگ خدا کی جنگ ہے اور ان کی صلح میری صلح ہے اور میری صلح خدا کی صلح ہے پھر رسولؐ نے فرمایا: وہ نور خدا کو اپنے منھ سے بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ اس کو پسند نہیں کرتا ہے وہ اپنے نور کو ضرور کامل کرے گا خواہ کافروں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبد اللہ بن المطلب اور احمد بن محمد بن عبید اللہ بن الحسن بن عیاش، جوہری نے محمد بن لاحق یمانی سے، انہوں نے ادریس بن زیاد السبیعی سے انہوں نے اسرائیل بن یونس بن ابی اسحٰق السبیعی سے انہوں نے جعفر بن زبیر سے انہوں نے قاسم بن سلیمان سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے خطبہ دیا اور فرمایا لوگو! میں عنقریب تم سے جدا ہونے والا اور تمہیں چھوڑ کر غیب میں جانے والا ہوں میں تمہیں اپنی عترت کے بارے میں نیک وصیت کرتا ہوں۔ یعنی اس کے ساتھ نیک برتاؤ کرنا۔ خبردار بدعت کے قریب نہ جانا کیونکہ ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی اور اس کو اختیار کرنے والا جہنمی ہے لوگو! جو سورج کو گم کردے اسے چاند سے وابستہ ہو جانا چاہئے اور جو چاند کو کھو دے اسے فرقدین سے وابستہ ہونا چاہئے اور جو فرقدین کو گم کردے (ایک نسخہ میں ہے کہ) جب تم فرقدین کو گم کردو۔ تو تمہیں میرے بعد چمکنے والے ستاروں سے وابستہ ہونا چاہئے یہ میں اپنی بات کہتا ہوں۔ اور خدا سے اپنے اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔ پھر جب منبر سے اتر آئے تو میں آپؐ کے پیچھے، پیچھے چلا یہاں تک کہ آپ عائشہ کے گھر میں داخل ہوئے میں بھی آپؐ کے پاس پہنچ گیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں باپ آپ پر قربان میں نے آپؐ کی زبان سے سنا کہ جب تم سورج کو گم کردو تو چاند سے وابستہ ہو جانا اور جب چاند کو گم کردو تو فرقدین سے تمسک کرو اور جب فرقدین نہ رہیں تو چمکنے والے ستاروں سے وابستہ ہو جاؤ تو یہ بتایئے کہ سورج کیا ہے یا چاند کیا ہے فرقدین کیا ہے اور نجوم الزاہرہ کیا ہیں فرمایا: سورج میں ہو، چاند علیؑ ہیں، جب تم مجھے گم کر دو تو میرے بعد علی سے تمسک کرو اور فرقدین حسن و حسین ہیں پس جب چاند کو گم کردو تو ان۔ (حسنؑ و حسینؑ) سے تمسک کرو اور

نجوم الزاہرہ نو ائمہ ہیں جو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور ان میں نویں مہدی ہیں، میرے بعد یہی اوصیاء اور خلفاء ہیں نیکوں کے امام ہیں ان کی تعداد یعقوب کے اسباط اور عیسیٰ کے حواریوں کے برابر ہے، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ مجھے ان کے نام بتایئے: فرمایا: ان کے اول اور ان کے سردار علی بن ابی طالبؑ اور میرے دونوں نواسے ہیں اور ان دونوں کے بعد زین العابدین علی بن الحسین علیہما السلام ہیں اور ان کے بعد انبیاء کے علم کی تہ تک پہنچنے والے محمد بن علی ہیں، پھر صادق جعفر بن محمد اور ان کے بعد ان کے فرزند کاظم ہیں جنہیں موسیٰ ابن عمران کہا گیا ہے اور علی ہیں جو سرزمین خراسان میں شہید کئے جائیں گے پھر ان کے فرزند محمد اور دو صادق علی و حسن ہیں اور حجت القائم ہیں جو اپنی غیبت میں منتظر رہیں گے یہ میری عترت میرے خون اور میرے گوشت سے ہیں، ان کا علم میرا علم ہے اور ان کا حکم میرا حکم ہے اور ان کے بارے میں جو مجھے اذیت دے گا خدا اسے میری شفاعت نصیب نہیں کرے گا۔

۴۔ کفایۃ الاثر۔ احمد بن اسماعیل سلیمانی اور محمد بن عبداللہ شیبانی نے محمد بن حمام سے انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک سے انہوں نے حسن۔ ایک نسخہ کے مطابق حسین۔ بن محمد بن سماعہ سے انہوں نے احمد بن حرث سے انہوں نے مفضل بن عمر سے انہوں نے یونس بن ظبیان سے انہوں نے جابر بن یزید جعفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا کہ کہہ رہے تھے: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر آیت "یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم" نازل کی تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو پہچان لیا ہے یہ اولی الامر کون ہیں کہ جن کی اطاعت کو خدا نے آپ کی اطاعت سے متصل کیا ہے؟ فرمایا: یہ میرے خلیفہ اور مسلمانوں کے امام ہیں ان میں پہلے علی بن ابیطالب پھر حسن، پھر حسین، پھر علی بن الحسین، پھر محمد بن علی جو توریت میں باقر کے نام سے مشہور ہیں اور اے جابر تم عنقریب ان سے ملاقات کرو گے۔

جب ان سے ملاقات ہو تو میرا اسلام کہنا۔ پھر صادق، جعفر بن محمد ہیں، پھر موسیٰ بن جعفر، پھر علی

بن موسیٰ پھر محمد بن علی، پھر علی بن محمد پھر حسن بن علی پھر میرا نام اور میری کنیت ہے وہ روئے زمین پر خدا کی حجت ہیں اور اس کے بندوں میں اس کا ذخیرہ ابن حسن بن علی ہیں، انہیں کے ہاتھوں پر خدا زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو فتح کرے گا اور یہی ہیں جو اپنے شیعوں اور دوستوں سے غائب رہیں گے اور اس غیبت میں ان کی امامت کا اقرار وہی کرے گا جس کے دل کو خدا نے ایمان کے لئے آزمالیا ہے۔ جابر کہتے ہیں: اے اللہ کے رسولؐ! کیا ان کی غیبت کے دوران ان کے شیعوں کو ان سے فائدہ پہنچے گا؟ فرمایا: بالکل اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبیؐ بنایا۔ ایک نسخہ میں ہے۔ جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنایا۔ شیعہ ان کے نور سے روشنی پائیں گے اور ان کی غیبت کے زمانہ میں ان سے ایسے ہی مستفید ہوں گے جس طرح لوگ بادل میں چھپے ہوئے سورج سے مستفید ہوتے ہیں اے جابر یہ خدا کے پوشیدہ رازوں میں سے ہے اور علم خدا کے خزانوں میں سے ایک ہے اسے اس کے اہل ہی سے بتانا۔ جابر بن یزید کہتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ انصاری علی بن الحسینؑ کی خدمت میں پہنچے جب وہ اس حدیث کو سنا رہے تھے اسی وقت محمد بن علی باقر زنان خانے سے باہر آئے اور آپ کے سر پر اونی ٹوپ تھی اس وقت آپ بچہ تھے جب جابر نے انہیں دیکھا تو ان کا ان کے جوڑ جوڑ کانپنے لگا اور ان کے بدن کا رونگٹا کھڑا ہو گیا ان کی طرف محبت سے دیکھا اور کہا: بچہ آگے آیئے تو وہ آگے آئے کہا پیچھے جایئے وہ پیچھے ہٹ گئے جابر نے کہا کعبہ کے رب کی قسم: رسولؐ کی عادات ہیں پھر اٹھے اور ان کے قریب گئے اور کہا: بچہ آپ کا کیا نام ہے؟ فرمایا محمد کہا کس کے فرزند ہو؟ فرمایا: علی بن الحسین، جابر نے کہا: میں آپ کے قربان، آپ ہی باقر ہیں۔ فرمایا: ہاں مجھے پھر آپؑ نے کہا وہ چیز دیجئے جو رسولؐ نے آپ کے سپرد کی تھی، جابر نے کہا: مولا! مجھے رسولؐ نے بشارت دی تھی کہ میں اس وقت تک زندہ رہوں گا جب تک آپ سے ملاقات نہیں ہوگی۔ اور یہ فرمایا تھا کہ جب تمہاری (امام محمد باقر) سے ملاقات ہو تو ان سے میرا اسلام کہنا تو میرے مولا رسولؐ نے آپ کو سلام کہلایا ہے۔ ابوجعفر نے فرمایا: اے جابر! رسولؐ پر سلام ہو جب تک زمین و آسمان باقی ہیں اور تم پر بھی کہ تم نے سلام پہنچایا۔ اس کے بعد جابر۔ مسلسل۔ آپ کے پاس جاتے اور آپ سے

علم حاصل کرتے تھے۔ ایک روز محمد بن علی نے جابر سے کوئی بات معلوم کی تو جابر نے کہا: خدا کی قسم رسولؐ کی منع کی ہوئی چیز میں داخل نہیں ہوا ہوں یقیناً مجھے رسولؐ نے یہ خبر دی ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد ان کے اہل بیتؑ میں سے آپ حضرات ہدایت کرنے والے امام ہیں، طفلی میں سب سے بڑے عالم اور بزرگی میں بھی سب سے بڑے عالم ہیں فرمایا: انہیں سکھانے کی کوشش نہ کرو کہ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں ابو جعفر نے فرمایا: میرے جد رسولؐ نے صحیح فرمایا بیشک میں ان چیزوں کو تم سے زیادہ جانتا ہوں جن کو میں نے تم سے معلوم کیا ہے، خدا کی قسم مجھے بچپنے ہی میں حکم عطا کیا گیا ہے یہ ہمارے اوپر خدا کا فضل اور ہم اہل بیت پر اس کی رحمت ہے، اسی کی ابن بابویہ نے، کمال الدین میں ہمارے بہت سے راویوں، کہ جن میں محمد بن ہمام جیسے راوی شامل ہیں، سے مختصر اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے اسی کو مختصر طور پر ینابیع المودۃ میں ص ۴۹۴ پر جابر کی طرف نسبت دیتے ہوئے مناقب سے نقل کیا ہے۔

۵۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسین۔ ایک نسخہ میں۔ حسن۔ بن مندہ نے ابو محمد ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن یعقوب کلینی سے انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے سلمہ بن الخطاب سے انہوں نے محمد بن خالد الطیالیسی سے انہوں نے سیف بن عمیرہ اور صالح بن عقبہ سے اور ان سب نے علقمہ بن محمد الحضرمی سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے حسین بن علی علیہما السلام سے فرمایا: تمہارے صلب سے نو امام ہوں گے ان میں سے اس امت کے مہدی بھی ہیں۔ جب تمہارے والد شہید ہو جائیں گے تو ان کے بعد حسن اور حسن کی زہر خورانی کے بعد تم اور جب تم شہید ہو جاؤ گے تو تمہارے بیٹے علی اور جب وہ گذر جائیں گے تو ان کے بیٹے محمد اور جب محمد کی وفات ہو جائے گی تو ان کے فرزند جعفر اور جب جعفر کی رحلت ہو جائے گی تو ان کے پسر موسیٰ اور جب موسیٰ دنیا سے اٹھ جائیں گے تو ان کے فرزند علی اور جب علی کی رحلت ہو جائے گی تو ان کے پسر محمد اور جب محمد دنیا سے گذر جائیں گے تو ان کے فرزند علی اور جب علی دنیا سے اٹھ جائیں گے تو ان کے پسر حسن اور جب حسن دنیا سے اٹھ

جائیں گے تو ان کے بعد حجت زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم جور سے بھری ہوگی۔

۶۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسین بن محمد نے ابو محمد ہارون بن موسیٰ سے ماہ ربیع الاول ۳۸۱ھ میں ابو علی محمد بن ہمام سے عامر بن کثیر بصری سے حسن بن محمد بن ابو شعیب الحرانی سے مسکین بن بکر بن ۔ ابی نخ۔ بسطام سے انہوں نے شعبہ۔ سعید نخ۔ بن الحجاج سے ہشام بن زید سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے ہارون حیدر بن محمد بن نعیم سمرقندی نے ابی النصر محمد بن مسعود عیاشی سے انہوں نے یوسف بن تخت ۔ مجت نخ، مشحت نخ۔ بصری سے انہوں نے اسحٰق بن الحریث سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں، ابوذر، سلمان، زید بن ثابت اور زید بن ارقم نبیؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ حسن وحسین داخل ہوئے رسولؐ نے دنوں کو چوما پھر ابوذر اٹھے اور دونوں کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور واپس آ کر ہمارے پاس بیٹھ گئے تو ہم نے ان سے آہستہ سے کہا: اے ابوذر آپ رسولؐ اللہ کے اصحاب میں بزرگ ہیں آپ (ایک نسخہ میں ہے کہ میں نے رسولؐ اللہ کے اصحاب میں سے ایک بزرگ آدمی کو دیکھا جو دو بچوں کی تعظیم کے لئے کھڑا ہوا) بنی ہاشم کے بچوں کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اور جھک کر ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے ہیں ابوذر نے کہا: ہاں جو ان کے بارے میں میں نے رسولؐ اللہ سے سنا ہے وہ تم بھی سن لیتے تو تم اس سے زیادہ کرتے جو میں نے کیا ہم نے کہا اے ابو ذر تم نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول کو علیؑ اور ان دونوں کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا ہے: اے علی! خدا کی قسم اگر کوئی آدمی نماز پڑھے اور روزہ رکھے یہاں تک کہ بھیگی ہوئی مشک کی مانند ہو جائے تو تمہاری محبت اور تمہارے دشمنوں سے بیزاری کے بغیر اس کی نماز و روزہ اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا اے علی! جس نے تمہاری محبت کے ذریعہ اللہ سے توسل کیا تو اللہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ناامید نہ لوٹائے اے علی! جس نے تم سے محبت کی اور تم سے تمسک کیا حقیقت

میں اس نے مضبوط ذریعہ کو اختیار کر لیا ہے راوی کہتا ہے کہ پھر ابوذر اٹھے اور نکل گئے، ہم رسولؐ کے قریب گئے اور عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ کے بارے میں ابوذر نے ہم سے ایسا ایسا کہا ہے۔ رسولؐ نے فرمایا کہ ابوذر نے سچ کہا ہے سچ خدا کی قسم ابوذر سے زیادہ سچے آدمی کا زمین نے بوجھ نہیں اٹھایا اور آسمان نے سایہ نہیں ڈالا ہے۔ خدا کی قسم زمین نے بوجھ نہیں اٹھایا اور آسمان نے سایہ نہیں ڈالا ایسے آدمی پر جو ابوذر سے زیادہ صادق و سچا ہو۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد رسولؐ نے فرمایا: مجھے اور میرے اہل بیتؑ کو اللہ نے آدم کی خلقت سے سات ہزار سال قبل خلق کیا پھر ہمیں آدم کے صلب میں منتقل کیا گیا پھر ہم کو پاک مردوں کے اصلاب سے پاک عورتوں کے رحموں میں منتقل کیا جاتا رہا میں۔ راوی۔ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول پس آپ اور علیؑ کہاں تھے؟ فرمایا: ہم عرش کے نیچے نور کا پرتو تھے، ہم اللہ کی تسبیح و تمجید کرتے تھے پھر فرمایا جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا اور میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا تو جبریل نے مجھے چھوڑ دیا تو میں نے کہا: میرے دوست جبریل تم ایسی جگہ میرا ساتھ چھوڑ رہے ہو! جبریل نے کہا اے محمد میں اس مقام سے آگے نہیں بڑھ سکتا ہوں ورنہ میرے پر جل جائیں گے پھر مجھے خدا نے اپنی مشیت کے مطابق نور میں داخل کیا اس کے بعد خدا نے مجھ پر وحی کی اے محمد میں نے زمین پر نظر ڈالی تو آپ کو منتخب کیا اور آپ کو نبی قرار دیا، پھر دوبارہ دیکھا تو علی کو منتخب کیا اور انہیں آپ کا وصی آپ کے علم کا وارث اور آپکے بعد امام قرار دیا ہے اور آپ دونوں کے اصلاب سے پاک ذریت اور معصوم ائمہ پیدا کروں گا جو میرے علم کے خزینہ دار ہوں گے اگر آپ نہ ہوتے تو دنیا و آخرت کو پیدا نہ کرتا اور نہ جنت و جہنم کو اے محمد! کیا آپ انہیں دیکھنا چاہتے ہیں؟ میں نے عرض کی ہاں اے رب! اپنے سر کو بلند کرو، میں نے سر بلند کیا تو اس وقت میں نے علی، حسن و حسینؑ، علی بن الحسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد، حسن بن علی اور حجت کے انوار کو دیکھا جو ان کے درمیان چمکتے ہوئے ستارے کی مانند چمک رہا تھا۔ میں نے عرض کی: اے پروردگار یہ کون ہیں اور یہ کون ہے؟ فرمایا: اے محمد یہ وہ پاک ہستیاں ہیں جو آپ کے صلب سے ہیں اور آپ کے بعد

امام ہوں گے اور یہ وہ حجت ہے جو زمین کو عدل و انصاف سے پر کرے گا اور مومن لوگوں کے دلوں کو شفاء بخشے گا، راوی کہتا ہے۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ نے تو عجیب بات سنائی ہے آپؐ نے فرمایا اس سے زیادہ تعجب والی بات تو یہ ہے کہ جو قومیں میری زبان سے یہ بات سن رہی ہیں وہ خدا کی ہدایت کے بعد پچھلے پاؤں لوٹ جائیں گی اور ان۔ ائمہ طاہرین۔ کے بارے میں مجھے اذیت دیں گی انہیں کیا ہو گیا ہے خدا انہیں میری شفاعت نصیب نہ کرے۔ اسی کو دیلمی نے مفید سے مرفوع طریقہ سے انس سے ارشاد القلوب میں نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں کہا ہے حسن بن علی۔ والحجہ بن الحسن۔ چمک رہے ہیں۔

۷۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ نے جابر۔ رجاء نخ۔ بن یحییٰ العبر قائی سے انہوں نے یعقوب بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے ساقِ عرش پر لکھا ہوا دیکھا، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہے، محمد اللہ کے رسول ہیں۔ میں نے علی کے ذریعہ ان کی تائید اور انہیں کے وسیلہ سے ان کی مدد کی اور میں نے نور سے لکھے ہوئے بارہ نام دیکھے، جو اس طرح ہیں۔ علی بن ابی طالب اور میرے دو نواسے ان دونوں کے بعد نو ائمہ: علی علی علی تین بار محمد محمد دو بار جعفر د موسیٰ، حسن اور حجت ان کے درمیان درخشاں ہے۔ میں نے عرض کی: اے میرے رب کن اشخاص کے اسماء ہیں تو مجھے میرے رب نے ندادی یہ تمہاری ذریت سے اوصیاء ہیں، میں انہیں کے سبب ثواب دوں گا اور انہیں کے باعث عقاب کروں گا۔

۸۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ اور قاضی ابوالفرج المعافا بن زکریا بغدادی اور حسن بن محمد بن سعید اور حسن بن علی بن الحسن الرازی، سب۔ نے ابو علی محمد بن ھمام بن سہیل کاتب سے انہوں نے حسن بن محمد بن جمہور العمی سے انہوں نے اپنے والد محمد بن جمہور العمی سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سعید بن ابراہیم سے انہوں نے عبد الرحمٰن الاعرج سے

انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں، ابوبکر، عمر، فضل بن عباس زید بن حارثہ اور عبداللہ بن مسعود رسولؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ حسین بن علی علیہما السلام داخل ہوئے رسولؐ نے انہیں پکڑ لیا اور ان کا بوسہ لیا۔

اور ان کے منہ پر منہ رکھا اور فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت کر جو ان سے محبت کرے، اے حسین تم امام امام کے بیٹے اور تمہاری اولاد سے نو امام ہوں گے نیک امام، آنحضرتؐ سے عبداللہ بن مسعود نے کہا، یہ کون امام ہیں جن کا آپؐ نے صلب حسین میں ذکر کیا ہے؟ آپؐ نے سکوت اختیار کیا پھر سر بلند کر کے فرمایا: اے عبداللہ تم نے بہت بڑا سوال کیا ہے لیکن میں تمہیں جواب دوں گا۔ حسینؑ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا میرے اس بیٹے کے صلب سے بابرکت بیٹا پیدا ہوگا جس کا نام ان کے جد کے نام پر علی ہوگا، انکو عابد اور نور زاہدین کے نام سے یاد کیا جائیگا اور علی کے صلب سے خدا ایک بیٹا پیدا کرے گا اس کا نام میرا نام ہوگا اور وہ مجھ سے سب سے زیادہ مشابہہ ہوگا اور علم کی تہ تک کما حقہ پہنچ جائے گا حق ہی بولیگا اور صحیح۔ بات کا حکم دے گا خدا ان کے صلب سے کلمۃ الحق اور لسان صدق کو پیدا کرے گا۔ عبداللہ ابن مسعود نے عرض کی اے نبی خدا ان کا کیا نام ہے فرمایا: انہیں جعفر اور ان کے قول و فعل میں صادق کہا جائے گا ان پر طعن کرنے والا گویا مجھ پر طعن کرنے والا ہے اور ان پر اعتراض کرنے والا گویا مجھ پر اعتراض کرنے والا ہے، اسی اثناء میں حسان بن ثابت آگئے انہوں نے رسولؐ کی شان میں شعر پڑھا تو حدیث کا سلسلہ منقطع ہوگیا، اگلا دن ہوا تو رسولؐ نے ہمیں نماز پڑھائی اور پھر عائشہ کے گھر تشریف لے گئے ان کے ساتھ میں، علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عباس بھی داخل ہوئے۔ آپ کا وتیرہ تھا کہ جب آپؐ سے کوئی سوال کیا جاتا تو آپؐ جواب دیتے تھے اور اگر سوال نہیں کیا جاتا تھا تو آپؐ خود ہی سلسلہ چھیڑ دیتے تھے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں، باپ آپ پر قربان کیا آپ مجھے صلب حسینؑ سے ہونے والے باقی خلفاء سے آگاہ نہیں فرمائیں گے؟ فرمایا: ہاں اے ابو ہریرہ پھر خدا جعفر کے صلب سے پاک صاف بچہ پیدا کرے گا جس کا نام موسیٰ بن عمران

ہوگا۔ ابن عباس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ پھر اس کے بعد؟ فرمایا: موسیٰ کے صلب سے ان کے فرزند علی ہوں گے جن کو رضا کہا جائیگا یہ علم کا منبع اور بردباری کا سرچشمہ ہیں پھر فرمایا: میرے والد فدا ہو جائیں عالم غربت میں قتل ہونے والے پر اور علی کے صلب سے ان کے فرزند محمد ہوں گے وہ ساری خلقت سے زیادہ محمود و پاک اور سب سے زیادہ خوش اخلاق ہوں گے اور محمد کے صلب سے ان کے بیٹے علی ہوں گے جو طاہر اور صادق القول ہوں گے اور علی کے صلب بابرکت سے حسن ناطق عن اللہ اور ابو حجت پیدا ہوں گے اور حسن سے ہم اہل بیتؑ کے قائم پیدا ہوں گے۔ جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، وہ ہیبت موسیٰ، حکم داؤد اور عظمت عیسیٰ کے مالک ہیں پھر آپؐ نے آئمہ ذریت "بعضها من بعض و الله سميع عليم" کی تلاوت کی علی بن ابی طالبؑ نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا یہ کون اشخاص ہیں کہ آپ نے جن کا ذکر کیا ہے؟ فرمایا: اے علی! یہ آپ کے بعد ہونے والے اوصیاء عترت طاہرہ اور ذریت مبارکہ ہیں، اس کے بعد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے اگر کوئی شخص ہزار سال خدا کی عبادت کرے اور پھر ہزار سال رکن و مقام کے درمیان عبادت کرے اور پھر ان کی ولایت سے انکار کرتے ہوئے میرے پاس آئے تو بھی خدا اسے منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا وہ خواہ کوئی بھی ہو، ابو علی بن ہمام کہتے ہیں تعجب تو ابو ہریرہ پر ہے کہ وہ اسکی حدیثیں بیان کرتے ہیں اور پھر اہل بیتؑ کے فضائل کا انکار کرتے ہیں، اسی کو غایت المرام میں صدوق سے اپنی سند کے ساتھ ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے۔

۹۔ کفایۃ الاثر۔ ابو المفضل نے ابو عبد اللہ جعفر بن محمد، بن جعفر بن الحسن بن جعفر بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام، سے انہوں نے اسحٰق بن جعفر سے انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے اجلح الکندی سے انہوں نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ کہا: رسول اللہؐ نے فرمایا: جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے ساق عرش پر نور سے لکھا دیکھا: اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہے، محمد اللہ کے رسولؐ ہیں میں نے علی کے ذریعہ ان کی تائید اور علی کے وسیلہ سے ان کی مدد

کی ہے ان کے بعد حسن وحسین ہیں اور میں نے نور سے لکھے ہوئے علی علی علی، محمد محمد دو بار، اور جعفر و موسیٰ اور حسن وحجت بارہ نام دیکھے میں نے عرض کی: اے میرے رب یہ اشخاص کون ہیں جن کو تو نے مجھ سے متصل کیا ہے؟ پس مجھے ندا دی گئی، اے محمد یہ آپؐ کے بعد ائمہ اور آپ کی ذریت میں سے اخیار ہیں۔ اسی کو مناقب میں بیان کیا گیا ہے۔

۱۰۔ محمد بن عبداللہ اور معافا بن زکریا اور حسن بن علی بن الحسن الرازی نے احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے محمد بن احمد بن عیسیٰ ورطا الکوفی سے انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے یزید بن ہارون سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم سے ہمارے مشائخ اور ہمارے علماء نے بیان کیا ہے کہ ہم سے عبدالقیس نے کہا۔ حدیث طویل ہے ہم اس کا ایک حصہ بیان کرتے ہیں۔ ہمیں رسولؐ اللہ کی کوئی حدیث سنایئے انہوں نے یعنی ابوایوب خالد بن یزید انصاری نے کہا میں نے رسولؐ سے علیؑ کے بارے میں سنا ہے کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ علی حق کے ساتھ ہیں اور حق علی کے ساتھ ہے اور وہی میرے بعد امام وخلیفہ ہیں وہ تاویل پر اسی طرح جنگ کریں گے جس طرح میں تنزیل پر جنگ کر چکا ہوں اور میرے نواسے حسن وحسین اس امت کے امام ہیں وہ کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں اور ان کے والد ان دونوں سے بہتر ہیں اور حسین کے بعد ان کے صلب سے نو امام ہوں گے انہیں میں سے قائم بھی ہیں جو آخری زمانہ میں قیام کریں گے جیسا کہ آپؑ اس زمانہ کے اول قیام کر چکے ہیں وہ ضلالت وگمراہی کے قلعہ کو فتح کریں گے۔ تو یہ نو کون ہیں؟ یہ حسین کے بعد ائمہ ہیں ایک کے بعد ایک ہوگا ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول آپؐ کے پاس کتنے بندے ہیں جو امام ہوں گے فرمایا: بارہ، کیا آپ سے ان کے اسماء بھی بیان کئے گئے ہیں؟ فرمایا: ہاں جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے ساق عرش کی طرف نظر کی تو دیکھا لکھا ہوا ہے، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہے محمد اللہ کے رسول ہیں میں نے ان کی تائید علی کے ذریعہ اور ان کی مدد علی ہی کے وسیلہ سے کی ہے اور میں نے ساق عرش پر علی کے بعد گیارہ اسماء نور سے لکھے ہوئے دیکھے اور حسن وحسین علی علی علی محمد محمد، جعفر، موسیٰ، حسن اور حجت ہیں، میں نے عرض کی: بارالہا میرے مولا! یہ کون لوگ ہیں جن کو تو نے سرفراز

کیا ہے اور ان کے اسماء کو اپنے نام سے متصل کیا ہے؟ ندا آئی اے محمدؐ! آپؐ کے بعد یہ اوصیاء اور امام ہیں ان کے محب کے لئے خوش نصیبی اور ان کے دشمنوں کے لئے ہلاکت ہے۔

۱۱۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبد اللہ نے ابو الحسن عیسیٰ بن العرار الکبیر۔ العسکینی نخ۔ سے انہوں نے ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن عمر بن مسلم بن لاحق لاحقی البشری، (بصری میں نخ) سے ۳۱۰ھ میں انہوں نے محمد بن عمارہ السکری سے انہوں نے ابراہیم بن عاصم سے انہوں نے عبد اللہ بن ہارون الکرخی سے انہوں نے احمد بن عبد اللہ بن یزید بن سلامہ سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم لوگوں کے ساتھ رسولؐ اللہ نے نماز ادا کی پھر ہماری طرف روئے مبارک کیا اور فرمایا: میرے صحابیو! میں تمہیں اللہ کے تقوے اور اس کی طاعت و فرمان کے مطابق عمل کرنے کی وصیت کرتا ہوں پھر جو اس پر عمل کرے گا وہ کامیاب ہوگا فائدہ پائے گا اور رستگار ہوگا۔ اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ پشیمان ہوگا پس تم تقویٰ اختیار کرو کہ قیامت کے خوف سے محفوظ رہو گے گویا مجھے بلایا جا رہا ہے اور میں لبیک کہہ رہا ہوں، میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں کتاب خدا اور اپنی عترت، جو میرے اہل بیتؑ ہیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم ان دونوں سے وابستہ رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور میرے بعد جو شخص میری عترت سے وابستہ ہوگا وہ کامیاب ہو جائے گا اور جو انہیں چھوڑ دے گا وہ ہلاک ہو جائے گا میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! بتایئے ہمارے درمیان آپ کس کو چھوڑ رہے ہیں فرمایا: جو موسیٰ بن عمران نے اپنی قوم میں چھوڑا تھا۔ میں نے عرض کی ان کے وصی یوشع بن نون تھے، فرمایا: میرے بعد میرے وصی اور خلیفہ علی بن ابی طالب ہیں جو نیک لوگوں کے قائد و رہبر، اور کافروں کے قاتل ہیں، جو ان کی مدد کرے گا اس کی مدد کی جائے گی اور جو انہیں چھوڑ دے گا اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ آپ کے بعد کتنے امام ہوں گے؟ فرمایا: اتنے ہی جتنے بنی اسرائیل کے نقباء تھے، نو حسین کے صلب سے ہوں گے خدا نے انہیں میرا علم و فہم عطا کیا ہے وہ علم خدا کے خزینہ دار اور اس کی وحی کے سرچشمے ہیں، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! اولاد حسن سے کوئی نہیں ہے، فرمایا: خدا نے امامت کو حسین کی

اولاد میں قرار دیا ہے اور اس لئے ہے کہ خدا کا قول ہے "وجعلها کلمة باقية في عقبه" اے اللہ کے رسولؐ! کیا آپؐ مجھے ان کے نام نہیں بتائیں گے؟ فرمایا: ضرور: جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے ساقِ عرش کی جانب نظر کی تو دیکھا کہ نور سے لکھا ہوا ہے: اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہے، محمد اللہ کے رسولؐ ہیں، میں نے ان کی تائید علی کے ذریعہ کی ہے اور انہیں کے وسیلہ سے ان کی مدد کی ہے اور میں نے حسن و حسین اور فاطمہ کا نور دیکھا اور تین جگہ علی علی علی محمد محمد، موسیٰ، جعفر، حسن اور حجت کو دیکھا جو ان کے درمیان کوکب دری کی مانند چمک رہا ہے، میں نے عرض کی: اے میرے رب یہ کون ہیں کہ جن کے اسماء کو تو نے اپنے نام کے ساتھ متصل کیا ہے؟ فرمایا: اے محمد! یہی وہ اوصیاء اور ائمہ ہیں جو تمہارے بعد ہوں گے میں نے ان کو تمہاری ہی طینت سے خلق کیا ہے، جس نے ان سے محبت کی وہ خوش نصیب ہے اور جس نے ان سے دشمنی کی وہ ہلاک ہوا، انہیں کے باعث میں پانی برساتا ہوں اور انہیں کے باعث ثواب و عقاب دیتا ہوں، پھر رسولؐ اللہ نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کئے اور دعا کی، میں نے سنا کہ آپؐ فرما رہے ہیں۔: اے اللہ! علم و فقہ کو میری ذریت اور میری ذریت کی ذریت میں قرار دے۔

۱۲۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی بن الحسین نے محمد بن موسیٰ بن متوکل سے انہوں نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے انہوں نے موسیٰ بن عمران نخعی سے انہوں نے اپنے چچا حسین بن یزید نوفلی سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے صادق، جعفر بن محمد انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: مجھے جبریل نے اپنے رب کی طرف سے خبر دی ہے کہ فرمایا: جس نے یہ جان لیا کہ مجھ اکیلے کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد میرے بندے اور رسولؐ ہیں اور علی بن ابی طالبؑ میرے خلیفہ ہیں اور ان کی اولاد سے ہونے والے ائمہ میری حجت ہیں اس کو میں اپنی رحمت سے جنت میں داخل کردوں گا اور اپنی بخشش سے اسے جہنم سے نجات عطا کروں گا اور اس کے لئے اپنے جوار کو مباح کردوں گا اور

اس کیلئے اپنی کرامت کو واجب کردوں گا اور اس پر اپنی نعمت تمام کروں گا اور اس کو اپنا خاص وخالص
قرار دوں گا اگر وہ مجھے ندا دے گا تو میں لبیک کہونگا اگر مجھ سے دعا کرے گا تو قبول کروں گا اگر مجھ سے
سوال کرے گا تو عطا کروں گا، اگر وہ خاموش رہے گا تو میں خود ابتداء کروں گا اگر وہ غلط کام کرے گا تو
میں اس پر رحم کروں گا اگر وہ مجھ سے بھاگے گا تو میں اس کو پکاروں گا، اور اگر میری طرف پلٹ آئے گا
تو میں قبول کروں گا اگر وہ میرے دروازہ پر دستک دے گا تو میں کھول دون گا اور اگر اس نے یہ گواہی نہ
دی کہ مجھ تنہا کا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے یا اس کی گواہی دی لیکن یہ گواہی نہ دی کہ محمد میرے بندے
اور میرے رسولؐ ہیں یا اسکی گواہی تو دے لیکن یہ تسلیم نہ کرے کہ علی بن ابی طالب میرے خلیفہ ہیں یا
اس کی گواہی دے لیکن یہ گواہی نہ دے کہ ان کی اولاد سے ہونے والے ائمہ میری حجت ہیں تو اس نے
میری نعمت کا انکار کر دیا اور میری عظمت کو گھٹا دیا اور میری آیتوں، کتابوں اور رسول کا انکار کر دیا اور
اگر وہ میری طرف آئے گا تو میں اس کے سامنے پردہ ڈال دوں گا اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے گا تو
اسے محروم رکھوں گا اور اگر وہ مجھے ندا دے گا تو میں اس کی ندا نہیں سنوں گا اگر مجھ سے دعا کرے گا تو
مستجاب نہیں کروں گا اگر مجھ سے لو لگائے گا تو مایوس کروں گا یہ میری طرف سے اس کی سزا ہے اور میں
کسی بندے پر ظلم نہیں کرتا ہوں۔ اس پر جابر بن عبداللہ انصاری اٹھے اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ
! وہ ائمہ علی بن ابی طالب کے بیٹوں میں سے کون ہیں؟ فرمایا: جنت کے جوانوں کے سردار حسن و حسین
اور ان کے بعد اپنے زمانہ کے سید العابدین علی بن الحسین، پھر باقر، محمد بن علی اے جابر تم انہیں پاؤ گے
جب ان سے تمہاری ملاقات ہو تو انہیں میرا سلام کہنا ان کے بعد صادق، جعفر بن محمد پھر کاظم، موسیٰ
بن جعفر ان کے بعد رضا، علی بن موسیٰ، پھر تقی محمد بن علی، ان کے بعد نقی علی بن محمد پھر زکی حسن بن علی
ان کے بعد ان کے فرزند قائم بالحق میری امت کے مہدی ہیں جو کہ زمین کو عدل وانصاف سے ایسے
ہی پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی اے جابر! یہ ہیں میرے خلیفہ، میرے اوصیاء اور
میری اولاد وعترت جس نے ان کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی
کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے ان کا یا ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا تو حقیقت یہ ہے کہ

اس نے میرا انکار کیا، انہیں کے سبب خدا آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے مگر یہ اس کی اجازت سے گر پڑے اور انہیں کے باعث اللہ زمین کی حفاظت کرتا ہے کہ وہ اپنے بسنے والوں سمیت دھنس نہ جائے اسی کو کمال الدین میں ابن متوکل سے نقل کیا گیا ہے اور مناقب المأۃ، میں امام صادقؑ اور ان کے آباء علیہم السلام سے اور ''غایت المرام'' میں ابن شاذان سے عامہ کے طرق سے نقل کیا ہے اور ''احتجاج'' میں علی بن ابی حمزۃ سے انہوں نے امام صادق سے انہوں نے اپنے آباء سے اور انہوں نے رسولؐ سے روایت کی ہے اور اسی کو شہید سعید شریف نور الدین قاضی شریف مرعشی حسینی نے علی بن عبد الحمید الحسینی النجفی سے ''شرح مصباح المتہجد میں مفید سے اور انہوں نے امام صادق'' سے نقل کیا ہے۔

۱۳۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے ابوذر احمد بن محمد بن سلیمان الباغندی سے انہوں نے ابراہیم بن مختار سے انہوں نے نصر بن حمید سے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے اور ہارون کہتے ہیں کہ ہم سے احمد بن موسیٰ عباس بن مجاہد نے ۳۱۸ھ میں ابو عبد اللہ بن زید اور اسماعیل بن یونس الخزاعی المصری اور ھشیم بن بشیر الواسطی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ان کے سامنے ان کی اصل کتاب سے پڑھا: ابو مقدام شریح بن ہانی بن شریح الصائغ المکی سے اور انہوں نے علیؑ سے اور احمد بن محمد بن عبد اللہ جوہری سے انہوں نے محمد بن عمر القاضی الجعابی سے انہوں نے محمد بن عبد اللہ بن (ابی نخ) جعفر سے انہوں نے محمد بن حبیب الجند نیشاپوری سے انہوں نے زید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علی بن ابی طالبؑ سے اور آپؑ نے نبیؐ سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ جس میں رسولؐ نے انبیاء کے اوصیاء کے نام بیان کیے ہیں۔

اسی طرح سلسلہ کلام جاری رہا یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا میں اسے (یعنی وصایت کو) علی بن ابی طالب کے سپرد کروں گا اور۔ دوران گفتگو فرمایا: اے علی! میں اسے آپ کے حوالے کروں گا اور آپؑ اسے اپنے بیٹے حسن کے سپرد کریں گے اور حسن اپنے بھائی حسین کو دیں گے اور حسین اسے

اپنے فرزند علی کے اور علی اپنے بیٹے محمد کے اور محمد اپنے پسر جعفر کے اور جعفر اپنے فرزند موسیٰ کے اور موسیٰ اپنے بیٹے علی کے اور علی اپنے پسر محمد کے اور محمد اپنے فرزند علی کے اور علی اپنے فرزند حسن کے اور حسن اپنے بیٹے قائم کے سپرد کریں گے پھر ان سے ان کے امام غائب ہو جائیں گے جب تک خدا چاہے گا۔ غائب رہیں گے۔ ان کی دو غیبتیں ہوں گی ایک دوسری سے طویل ہوگی پھر رسولؐ اللہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور اپنی آواز بلند کرتے ہوئے فرمایا: خبردار! خبردار! کہ جب میرے ساتویں بیٹے کا پانچواں غائب ہو جائیگا۔ علیؑ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! ان کی غیبت کے بعد کیا ہوگا۔ فرمایا: صبر کریں گے یہاں تک کہ خدا انہیں خروج کی اجازت دے گا اور وہ یمن کے ''کرعہ'' گاؤں سے خروج کریں گے، ان کے سر پر عمامہ ہوگا اور میری زرہ ڈالے ہوں گے اور میری تلوار ذوالفقار حمائل کئے ہوں گے اور ایک منادی ندا کریگا اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں ان کی پیروی کرو، وہ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی اور یہ اس وقت ہوگا جب دنیا سراسر فتنہ وفساد میں تبدیل ہو جائے گی۔ ایک دوسرے پر حملہ کرے گا بڑا چھوٹے پر رحم نہیں کرے گا اور طاقتور کمزور پر رحم نہیں کرے گا اس وقت خدا انہیں خروج کی اجازت مرحمت کرے گا۔

۱۴۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی بن الحسین نے محمد بن ابراہیم بن اسحٰق طالقانی سے انہوں نے محمد بن ہمام سے انہوں نے احمد بن ماجیلویہ سے انہوں نے احمد بن ہلال سے انہوں نے محمد بن ابی عمر سے انہوں نے مفضل بن عمر سے انہوں نے صادق جعفر بن محمد سے اور انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین بن علی سے انہوں نے اپنے والد امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جب مجھے معراج میں آسمان پر لے جایا گیا اور میرے اوپر میرے رب نے وحی کی: اے محمد میں نے زمین پر نظر کی تو اس سے آپ کو چنا اور آپ کو نبی بنایا۔ اور آپ کے لئے اپنے نام سے ایک نام نکالا۔ مشتق کیا۔ میں محمود ہوں اور آپ محمد ہیں۔ میں نے دوبارہ زمین پر نظر ڈالی تو اس سے علیؑ کو منتخب کیا اور انہیں آپ کا وصی وخلیفہ اور آپ کی

بیٹی کا شوہر اور آپ کی ذریت کا باپ قرار دیا اور ان کے لئے اپنے ناموں میں سے ایک نام مشتق کیا پس میں علی الاعلیٰ ہوں اور وہ علی ہیں، فاطمہ اور حسن وحسین کا نور میں نے آپ دونوں کے نور سے نکالا ہے، پھر میں نے ان کی ولایت کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا، جس نے اسے قبول کیا وہ میرے مقربین میں ہے۔ اے محمد! اگر کوئی بندہ میری عبادت کرتا رہا یہاں تک کہ اس کی کمر ٹوٹ جائے اور بھیگی مشک کی مانند ہو جائے اور پھر میرے پاس ان کی ولایت کا انکار کرتے ہوئے آئے تو بھی میں اسے اپنی جنت میں ساکن نہیں کروں گا اور نہ اسے اپنے عرش کے سایہ میں داخل کروں گا۔ اے محمد کیا آپ انہیں دیکھنا چاہتے ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں، میرے رب! فرمایا: اپنا سر بلند کرو، میں نے اپنا سر بلند کیا تو میں نے علی، فاطمہ، حسن وحسین، علی بن الحسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد، حسن بن علی اور محمد بن حسن قائم کا نور دیکھا جو کہ ان کے درمیان کوکب دری کی مانند چمک رہا ہے، میں نے عرض کی: میرے رب یہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ ائمہ ہیں اور یہ وہ قائم ہے جو میرے حلال کو حلال اور حرام کو حرام کرے گا اور انہیں کے ذریعہ میں اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا، یہ میرے دوستوں کے لئے آرام ہے یہ آپ کے شیعوں کے دلوں کو ظالموں، منکروں اور کافروں سے شفاء دے گا۔ اسی کو "کمال الدین" میں محمد بن ابراہیم بن اسحٰق سے بحار، المختصر، عیون اخبار رضا سے اپنی سند سے امیر المومنینؑ سے بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ اور اس کے آخر میں کچھ اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے، اسی کی حکایت خطیب عظیم، خطیب خوارزم موفق بن احمد نے غایت المرام سے نبیؐ سے کچھ اختلاف کے ساتھ کی ہے۔

۱۵۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے ہارون بن موسیٰ تلعکبری سے انہوں نے عیسیٰ بن موسیٰ الہاشمی سے سُرَّ مَنْ رأی میں روایت کی ہے انہوں نے کہا: مجھ سے میرے والد نے اپنے آباء کے وسیلہ سے انہوں نے حسین بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ کہا: میں ام سلمہ کے گھر حضرت رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آیہ ﴿انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا﴾ نازل ہوئی، رسول اللہؐ نے فرمایا:

اے علی! یہ آیت تمہاری شان میں اور، میرے دونوں نواسوں اور آپ کی اولاد سے ہونے والے ائمہ کی شان میں نازل ہوئی ہے، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ فرمایا: آپ اے علی! اور آپ کے دونوں بیٹے، حسن و حسین اور حسین کے بعد ان کے فرزند علی اور علی کے بعد ان کے بیٹے محمد، محمد کے بعد ان کے پسر جعفر، جعفر کے بعد ان کے بیٹے موسیٰ، موسیٰ کے بعد ان کے فرزند علی، علی کے بعد ان کے بیٹے محمد، محمد کے بعد ان کے فرزند علیؑ علی کے بعد ان کے پسر حسن، حسن کے بعد ان کے بیٹے حجت ہیں، میں نے ان کے اسماء ساقِ عرش پر اسی طرح لکھے ہوئے دیکھے تو میں نے اللہ عز و جل سے ان کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: اے محمد! یہ آپؐ کے بعد پاک و معصوم ائمہ ہیں اور ان کے دشمن ملعون ہیں۔

۱۶۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے عتبہ بن عبداللہ الحمصی سے مکہ ۳۸۰ھ میں نقل کیا جبکہ ان کے پاس پڑھ رہے تھے اور انہوں نے علی بن موسیٰ قطفانی سے انہوں نے احمد بن یوسف حمصی سے انہوں نے محمد بن عکاشہ سے انہوں نے حسین بن زید بن علی سے انہوں نے عبداللہ بن حسن بن حسن سے انہوں نے اپنے والد حسن بن علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا ایک روز رسولؐ اللہ نے خطبہ دیا اور خدا کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: لوگو! گویا مجھے بلایا جا رہا ہے اور میں لبیک کہوں گا اور میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں کتاب خدا اور اپنی عترت، اپنے اہل بیتؑ کو چھوڑ رہا ہوں جب تک تم ان دونوں سے وابستہ رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے تم ان سے سیکھو انہیں سکھاؤ نہیں کیونکہ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں، ان سے زمین کبھی خالی نہیں رہے گی اور اگر خالی ہو گئی تو اپنے بسنے والوں سمیت دھنس جائے گی پھر فرمایا: اے اللہ میں جانتا ہوں کہ علم نہ ختم ہوگا اور نہ اس کا سلسلہ منقطع ہوگا اور نہ تو زمین کو اپنی حجت سے خالی چھوڑے گا۔

خواہ ظاہر ہو یا پوشیدہ تا کہ وہ تیری حجت کو باطل نہ ہونے دے اور نہ تیرے دوستوں کو ہدایت کے بعد گمراہ ہونے دے وہ تعداد میں بہت کم ہیں لیکن خدا کے نزدیک ان کی بڑی قدر ہے جب آپؐ اپنے منبر سے اتر آئے تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! کیا آپ ساری مخلوق پر حجت

نہیں ہیں؟ فرمایا: اے حسن! اللہ فرماتا ہے: (انما انت منذر و لکلّ قوم ھاد) آپ تو ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کا ایک ہادی ہے، پس میں منذر ڈرانے والا ہوں اور علی ہادی ہیں، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کے اس قول کے کیا معنیٰ ہیں کہ زمین کبھی حجت سے خالی نہیں رہتی ہے؟ فرمایا: ہاں، علی امام اور حجت ہیں اور ان کے بعد تم امام اور حجت ہو اور تمہارے بعد حسین امام اور حجت ہیں اور یقیناً مجھے لطیف وخبیر نے خبر دی ہے کہ وہ حسینؑ کے صلب سے ایک بیٹا پیدا کرے گا جس کا نام علی رکھا جائیگا چنانچہ جب حسین دنیا میں نہ رہیں گے تو ان کے فرزند علیؑ اس منصب پر فائز ہوں گے اور وہ حجت و امام ہوں گے اور خدا علی کے صلب سے ایک بیٹا پیدا کرے گا اس کا نام میرے نام پر ہوگا اور وہ سب سے زیادہ مجھ سے مشابہہ ہوگا، اس کا علم میرا علم اور اس کا حکم میرا حکم ہوگا اور اپنے والد کے بعد وہ امام و حجت ہوں گے پھر خدا محمد کے صلب سے ایک بیٹا پیدا کرے گا جس کا نام جعفر ہوگا وہ صادق القول ہوں گے اپنے والد کے بعد وہ امام و حجت ہوں گے، پھر خدا جعفر کے صلب سے ایک بیٹا پیدا کرے گا جس کا نام موسیٰ بن عمران ہوگا وہ خدا کے بڑے عبادت گذار و مطیع ہوں گے، اپنے والد کے بعد امام و حجت ہوں گے، اس کے بعد خدا ان کے صلب سے ایک بیٹا پیدا کرے گا جس کو علی کہا جائیگا وہ علم خدا کا سرچشمہ اور اس کی حکمت کا مرکز ہوں گے اور اپنے والد کے بعد امام و حجت ہوں گے پھر خدا علی کے صلب سے ایک بیٹا پیدا کرے گا اس کا نام محمد ہوگا اپنے والد کے بعد وہ امام و حجت ہوں گے پھر خدا محمد کے صلب سے ایک بیٹا پیدا کرے گا جس کا نام علی ہوگا اپنے والد کے بعد وہ امام و حجت ہوں گے پھر خدا علی کے صلب سے ایک بیٹا پیدا کرے گا جس کا نام حسن ہوگا اپنے والد کے بعد وہ امام و حجت ہوں گے پھر خدا حسن کے صلب سے امام زمانہ حجت القائم اور اپنے دوستوں کو نجات دینے والے کو پیدا کرے گا وہ غیبت میں چلے جائیں گے اور ظاہر نہ ہوں گے، یہاں تک کہ ایک گروہ اپنے مسلک سے ہٹ جائیگا اور دوسرا ثابت قدم رہے گا۔ پہلا کہے گا۔ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہے گا تو خدا س دن کو اتنا طول دے گا کہ ہمارا قائمؑ ظہور کرے اور زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کریگا

جس طرح وہ ظلم وجور سے پھر چکی ہوگی، زمین آپ حضرات سے خالی نہیں رہے گی خدا آپ کو میرا علم عطا کرے بیشک میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ میری ذریت میں اور میری ذریت کی ذریت میں اور میری نسل کی نسل میں۔ میرا علم وفہم قرار دے، یہی عبارت کے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ ہی غایت المرام میں نقل ہوا ہے۔

۱۷۔ الاربعین (تالیف مجلسی) شیخ الجلیل ابوالفتح کراجکی کی کتاب ''کنزالفوائد سے اپنی اسناد سے ابوجارود بن المنذر رعبدی سے ایک طویل حدیث میں رسولؐ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے جارود شب معراج آسمان پر خدا نے مجھ پر وحی کی کہ تم یہ معلوم کرو کہ تم سے پہلے ہم نے رسولوں کو کس چیز کی بنا پر مبعوث کیا، میں نے معلوم کیا کہ کس چیز کی بنا پر مبعوث کیا؟ فرمایا: آپؐ کی نبوت اور علی بن ابی طالب اور تم دونوں سے ہونے والے ائمہ کی ولایت کی بنا پر، پھر مجھ پر وحی کی کہ میں عرش کے دائیں جانب دیکھوں، میں نے دیکھا تو علی، حسن و حسینؑ، علی بن الحسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی و علی بن محمد، حسن بن علی اور مہدی دریائے نور میں نماز پڑھ رہے ہیں عرض کی: میرے رب نے مجھ سے فرمایا: یہ میری حجتیں اور میرے دوست ہیں اور یہ۔ یعنی مہدیؑ۔ میرے دشمنوں سے انتقام لینے والے ہیں۔

۱۸۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے ابو محمد ہارون۔ الحسن نخ۔ بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن احمد بن عبداللہ بن احمد بن عیسیٰ بن منصور الہاشمی سے انہوں نے ابوموسیٰ عیسیٰ بن احمد العطار سے انہوں نے عمار بن محمد الثوری سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابوالحجاف داؤد بن ابی عوف سے انہوں نے حسن بن علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ آپ نے علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپ میرے علم کے وارث میرے حکم کا سرچشمہ اور میرے بعد امام ہیں اور جب آپ شہادت پا جائیں گے تو آپ کے فرزند حسن جب حسن شہید ہو جائیں گے تو آپ کے فرزند حسین اور جب حسین شہید ہو جائیں گے تو ان کے بیٹے علی اور ان۔ حسین۔ کے بعد صلب حسین سے نو ائمہ اطہار ہوں گے میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ: ان کے کیا نام ہیں؟ فرمایا: علی، محمد، جعفر،

موسیٰ، علی، محمد، علی، حسن اور مہدی حسین کے صلب سے ہوں گے خدا ان کے ذریعہ زمین کو ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

۱۹۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن محمد بن سعید نے ابوالحسن علی بن محمد بن شنبوز سے انہوں نے علی بن حمدون سے انہوں نے علی بن حکیم الاودی۔ ایک نسخہ کے مطابق ازدی۔ سے انہوں نے شریک سے انہوں نے عبداللہ بن سعد سے انہوں نے حسین بن علی علیہما السلام سے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھے جبریل نے خبر دی ہے کہ جب خدا نے ساقِ عرش پر نام محمد لکھا تو میں نے عرض کی: میرے پروردگار یہ نام جو ساقِ عرش پر لکھا ہوا ہے اس کو میں تیرے نزدیک بہت عزیز پاتا ہوں۔ فرمایا کہ پھر خدا نے انہیں زمین و آسمان کے درمیان بغیر روح کے بارہ پیکر دکھائے، جبریل نے عرض کی اے میرے رب! تجھے ان کے اس حق کی قسم جو تیرے اوپر ہے مجھے ان کے بارے میں مطلع فرما۔ فرمایا: یہ علی بن ابی طالب کا نور ہے یہ حسن کا نور ہے، یہ حسین کا نور ہے، یہ علی بن الحسین کا نور ہے، یہ محمد بن علی کا نور ہے، یہ جعفر بن محمد کا نور ہے، یہ موسیٰ بن جعفر کا نور ہے، یہ علی بن موسیٰ کا نور ہے، یہ محمد بن علی کا نور ہے، یہ علی بن محمد کا نور ہے، یہ حسن بن علی کا نور ہے، اور یہ حجت القائم المنتظر کا نور ہے: کہا: رسولؐ اللہ فرماتے تھے کہ جس نے بھی ان حضرات کے ذریعہ خدا کا تقرب حاصل کرنا چاہا خدا نے اسی کی گردن کو آگ سے نجات دی۔

۲۰۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ شیبانی نے محمد بن ابی بکر ہارون دینوری سے انہوں نے محمد بن عباس المصری سے انہوں نے عبداللہ بن ابراہیم الغفاری سے انہوں نے حریز بن عبداللہ الحذاء، سے انہوں نے اسماعیل بن عبداللہ سے انہوں نے حسین بن علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب یہ آیت "اولو الارحام بعضھم اولیٰ ببعض" نازل ہوئی تو میں نے رسولؐ سے اس کی تاویل معلوم کی۔ آپؐ نے فرمایا: خدا کی قسم اسے تمہارے علاوہ کوئی دوسرا مراد نہیں لیا گیا ہے، تم اولوالارحام، ہو پھر جب ہمارا انتقال ہو جائے تو تمہارے والد علیؑ مجھ سے اولیٰ ہیں اور میرے جانشین ہیں جب تمہارے والد شہادت پائیں گے تو تمہارے بھائی حسن ان سے اولیٰ ہیں جب حسن

شہید ہو جائیں گے تو تم ان سے اولیٰ ہو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ تو میرے بعد مجھ سے اولیٰ کون ہے؟ فرمایا: تمہارے بعد تمہارے بیٹے علی تم سے اولیٰ ہیں اور علی کی شہادت کے بعد ان کے فرزند محمد ان سے اولیٰ ہیں اور محمد کی شہادت کے بعد ان کے فرزند جعفر ان سے اولیٰ ہیں اور جعفر کی شہادت کے بعد ان کے فرزند موسیٰ ان سے اولیٰ ہیں اور موسیٰ کی شہادت کے بعد ان کے فرزند علی ان سے اولیٰ ہیں اور علی کی شہادت کے بعد ان کے فرزند محمد ان سے اولیٰ ہیں اور محمد کی شہادت کے بعد ان کے فرزند علی ان سے اولیٰ ہیں اور علی کی شہادت کے بعد ان کے فرزند حسن ان سے اولیٰ ہیں اور جب حسن بھی دنیا سے اٹھ جائیں گے تو تمہارے نویں فرزند غیبت میں چلے جائیں گے۔ یہ ہیں تمہارے صلب سے ہونے والے ائمہ، خدا نے انہیں میرا علم وفہم عطا کیا ہے ان کی طینت میری طینت ہے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ان کے بارے میں مجھے دکھ دیتے ہیں؟ خدا انہیں میری شفاعت نصیب نہ کرے۔

۲۱۔علی بن الحسن۔الحسین نخ۔بن محمد نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن اسماعیل النحوی سے انہوں نے حسین بن عبد اللہ السکری، البکری نخ۔العسکری نخ۔ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عطا سے انہوں نے حسین بن علی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا: میں مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق رکھتا ہوں پھر علی تم مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق رکھو گے پھر آپ کے بعد حسن کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا۔ ان کے بعد حسین کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا۔ ان کے بعد علی کو مومنین کے نفسوں پر ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا ان کے بعد محمد کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا، ان کے بعد جعفر کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا ان کے بعد موسیٰ کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا، ان کے بعد علی کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا۔ ان کے بعد محمد کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا، ان کے بعد علی کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ

تصرف کا حق ہوگا ان کے بعد حسن کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا۔ یہ ائمہ ابرار ہیں، یہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے۔

۲۲۔ کفایۃ الاثر۔ احمد بن محمد بن عبد اللہ العیاشی۔ العباسی نخ۔ نے اپنے جد عبد اللہ بن الحسن سے انہوں نے احمد بن عبد الجبار سے انہوں نے احمد بن عبد الرحمٰن الخزومی سے انہوں نے عمرو بن حماد الاتح سے انہوں نے علی بن ہاشم البرید سے انہوں نے ابوسعید تمیمی سے انہوں نے ابوذر کے غلام ابوثابت سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہؐ نے فرمایا: جب مجھے شب (معراج) آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے دیکھا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں، میں نے علی کے ذریعہ ان کی تائید کی اور علی کے ذریعہ ان کی مدد کی اور میں نے علی، فاطمہ، حسن وحسین کے انوار کو دیکھا اور علی بن الحسین محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن، جعفر علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد، حسن بن علی کے انور دیکھے اور نور حجت دیکھا جو ان کے درمیان کوکب دری کی مانند چمک رہا تھا، میں نے عرض کی: اے میرے رب یہ کون ہے؟ اور وہ سب کون ہیں؟ مجھے ندا دی گئی اے محمد! یہ نور علی وفاطمہ ہے یہ نور تمہارے نواسوں حسن وحسین کا ہے اور یہ انوار تمہارے بعد صلب حسین سے ہونے والے پاک ومعصوم ائمہ کے ہیں اور یہ وہ حجت ہے جو زمین۔ دنیا نخ۔ کو عدل، وانصاف سے پر کرے گا۔

۲۳۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن علی نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن اسمٰعیل الغزاری سے انہوں نے عبد اللہ بن صالح کاتب اللیث سے انہوں نے رشید بن سعد سے انہوں نے ابویوسف حسین بن یوسف انصاری سے جو کہ بنی خزرج سے ہیں، انہوں نے سہل بن سعد انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے فاطمہ بنت رسولؐ سے ائمہ کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا: رسول اللہؐ فرمایا کرتے تھے: اے علیؑ! میرے بعد تم امام وخلیفہ ہو اور تمہیں مومنین کے نفسوں پر خود انؑ سے زیادہ تصرف کا حق ہے پھر جب تم شہادت پاؤ گے تو تمہارے فرزند حسن کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق کا ہوگا، اور جب حسن شہید ہو جائیں گے تو

تمہارے فرزند حسینؑ کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا، جب حسین شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند علی بن الحسین کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا اور جب علی شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند محمد کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا اور جب محمد شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند جعفر کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا جب جعفر شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند موسیٰ کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا اور جب موسیٰ شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند علی کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا اور جب علی شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند محمد کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا اور جب محمد شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند علی کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا اور جب علی شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند حسن کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا اور جب حسن شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند قائم المہدی کو مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تصرف کا حق ہوگا انہیں کے ذریعہ خدا زمین کے مشرق و مغرب کو فتح کرے گا، یہ حضرات حق کے امام اور سچی زبان ہیں جو ان کی مدد کریگا اس کی مدد کی جائے گی اور جو ان کو چھوڑ دیگا اسے چھوڑ دیا جائے گا، اسی سلسلہ میں علی بن الحسن سے محمد بن الحسین کوفی سے میسرہ بن عبداللہ سے، ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبداللہ قرشی سے محمد بن سعدہ صاحب الواقدی سے انہوں نے محمد بن عمر الواقدی سے انہوں نے ابو ہارون۔ مروان نخ۔ سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن علی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں فاطمہ بنت رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان کے ہاتھ میں سبز زمرد کی تختی ہے، پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔

۲۴۔ بحار الانوار۔ الفضائل اور الروضۃ میں اسناد کے ذریعہ اس کا سلسلہ عبداللہ بن ابی اوفی تک پہنچایا ہے رسول اللہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب خدا نے حضرت ابراہیم خلیل کو پیدا کیا اور ان کی آنکھ سے پردہ ہٹا دیا تو آپؑ نے آسمان کی جانب دیکھا اور عرض کی بارالہا: میرے سید و

سرور یہ کیسا نور ہے۔

فرمایا اے ابراہیم یہ میرے برگزیدہ محمد ہیں، عرض کی بارالہا: اس کے پاس میں ایک نور اور دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا: اے ابراہیم! میرے دین کے مددگار علی ہیں۔ پھر عرض کی: بارالہا: ان دونوں کے پاس میں ایک نور اور دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا: اے ابراہیم یہ فاطمہ ہیں جو اپنے شیعوں کو جہنم سے بچائیں گی۔ عرض کی بارالہا: ان تینوں کے انوار کے پاس دو نور اور دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا: اے ابراہیم یہ حسن و حسین کے نور ہیں جو کہ اپنے جد، والد اور ماں سے متصل ہیں، عرض کی بارالہا۔ میرے آقا : میں نو نور اور دیکھ رہا ہوں کہ ان پانچوں کا حلقہ کئے ہوئے ہیں۔ فرمایا: اے ابراہیم یہ ان کی اولاد سے ائمہ ہیں۔ عرض کی بارالہا۔ اے میرے آقا۔ مجھے ان کا تعارف کرا۔ فرمایا، اے ابراہیم ان کا اول علی بن الحسینؑ اور علی کے فرزند محمد، محمد کے بیٹے جعفر، جعفر کے پسر موسیٰ، موسیٰ کے فرزند علی، علی کے بیٹے محمد کے پسر حسن اور حسن کے فرزند قائم المہدی ہیں، عرض کی: بارالہا: میں ان کے اطراف انوار دیکھ رہا ہوں کہ جنکی تعداد کو تیرے سوا کوئی اور نہیں جانتا ہے فرمایا: اے ابراہیم وہ ان کے شیعہ اور ان کے چاہنے والے ہیں، عرض کی بارالہا: ان کے شیعہ اور محب کس چیز سے پہچانے جائیں گے فرمایا اکیاون رکعت نماز پڑھنے اور با آواز بلند بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنے، رکوع سے پہلے قنوت پڑھنے، سجدہ شکر کرنے اور دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے سے ابراہیم نے عرض کی: اے اللہ! مجھے ان کے شیعوں اور محبوں میں قرار دے۔ تو فرمایا: میں نے تمہیں قرار دیا۔ اور ان کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی "وان من شیعته لابراهیم اذجاء ربه بقلب سلیم" اور ان کے شیعوں میں سے ابراہیم بھی ہیں جب وہ اپنے پروردگار کے پاس قلب سلیم کے ساتھ آئیں۔ مفضل بن عمر کہتے ہیں جب ابوحنیفہ نے اپنی موت کے آثار محسوس کئے تو انہوں نے اس حدیث کو بیان کیا اور سجدہ کیا اور سجدہ ہی میں ان کا انتقال ہو گیا۔ اسی حدیث کو شاذان بن جبرئیل قمی نے بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ اپنی کتاب "کتاب الفضائل" میں بیان کیا ہے۔

۲۵۔ غیبت الشیخ۔ ایک جماعت نے تلعکبری سے انہوں نے ابوعلی احمد بن علی الرازی الایادی

سے انہوں نے حسین بن علی سے انہوں نے علی بن سنان الموصلی العدل سے انہوں نے احمد بن محمد بن خلیل سے انہوں نے محمد بن صالح الھمد انی سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے ذیال بن مسلم اور عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے اور انہوں نے سلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابوسلمی نبیؐ کے چرواہے سے سنا کہ کہتے ہیں، میں نے رسولؐ اللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں میں نے شب معراج آسمان پر سنا کہ (خدائے) عزیز جل شانہ، فرماتا ہے، رسول اس چیز پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف نازل کی گئی ہے، میں نے کہا: اور مومنین فرمایا: اے محمد تم نے سچ کہا۔ تم نے اپنی امت کے لئے کس کو خلیفہ بنایا ہے؟ میں نے کہا: جو اس سے بہتر ہے۔ فرمایا: علی بن ابی طالب؟ میں نے عرض کی ہاں میرے پروردگار، فرمایا: اے محمد میں نے زمین پر نظر ڈالی تو اس سے آپ کو منتخب کیا اور پھر اپنے اسماء میں سے آپ کے نام کو مشتق کیا، پس جہاں مجھے یاد کیا جاتا ہے وہیں میرے ساتھ آپ کو یاد کیا جاتا ہے، میں محمود ہوں آپ محمد ہیں، میں نے زمین پر نظر ڈالی تو اس سے علیؑ کو منتخب کیا اور اپنے اسماء سے ان کا نام مشتق کیا، میں اعلیٰ ہوں وہ علیؑ ہیں اے محمد میں نے آپ علی، فاطمہ اور حسن، حسین کو اپنے نور سے پیدا کیا اور پھر آپ حضرات کی ولایت کو آسمان اور زمین والوں کے سامنے پیش کیا پس ان میں سے جس نے آپ، کی ولایت کو قبول کر لیا وہ میرے نزدیک مومن ہے اور جس نے اس کا انکار کر دیا وہ میرے نزدیک کافر ہے، اے محمد اگر میرا کوئی بندہ میری اتنی عبادت کرے کہ بھیگی مشک کی مانند ہو جائے اور میرے پاس آپ حضرات کی ولایت کے انکار کے ساتھ آئے تو جب تک کہ وہ آپ کی ولایت کا اقرار نہیں کرے گا میں اس کو معاف نہیں کروں گا۔ اے محمد کیا آپ انہیں دیکھنا چاہتے ہیں، میں نے عرض کی: ہاں مولا، فرمایا: عرش کی دائیں جانب دیکھو، میں نے دیکھا کہ میں علی، فاطمہ، حسن، حسین، علی، محمد، جعفر، موسیٰ، علی، محمد، علی اور حسن و مہدی علیہم السلام نور کے دریا میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور مہدی ان کے درمیان میں کوکب دری کی مانند ہیں، فرمایا: اے محمد! یہ سب حجتیں ہیں اور یہ آپ کی عترت کے خون کا انتقام لینے والا ہے اے محمد! میرے عزت و جلال کی قسم یہ میرے دوستوں کے لئے حجت واجبہ اور میرے دشمنوں سے

انتقام لینے والا ہے، اسی حدیث کو بحار میں ایک جماعت سے ابوسلمی کی سند سے نقل کیا گیا ہے اور طرائف وغایت المرام میں بڑے خطیب صدر الائمہ موفق ابن احمد خوارزم نے اپنی سند سے سلامہ سے انہوں نے ابوسلیمان رسولؐ کے چرواہے سے بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے اور، (میں نے آپ علی، فاطمہ اور حسن وحسین) اور (ان کی اولاد سے ہونے والے ائمہ)، اور میرے نور کے جسم سے، کی جگہ (میرے نور سے) بیان کیا ہے، اور اسی حدیث کو مناقب المائۃ میں رسولؐ کے چرواہے ابوسلیمان سے بعض الفاظ میں کچھ اختلاف کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، اسی کی بحار، میں ابن ابراہیم کی تفسیر فرات سے جعفر بن محمد سے ابوجعفر کی طرف نسبت دیتے ہوئے رسولؐ سے روایت کی گئی ہے اور "مقتضب الاثر" سے اپنی سند سے ابوسلمی سے اور ینابیع المودۃ (ص ۴۸۶) میں ابوالمؤید موفق بن احمد خوارزمی سے انہوں نے ابوسلیمان رسول کے چرواہے سے بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ حموینی نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

۲۶۔ مناقب۔ عبداللہ بن محمود البغوی نے علی بن الجعد سے انہوں نے احمد بن وہب بن منصور سے انہوں نے ابوقبیصہ شریح بن محمد عنبری سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: اے علی! میں اپنی امت کو ڈرانے والا، آپ ہدایت کرنے والے، حسن اس کو لے چلنے والے اور حسین اس کو ہنکانے والے ہیں اور علی بن الحسین اسے جمع کرنے والے، محمد بن علی اس کے عارف، جعفر بن محمد اس کے کاتب، موسیٰ بن جعفر اس کے محافظ، علی بن موسیٰ اس کے گذارنے والے، اس کو نجات دلانے والے، اس کے دشمنوں کو دفع کرنے والے اور اس کے مومنوں کو قریب کرنے والے ہیں، محمد بن علی اس کے قائد وسائق اور علی بن محمد اس کے چلانے والے اور اسکے عالم ہیں اور حسن بن علی اس کے منادی اور اسکے معطی ہیں اور قائم الخلف اس کے ساقی وشاہد ہیں۔ بیشک اس میں مومنین (متوسمین نخ) کے لئے نشانیاں ہیں، ابن شہر آشوب کہتے ہیں: اس حدیث کو ایک جماعت نے جابر بن عبداللہ سے اور انہوں نے نبیؐ سے نقل کیا ہے، اور اسی کو المناقب المائۃ میں بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

۲۷۔المناقب۔ اعمش نے ابو اسحٰق سے انہوں نے حارث بن سعید بن قیس سے انہوں نے علی بن ابی طالب اور جابر انصاری دونوں سے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں تمہیں حوض پر وارد کرنے والا اور اے علی آپ ساقی اور حسن نقیب، حسین آمر اور علی الحسین آگے چلنے والے، محمد بن علی ناشر، جعفر بن محمد سایق، موسیٰ بن جعفر محبوں کو بچانے والے اور منافقوں اور دشمنوں کا قلع قمع کرنے والے ہیں علی بن موسیٰ مومنین کو زینت دینے والے، اور محمد بن علی اہل جنت کو ان کے درجوں میں پہنچانے والے علی بن محمد اپنے شیعوں کا پیغام دینے والے اور ان کی حوروں سے شادی کرنے والے ہیں اور حسن بن علی اہل جنت کا چراغ ہیں جس سے وہ روشنی حاصل کریں گے اور مہدی روز قیامت ان کے شفیع ہیں یعنی صرف اسی کو اجازت دیں گے جس سے راضی ہوں گے، اس حدیث کو غایت المرام" میں اخطب الخطباء موفق بن احمد سے اپنی اسناد سے سعید بن بشر سے علیؑ سے نقل کیا ہے ہاں اس میں حسن الذائد اور حسین الفارض کا ذکر کیا ہے اور "المناقب المائۃ" میں علیؑ سے نقل کیا ہے اور حسن الزائد کا ذکر کیا ہے اور حدیث کے آخر میں لکھا ہے، اور قائم ان کے شیعوں کے ہادی ہیں "اسی حدیث کو" کشف الاستار اور "النجم الثاقب" میں اخطب الخطبا سے۔ المناقب۔ سے انہیں کی سند سے علیؑ سے نقل کیا ہے اور طرائف میں بھی صدر الائمہ سے اپنی سند سے حارث اور سعید بن بشر سے اور انہوں نے علیؑ سے بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نبیؐ سے نقل کی ہے۔

۲۸۔غیبت الشیخ۔ ایک جماعت نے محمد بن احمد بن عبداللہ الہاشمی سے انہوں نے ابو موسیٰ، عیسیٰ بن احمد بن عیسیٰ بن المنصور سے انہوں نے ابوالحسن، علی بن محمد العسکریؑ سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی ابن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی صلوات اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ علی صلوات اللہ علیہ نے فرمایا: کہ رسولؐ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ خدا سے محفوظ و مطہر حالت میں خدا سے ملاقات

کرے اور اسے نزع اکبر کا خوف لاحق نہ ہو تو اسے تم سے محبت کرنا چاہئے اور تمہارے بعد تمہارے بیٹے، حسن وحسین علی بن الحسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد، حسن بن علی اور مہدی عج سے محبت کرے مہدی ان کے خاتم ہیں، آخری زمانہ میں ایک قوم ضرور ایسی ہوگی جو تم سے محبت کرے گی لوگ انہیں برا بھلا کہیں گے اگر ان سے محبت کرتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا، اگر وہ جان لیتے تو ضرور وہ تمہیں اور تمہارے فرزندوں کو اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں اور قوم وقبیلہ پر مقدم کرتے، ان پر خدا کا بہترین درود ہو وہ ان کے لواء حمد کے نیچے محشور ہوں گے وہ ان کی غلطیوں سے چشم پوشی کریں گے اور جو انہوں نے نیکیاں کی ہیں ان کی جزاء میں ان کے درجات بلند کریں گے مناقب میں اسی کے مثل روایت کی گئی ہے۔

۲۹۔ غیبت النعمانی۔ عبد اللہ بن عبد الملک نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے محمد بن اسماعیل رقی سے انہوں نے موسیٰ بن عیسیٰ سے انہوں نے ہشام بن عبد اللہ سے انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے عمرو بن شمر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے محمد بن علی، باقر سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن عمر بن خطاب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: بیشک شب معراج خدا نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! تم نے زمین پر اپنی امت کا خلیفہ کس کو بنایا؟ جب کہ اس کو وہ مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ میں نے عرض کی: اپنے بھائی کو۔ فرمایا: اے محمد! علی بن ابیطالب کو، میں نے عرض کی: ہاں۔ فرمایا: اے محمد! میں نے زمین پر ایک نظر ڈالی تو اس سے آپ کو منتخب کیا پس جب میرا ذکر کیا جائیگا تو میرے ساتھ تمہارا ذکر کیا جائیگا میں محمود ہوں اور تم محمد ہو پھر میں نے زمین پر دوبارہ نظر ڈالی اس سے تمہارے وصی علی بن ابی طالبؑ کو منتخب کیا، آپ انبیاء کے سردار اور علیؑ اوصیاء کے سردار ہیں، پھر میں نے اپنے اسماء سے ان کے نام کو مشتق کیا۔

چنانچہ میں اعلیٰ ہوں وہ علی ہیں، اے محمد! میں نے علی، فاطمہ، حسن وحسین اور ائمہ کو ایک نور سے پیدا کیا اور پھر ان کی ولایت کو ملائکہ کے سامنے پیش کیا تو ان میں سے جس نے ان کی ولایت کو

قبول کیا وہ مقربین میں ہو گیا اور جس نے اس کا انکار کیا وہ کافرین میں ہو گیا۔ اے محمد اگر کوئی بندہ میری عبادت کرتے کرتے مر جائے اور پھر ان کی ولایت سے انکار کے ساتھ مجھ سے ملے تو میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔ پھر فرمایا: اے محمد! کیا آپ انہیں دیکھنا چاہتے ہیں؟ میں نے عرض کی : ہاں۔ فرمایا: آگے بڑھو، میں آگے بڑھا تو علی بن ابی طالب، حسن وحسینؑ علی بن الحسین محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علیؑ، علی بن محمد، حسن بن علی اور حجت القائم کو دیکھا وہ ان کے درمیان میں کوکب دری کی مانند ہیں، میں نے عرض کی: اے میرے رب یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ سب ائمہ ہیں اور یہ قائم ہیں جو میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام کریں گے اور اے محمد یہ میرے دشمنوں سے انتقام لیں گے اے محمد! ان سے محبت کرو کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں اور اس شخص سے بھی محبت کرتا ہوں جو ان سے محبت کرتا ہے۔

۳۰۔ بحار الانوار۔ الفضائل۔ الروضہ میں۔ ابو قتیس نے امام رضاؑ سے انہوں نے اپنے آباء سے انہوں نے علی سے مرفوع طریقہ سے روایت کی ہے: کہ آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے بھائی رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ خدا سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ وہ اس کی طرف رخ کرے اور اس سے رخ نہ موڑے تو اسے چاہئے کہ علی سے محبت کرے اور جو خدا سے اس حال میں ملاقات کرنا چاہتا ہے کہ وہ خوش ہو تو اسے تمہارے بیٹے حسن سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے بے خوف ہو کر ملاقات کرنا چاہتا ہے اسے تمہارے بیٹے حسین سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے اس حال میں ملاقات کرنا چاہتا ہے کہ اس نے اس کے گناہ محو کر دئے ہوں تو اسے علی بن الحسین سجاد سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے ٹھنڈی آنکھ کے ساتھ ملاقات کرنا چاہتا ہے اسے محمد بن علی باقر سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے اس حال میں ملاقات کرنا چاہتا ہے کہ اس کا نامہ، اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں ہو تو اسے جعفر بن محمد، صادق، سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے طاہر ومطہر ہو کر ملاقات کرنا چاہتا ہے اسے موسیٰ کاظم سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے ہنسی خوشی کی حالت میں ملاقات کرنا چاہتا ہے اسے علی بن موسیٰ رضا سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے اس حال میں ملاقات کرنا چاہتا ہے کہ

اس کے درجات بلند ہو گئے ہوں اور اس کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا ہو تو اسے محمد تقی سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے اس حال میں ملاقات کرنا چاہتا ہے کہ اس کا حساب آسان طریقہ سے لیا جائے تو علی ہادی سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے اس حال میں ملاقات کرنا چاہتا ہے کہ وہ کامیاب لوگوں میں سے ہو تو اسے حسن عسکری سے محبت کرنا چاہئے اور جو خدا سے اس حال میں ملاقات کرنا چاہتا ہے کہ اس کا ایمان کامل اور اسلام بہترین ہو گیا ہو تو اسے صاحب الزمان، حجت المنتظر سے محبت کرنا چاہئے کہ یہ تاریکیوں کے چراغ، ہدایت کرنے والے امام، تقوے کی نشانیاں ہیں، جو ان سے محبت کرے گا اور انہیں اپنا ولی سمجھے گا خدا کے یہاں میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ کشف الاستار میں حافظ ابو الفتح، محمد بن ابی الفوارس سے روایت کی گئی ہے انہوں نے اپنی "اربعین" میں کہ جس کے شروع ہی میں انہوں نے یہ حدیث لکھی ہے میری امت میں سے جس نے میری یہ چالیس حدیثیں یاد کیں قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں۔ اور شافعی سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا: حدیث سے مراد، علی بن ابی طالب کے مناقب ہیں اور احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا کہ میرے دل میں اہل بیت کے فضائل کے متعلق یہ خیال آیا کہ شافعی کے نزدیک یہ کہاں سے صحیح ہو گیا، تو میں نے رسول کو خواب میں دیکھا کہ فرما رہے ہیں تم میری اس حدیث (جو میری امت میں سے میری چالیس حدیثیں حفظ کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں) کے بارے میں محمد بن ادریس شافعی کے قول میں شک کیا ہے، کیا تم یہ نہیں جانتے کہ میرے اہل بیت کے فضائل بے شمار ہیں۔ حافظ ابو الفتح کہتے ہیں: چوتھی حدیث، ہمیں محمود بن محمد الھروی نے قریہ میں ذی الحجہ کے اختتام پر ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری نے خبر دی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم سے محمد بن عیسیٰ الاشعری ابو حفص احمد بن نافع البصری کے حوالے سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ امام ابو الحسن علی بن موسیٰ رضا علیہما السلام کے خادم تھے وہ کہتے ہیں مجھ سے عبد صالح موسیٰ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد جعفر صادقؑ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد علم انبیاء کی تہہ تک پہنچنے والے محمد بن علی

نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد سید العابدین بن علی بن الحسین نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد سید الشہداء حسین بن علی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد سید الاوصیاء علی بن ابی طالب علیہم السلام نے بیان کیا۔ فرمایا: مجھ سے میرے بھائی رسول اللہ نے فرمایا: جو چاہتا ہے کہ وہ خداوند عالم سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ وہ اس کی طرف نظر کرم کرے اس سے اعراض نہ کرے تو اسے علی سے محبت کرنا چاہئے اسی طرح بعض الفاظ میں اختلاف کے ساتھ پوری حدیث نقل کی ہے۔ وضاحت: حافظ محمد بن ابو الفوارس کی کتاب "اربعین" مکتبہ رضویہ ۸۴۴۳ میں موجود ہے اور یہ حدیث اس کے ص ۱۶ و ۱۷ اور ۱۸ پر اور شافعی کا قول اور احمد کا خواب ص ۳ و ۴ پر مرقوم ہے۔

۳۱۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن (الحسین نخ) بن مندہ نے محمد بن الحسین۔ الحسن نخ۔ کوفی المعروف بہ ابی الحکم سے انہوں نے اسماعیل بن موسیٰ بن ابراہیم سے انہوں نے۔ محمد بن نخ۔ سلیمان بن حبیب سے انہوں نے شریک سے حکیم بن جبیر سے انہوں نے ابراہیم النخعی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے امیر المومنین سے انہوں نے اپنے معروف خطبہ "لولوہ"، میں اس وقت فرمایا جب عامر بن کثیر نے کہا: اے امیر المومنین آپ نے ہمیں کافر ائمہ اور باطل خلفاء سے خبردار کر دیا اب اپنے بعد ائمہ حق اور لسان صدق سے بھی آگاہ فرمایئے فرمایا: ہاں! یہ ایک عہد ہے جو میرے سپرد رسول اللہ نے کیا ہے اس امر کے مالک بارہ امام ہوں گے نو امام حسین کے صلب سے ہوں گے نبیؐ نے فرمایا: جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے ساقِ عرش کی جانب نظر کی اس پر لکھا تھا، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسولؐ ہیں، میں نے علی کے ذریعہ ان کی تائید اور علی ہی کے ذریعہ ان کی نصرت کی ہے، اور میں نے بارہ نور دیکھے، میں نے عرض کی پروردگار یہ کن اشخاص کا نور ہے ندا دی گئی اے محمد یہ تمہاری ذریت سے ہونے والے ائمہ کے انوار ہیں۔ حضرت علیؑ کہتے ہیں۔ اے اللہ کے رسول کیا آپ مجھے ان کے اسماء نہیں بتائیں گے؟ فرمایا: ہاں، میرے بعد تم امام اور خلیفہ ہو، تم ہی میرے قرض کو ادا اور میرے وعدوں کو پورا کرو گے اور تمہارے بعد حسن و حسین اور

حسین کے بعد ان کے فرزند علی زین العابدین علی کے بعد ان کے فرزند محمد جن کو باقر کہا جائیگا اور محمد کے بعد ان کے فرزند جعفر، جن کو صادق کہا جائیگا اور جعفر کے بعد ان کے فرزند موسیٰ جن کو کاظم کہا جائیگا اور موسیٰ کے بعد ان کے فرزند علی جن کو رضا کہا جائیگا علی کے بعد ان کے فرزند محمد جن کو تقی کہا جائیگا اور محمد کے بعد ان کے فرزند علی جن کو نقی کہا جائیگا اور علی کے بعد ان کے فرزند حسن جن کو امین۔ عسکری نخ۔ کہا جائیگا اور جن کی اولاد میں سے قائم ہے اس کا نام میرا نام ہے اور مجھ سے سب سے زیادہ مشابہہ ہے وہ اسے۔ زمین کو۔ ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

۳۴۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن نے محمد بن الحسین کوفی سے انہوں نے محمد بن محمود سے انہوں نے احمد بن عبداللہ الذہلی سے انہوں نے ابوالحفص الاعشی سے انہوں نے عنبسہ بن الازہر سے انہوں نے یحییٰ بن عقیل سے انہوں نے یحییٰ بن نعمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں حسین کے پاس تھا جب ایک عرب ان کے پاس آیا۔۔ آپ کو سلام کیا حسین نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے کہا: فرزندِ رسولؐ ایک مسئلہ ہے۔ فرمایا: بیان کرو۔ کہا: ایمان اور یقین میں کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا: چار انگل کا کہا: کیسے؟ فرمایا: ایمان وہ ہے جو ہم نے سنا اور یقین وہ ہے جو ہم نے دیکھا ہے اور آنکھ اور کان کے درمیان چار انگل ہی کا فاصلہ ہے، اس نے کہا: زمین وآسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا دعا مستجاب ہونے کے برابر اس نے کہا: مشرق ومغرب میں کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا: سورج کی ایک دن کی مسافت اس نے کہا: آدمی کی عزت وآبرو کیا ہے؟ فرمایا: اس کا لوگوں سے بے نیاز رہنا۔ اس نے کہا سب سے بری چیز کیا ہے؟ فرمایا: بوڑھے میں بدکاری، حاکم میں جدوجہد بہت بری بات ہے اور صاحبِ حسب میں جھوٹ برا ہے، مالداری میں کنجوسی بری بات ہے، عالم میں حرص بری بات ہے۔ اس نے کہا: فرزندِ رسول آپ نے صحیح فرمایا: اب مجھے یہ بتایئے کہ رسولؐ کے بعد کتنے امام ہوں گے؟ فرمایا بارہ، بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر، اس نے کہا: مجھے ان کے نام بتایئے حسین نے سر جھکا لیا اور پھر بلند کیا اور فرمایا: ہاں بھائی عربی میں تمہیں ان کے نام بتاتا ہوں۔ رسولؐ کے

بعد میرے والد اور حسن اور میں اور میری اولاد سے نو فرزند امام و خلیفہ ہیں وہ نو یہ ہیں۔ میرے بیٹے علی ان کے بعد ان کے فرزند محمد اور ان کے بعد ان کے بیٹے جعفر اور ان کے بعد ان کے پسر موسیٰ اور ان کے بعد ان کے بیٹے علی اور ان کے بعد ان کے فرزند محمد اور ان کے بعد ان کے بیٹے علی اور ان کے بعد ان کے فرزند حسن اور ان کے بعد خلف المہدی وہ میری نویں۔ پشت میں۔ اولاد ہیں وہ آخری زمانہ میں دین کے لیے قیام کریں گے اس پر دیہاتی یہ کہتا ہوا اٹھا۔

مسح النبی جبینہ　　فلہ بریق فی الخلود

ابواہ من اعلیٰ قریش　　وجدہ خیر الجدود

ترجمہ رسولؐ نے اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا تو اس کا چہرہ چمک اٹھا، ان کے والدین قریش کی اعلیٰ شاخ ہیں اور ان کے جد بہترین جد ہیں۔

۳۳۔ کفایۃ الاثر۔ المعافا بن زکریا نے محمد بن یزید الازہری سے انہوں نے محمد بن مالک بن ابرد سے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے غالب الجہنی سے انہوں نے ابوجعفر باقر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: رسولؐ اللہ کے بعد ائمہ بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر ہوں گے اور وہ بارہ تھے، کامیاب وہ ہے جو ان سے محبت کرے گا اور وہ ہلاک ہوگا جو ان سے دشمنی کرے گا، اور مجھ سے میرے والد نے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: جب مجھے شب معراج آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے دیکھا کہ ساق عرش پر لکھا ہوا تھا۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہے۔؛ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں نے علی کے ذریعہ ان کی تائید کی ہے اور علی ہی کے ذریعہ ان کی نصرت کی ہے اور ایک جگہ دیکھا علی علی علی، محمد محمد، جعفر، موسیٰ، حسن، حسین، اور حجت ان کی تعداد بارہ تھی میں نے عرض کی اے پروردگار! یہ لوگ کون ہیں جن کو میں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا: اے محمد! یہ نور تمہارے وصی اور تمہارے دونوں نواسوں کا ہے اور یہ نور ان کی ذریت سے ہونے والے ائمہ کا ہے انہیں کے سبب میں ثواب دیتا ہوں اور

انہیں کے باعث عقاب کرتا ہوں۔

۳۴۔ کفایۃ الاثر۔ ابوالمفضل شیبانی نے جعفر بن محمد علوی سے اور انہوں نے عبداللہ بن احمد بن نہیک سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے حسین بن عطیہ سے انہوں نے عمر بن یزید سے انہوں نے ورد بن کمیت سے انہوں نے اپنے والد کمیت بن المسہل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے مولا ابوجعفر محمد بن علی، باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے فرزند رسول اللہ میں نے آپ کی شان میں کچھ اشعار کہے ہیں کیا انہیں پڑھنے کی مجھے اجازت ہے فرمایا: ایام البیض، میں نے کہا وہ خاص طور پر آپ میں ہیں فرمایا: پڑھو میں نے پڑھے۔

اضحکنی الدھر و ابکانی والدھر ذو صرف و الوان

لِتسعة بالطف قد غودروا صاروا جمیعا رھن اکفان

زمانہ نے مجھے ہنسایا اور مجھے رلایا، زمانہ بدلنے والا اور رنگ بدلنے والا ہے

نو کو طف میں شہید کر دیا گیا ہے اور وہ سب کفن کے رہین ہو گئے ہیں۔

اس پر ابوعبداللہ نے گریہ کیا۔ میں نے پردہ کے پیچھے سے کنیز کے رونے کی آواز سنی پھر جب میں اس شعر پر پہنچا:

ستة لا تجازی بھم بنو عقیل خیر فرسان

ثم علیّ الخیر مولاھم ذکرھم ھیّج احزانی

چھ ایسے ہیں کہ ان سے آگے نہیں بڑھا جا سکتا ہے: عقیل کے بیٹے بہتر سوار ہیں پھر علی ان کے بہترین مولا ہیں ان کی یاد سے میرا حزن و غم بھڑک اٹھتا ہے۔

پس آپ نے گریہ کیا اور فرمایا جو ہمیں یاد کرتا ہے یا ہمارے ذکر کے وقت جس کی آنکھ سے آنسو نکل آئیں خواہ مچھر کے پر کے برابر ہی نکلے خدا اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے اور میں اس کے

آنسوؤں کو اس کے اور جہنم کے درمیان حجاب بنا دیتا ہوں۔ پھر جب میں اپنے اس کلام پر پہنچا:

من کان مسرورا بما مسکم ... او شامتاً یوماً من الان

فقد ذللتم بعد عزّ فما ... ادفع ضیما حین یغشانی

وہ جو آپ پر پڑنے والی مصیبتوں پر مسرور ہو

کیا کوئی آپ پر شماتت بھی کرسکتا ہے۔ کیا آج تک ایسا ہوا ہے۔

عزت کے بعد آپ کو ذلیل تصور کیا گیا بس جب مجھے ظلمت کے بادل گھیر لیتے ہیں تو میں اسے دفع نہیں کرتا ہوں۔

میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے اللہ! کمیت کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہوں کو بخش دے اور جب میں نے یہ شعر پڑھا

متیٰ یقوم الحق فیکم متیٰ ... یقوم مھدیکم الثانی

آپ کے درمیان حق کب قائم ہوگا اور آپ کا مہدی ثانی کب قیام کرے گا۔

آپ نے جلدی سے فرمایا: انشاء اللہ پھر فرمایا: اے ابوالمستہل بیشک ہمارے قائم حسینؑ کی نویں پشت میں ہیں کیونکہ رسولؐ کے بعد بارہ امام ہوں گے اور بارہویں قائم ہیں۔ میں نے عرض کی: مولا! وہ بارہ کون ہیں؟ فرمایا: ان میں اول علی بن ابی طالبؑ ان کے بعد حسن و حسین، علی بن الحسین اور میں ہوں پھر میرے بعد یہ اور اپنا ہاتھ جعفر کے شانے پر رکھا۔ میں نے عرض کی ان کے بعد؟ فرمایا: ان کے فرزند موسیٰ اور موسیٰ کے بعد ان کے بیٹے علی، اور علی کے بعد ان کے پسر محمد اور محمد کے بعد ان کے فرزند علی اور علی کے بعد ان کے بیٹے حسن یہ اس قائم کے والد ہیں جو ظاہر ہو کر دنیا کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اور ہمارے شیعوں کے سینوں کو شفاء بخشیں گے۔ میں نے عرض کی: اے فرزندِ رسولؐ وہ کب ظاہر ہوں گے؟ فرمایا: یقیناً

رسولؐ اللہ سے اس سلسلہ میں سوال کیا گیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا: ان۔ قائم۔ کی مثال قیامت کی سی ہے کہ وہ اچانک آئے گی۔

۳۵۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ شیبانی نے جعفر بن محمد بن جعفر بن الحسن العلوی سے انہوں نے ابونصر احمد بن عبدالمنعم الصید اوی سے انہوں نے عمرو بن شمر الجعفی سے انہوں نے جابر بن یزید الجعفی سے انہوں نے ابوجعفر محمد بن علی باقرؑ سے روایت کی ہے جابر کہتے ہیں میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اے فرزند رسولؐ! بعض لوگ کہتے ہیں۔ گمان کرتے ہیں نخ۔ کہ خدا نے حسن و حسین کی نسل میں امامت قرار دی ہے۔ فرمایا خدا کی قسم جھوٹ بولتے ہیں۔ کیا انہوں نے خدا کا یہ قول نہیں سنا ہے "وجعلها کلمة باقیة فی عقبه" کیا اسے امام حسینؑ کی ذریت کے علاوہ اور کسی کی ذریت میں قرار دیا ہے پھر فرمایا: اے جابر ائمہ وہی ہیں جن کی رسولؐ نے تصریح کی اور ائمہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں رسولؐ نے فرمایا ہے کہ جب شب معراج مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے ساق عرش پر نور سے لکھے ہوئے بارہ نام دیکھے، انہیں میں سے علی اور آپؐ کے دونوں نواسے اور، علی، محمد، جعفر، موسیٰ، علی، محمد، علی، حسن اور حجت القائم ہیں یہی برگزیدہ اور پاک اہل بیت میں سے ائمہ ہیں، خدا کی قسم اس کا دعویٰ ہمارے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی کرے گا تو خدا اس کا حشر ابلیس اور اس کے لشکر کے ساتھ کرے گا اس کے بعد آپؑ نے لمبی سانس لی اور فرمایا: خدا اس امت کے حق کی رعایت نہ کرے کہ اس نے اپنے نبی کے حق کی رعایت نہیں کی ہے۔ خدا کی قسم اگر یہ لوگ حق کو اس کے اہل پر چھوڑ دیتے تو خدا کے بارے میں کوئی بھی اختلاف نہ کرتا۔ پھر یہ اشعار پڑھے:

ان الیهود لحبّهم لنبیّهم آمنوا بوایق حادث الازمان

و المومنون بحب آل محمد یرمون فی الافاق بالنیران (بالبهتان نخ)

بیشک یہود اپنے نبی کی محبت میں زمانہ کے باقی ماندہ حوادث پر ایمان لے آئے لیکن آل محمد کی محبت میں مومنین دنیا بھر میں آگ لگاتے پھر رہے ہیں، یا بہتان باندھتے پھر رہے ہیں۔

میں نے عرض کی میرے سید و سردار کیا یہ امر آپ کے لئے نہیں ہے۔ فرمایا: ہاں میں نے کہا: تو آپ نے اپنے حق سے چشم پوشی کیوں کی ہے جبکہ خدا فرماتا ہے " و جاھدوا فی اللہ حق جھادہ ھو اجتباکم" اللہ کے لئے جہاد کرو جیسا کہ جہاد کا حق ہے اسی نے تمہیں منتخب کیا ہے، فرمایا: تو امیر المومنین کو کیا ہو گیا تھا کہ اپنے حق کو چھوڑ بیٹھے تھے، اس نے کہا: انہیں مددگار نہیں ملے تھے۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ خدا حضرت لوط کے قصہ میں فرماتا ہے" لو ان لی بکم قوة او آوی الیٰ رکن شدید" کاش مجھے تمہارے مقابلہ کی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط قلعہ کی پناہ لے سکتا اور حضرت نوحؑ کے قصہ میں فرماتا ہے " فدعا ربہ انی مغلوب فانتصر" پس اس نے اپنے پروردگار کو پکارا یقیناً میں مغلوب ہوں پس تو میرا بدلہ لے اور حضرت موسیٰ کے واقعہ میں فرماتا ہے:
ربّ انّی لا املک الا نفسی و اخی فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین" موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار میں صرف اپنی ذات اور اپنے بھائی کا مالک ہوں پس تو ہمارے اور نافرمان لوگوں کے درمیان جدائی ڈال دے۔

پس اے جابر جب نبی کی یہ حالت ہے تو وصی اس سے زیادہ معذور ہے۔ امام کی مثال کعبہ کی ہے لوگ اس کے پاس آتے ہیں وہ لوگوں کے پاس نہیں جاتا۔ اسی کی ینابیع المودة۔ کے ص ۴۲۷ پر کتاب المحجہ سے مختصر اختلاف کے ساتھ اس قول "یرمون فی الافق بالنیران" تک روایت کی گئی ہے۔ اس شعر سے پہلے یہ ہے:

و ذووا الصلیب بحب عیسیٰ اصبحوا — یمشون زھواً فی قری نجران

صلیب والے عیسیٰؑ کی محبت میں نجران کے دیہات میں فخر کے ساتھ چل رہے ہیں۔

۳۶۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسین نے ابو محمد ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن ھمام سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر الحمیری سے انہوں نے عمر بن علی العبدی سے انہوں نے داؤد بن کثیر رقی سے انہوں نے یونس بن ظبیان سے ایک طویل حدیث میں صادق، جعفر بن محمد علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اے یونس! اگر تم صحیح علم چاہتے ہو تو ہم اہل بیت کے پاس ہے

کیونکہ ہمیں میراث دی گئی ہے اور ہمیں حکمت و فصل الخطاب کے چشمے دیئے گئے ہیں۔ میں نے عرض کی: اے فرزندِ رسولؐ! کیا اہل بیت کی ہر فرد کو جو کہ علی و فاطمہ کی اولاد سے ہے اس کو ایسے ہی میراث ملی ہے جیسے آپ حضرات کو ملی ہے؟ فرمایا: اس کا ورثہ تو بس بارہ ائمہ ہی کو ملا ہے۔ میں نے عرض کی: اے فرزندِ رسولؐ مجھے ان ائمہ کے نام بتایئے فرمایا: ان میں اول علی بن ابیطالبؑ اور ان کے بعد حسن و حسین اور ان کے بعد علی بن الحسین اور ان کے بعد محمد بن علی باقر اور ان کے بعد میں اور میرے بعد میرے بیٹے موسیٰ اور موسیٰ کے بعد ان کے فرزند علی اور علی کے بعد ان کے بیٹے محمد اور محمد کے بعد علی اور علی کے بعد حسن اور حسن کے بعد حجت ہیں، خدا نے ہم کو برگزیدہ کیا ہے اور ہمیں وہ چیز عطا ہوئی ہے جو عالمین میں سے کسی کو عطا نہیں ہوئی ہے۔

۲۷۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن علی نے ہارون بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن الحسن الصفار سے انہوں نے یعقوب بن یزید سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے ہشام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں صادق، جعفر بن محمد، علیہما السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ کے پاس معاویہ بن وہب اور عبدالملک بن اعین آئے آپ نے حدیث بیان کی پھر فرمایا: بیشک انسان کے لئے سب سے بڑا فریضہ اور سب سے بڑا واجب پروردگار کی معرفت اور اس کی عبودیت کا اقرار ہے۔ معرفت کی حد یہ ہے کہ وہ یہ جان لے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے نہ کوئی اس کی شبیہ و نظیر ہے اور یہ جان لے کہ وہ قدیم، ثابت اور موجود ہے مقید نہیں ہے۔ وہ بغیر شبیہ و مثل کے موصوف ہے۔ اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے، اس کے بعد رسولؐ کی معرفت اور ان کی نبوت کی شہادت دینا ہے اور رسولؐ کی ادنیٰ معرفت ان کی نبوت کا اقرار کرنا اور جو کچھ وہ خبر و کتاب لائے ہیں اور امر و نہی کیا ہے ان سب کو تسلیم کرنا ہے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد امام کی معرفت ہے وہ خوشحالی و تنگ دستی میں اسی کی صفت کو مکمل کرتا ہے اور امام کی ادنیٰ معرفت یہ ہے کہ وہ منصب نبوت کو چھوڑ کر نبی کے برابر ہے اور ان کا وارث ہے اور اس کی ا طاعت خدا اور رسولؐ کی اطاعت ہے اور اس کے ہر امر کو تسلیم کرنا اور اپنا ہر کام اس کے حوالے کرنا اور

اس کی بات ماننا اور یہ جاننا کہ رسولؐ کے بعد علی بن ابی طالبؑ اور ان کے بعد حسن و حسین پھر علی بن الحسین، پھر محمد بن علی اور پھر میں ہوں اور میرے بعد میرے بیٹے موسیٰ ہیں اور ان کے بعد ان کے فرزند علی اور ان کے بعد ان کے بیٹے محمد اور ان کے بعد ان کے پسر علی اور ان کے بعد ان کے فرزند حسن اور حسن کی اولاد سے حجت ہیں۔

۳۸۔کمال الدین۔احمد بن حسن عطار اور علی بن احمد بن محمد بن الدقاق اور علی بن عبداللہ الوراق اور عبداللہ بن محمد بن الصائغ اور محمد بن احمد شیبانی نے احمد بن یحییٰ بن زکریا القطان سے انہوں نے بکر بن عبداللہ بن حبیب سے انہوں نے تمیم بن بہلول سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے مجھ سے عبداللہ بن ابی الھذیل نے بیان کیا اور میں نے ان سے امامت کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کس کے لئے واجب ہے اور جس کے لئے واجب ہے اس کی کیا نشانیاں ہیں؟ فرمایا: اس پر دلیل اور مومنین پر حجت رکھتا ہو اور مسلمانوں کے امور کا ذمہ دار، قرآن سے بولنے والا، احکام کا عالم، خدا کے نبی کا بھائی، اس کی امت میں اس کے خلیفہ اور ان۔امت۔میں اس کا وصی اور ولی ہے اور وہ نبیؐ کیلئے ایسا ہی ہے جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے اور خدا کے اس قول۔اے ایمان لانے والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے اولی الامر کی'' نیز خدا کے اس قول ﴿ تمہارا وصی تو بس اللہ، اس کا رسول اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکواۃ دیتے ہیں ﴾ سے مفترض الطاعت ہے اللہ نے روز غدیر اپنے رسول کے ذریعہ ان کی ولایت و امامت کو اس طرح ثابت کیا کہ رسول نے کہا: کیا میں تمہارے نفسوں پر تم سے زیادہ تصرف کا حق نہیں رکھتا ہوں؟ سب نے کہا: ہاں۔تو آپؐ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔اے اللہ! اس سے محبت کرنے والے سے محبت فرما اور اس سے دشمنی رکھنے والے کو دشمن سمجھ اور جو اسکی مدد کرے تو اس کی مدد فرما۔اور جو اس کو چھوڑ دے تو اسے چھوڑ دے اور جو اسکی اطاعت کرے تو اسے عزت عطا کر یہ علی بن ابی طالب ہیں جو رسول کے بعد امیر المومنین اور پرہیزگاروں کے امام سفید پیشانی والوں کے پیشوا اور اوصیاء میں سب سے افضل اور ساری مخلوق سے بہتر ہیں ان کے بعد

رسولؐ کے دونوں نواسے خیر النساء کے فرزند حسن وحسین ہیں پھر علی بن الحسین پھر محمد بن علی پھر جعفر بن محمد پھر موسیٰ بن جعفر پھر علی بن موسیٰ پھر محمد بن علی، پھر علی بن محمد پھر حسن بن علی پھر محمد بن حسن ہیں۔ ان پر اللہ کا درود ہو۔ جو یکے بعد دیگرے آج تک ہیں یہ رسول کی عترت ہیں، جو وصی اور امام ہونے میں معروف ہیں کسی عصر وزمان میں بھی زمین ان میں سے حجت سے خالی نہیں رہی ہے یہ عروۃ الوثقیٰ ائمہ ہدیٰ اور دنیا والوں پر قیامت تک حجت ہیں جو بھی ان کی مخالفت کرے گا وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا اور حق وہدایت کو چھوڑنے والا ہے وہ قرآن سے کلام کرتے ہیں اور بیان میں رسول کی طرف سے گویا ہوئے ہیں۔ یادرکھو! جو شخص ان کی معرفت حاصل کئے بغیر مرگیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ بیشک، پاک دامنی، فہم، صدق وصلاح، اجتہاد، نیک وبد کی امانت ادا کرنا، طویل سجدے کرنا، رات بھر عبادت کرنا، حرام چیزوں سے پرہیز کرنا، صبر کے ساتھ فراخی وکشادگی کا انتظار کرنا اور بہترین ہمنشینی اور اچھی ہمسائیگی انہیں میں منحصر ہے پھر تمیم بن بہلول نے کہا: مجھ سے ابو معاویہ نے انہوں نے اعمش سے اور انہوں نے جعفر بن محمد سے امامت کے بارے میں بالکل ایسے ہی نقل کیا ہے، اس کو خصال میں اور سید المحدث البحرانی نے غایت المرام میں نقل کیا ہے۔

۳۹۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی نے علی بن احمد بن محمد بن عمران بن موسیٰ الدقاق اور علی بن عبداللہ الوراق سے انہوں نے محمد بن ہارون صوفی سے انہوں نے ابو تراب عبید اللہ بن موسیٰ الرویانی سے انہوں نے عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں اپنے مولیٰ علی بن محمد کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا: اے ابو القاسم! خوش آمدید، واقعاً آپ ہمارے دوست ہیں، راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی: اے فرزندِ رسول! میں آپ کے سامنے اپنا دین پیش کرنا چاہتا ہوں اگر قبول ہو تو اس کی تائید فرمائیں تاکہ میں اس کے ساتھ خدا سے ملاقات کروں فرمایا: اے ابو القاسم! بیان کرو، میں نے عرض کی: میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو ایک مانتا ہوں، اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے وہ دونوں حدوں حد ابطال وحد تشبیہ سے بلند ہے وہ جسم وصورت نہیں ہے اور نہ عرض وجوہر ہے بلکہ وہ جسموں کو بنانے والا اور صورتوں کا مصور اور اعراض وجواہر کا خالق ہے وہ ہر چیز کا رب،

مالک، بنانے والا اور اس کو وجود میں لانے والا ہے اور اس کے بندے اور رسول خاتم النبیین ہیں اور ان کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں ہوگا اور ان کی شریعت قیامت تک باقی رہے گی اور میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ آپؐ کے بعد علی بن ابی طالب امام وخلیفہ اور ولی امر ہیں پھر حسن وحسین، پھر علی بن الحسین پھر محمد بن علی پھر جعفر بن محمد پھر موسیٰ بن جعفر پھر علی بن موسیٰ پھر محمد بن علی، مولا! پھر آپؑ ہیں آپؑ نے فرمایا: میرے بعد میرے بیٹے حسن ان کے بعد خلف کے بارے میں لوگوں کا کیا حال ہوگا، میں نے عرض کی مولا کیا ہوگا فرمایا: اسے کوئی شخص نہیں دیکھے گا اور نہ اس کے نام کے ساتھ اس کا ذکر جائز ہوگا یہاں تک کہ وہ ظاہر ہوگا اور زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا: میں اقرار کرتا ہوں اور یہ بھی کہتا ہوں کہ ان کا دوست خدا کا دوست ہے اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے، ان کی طاعت، خدا کی طاعت ہے ان کی دشمنی، خدا کی دشمنی ہے، ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے نیز کہتا ہوں، معراج حق ہے، قبر کے مسائل حق ہیں جنت حق ہے، جہنم حق ہے، صراط حق ہے، میزان حق ہے، بیشک قیامت آنے والی ہے اور جو قبروں میں ہیں خدا ان کو اٹھائے گا اور یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ جو چیزیں واجب ہیں ان میں ولایت کے بعد نماز، زکواۃ، روزہ، حج جہاد، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہیں علی بن محمد نے فرمایا: اے ابوالقاسم خدا کی قسم یہی اللہ کا دین ہے اس نے اپنے بندوں کے لئے اسی کو پسند کیا ہے اس پر ثابت رہو خدا تمہیں دنیا وآخرت میں قول ثابت کے ساتھ ثابت رکھے، صدوق نے امالی میں علی بن احمد اور علی بن عبداللہ سے ایسے ہی روایت کی ہے نیز ''کمال الدین'' میں انہیں دونوں سے یہی روایت بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کی ہے۔

۴۰۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد بن منویہ نے احمد بن زیاد بن جعفر ھمدانی سے انہوں نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن احمد موصلی سے انہوں نے صقر بن ابی دلف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جب متوکل ہمارے سردار ابوالحسن کو لے چلا تو میں آپ کے بارے میں پوچھنے کے لئے آیا۔ راوی کہتا ہے کہ متوکل کے ساتھی۔ حجاب نخ۔ نے میری طرف دیکھا اور مجھے اپنے

پاس آنے کی اجازت دی کہا اے صقر کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی استاد خیریت ہے۔ کہا: اے صقر بیٹھو، صقر کہتے ہیں: اس نے میرے اگلے پچھلے سارے حساب چکا دیئے میں نے کہا: مجھ سے آنے میں غلطی ہوئی۔ لوگ اس کے پاس سے ہٹ گئے تو اس نے کہا: تمہارا کیا حال ہے کس لئے تم آئے ہو، میں نے کہا: نیک کام کے لئے۔ تو اس نے کہا: شاید تم اپنے مولا کے بارے میں معلوم کرنے آئے ہو، میں نے کہا: میرا مولا کون ہے؟ میرے مولا امیر المومنین ہیں، اس نے کہا خاموش ہو جاؤ تمہارے مولا ہی برحق ہیں ڈرو نہیں میں تمہارا ہم مذہب ہوں میں نے کہا: الحمد للہ اس نے کہا: کیا تم انہیں دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا بیٹھ جاؤ، یہاں تک کہ قاصد چلا جائے راوی کہتا ہے کہ میں بیٹھ گیا۔ جب وہ نکل گیا تو اس نے اپنے غلام سے کہا: صقر کو اس کمرے میں پہنچا دو جس میں علوی محبوس ہے اور انہیں چھوڑ کر نکل آؤ۔ صقر کہتے ہیں اس نے مجھے داخل کیا اور ایک کمرہ کی طرف اشارہ کیا، میں اس میں داخل ہوا تو دیکھا کہ آپؑ چٹائی پر بیٹھے ہیں اور آپ کے سامنے ایک قبر کھودی ہوئی ہے، صقر کہتے ہیں: میں نے سلام کیا۔ آپؑ نے جواب دیا اور پھر فرمایا بیٹھو میں بیٹھ گیا۔ فرمایا: اے صقر! تمہیں کون سی چیز لائی ہے؟ میں نے عرض کی مولا! میں آپؑ کی خبر کی تصدیق کے لئے آیا ہوں صقر کہتے ہیں پھر میں نے قبر کو دیکھا اور رونے لگا آپؑ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے صقر تم کیوں جزع و فزع کر رہے ہو، وہ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، میں نے کہا: الحمد للہ، میں نے پھر عرض کی: مولا! ایک حدیث ہے جس کی روایت نبیؐ سے کی جاتی ہے میں اس کے معنی نہیں سمجھ پایا۔ فرمایا: وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: رسولؐ کی حدیث یہ ہے: لا تعادوا الایام فتعا دیکم "ایام پر زیادتی نہ کرو کہ تم پر زیادتی کی جائے گی" اس کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا: ایام سے مراد ہم ہیں جب تک کہ زمین و آسمان باقی ہیں، شنبہ رسولؐ یکشنبہ امیر المومنین، دوشنبہ حسن و حسین اور سہ شنبہ علی بن الحسین و محمد ابن علی و جعفر بن محمد اور چہار شنبہ موسیٰ بن جعفر و علی بن موسیٰ و محمد بن علی اور میں ہوں اور پنجشنبہ میرے فرزند حسن اور جمعہ میرے بیٹے کا بیٹا ہے ان کے ساتھ حق والوں کی ایک جماعت جمع ہوگی وہ اسے۔ زمین کو۔ ایسے ہی عدل و

انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی ایام کے یہی معنی ہیں اور تم انہیں دنیا میں نہ ستاؤ کہ تم آخرت میں سزا پاؤ گے پھر فرمایا: اس کو چھوڑ دینے میں تمہارے لئے امان نہیں ہے۔ اسی حدیث کو صدوق نے ''کمال الدین'' احمد بن زیاد سے اور معانی الاخبار'' میں اپنی سند سے صقر سے بعض الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۴۱۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن جعفر بن محمد تمیمی المعروف بابن النجار نحوی کوفی نے محمد بن القاسم بن زکریا المحاربی سے انہوں نے ہشام بن یونس سے انہوں نے قثم بن خلیفہ سے انہوں نے یحییٰ بن زیاد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے اپنے والد سے ائمہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: امام بارہ ہیں چار گذشتہ میں اور آٹھ باقیماندہ ہیں۔ میں نے عرض کی: بابا! مجھے ان کے نام بتایئے، کہا: گذشتہ میں علی بن ابی طالب حسن و حسین اور علی بن الحسین ہیں اور ہونے والوں میں میرے بھائی باقر اور ان کے بعد جعفر صادق، ان کے بعد ان کے فرزند موسیٰ ان کے بعد ان کے بیٹے علی ان کے بعد ان کے پسر محمد اور ان کے بعد ان کے فرزند علی اور ان کے بعد ان کے پسر حسن اور ان کے بعد مہدی۔ میں نے عرض کی: اے بابا! کیا آپ ان میں نہیں ہیں، کہا نہیں۔ لیکن میں عترت میں سے ہوں میں نے کہا: ان کے اسماء آپ کو کہاں سے معلوم ہوئے؟ فرمایا: یہ ہم سے رسولؐ نے بیان کیا ہے۔ اسی کو تنقیح المقال میں، مقتضب الاثر سے اسی اسناد سے یحییٰ بن زید سے روایت کی ہے۔

۴۲۔ کمال الدین۔ ابوالحسن احمد بن ثابت الدوالانی۔ الدوالیتی نخ۔ نے مدینۃ السلام میں، محمد بن الفضل النحوی سے انہوں نے محمد بن علی بن عبدالصمد کوفی سے انہوں نے علی بن عاصم سے انہوں نے امام محمد بن علی بن موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد علی بن موسیٰ سے اور انہوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپؐ کے پاس ابی بن کعب

بھی موجود تھے۔ رسولؐ نے فرمایا: اے ابوعبداللہ! اے زمین و آسمان کی زینت خوش آمدید۔ ابی نے
عرض کی: اے اللہ کے رسول آپؐ کے علاوہ کوئی زمین و آسمان کی زینت کیسے ہوسکتا ہے؟ فرمایا: اے
ابی! اس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق نبیؐ بنایا ہے حسین بن علی آسمان میں اس سے کہیں عظیم اور
بڑے ہیں جتنا کہ زمین پر ہیں کیونکہ عرش کی دائیں جانب لکھا ہوا ہے، وہ ہدایت کے چراغ اور کشتی
نجات اور وہ ہستی وحیت اور فخر سے مبرا امام اور علم کا سمندر ہیں تو وہ کیسے زمین اور آسمانوں کی زینت
نہیں ہیں اور خدا نے ان کے صلب میں طیب، مبارک، اور زکی نطفہ قرار دیا ہے جو مخلوق کے رحموں
میں آنے سے قبل یا اصلاب میں پانی کے جاری ہونے سے پہلے یا رات، دن کے وجود سے قبل خلق
کیا گیا اور اسے ان دعاؤں کی تلقین کی گئی جن کے ذریعہ مخلوقات کو پکارا جائیگا۔ مگر یہ کہ خدا اس کا حشر
آپ کے ساتھ کرے گا اور آپ آخرت میں اس کے شفیع ہوں گے خدا اسے اس کی تنگی سے کشادگی
عطا کرے گا اور اس کے ذریعہ اس کے قرض کو ادا کرے گا، اس کے کام کو آسان کردے گا اس کے
راستہ کو واضح کرے گا اور اسے اس کے دشمن پر غالب کرے گا اور اس کے پردے کو چاک نہیں کرے
گا۔ ابی نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! یہ دعائیں کیا ہیں؟ فرمایا: جب تم اپنی نماز سے فارغ ہو جاؤ اور
بیٹھو! تو یہ کہو: **اللھم انی اسئلک بملکک (بکلماتک نخ) و معاقد عزک.
عرشک نخ۔ و سکان سمواتک و ارضک و انبیائک و رسلک ان تستجیب
لی فقد رھقنی من امری عسرا فاسئلک ان تصلی علیٰ محمد و آل محمد و ا
تجعل لی من امری یسراً.**

اے اللہ میں تجھ سے تیرے ملک۔ تیرے کلمات نخ۔ تیرے عہدوں۔ تیرے عرش نخ۔ اور
تیرے آسمان و زمین کے ساکنوں، تیرے انبیاؑ اور رسولوں کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری
دعا کو قبول فرما کہ مجھے میرے کام نے تنگ دستی سے دوچار کردیا ہے، پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں
کہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور میرے کام کو آسان کردے۔

اللہ عزوجل تیرے کام کو آسان کردے گا اور تیرے سینہ کو کشادہ کردے گا اور تمہاری روح قبض

ہونے کے وقت تمہیں "لا الٰہ الا اللہ" کی تلقین فرمائے گا۔ ابی نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! میرے حبیب حسینؑ کے صلب میں کیسا نطفہ ہے؟ فرمایا: اس نطفہ کی مثال چاند کی سی ہے یہ بیٹوں اور بیٹیوں کا نطفہ ہے جو ان کا اتباع کرے گا وہ رشید ہے اور جو ان سے بھٹک جائیگا وہ ہلاک ہوگا۔ ابی نے عرض کی، ان کا کیا نام ہے اور ان کی دعا کیا ہے؟ فرمایا: ان کا نام علی ہے اور ان کی دعا یہ ہے: **"یا دائم یا دیموم یا حی یا قیوم یا کاشف الغم یا فارج الھم و یا باعث الرسل و یاصادق الوعد"** جو اس دعا کو پڑھے گا خدا اس کو علی بن الحسین کے ساتھ محشور فرمائے گا اور وہ اسے جنت میں لے جائیں گے۔ ابی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا کوئی ان کا وصی و جانشین بھی ہوگا؟ فرمایا: ہاں اس کے لئے زمین اور آسمانوں کی مواریث ہے۔ ابی نے کہا: زمین و آسمان کے مواریث کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا: حق کے ساتھ فیصلہ کرنا اور دیانت کے ساتھ حکم کرنا۔ احکام کی تاویل اور جو ہو چکا ہے اسے بیان کرنا۔ ابی نے کہا: ان کا کیا نام ہے؟ فرمایا: محمدؑ! آسمانوں میں ملائکہ ان سے انس حاصل کرتے ہیں اور وہ اپنی دعائیں کہتے ہیں: **اللھم ان کان لی عندک رضوان و ودفاغفرلی و لمن تبعنی من اخوانی او شیعتی و طیّب ما فی صلبی یا ارحم الراحمین.**

اور ان کے صلب میں مبارک وز کی نطفہ رکھا گیا ہے۔ مجھے جبریل نے خبر دی ہے کہ خدا نے اس نطفہ کو پاک کیا ہے اور اس کا نام جعفر رکھا ہے اور اسے ہادی، مہدی، راضی اور پسندیدہ قرار دیا ہے وہ اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہے اور اپنی دعا میں کہتا ہے: **یا دیاّن غیر متوان یا ارحم الراحمین اجعل لشیعتی من النار وقاء لھم عندک رضاءً و فاغفر ذنوبھم و یسر امورھم و اقض دیونھم و استر عوراتھم و اغفر لھم الکبایر التی بینک و بینھم یا من لا یخالف الضیم و لا تاخذہ سنۃ و لا نوم اجعل لھم من کل ھم غم فرجاً".**

جو شخص اس دعا کو پڑھے گا خدا اسے نورانی چہرہ اور جعفر بن محمد کے ساتھ جنت میں محشور فرمائے گا۔ اور اے ابی اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کے ساتھ ایک پاک و مبارک اور طیب نطفہ قرار دیا ہے اور اس پر رحمت نازل کی ہے اور اس کا نام موسیٰ رکھا ہے اور اسے امام قرار دیا ہے۔ ابی نے کہا: اے اللہ

کے رسولؐ! گویا وہ ایک دوسرے کے بعد مسلسل ہیں اور ایک دوسرے کی نسل ہیں ایک دوسرے کے وارث اور بعض، بعض کی تعریف کرتے ہیں۔ فرمایا: ان کی تعریف مجھ سے جبریل نے اور ان سے خدا نے بیان کی ہے ابی نے کہا: کیا اپنے آباء کی دعا کے علاوہ موسیٰ کی بھی کوئی دعا ہے جس کے ذریعہ وہ دعا کرتے ہیں؟ فرمایا: ہاں وہ اپنی دعا میں کہتے ہیں: **یا خالق الخلق و یا باسط الرزق و یا فالق الحب و النوی و یا باری النسم و محی الموتیٰ و ممیت الاحیاء و یا دائم الثبات و مخرج النبات. نبات نخ. افعل بی ما انت اھلہ"۔**

جو شخص اس دعا کے ذریعہ دعا کرے گا خدا اس کی حاجتوں کو پورا کرے گا اور قیامت کے روز اسے موسیٰ بن جعفر کے ساتھ محشور کرے گا۔ بیشک خدا نے ان کے صلب میں طیب و زکی اور پسندیدہ نطفہ قرار دیا ہے اور ان کا نام علی رکھا ہے اور خدا ان کے خُلق و حکم اور علم سے راضی ہے اور انہیں اپنے شیعوں کے لئے اپنی حجت قرار دیا ہے، قیامت کے دن ان کے ذریعہ اپنی حجت قائم کرے گا۔ ان کی بھی دعا ہے جس کے ذریعہ وہ دعا کرتے ہیں: **اللھم اعطنی الھدیٰ و ثبتنی علیہ و احشر نی علیہ آمناً أمن من لا خوف علیہ ولا حزن ولا جزع انک اھل التقویٰ و اھل المغفرۃ"۔**

خدا نے ان کے صلب میں مبارک، طیب، زکی اور پسندیدہ نطفہ قرار دیا ہے اور اس کا نام محمد بن علی رکھا ہے وہ اپنے شیعوں کے شفیع اور اپنے جد کے علم کے وارث ہیں ان کی روشن نشانی اور واضح حجت ہے۔ جب وہ پیدا ہوں گے تو کہیں گے : **لا الٰہ الا اللہ، محمد رسول اللہ.** وہ اپنی دعا میں کہتے ہیں :**یا من لا شبیہ لہ ولا مثال انت اللہ لا الٰہ الا انت ولا خالق الا انت تفنی المخلوقین و تبقیٰ انت حلمت عمّن عصاک و افی المغفرۃ رضاک"۔**

جو شخص اس دعا کے ذریعہ دعا کرے گا۔ قیامت کے دن محمد بن علی اس کی شفاعت کریں گے۔ خدا نے ان کے صلب میں، زکی و روشن مبارک و طیب و طاہر نطفہ قرار دیا ہے ان کا نام علی بن محمد رکھا ہے اور انہیں اللہ نے سکون و وقار کا لباس پہنا دیا ہے اور علم ودیعت کیا ہے اور انہیں ہر پوشیدہ چیز

سکھا دی ہے ان کے سینہ میں ایک چیز ہے، جس کی وہ خبر دیں گے وہ اپنے دشمن سے محفوظ رہیں گے۔ وہ اپنی دعا میں کہتے ہیں: **یا نور النور یا برهان یا منیر یا مبین یا رب اکفنی شر الشرور و آفات الدهور و اسئلک النجاة یوم ینفخ فی الصور**".

جو شخص اس دعا کے ذریعہ دعا کرے گا علی بن محمد اس کی شفاعت کریں گے اور اسے جنت میں لے جائیں گے خدا نے ان کے صلب میں ایک نطفہ قرار دیا، اس کا نام حسن بن علی رکھا ہے اور اپنے شہروں میں نور اور اپنی زمین پر خلیفہ اور اپنی امت کے لئے عزت، اپنے شیعوں کے لئے ہادی اور ان کے پروردگار کے یہاں ان کا شفیع قرار دیا ہے جو ان کی مخالفت کرے گا اس کے لئے عذاب اور جو ان سے محبت کرے گا اس کے لئے حجت اور جو انہیں امام سمجھے گا اس کے لئے برہان قرار دیا ہے وہ اپنی دعا میں کہتے ہیں: "**یا عزیز العز فی عزه یا عزیز اعزّنی بعزّک و ایّدنی بنصرک و ابعد عنیّ همزات الشیاطین و ادفع عنیّ بدفعک و امنع عنیّ بمنعک و اجعلنی من خیار خلقک یا واحدیا احد یا فرد یا صمد**".

جو شخص اس کے ذریعہ دعا کرے گا خدا اس کا حشر انہیں کے ساتھ کرے گا اور اس کے لئے جہنم سے نجات ہے خواہ اس کے لئے لازمی ہی ہو۔ خدا نے حسن کے صلب میں مبارک و پاکیزہ، طیب و طاہر اور مطہر نطفہ قرار دیا ہے جس سے ہر وہ مومن راضی ہو گا جس سے خدا نے ان کی ولایت کا عہد لیا ہے اور ہر منکر ان کا انکار کرے گا وہ پرہیز گار، پاکیزہ، پسندیدہ، ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ امام ہیں ان کا اول و آخر عدل ہے وہ اللہ کی تصدیق کریں گے اور خدا اپنے قول میں ان کی تصدیق کرے گا وہ تہامہ سے خروج کریں گے یہاں تک ان کی نشانیاں اور علامتیں ظاہر ہو جائیں گی۔ طالقان میں ان کے خزانے ہیں لیکن سونا چاندی نہیں بلکہ مستعد گھوڑے اور مشخص۔ ۔جرأتمند۔ مرد ہیں، خدا انہیں دور دراز کے شہروں سے اہل بدر کی تعداد کے برابر جمع کرے گا ان۔ بدر والوں۔ کی تعداد تین سو تیرہ تھی، ان کے پاس مہر سیل صحیفہ ہو گا جس میں ان کے اصحاب کی تعداد، ان کے نام، انساب، شہر، پیشہ اور زبان لکھی ہو گی، انہیں کرار کی کنیت سے پکاریں گے وہ ان۔ امام

زمانہ کی طاعت میں بڑے سنجیدہ ہوں گے، ابی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ان کی علامت و نشانی کیا ہے؟ فرمایا: ان کے لئے علم ہے جب ان کے خروج کا وقت آئے گا تو وہ علم کھل جائے گا اور خدا اسے۔ علم کو۔ گویائی عطا کرے گا تو وہ علم کہے گا: اے اللہ کے ولی نکلئے اور خدا کے دشمنوں کو قتل کیجئے اور ان کے دو پرچم اور دو علامتیں ہوں گی اور ان کے لئے میان میں رکھی ہوئی تلوار ہوگی جب وہ وقت آئے گا تو تلوار خود بخود میان سے نکل آئے گی خدا اس تلوار کو گویائی عطا کرے گا۔ تلوار ندا دے گی اے اللہ کے ولی خروج کیجئے۔ آپ کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ دشمنوں سے پہلو تہی اختیار کریں نکلئے اور خدا کے دشمنوں کو جہاں پائیں قتل کر دیں اور خدا کی حدود کو قائم کریں اور حکم خدا سے حکم کرو، ان کے دائیں جبریل اور بائیں میکائیل ہوں گے اور آگے آگے شعیب و صالح ہوں گے اور وہ یہ پڑھیں گے جو میں تمہیں بتاتا ہوں اور میں اپنا امر خدا کو تفویض کرتا ہوں۔ اے ابی خوش نصیب ہے وہ جوان سے ملاقات کرے گا،، خوش قسمت ہے وہ جوان سے محبت کرے گا خوش حال ہے وہ جوان سے یہ کہے کہ خدا انہیں ہلاکت سے محفوظ رکھے اور ان کا، اللہ کے رسول اور ائمہ کا اقرار کرنے سے، ان کے لئے جنت کھولی جائے گی، زمین پر ان کی مثال مشک کی سی ہے جس کی خوشبو پھیلتی ہے اور کبھی متغیر نہیں ہوتی ہے اور آسمان پر ان کی مثال روشن چاند کی سی ہے کہ جس کا نور ختم نہیں ہوگا، ابی نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! ان ائمہ کا حال خدا سے کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا: خدا نے میرے اوپر بارہ مہریں اتاریں اور بارہ صحیفے نازل کئے اور ہر امام کا نام اور اسکی صفت مہر پر اور اس کے صحیفہ میں لکھی تھی۔ اسی کو حموینی نے اپنی سند سے غایت المرام سے علی بن عاصم سے انہوں نے محمد بن علی بن موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد علی بن موسیٰ سے اور انہوں نے اپنے آباء سے نقل کیا ہے اور ''عیون اخبار الرضا'' میں علی بن ثابت الدوالیبی سے اپنی سند سے حسین بن علی بن ابی طالب سے نقل کیا ہے اور اس کے آغاز میں لکھا ہے، (عرشِ خدا کی دائیں جانب لکھا تھا مصباح ھدی وسفینہ النجاہ وامام خیر ویمن وعز وفخر وذکر)۔

۲۴۳۔ کمال الدین۔ محمد بن علی ماجیلویہ نے اپنے چچا ابو القاسم سے انہوں نے احمد بن ابی عبد اللہ

البرقی سے انہوں نے محمد بن علی القرشی سے انہوں نے ابوالربیع زہرانی سے انہوں نے حریز سے انہوں نے لیث بن ابی سلیم سے انہوں نے مجاہد ابن عباس سے انہوں نے ایک طویل حدیث میں رسولؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میرے بعد ائمہ، ہادی علی اور مہدی حسن، ناصر حسین، منصور علی بن الحسین، شفاع محمد بن علی نفاع جعفر بن محمد، امین موسیٰ بن جعفر، موتمن علی بن موسیٰ، امام محمد بن علی، فعال علی بن محمد، علام حسن بن علی اور جن کی اقتداء میں عیسیٰ نماز پڑھیں گے، قائم علیہ السلام ہیں۔

۴۴۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ شیبانی نے محمد بن یعقوب کلینی سے انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے سلمہ بن الخطاب سے انہوں نے محمد بن خالد طیالیسی سے انہوں نے سیف بن عمیرہ اور صالح بن عقبہ سے اوران سب نے علقمہ بن محمد الحضرمی سے انہوں نے صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امام بارہ ہیں۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کی: اے فرزند رسول! مجھے ان کے اسماء بتایئے فرمایا: گذشتہ میں علی بن ابی طالب، حسن وحسین، علی بن الحسین اور محمد بن علی ہیں اور پھر میں ہوں میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ! آپؑ کے بعد؟ فرمایا: میں نے اپنے بیٹے موسیٰ کو وصیت کی ہے میرے بعد وہ امام ہیں، میں نے عرض کی: موسیٰ کے بعد؟ فرمایا، ان کے فرزند علی جن کو رضاؑ سے پکارا جائے گا جو عالم غربت، خراسان، میں دفن ہوں گے پھر علی کے بعد ان کے فرزند محمد اور محمد کے بعد ان کے بیٹے علی اور علی کے بعد ان کے فرزند حسن اور حسن کی اولاد سے مہدی ہیں پھر فرمایا: مجھ سے میرے والد نے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے جد علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے کہا کہ رسولؐ نے فرمایا: اے علی! جب ہمارا قائم خروج کرے گا تو ان کے پاس بدر کے مجاہدوں کے برابر تین سو تیرہ مرد جمع ہو جائیں گے اور جب ان کے خروج کا وقت آئے گا تو ان کی میان میں رکھی ہوئی تلوار ان سے کہے گی اے اللہ کے ولی اٹھیئے اور خدا کے دشمنوں سے جنگ کیجئے۔

۴۵۔ عیون اخبار الرضا۔ ابی ومحمد بن الحسن دونوں نے بیان کیا ہے کہ ہم سے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا اوران سب نے ابوالخیر صالح بن ابی حماد اور حسن بن ظریف سب

نے بکر بن صالح سے اور ہم سے میرے والد اور محمد بن موسیٰ بن المتوکل، محمد بن علی ماجیلویہ احمد بن علی بن ابراہیم بن ہاشم الحسین بن ابراہیم بن تاتانہ اور احمد بن زیاد بن جعفر الہمدانی نے کہا کہ ہم سے علی بن ابراہیم بن ہاشم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بکر بن صالح سے انہوں نے عبدالرحمن بن سالم سے انہوں نے ابو بصیر سے اور انہوں نے ابو عبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میرے والد نے جابر بن عبداللہ انصاری سے فرمایا: مجھے تم سے ایک کام ہے جب تمہیں خالی دیکھوں گا تو میں اس کے بارے میں معلوم کروں گا جابر نے عرض کی: جس وقت آپ چاہیں معلوم کرلیں ابو جعفر انہیں تنہائی میں لے گئے اور ان سے کہا: مجھے اس لوح کے بارے میں بتایئے جو تم نے میری ماں فاطمہ بنت رسولؐ کے ہاتھ میں دیکھی تھی اور اس لکھی ہوئی لوح کے بارے میں میری ماں نے تم سے کیا کہا تھا: جابر نے کہا: میں خدا کو حاضر جان کر کہتا ہوں: میں حیات رسولؐ میں آپ کی والدہ کی خدمت میں شرفیاب ہوا تا کہ انہیں حسینؑ کی ولادت کی مبارک باد پیش کروں تو میں نے ان کے ہاتھ میں ہری تختی دیکھی میں نے سوچا کہ یہ زمرد کی ہے، میں نے اس میں سورج کے نور جیسی سفید کتاب دیکھی، میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں بنت رسولؐ یہ لوح کیسی ہے؟ فرمایا: یہ لوح خدا نے رسولؐ اللہ کو ہدیہ کی ہے، اس میں میرے والد، میرے شوہر علی، میرے بیٹوں اور میری اولاد سے ہونے والے اوصیاء کے نام ہیں، یہ مجھے میرے والد نے اس لئے دی ہے تا کہ اس کے ذریعہ مجھے خوش کرسکیں وہ لوح آپ کی ماں فاطمہ علیہا السلام نے مجھے دی، میں نے اس کو پڑھا اور اس کی نسخہ برداری کی۔ اس کی نقل کرلی۔ میرے والد نے فرمایا: اے جابر! کیا تم اسے مجھے دکھا سکتے ہو، انہوں نے کہا: ہاں۔ دکھا سکتا ہوں۔ میرے والد ان کے ساتھ ان کے گھر گئے اور جابر نے میرے والد کے سامنے ایک صحیفہ پیش کیا جابر نے کہا میں خدا کو حاضر قرار دیتا ہوں اس کو میں نے لوح میں اسی طرح لکھا ہوا دیکھا تھا۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے: یہ کتاب غالب و حکیم۔ علیم کی طرف سے اس کے نور و سفیر، اس کے حجاب و دلیل محمد کے لئے ہے، روح الامین اس کو سارے

جہانوں کے پالنے والے کے پاس سے لیکر نازل ہوئے ہیں، اے محمد! میرے اسماء کو عظیم سمجھو! اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور میری نعمتوں کا انکار نہ کرو، میں ہی اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے جو جابروں کو شکست دینے والا ہے اور ظالموں کو ذلیل کرنے والا ہے، روز جزاء بدلہ دینے والا ہے، میں ہی اللہ ہوں میرے سواء کوئی معبود نہیں ہے، جس نے میرے فضل کے علاوہ کسی اور سے امید وابستہ کی یا میرے عدل و عذاب کے علاوہ کسی اور چیز سے خوف زدہ ہوا تو اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ جو سارے جہانوں میں سے کسی کو نہیں دیا ہوگا پس میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی اوپر توکل کرو، میں نے جو نبی بھی بھیجا اور اس کے دن پورے ہو گئے اور مدت ختم ہو گئی تو میں نے اس کا وصی قرار دیا، میں نے آپ کو انبیاء پر فضیلت دی ہے اور آپؐ کے وصی کو اوصیاء پر فضیلت دی ہے اور آپ کو آپ کے شیعہ اور ان کے بعد آپ کے دونوں نواسوں حسن و حسین، کے ذریعہ سرفرازی عطا کی ہے، حسن کو میں نے ان کے والد کے انتقال کے بعد اپنے علم کا سرچشمہ قرار دیا ہے، اور حسین کو اپنی وحی کا خزینہ دار بنایا ہے اور انہیں شہادت سے سرفراز کیا ہے اور ان کے لئے سعادت کو معین کر دیا ہے وہ شہادت پانے والوں میں سب سے افضل اور درجہ کے اعتبار سے میرے نزدیک شہداء سے بلند و برتر ہیں اور میں نے اپنے کلماتِ تامہ کو ان کے ساتھ اور حجت بالغہ کو ان کے پاس قرار دیا ہے ان کی عترت کے سبب میں ثواب و عقاب دوں گا اور ان میں سے پہلے علی، سید العابدین اور گذشتہ اولیاء کی زینت ہیں اور ان کے فرزند محمد باقر، میرے علم کے تہہ تک پہنچنے والے اپنے جد کی شبیہ اور میرے حکم کا سرچشمہ ہیں اور جعفر کے بارے میں شک کرنے والے عنقریب ہلاک ہوں گے ان پر اعتراض کرنا گویا مجھ پر اعتراض ہے میرا قول پورا ہو کر رہے گا۔ میں جعفر کی منزلت کو بلند کروں گا اور انہیں ان کے پیروؤں، انصار اور ان کے دوستوں کے بارے میں خوش کروں گا اور ان کے بعد ان کے فرزند موسیٰ کو منتخب کیا ہے اور اس کے بعد ایک گھٹا ٹوپ تاریکی ہے بیشک میرا سلسلہ منقطع نہیں ہوگا اور میری حجت پوشیدہ نہ رہے گی اور میرے دوست بد بخت نہیں ہوں گے جان لو کہ جس نے ان میں سے ایک کا بھی انکار کر دیا حقیقت میں اس نے میری نعمت کا انکار کیا اور جس نے میری کتاب کی

کسی آیت کو بدلا اس نے مجھ پر بہتان باندھا، بہتان باندھنے اور انکار کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے اور میرے بندہ، حبیب اور برگزیدہ موسیٰ کا زمانہ ختم ہونے کے بعد ثامن۔ آٹھویں امام۔ کو جھٹلانے والا میرے تمام اولیاء کا منکر ہے۔ اور علی میرے ولی و ناصر ہیں اور جس پر میں نے عبائے نبوت ڈالی اور منصب سے نوازا ہے۔

اسے متکبر عفریت قتل کرے گا اور وہ اس شہر میں دفن ہو گا جس کو نیک بندے نے آباد کیا ہے اور اس کی دوسری جانب میری مخلوق کا بدترین ہو گا، میرا قول پورا ہو کر رہے گا، میں ان کے بیٹے محمد کے ذریعہ ان کی آنکھ کو ٹھنڈا کروں گا وہ ان کے خلیفہ اور میرے علم کے وارث، میرے حکم کا سرچشمہ میرے اسرار کا ٹھکانہ اور میری مخلوق پر میری حجت ہیں، جو بندہ بھی ان پر ایمان لائے گا میں اس کے لئے جنت کو ٹھکانہ بناؤں گا اور اس کے خاندان کے ستر آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کروں گا جن کو جہنم گھیر چکا ہو گا اور ان کے بیٹے علی جو میرے ولی و ناصر ہیں اور میری مخلوق میں گواہ اور میری وحی کے امین ہیں ان پر سعادت کو تمام کردوں گا اور ان سے اپنے راستہ کی طرف دعوت دینے والے اور اپنے علم کی کان حسن کو پیدا کروں گا اور پھر اس کو ان کے فرزند کے ذریعہ جو کہ سارے جہانوں کے لئے رحمت، موسیٰ کا کمال، عیسیٰ کی عظمت اور ایوب کا صبر ہیں مکمل کروں گا ان کی غیبت کے زمانہ میں میرے چاہنے والے ذلیل سمجھے جائیں گے وہ اپنے سروں کو ترک و دیلم کی طرح جھکائے ہوں گے وہ قتل کئے جائیں گے، جلائے جائیں گے وہ خوف زدہ، مرعوب اور ہراساں ہوں گے زمین کو ان کے خون سے رنگین کر دیا جائے گا اور ان کی عورتوں میں گریہ و نالہ کی آواز بلند ہو گی۔ حقیقت میں وہی میرے دوست ہیں میں ان سے ہر گھٹا ٹوپ فتنہ کو دفع کروں گا۔

۴۶۔ دلائل الامامۃ۔ ابو المفضل نے علی بن الحسن منقری کوفی سے انہوں نے احمد بن یزید الدھان سے انہوں نے مکحول بن ابراہیم سے انہوں نے رستم بن عبد اللہ بن خالد المخزومی سے انہوں نے سلیمان الاعمش سے انہوں نے محمد بن خلف الطاطری سے انہوں نے زاذان سے انہوں

نے سلمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا: خدا نے کوئی نبی بھیجا نہ کوئی رسول مگر یہ کہ اس کے بارہ نقیب۔ نمائندے۔ قرار دیئے ہیں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول یہ تو مجھے اہل کتاب سے معلوم ہو چکا ہے آپؐ نے فرمایا: کیا تم میرے بارہ نقیبوں کو جانتے ہو جن کو خدا نے میرے بعد میری امت کے لئے منتخب کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا: اے سلمان! خدا نے مجھے اپنے برگزیدہ نور سے پیدا کیا اور مجھے پکارا تو میں نے اس کی اطاعت کی اور میرے نور سے علی کو پیدا کیا اور انہیں ندا دی تو انہوں نے اس کی اطاعت کی اور علی کے نور سے فاطمہ کو خلق کیا اور انہیں نداء دی تو انہوں نے اس کی اطاعت کی مجھ سے اور علی و فاطمہ سے حسن کو پیدا کیا اور نداء دی تو انہوں نے اس کی اطاعت کی۔ پھر مجھ سے اور علی و فاطمہ سے حسین کو خلق کیا اور انہیں دعوت دی تو انہوں نے اس کی اطاعت کی پھر اس نے اپنے اسماء سے ہمارے پانچ نام رکھے پس اللہ محمود ہے اور میں محمد ہوں، اللہ اعلیٰ ہے اور یہ علی ہیں اللہ فاطر ہے اور یہ فاطمہ ہیں، اللہ احسان کرنے والا ہے یہ حسن ہیں، اللہ محسن ہے اور یہ حسین، پھر اس نے ہم سے اور حسین کے نور سے نو نور پیدا کئے اور انہیں دعوت دی تو انہوں نے اس وقت اس کی اطاعت کی کہ جب نہ بلند آسمان تھے اور نہ بچھی ہوئی زمین تھی نہ ملک تھا نہ بشر اس وقت ہمارا نور تھا، ہم ہی اللہ کی تسبیح کرتے تھے، اس کا فرمان سنتے تھے اور اطاعت کرتے تھے، میں۔ راوی۔ نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں جو ان کی معرفت حاصل کرے گا اس کی کیا جزاء ہے؟ فرمایا جو ان کو اس طرح پہچان لے گا جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے اور ان کی اقتداء کرے گا اور ان کے دوست سے دوستی اور ان کے دشمن سے دشمنی کرے گا خدا کی قسم وہ ہم میں سے ہے جہاں ہم وارد ہوں گے، وہاں وہ بھی پہنچے گا، جہاں ہم ٹھہریں گے وہاں وہ بھی ٹھہرے گا، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول کیا ان کے اسماء انساب کی معرفت کے بغیر ان پر ایمان رکھا جا سکتا ہے؟ فرمایا نہیں، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! تو مجھے کہاں سے معلوم ہوگا میں تو صرف حسین تک جانتا ہوں فرمایا: پھر سید العابدین علی بن الحسین، پھر ان کے بیٹے محمد جو انبیاء و مرسلین اور اولین و آخرین کے علم کے باقر۔ شگافتہ کرنے

والے۔ ہیں پھران کے بیٹے اللہ کی زبان صادق، جعفر بن محمد ان کے بعدان کے فرزند، اللہ کے لئے صبر کی حالت میں غصہ کو پینے والے موسیٰ بن جعفر ہیں، پھران کے بیٹے خدا کے حکم پر راضی علی بن موسیٰ رضا خدا کے حکم پر راضی۔ اس کے بعدان کے فرزند، امرِ خدا کو اختیار کرنے والے، محمد بن علی ہیں پھران کے بیٹے، اللہ کی طرف ہدایت کرنے والے علی بن محمد ہیں ان کے بعدان کے فرزند، سرِّ خدا کے امین حسن بن علی ہیں اور پھران کے فرزند، محمد بن حسن، مہدی، القائم بامر اللہ ہیں، اسی حدیث کی نفس الرحمٰن، میں مقتضب الاثر سے سلیمان سے بعض عبارات میں اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے، اور صادق، کی مصباح الشریعہ کے ۶۷ ویں باب میں صحیح اسناد سے سلمان فارسی سے روایت کی گئی ہے۔

۴۷۔ دلائل الامامۃ۔ ابوالحسین محمد بن ہارون نے ابوہارون بن موسیٰ سے انہوں نے ابو مفضل محمد بن احمد عبداللہ بن احمد الہاشمی المنصوری سے انہوں نے ابوموسیٰ عیسیٰ بنا حمد بن عیسیٰ بن المنصور الہاشمی سے انہوں نے حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ سے انہوں نے علی بن موسیٰ سے انہوں نے موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ مجھ سے رسولؐ نے فرمایا کہ شب معراج میں نے سرخ اور سبز زبرجد، در، مرجان کے محل دیکھے جن کا فرش مشک جس کی مٹی زعفران ہے اور اسمیں میوے، خرمے، انار، حور، نیک وشریف اور حسین وجمیل عورتیں، دودھ کی نہریں، شہد کی نہریں در اور گوہر پر جاری ہیں اور ان نہروں کے کناروں پر، گنبد، مکانات، خیمے، خادم اور نوخیز لڑکے ہیں۔ اور اس کا فرش ریشم، سندس اور حریر کا ہے اور اس میں پرندے ہیں، میں۔ رسولؐ۔ نے کہا: اے میرے دوست جبریل یہ قصر و محل کس کے ہیں اور ان کا کیا قصہ ہے؟ جبریل نے مجھے بتایا: یہ قصر و محل اور ان میں جو خدا کی مخلوق ہے اور جو سامان آپ ان میں دیکھ رہے ہیں ایسا ہی اور اس سے بہت زیادہ آپ کے بھائی علی، آپ کے بعد آپ کی امت میں آپؐ کے خلیفہ کے شیعوں کا ہے، آخری زمانہ میں انہیں۔ شیعوں۔ کو ان کے غیر کے نام سے پکارا جائیگا انہیں رافضی کہا جائیگا اگر چہ یہ نام ان کے لئے زینت ہے کیونکہ

انہوں نے باطل کا انکار کیا ہے اور حق سے وابستہ ہو گئے ہیں یہی سواد اعظم ہیں، اور یہ چیزیں ان کے بعد ان کے بیٹے حسن اور ان کے بعد حسین کے شیعوں کے لئے ہیں۔ جس نسخہ سے ہم نے یہ روایت نقل کی ہے اس میں یہ جملہ اور ان کے بعد ان کے فرزند علی بن الحسین کے شیعوں کے کیلئے، چھوٹ گیا ہے چنانچہ ہم نے بھی نقل میں امانت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا اضافہ نہیں کیا ہے۔ اور ان کے بعد ان کے بیٹے محمد بن علی کے شیعوں اور ان کے بعد ان کے فرزند جعفر بن محمد کے شیعوں اور ان کے بعد ان کے بیٹے موسیٰ بن جعفر کے شیعوں اور ان کے بعد ان کے فرزند علی بن موسیٰ کے شیعوں اور ان کے بعد ان کے بیٹے محمد بن علی کے شیعوں اور ان کے بعد ان کے فرزند علی بن محمد کے شیعوں اور ان کے بعد ان کے بیٹے حسن بن علی کے شیعوں اور ان کے بعد ان کے فرزند محمد المہدی کے شیعوں کے لئے ہیں۔ اے محمد! آپ کے بعد یہ ائمہ، ہدایت کی نشانیاں اور تاریکی کے چراغ ہیں، ان کے شیعہ اور آپ کے تمام بیٹوں کے شیعہ اور ان کے محب، حق کے شیعہ ہیں اور اس کے رسولؐ کے چاہنے والے ہیں انہوں نے باطل کو ٹھکرا دیا اور اس سے اجتناب کیا اور حق کا رخ کیا اور اس کا اتباع کیا ہے وہ ان کی حیات میں ان سے محبت کرتے ہیں اور ان کی وفات کے بعد ان کی محبت میں ان کی زیارت کرتے ہیں خدا کی ان پر رحمت ہو بیشک وہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

۴۸۔ غیبت الشیخ۔ جابر جعفی کہتے ہیں: میں امام محمد باقرؑ سے خداوند عالم کے اس قول ﴿ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب الله يوم خلق السماوات والارض منها اربعة حرم ذلك الدين القيم فلا تظلموا فيهن انفسكم﴾ (بیشک خدا نے جس دن زمین و آسمان کو پیدا کیا اسی دن سے خدا کے نزدیک، خدا کی کتاب میں مہینوں کی تعداد بارہ ہے ان میں سے چار حرمت کے ہیں یہی دین سیدھا ہے، پس تم ان چار مہینوں میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو) راوی کہتا ہے کہ آپؑ نے ایک لمبی سانس لی پھر فرمایا: اے جابر، سال سے میرے جد رسولؐ اللہ اور بارہ مہینوں سے امیر المومنینؑ سے مجھ تک، پھر میرے بیٹے جعفر، ان کے فرزند موسیٰ، ان کے پسر علی، ان کے بیٹے محمد، ان کے فرزند علی، ان کے پسر حسن اور ان کے بیٹے محمد ہادی و مہدی بارہ امام مراد

ہیں جو کہ خلق پر خدا کی حجت ہیں اور اس کے علم و وحی کے امین ہیں اور اربعہ حرم سے وہ لوگ مراد ہیں جو دین قیم ہیں۔ ان میں سے ایک ہی نام سے ہونے والے چار امام علی، امیر المومنینؑ میرے والد علی بن الحسین، علی بن موسیٰ رضا، اور علی بن محمد مراد ہیں اور ان کا اقرار ہی دین قیم ہے، اور **و لا تظلموا فیھن انفسکم** سے مراد یہ ہے کہ ان سب کا اقرار کرو تو ہدایت پا جاؤ گے۔

۴۹۔ غایت المرام۔ شرف الدین نجفی نے اپنی کتاب تاویل الآیات الباہرۃ فی فضائل العترۃ الطاہرہ میں لکھا ہے: شیخ محمد بن الحسنؒ نے محمد بن وہبان سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن علی بن رحیم سے انہوں نے عباس بن محمد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے ابو نصیر یحییٰ بن ابی القاسم سے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا کہ جابر بن یزید جعفی نے جعفر بن محمد، علیہما السلام سے اس آیت "**و ان من شیعتہ لابراھیم**" (بیشک ابراہیم بھی ان کے شیعوں میں سے ہیں) کی تفسیر معلوم کی تو آپؑ نے فرمایا: جب خدا نے ابراہیم کو خلق کیا اور ان کی آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے تو انہوں نے عرش پر ایک نور دیکھا عرض کی: پروردگار یہ کس کا نور ہے؟ ارشاد ہوا: یہ مخلوق میں سے میرے برگزیدہ محمد کا نور ہے، ابراہیم نے اسی نور کے پاس ایک نور اور دیکھا۔ عرض کی: بارالہا! یہ کس کا نور ہے؟ ارشاد ہوا۔ یہ میرے دین کے مددگار علی بن ابی طالب کا نور ہے اور ان دونوں انوار کے پاس تین اور دیکھے عرض کی: بارالہا! یہ کس کس کا نور ہے؟ ارشاد ہوا، یہ فاطمہ کا نور ہے کہ جو اپنے محبوں کو جہنم سے بچائیں گی اور ان کے دونوں فرزندوں حسن و حسین کا نور ہے، عرض کی: پالنے والے میں نو انوار اور دیکھ رہا ہوں جو ان کے اطراف میں ہیں، ارشاد ہوا، ابراہیم یہ اولادِ فاطمہ و علی سے ہونے والے امام ہیں، ابراہیم نے عرض کی: بارالہا: ان ہستیوں کا واسطہ مجھے ان نو کا تعارف کرا دے، ارشاد ہوا۔ اے ابراہیم! ان میں سے پہلے علی بن الحسین، ان کے فرزند محمد، ان کے بیٹے جعفر، ان کے پسر موسیٰ، ان کے بیٹے علی، ان کے فرزند محمد، ان کے پسر علی، ان کے بیٹے حسن اور ان کے فرزند حجت القائم ہیں، ابراہیم نے عرض کی:

معبود، ان کے اطراف میں، میں بہت سے انوار دیکھ رہا ہوں کہ جن کو تیرے سوا کوئی شمار نہیں کر سکتا ہے ارشاد ہوا، اے ابراہیم یہ ان کے شیعہ اور امیر المومنین علی بن ابی طالب کے شیعہ ہیں، ابراہیم نے عرض کی: معبود! ان کے شیعہ کس چیز سے پہچانے جائیں گے؟ فرمایا: اکیاون رکعت نماز اور بآواز بلند بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے اور رکوع سے قبل قنوت پڑھنے، دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے سے، اس وقت ابراہیم نے عرض کی: اے اللہ مجھے بھی امیر المومنینؑ کے شیعوں میں قرار دے۔ امام نے فرمایا: اسی چیز کو خدا نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے ارشاد ہے و ان من شیعتہ لابراھیم۔

۵۰۔ الکافی۔ ہمارے علماء کی ایک جماعت نے احمد بن محمد البرقی سے انہوں نے ابو ہاشم داؤد بن القاسم الجعفری سے انہوں نے ابو جعفر ثانی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: امیر المومنینؑ سلمان کے ہاتھ کا سہارا لیئے ہوئے تشریف لائے آپ کے ہمراہ آپ کے فرزند حسن بن علی بھی تھے، آپ مسجد میں داخل ہوئے اور بیٹھ گئے کہ خوش شکل و بہترین لباس میں ملبوس ایک شخص آیا، امیر المومنینؑ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے معلوم کیا: یا امیر المومنین تین چیزوں کے متعلق میں آپ سے سوال کرتا ہوں اگر آپ نے ان کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا کہ قوم نے آپ کے ساتھ جو برتاؤ کیا ہے وہ ان کے لئے دنیا و آخرت میں بھلائی کا باعث نہیں ہے اور اگر آپ نے جواب نہ دیا تو میں سمجھوں گا کہ آپ اور وہ برابر ہیں۔ امیر المومنین نے اس سے کہا جو مجھ سے دریافت کرنا ہے دریافت کر! اس نے کہا: مجھے یہ بتایئے جب انسان سوتا ہے تو اسکی روح کہاں جاتی ہے، ایک انسان کس طرح یاد بھی رکھتا ہے اور بھول بھی جاتا ہے، اور ایک انسان کا بیٹا کس طرح اپنے چچا اور ماموں دونوں کی شبیہ ہوتا ہے۔ امیر المومنین امام حسن کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے ابو محمد! اس کا جواب دو، راوی کہتا ہے: امام حسن نے اس کا جواب دیا تو اس شخص نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اسی کلمہ پر باقی ہوں، میں گواہی دیتا ہوں محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں اسی شہادت پر باقی ہوں، پھر امیر المومنین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میں گواہی دیتا ہوں آپ رسول خدا کے وصی ہیں اور ان کی حجت سے قائم ہیں اور میں اسی پر باقی ہوں، امام حسن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

میں گواہی دیتا ہوں آپ علی کے وصی ہیں اور ان کی حجت سے قائم ہیں اور میں اس پر باقی ہوں، میں گواہی دیتا ہوں حسین بن علی اپنے بھائی کے وصی ہیں ان کے بعد ان کی حجت سے قائم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں علی بن الحسین حسین کے بعد آپ کے حکم سے قائم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں محمد بن علی، علی بن الحسین کے امر سے قائم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں جعفر بن محمد، محمد بن علی کے امر سے قائم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں موسیٰ بن جعفر، جعفر بن محمد کے امر سے قائم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں علی بن موسیٰ، موسیٰ بن جعفر کے امر سے قائم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں محمد بن علی، علی بن موسیٰ کے امر سے قائم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں علی بن محمد، محمد بن علی کے امر سے قائم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں حسن بن علی، علی بن محمد کے امر سے قائم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں اس شخص کی جو حسن کا بیٹا ہے جس کی نہ کنیت بیان ہوگی اور نہ ہی اسم، یہاں تک کہ اس کا امر ظاہر ہوگا جو زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی، سلام ہو آپ پر اے امیر المومنین اور اللہ کی رحمت و برکات ہوں، پھر وہ شخص کھڑا ہوا اور روانہ ہوا، امیر المومنین نے فرمایا: اے ابو محمد اس کے پیچھے جاؤ اور دیکھو وہ کہاں جاتا ہے، حسن بن علی علیہما السلام اس کے پیچھے گئے اور فرمایا: مسجد سے قدم باہر نکالتے ہی مجھے نہیں معلوم وہ زمین کی کس طرف گئے، لہذا میں امیر المومنین کی خدمت میں پلٹ آیا اور انہیں آگاہ کیا، آپ نے فرمایا اے ابو محمد کیا تم نے اسے پہچانا؟! میں نے عرض کی اللہ، اس کے رسول اور امیر المومنین بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: وہ خضر تھے، دوسری سند میں اس کی روایت ابو ہاشم سے کی ہے بحار میں غیبت الشیخ سے اپنی سند کے ساتھ برقی سے روایت کی ہے۔ اور کمال الدین، عیون اخبار الرضا اور علل الشرائع سے اپنی سند کے ساتھ ابو جعفر سے اور احتجاج سے انہوں نے داؤد بن قاسم سے اور محاسن سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے داؤد بن قاسم سے روایت کی ہے۔

وضاحت: بارہ اماموں کے متعلق جو نصوص وارد ہوئی ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ جن کے بیان کے لئے یہ کتاب ناکافی ہے، امامت وغیرہ کے متعلق ہمارے علماء نے جو کتابیں تالیف کی ہیں وہ ان جیسی روایات سے پر ہیں ان کی تحقیق نہایت ہی دشوار ہے، اس کے علاوہ وہ تمام روایات جو نبی کے

بعد امامت اور خصوصاً امیر المومنین کی امامت کے متعلق صحیح و متواتر روایات وارد ہوئی ہیں ان کے لئے متعدد جلدیں درکار ہیں لہذا اس کتاب میں اتنے ہی پر اکتفا کرتا ہوں اور جو اس سے مزید کا خواہاں ہے وہ اس موضوع پر تالیف شدہ کتابوں کا مطالعہ کرے۔



دوسری فصل

ان احادیث وروایات کے بارے میں ہے

جومہدیؑ کے ظہور، اسماء، اوصاف، خصائص وشمائل اور بشارت

پر دلالت کرتی ہیں

اس فصل میں ۴۹ باب ہیں

پہلا باب

آپ ع کے ظہور، خروج اور بشارت کے بارے میں ہے

اس باب میں ۶۵۷ حدیثیں ہیں

ا۔ صحیح ترمذی (ج ۲ ص ۴۶ طبع دہلی ۱۳۴۲ھ) باب ما جاء فی المہدی میں ہے۔ ہم سے عبید بن اسباط بن محمد القرشی، ابوسفیان ثوری نے عاصم بن بہدلہ سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک آدمی عرب کا حاکم و مالک ہوگا اس کا نام میرے نام پر ہوگا ترمذی کہتے ہیں: اس سلسلہ میں علیؑ، ابوسعید، ام سلمہ اور ابو ہریرہ سے بھی حدیثیں نقل ہوئی ہیں اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

احمد بن حنبل نے اپنی مسند۔ طبع مصر ۱۳۱۳ھ ج ا ص ۳۷۶۔ میں روایت کی ہے کہ ہم سے عبداللہ نے بیان کیا ہے اور کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور کہا: ہم سے ابوعمرو بن عبید نے بیان کیا اور انہوں نے عاصم بن ابی النجود سے انہوں نے زر بن حبیش سے انہوں نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: زمانہ ختم نہیں ہوگا اور دہر تمام نہیں ہوگا یہاں تک کہ میرے اہلبیت میں سے ایک آدمی عرب کا حاکم و مالک ہوگا اس کا نام میرے نام پر ہوگا۔

۲۔ صحیح ترمذی۔ (ج ۲ ص ۴۶) ہم سے عبدالجبار بن العلاء عطار نے بیان کیا اور انہوں نے

سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی آئے گا اس کا نام میرے نام پر ہوگا، عاصم کہتے ہیں: ہم سے ابو صالح نے بیان کیا اور انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو اتنا طول دے گا کہ وہ۔ مہدی۔ آئے گا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی کو منتخب کنز العمال (جو کہ مسند احمد کے حاشیہ پر طبع ہوئی ہے) کی ج ٦ ص ٣٠ پر ترمذی سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ابن مسعود سے اسکی روایت کی ہے۔ یہی مصابیح السنۃ میں علامات قیامت میں مرقوم ہے۔ اور احمد نے اپنی مسند (ج ١ ص ٣٧٦ پر) عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبد اللہ سے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: قیامت برپا نہیں ہوگی یہاں تک میرے اہل بیت میں سے ایک شخص آئے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔

٣۔ صحیح ترمذی۔ (ج ٢ ص ٤٦) ہم سے محمد بن بشار نے، ہم سے محمد بن جعفر نے، ہم سے شعبہ نے بیان کیا: میں نے زید العمی سے سنا کہ کہتے ہیں: میں نے ابو الصدیق ناجی سے سنا کہ وہ ابو سعید خدری سے حدیث نقل کرتے ہیں: انہوں نے کہا: ہمیں یہ خوف لاحق ہوا کہ کہیں نبیؐ کے بعد کوئی حادثہ نہ رونما ہو لہذا ہم نے نبیؐ سے معلوم کیا تو آپؐ نے فرمایا: میری امت میں مہدی ہوں گے جو پانچ یا سات یا نو یا[1] اس سے زیادہ مدت تک زندہ رہیں گے۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے دریافت کیا: یہ پانچ، سات اور نو کیا ہے؟ فرمایا: (سال) فرمایا: ان کے پاس ایک آدمی آئے گا اور کہے گا: اے مہدی! مجھے عطا کیجئے، مجھے عطا کیجئے، تو آپ اس کے کپڑے میں اتنا بھر دیں گے جتنا وہ لے جا سکے گا۔ ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے، اسی حدیث کو انہوں نے دوسرے طریقہ سے ابو سعید سے اور انہوں نے نبیؐ سے نقل کیا ہے۔ ابو الصدیق ناجی کا نام بکر بن عمر ہے کہا گیا ہے کہ بکر بن قیس

---

[1] ہم نے آپ کی خلافت و بادشاہت کی مدت کی تعیین کے سلسلہ میں نویں فصل میں ایک باب قائم کیا ہے۔

ہے۔ اسی حدیث کو احمد بن حنبل نے اپنی مسند (ج ۳ ص ۲۱) پر اپنی اسناد سے ابو سعید سے الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے نیز اسی کو تاج الجامع للاصول (طبع مصر ۱۳۵۴ھ ج ۵ ص ۳۶۴ پر) میں نقل کیا ہے۔

۴۔ صحیح ابی داؤد۔ (ج ۲ ص ۲۰۷ مطبع التازیہ مصر) کتاب المھدی میں ہے: ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے، ہم سے فضل بن دکین نے، ہم سے فطر نے بیان کیا اور انہوں نے ابو القاسم بن ابی بزہ سے انہوں نے ابو طفیل سے، انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے اور آپؑ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: اگر زمانہ کا صرف ایک دن باقی بچے گا تو بھی خدا میرے اہل بیتؑ میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو اس زمین کو اسی طرح عدل سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔ اس حدیث کو ینابیع المودۃ (ص ۴۳۲) میں نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابو داؤد، احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے، نیز اسی کو نور الابصار (ب ۲ ص ۱۵۴ پر) بھی تحریر کیا ہے۔

۵۔ صحیح ابی داؤد۔ (ج ۲ ص ۲۰۷) ہم سے مسدد نے اور یحییٰ نے بیان کیا اور انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے: یہ دنیا ختم نہیں ہوگی یا فنا نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیتؑ میں سے میرا ہمنام عرب کا حاکم و بادشاہ ہوگا۔ ابو داؤد کہتے ہیں حدیث فطر میں ہے کہ وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔ اس حدیث کی احمد نے اپنی مسند (ج ۱ ص ۳۷۷) میں عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ نیز (ج ۱ ص ۴۳۰) پر دوسرے طریق سے نقل کی ہے۔

۶۔ صحیح ابی داؤد۔ (ج ۲ ص ۲۰۷) ہم سے احمد بن ابراہیم نے، ہم سے عبد اللہ بن جعفر رقی نے، ہم سے ابو الملیح حسن بن عمر نے بیان کیا ہے انہوں نے زیاد بن بیان سے انہوں نے علی بن نفیل سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: مہدی میری عترت، فاطمہ کی ذریت سے ہوگا، اسی حدیث کو ابن ماجہ

احمد اور ابن ماجہ نے علی سے نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔ یہی ینابیع المودۃ (ص ۴۴۸) پر مرقوم ہے اور اسی کتاب کے (ص ۴۳۲) پر اسی حدیث کو صاحب جواہر العقدین سے نقل کیا ہے اور اسی کو صواعق میں آیت الثانیہ عشر میں احمد اور ان کے علاوہ سے نقل کیا ہے اور یہی "البیان" میں مروی ہے اور لکھا ہے کہ اس کو حافظ ابو نعیم نے "مناقب مہدی" میں نقل کیا ہے اور اسی کو طبرانی نے "المعجم الکبیر" میں نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان اسانید کا بعض کا بعض سے انضمام اور حفاظ کا اس کو اپنی کتابوں میں درج کرنا اس کے صحیح ہونے کا سبب ہے (انتہیٰ کلام البیان) اسی حدیث کو البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان" کے دوسرے باب میں احمد بن ابی شیبہ اور ابن ماجہ سے نقل کیا ہے اور ابو نعیم بن حماد نے "الفتن" میں اور دلائل الامامۃ میں اپنی سند سے علیؑ سے نقل کیا ہے۔

۱۰۔ صحیح ابن ماجہ (ج ۲ ابواب فتن کے باب خروج المہدی) میں ہے ہم سے ہدیۃ بن عبد الوہاب نے بیان کیا۔ ہم سے سعید بن عبد الحمید بن جعفر نے بیان کیا اور انہوں نے علی بن زاد الیمانی سے انہوں نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: ہم عبد المطلب کی اولاد میں، حمزہ، علی، جعفر اور حسن و حسین اور مہدی جنت والوں کے سردار ہیں، اور اسی حدیث کی ینابیع المودۃ ص ۴۳۵) پر صاحب جواہر العقدین اور ابن ماجہ سے روایت کی ہے، اور لکھا ہے: اس حدیث کو ابو نعیم، ثعلبی، صاحب اربعین، حموینی، حاکم اور دیلمی نے بھی نقل کیا ہے، اور ینابیع المودۃ ص ۳۰۹ پر اسی کو صواعق سے نقل کیا ہے۔ اسی کو "البیان" میں اپنی سند سے انس سے نقل کیا ہے اور ذخائر العقبیٰ" کی قسم اول کے باب مناقب بنی عبد المطلب میں ص ۱۵ پر نقل کیا ہے۔ نیز انس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ نے فرمایا: ہم فرزندانِ عبد المطلب میں حمزہ، علی، جعفر بن ابی طالب، حسن و حسین، اور مہدی جنت والوں کے سردار ہیں، اسی کو ابن السری نے بھی بیان کیا ہے نیز اسی کی مطالب السئول کے دوسرے باب اور برہان کے دوسرے باب علامات مہدی آخر الزمان میں روایت کی گئی ہے: لیکن اس کی روایت میں اتنا فرق ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ہم سات بنی عبد المطلب

ہے۔ اسی حدیث کو احمد بن حنبل نے اپنی مسند (ج ۳ ص ۲۱) پر اپنی اسناد سے ابوسعید سے الفاظ میں مختصر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے نیز اسی کو تاج الجامع للاصول (طبع مصر ۱۳۵۴ھ ج ۵ ص ۳۶۴ پر) میں نقل کیا ہے۔

۴۔ صحیح ابی داؤد۔ (ج ۲ ص ۲۰۷ مطبع التازیہ مصر) کتاب المہدی میں ہے: ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے، ہم سے فضل بن دکین نے، ہم سے فطر نے بیان کیا اور انہوں نے ابوالقاسم بن ابی بزہ سے انہوں نے ابوطفیل سے، انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے اور آپؑ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: اگر زمانہ کا صرف ایک دن باقی بچے گا تو بھی خدا میرے اہل بیتؑ میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو اس زمین کو اسی طرح عدل سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔ اس حدیث کو ینابیع المودۃ (ص ۴۳۲) میں نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوداؤد، احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے، نیز اسی کو نور الابصار (ب ۲ ص ۱۵۴ پر) بھی تحریر کیا ہے۔

۵۔ صحیح ابی داؤد۔ (ج ۲ ص ۲۰۷) ہم سے مسدد نے اور یحییٰ نے بیان کیا اور انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے: یہ دنیا ختم نہیں ہوگی یا فنا نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیتؑ میں سے میرا ہمنام عرب کا حاکم و بادشاہ ہوگا۔ ابوداؤد کہتے ہیں حدیث فطر میں ہے کہ وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی۔ اس حدیث کی احمد نے اپنی مسند (ج ۱ ص ۳۷۷) میں عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ نیز (ج ۱ ص ۴۳۰) پر دوسرے طریق سے نقل کی ہے۔

۶۔ صحیح ابی داؤد۔ (ج ۲ ص ۲۰۷) ہم سے احمد بن ابراہیم نے، ہم سے عبداللہ بن جعفر رقی نے، ہم سے ابوالملیح حسن بن عمر نے بیان کیا ہے انہوں نے زیاد بن بیان سے انہوں نے علی بن نفیل سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: مہدی میری عترت، فاطمہ کی ذریت سے ہوگا، اسی حدیث کو ابن ماجہ

نے اپنی سنن کے جزء ثانی کے ابواب الفتن کے باب خروج المہدی میں اپنی سند سے سعید بن مسیب سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم ام سلمہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہمارے درمیان مہدی کا ذکر چھڑ گیا۔ام سلمہ نے فرمایا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: مہدی اولادِ فاطمہ سے ہوگا التاج الاصول (ج ۵ ص ۳۶۴) اور الصواعق المحرقہ میں ان کے بارے میں وارد ہونے والی آیات میں سے بارہویں آیت میں اور مصابیح السنۃ کے باب علامات قیامت میں بھی اس کی روایت کی گئی ہے لیکن ان میں الفاظ کے کچھ اختلاف کے ساتھ نقل کیا گیا ہے، اسی کو (اسعاف الراغبین کے باب ۲ ص ۴۳۲) میں مسلم، ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ اور بیہقی سے اور (ینابیع المودۃ ص ۴۳۲) میں صاحب جواہر العقدین سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، صاحب الفاتح اور بیہقی وغیرہ نے نقل کیا ہے نیز مشکواۃ المصابیح ص ۴۳۰ میں ابوداؤد سے اس کو نقل کیا ہے ہاں ان کتابوں میں "من ولد فاطمہ" کے بجائے "من اولادِ فاطمہ" مرقوم ہے۔

۷۔ صحیح ابی داؤد (ج ۲ ص ۲۰۸) ہم سے سہل بن تمام بن بزیع، عمران القطان نے بیان کیا ہے اور انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابو نضرہ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول نے فرمایا روشن جبیں اور لمبی ناک والے مہدیؑ مجھ سے ہیں وہ زمین کو ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اور وہ سات سال حکومت کریں گے۔ حاکم نے اپنی کتاب مستدرک۔ (طبع حیدر آباد، دکن ۱۳۳۴ھ) کی ج ۴ کے ص ۵۵۷ پر اپنی اسناد سے کچھ اختلاف کے ساتھ ایسے ہی روایت کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ روایت مسلم کی شرائط کے لحاظ سے صحیح ہے، اگر چہ انہوں نے اس کی روایت نہیں کی ہے، اس حدیث کو التاج ج ۵ ص ۳۶۴ میں ابوداؤد سے انہوں نے ترمذی سے روایت کی ہے اور نور الابصار کے باب ۲ ص ۱۵۴ میں ترمذی سے جیسا کہ وہ۔ زمین۔ ظلم سے بھر چکی ہوگی تک روایت کی ہے ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے۔ اسی کو طبرانی نے اپنی معجم میں اور دوسروں نے بھی نقل کیا ہے۔ اور منتخب کنز العمال (ج ۶ ص ۳۰) میں بھی اس کی روایت کی گئی ہے۔

۸۔صحیح بخاری کے دوسرے جز کی کتاب بدء الخلق کے باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام، میں ہے کہ ہم سے ابن بکیر نے، لیث نے بیان کیا ہے اور انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوقتادہ انصاری سے انہوں نے غلام نافع سے روایت کی ہے کہ ابوہریرہ نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب عیسیٰ بن مریم تمہارے درمیان نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا[1]۔ اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح جزء اول کی قسم اول کے باب نزول عیسیٰ میں نقل کیا ہے: مجھ سے حرملہ بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہمیں ابن وہب نے بتایا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا اور انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے ابوقتادہ انصاری کے غلام نافع نے بتایا کہ ابوہریرہ نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا الخ۔ اس حدیث کو نور الابصار۔ ب ۲ ص ۱۵۴۔ پر اپنی اسناد سے نافع سے نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن شہاب الزہری کی حدیث کے مطابق ہے۔ ینابیع المودۃ ص ۴۳۲ اور غایت المرام اور کتاب العمدہ کے جزء دوم کی فصل ماجاء فی المھدی من متون الصحاح الستہ عن الجمع بین الصحیحین والجمع بین الصحاح الستہ، میں ہے، اسی کو مطالب السئول کے باب ۱۲ میں قاضی ابو محمد حسین بغوی کی کتاب شرح السنۃ سے نقل کیا ہے۔

۹۔صحیح ابن ماجہ۔ (کے جزء دوم کے ابواب فتن کے باب خروج المھدی، میں ہے، ہم سے عثمان بن ابی شیبہ ابوداؤد الحفری اور یاسین نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابراہیم بن محمد حنفیہ سے انہوں نے اپنے والد علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: رسولؐ: نے فرمایا: مھدیؑ ہم اہل بیتؑ میں ہیں خدا ان کے امر کی ایک رات میں اصلاح کر دے گا یعنی ایک شب میں ان کے ظہور و حکومت کے اسباب فراہم کر دے گا۔ منتخب کنز العمال میں احمد اور ابن ماجہ سے اور انہوں نے علی علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا: مھدی اہل بیت سے ہیں خدا ایک رات میں ان کے امر کی اصلاح کر دے گا۔ اسی حدیث کو جامع الصغیر (ح ۹۲۴۳) میں روایت کی ہے اور لکھا ہے کہ اسی کو

---

[1] غایۃ المامول شرح التاج الجامع للاصول میں ہے کہ جس خلیفہ کے زمانہ میں عیسیٰ اتریں گے وہ مھدی ہیں۔

احمد اور ابن ماجہ نے علی سے نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔ یہی ینابیع المودۃ (ص ۴۴۸) پر مرقوم ہے اور اسی کتاب کے (ص ۴۳۲) پر اسی حدیث کو صاحب جواہر العقدین سے نقل کیا ہے اور اسی کو صواعق میں آیت الثانیہ عشر میں احمد اور ان کے علاوہ سے نقل کیا ہے اور یہی "البیان" میں مروی ہے اور لکھا ہے کہ اس کو حافظ ابو نعیم نے "مناقب مہدی" میں نقل کیا ہے اور اسی کو طبرانی نے "المعجم الکبیر" میں نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان اسانید کا بعض کا بعض سے انضمام اور حفاظ کا اس کو اپنی کتابوں میں درج کرنا اس کے صحیح ہونے کا سبب ہے (انتہی کلام البیان) اسی حدیث کو البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان" کے دوسرے باب میں احمد بن ابی شیبہ اور ابن ماجہ سے نقل کیا ہے اور ابو نعیم بن حماد نے "الفتن" میں اور دلائل الامامۃ میں اپنی سند سے علیؑ سے نقل کیا ہے۔

۱۰۔ صحیح ابن ماجہ (ج ۲ ابواب فتن کے باب خروج المہدی) میں ہے ہم سے ہدیۃ بن عبد الوہاب نے بیان کیا۔ ہم سے سعید بن عبد الحمید بن جعفر نے بیان کیا اور انہوں نے علی بن زاد الیمانی سے انہوں نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: ہم عبد المطلب کی اولاد میں، حمزہ، علی، جعفر اور حسن وحسین اور مہدی جنت والوں کے سردار ہیں، اور اسی حدیث کی ینابیع المودۃ ص ۴۳۵) پر صاحب جواہر العقدین اور ابن ماجہ سے روایت کی ہے، اور لکھا ہے: اس حدیث کو ابو نعیم، ثعلبی، صاحب اربعین، حموینی، حاکم اور دیلمی نے بھی نقل کیا ہے، اور ینابیع المودۃ ص ۳۰۹ پر اسی کو صواعق سے نقل کیا ہے۔ اسی کو "البیان" میں اپنی سند سے انس سے نقل کیا ہے اور ذخائر العقبیٰ" کی قسم اول کے باب مناقب بنی عبد المطلب میں ص ۱۵ پر نقل کیا ہے۔ نیز انس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ نے فرمایا: ہم فرزندانِ عبد المطلب میں حمزہ، علی، جعفر بن ابی طالب، حسن وحسین، اور مہدی جنت والوں کے سردار ہیں، اسی کو ابن السری نے بھی بیان کیا ہے نیز اسی کی مطالب السئول کے دوسرے باب اور برہان کے دوسرے باب علامات مہدی آخر الزمان میں روایت کی گئی ہے: لیکن اس کی روایت میں اتنا فرق ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ہم سات بنی عبد المطلب

سے ہیں، اور لکھا ہے کہ اسی حدیث کی حاکم، ابن ماجہ اور ابونعیم نے انس سے روایت کی ہے، اسی کو غایت المرام میں ثعلبی کی تفسیر (الکشف والبیان فی تفسیر القرآن) سے اور کتاب العمدہ کے دوسرے جزء کی ساتویں فصل میں ثعلبی سے اپنی اسناد کے ساتھ انس سے نقل کیا ہے نیز دوسرے جزء میں اس کو نقل کیا ہے۔

۱۱۔ منتخب کنز العمال۔ (جو کہ مسند احمد کے حاشیہ پر طبع ہوئی ہے) ج ۵ ص ۴۰۴ میں ہے کہا: اے عوف! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟ جب امت تہتر فرقوں میں بٹ جائیگی اور ان میں سے ایک جنتی اور باقی جہنمی ہیں۔ اس کے بعد آخری زمانہ میں رونما ہونے والے فتنوں کا ذکر کیا ایسے ہی یکے بعد دیگرے فتنے رونما ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک آدمی خروج کرے گا۔ جس کا نام مہدیؑ ہوگا۔ اے عوف اگر تم اسے یعنی مہدیؑ کو۔ پانا تو ان کا اتباع کر کے ہدایت یافتہ لوگوں میں ہو جانا، اسی حدیث کو انہوں نے طبرانی سے اور انہوں نے عوف بن مالک سے نقل کیا ہے۔

۱۲۔ مسند احمد۔ (ج ۳ ص ۲۸) ہم سے عبداللہ نے بیان کیا اور انہوں نے کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے عبدالصمد نے انہوں نے کہا: ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے کہا: ہم سے مطرف معلیٰ نے بیان کیا اور انہوں نے ابوصدیق سے انہوں نے ابوسعید سے روایت کی ہے: رسولؐ نے فرمایا: زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی پھر میری عترت سے ایک آدمی خروج کرے گا، وسات یا نو (سال) تک حکومت کرے گا یا زمین کو عدل و انصاف سے پر کرے گا اسی حدیث کو مستدرک۔ (ج ۴ ص ۵۵۸) میں نقل کیا ہے اسی کی کتاب الفتن والملاحم میں اپنی سند سے ابوسعید سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کی روایت نہیں کی ہے۔

۱۳۔ المستدرک علی الصحیحین۔ (ج ۴ ص ۴۶۵) طبع حیدر آباد دکن ۱۳۳۴ھ) میں ہے۔ مجھ سے حسین بن علی بن محمد بن یحییٰ تمیمی نے بیان کیا اور انہوں نے کہا، ہم سے ابومحمد حسن بن ابراہیم بن

حیدر حمیری نے کوفہ میں بیان کیا: اور انہوں نے کہا، ہم سے قاسم بن خلیفہ نے ابو یحییٰ عبد الحمید بن عبد الرحمٰن الحمانی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے عمرو بن عبید اللہ العدوی نے بیان کیا اور انہوں نے: معاویہ بن قرہ سے انہوں نے ابو الصدیق ناجی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ نے فرمایا: آخری زمانہ میں میری امت پر اس کے بادشاہوں کی طرف سے اتنی شدید بلائیں نازل ہوں گی کہ ان سے سخت بلا سنی نہیں گئی ہوں گی یہاں تک کہ کشادہ اور وسیع و عریض زمین ان پر تنگ ہو جائے گی اور زمین ظلم و ستم سے بھر جائے گی۔ مومن کو کوئی ایسی پناہ گاہ نہیں ملے گی کہ جہاں وہ پناہ لے سکے اس وقت خدا میری عترت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا اور وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ آسمان اور زمین کے بسنے والے اس سے خوش ہوں گے، زمین اپنے سارے خزانے اگل دے گی، آسمان سے بارش کا نزول ہوگا اور وہ ان کے درمیان، سات یا آٹھ یا نو سال زندہ رہیں گے اور زمین والوں پر خدا اتنی نعمتیں نازل کرے گا کہ جس سے مر جانے والے زندہ ہونے کی تمنا کریں گے۔ حاکم کہتے ہیں۔ اس حدیث کی تمام اسناد صحیح ہیں اگرچہ مسلم و بخاری نے اسے نقل نہیں کیا ہے۔ اسی حدیث کو صواعق میں نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ ایسی ہی روایت طبرانی اور بزاز نے بھی نقل کی ہے۔ اسی روایت کو اسعاف الراغبین ص ۱۳۴ ینابیع المودۃ ص ۴۴۱ میں بھی مروی ہے اور البیان میں بھی اس کو نقل کیا گیا ہے۔

اور لکھا ہے کہ اس حدیث کو طبرانی نے اپنی معجم میں اور حافظ ابو نعیم نے ابو سعید خدری سے مناقب مہدیؑ میں نقل کیا ہے نیز لکھا ہے کہ اسی حدیث کو دوسرے طریق سے رسولؐ سے نقل کیا ہے۔ اسی کو شیخ زین الدین الملیباری نے اپنی کتاب میں جو کہ "الروض الفائق" کے حاشیہ پر طبع ہوئی ہے نقل کیا ہے۔ اور اسی کو بشارۃ المصطفیٰ میں بھی نقل کیا ہے۔

۱۴۔ مسند احمد۔ (ج ۳ ص ۳۷) ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ہے اور کہا: ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا اور کہا کہ ہم سے جعفر المعلی بن زیاد نے بیان کیا اور انہوں نے کہا کہ ہم سے علاء بن بشیر نے بیان کیا اور انہوں نے ابو الصدیق ناجی سے

انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں کہ جس کو اس وقت بھیجا جائیگا کہ جب لوگ اختلاف اور زلزلوں میں مبتلا ہوں گے وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی، اہل آسمان اور زمین والے ان سے خوش ہوں گے وہ مال کو صحیح طریقہ سے تقسیم کریں گے۔ ایک شخص نے دریافت کیا: صحیح طریقہ کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا: لوگوں کے درمیان مساوی طور پر مال تقسیم کریں گے۔ پھر فرمایا: خدا امت محمد کے دلوں کو بے نیاز کرے دے گا اور اس امت پر مہدی کا عدل سایہ فگن ہوگا۔ ایک منادی، ندا کرے گا کہ جس کو مال کی ضرورت ہو وہ لے جائے اس پر صرف ایک آدمی آئے گا، وہ اس سے کہیں گے کہ خازن کے پاس جاؤ اور کہو کہ تمہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ مجھے مال دیدو چنانچہ اسے مال دیا جائیگا وہ کہے گا کہ یہ تو کم ہے؟ پھر خازن اس کے دامن میں اتنا ڈال دے گا کہ جس کے اٹھانے سے وہ قاصر رہے گا اور شرمندہ ہو کر باہر نکل جائیگا اور کہے گا، امت محمدؐ میں، میں ہی زیادہ طمع پرور تھا اور اب اس کو لے جانے سے بھی عاجز ہوں! پھر وہ اس مال کو واپس کرنا چاہے گا لیکن اسے قبول نہیں کیا جائیگا بلکہ جواب دیا جائیگا: جو چیز ہم بخش دیتے ہیں اس کو واپس نہیں لیتے ہیں۔ اسی طرح سات آٹھ یا نو سال گذر جائیں گے اور اس کے بعد زندگی بے مزہ ہو جائیگی۔ ایسی ہی حدیث انہوں نے (ج ۳ ص ۵۲) پر دوسرے طریق سے نقل کی ہے اور منتخب کنز العمال۔ ج ۶ ص ۲۹ پر۔ احمد اور ماوردی سے اور انہوں نے ابوسعید سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے اس حدیث کے اول میں ہے کہ میں تمہیں مہدی کی خوشخبری دیتا ہوں جو کہ قریش اور میری عترت سے ہوں گے اسعاف الراغبین میں۔ (ج ۲ ص ۱۳۷ پر) احمد اور ماوردی سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے نیز نور الابصار ب ۲ ص ۱۵۵) صواعق اور ینابیع المودۃ ص ۴۶۹ پر) یہی حدیث درج ہے۔

۱۶۔ کنوز الحقائق۔ نبیؐ سے مروی ہے کہ مہدیؑ جنت والوں کے طاؤس ہیں اس کو دیلمی نے نقل کیا ہے نیز یہ ینابیع المودۃ ص ۱۸۱، ص ۴۳۵ اور ۴۸۹ پر درج ہے اور اس کو ''البیان'' میں ابن شیرویہ سے نقل کیا ہے اور کتاب الفردوس میں باب الالف واللام میں اپنی اسناد سے ابن عباس سے

نقل کیا ہے اور نور الابصار کے دوسرے باب ص ۱۵۴ پر منقول ہے۔

۱۷۔ جامع الصغیر (ح ۹۲۴۵) مہدی میری اولاد سے ہیں جن کا چہرہ کوکب دری کی مانند ہے، اس حدیث کو رویانی نے حذیفہ سے نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے اسی کو منتخب کنز العمال (ج ۶ ص ۳۰) میں رویانی سے اور انہوں نے حذیفہ سے نقل کیا ہے نیز ینابیع المودۃ ص ۱۸۸ میں اس کی روایت کی گئی ہے۔

۱۸۔ مسند احمد (ج ۳ ص ۱۷) ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا اور کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور کہا: ہم سے ابو النصر، ابو معاویہ نے بیان کیا ہے اور انہوں نے مطر بن طھمان سے ابو صدیق ناجی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا، رسولؐ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے اونچی اور باریک ناک والا اور روشن وکشادہ پیشانی والا مالک وحاکم نہیں بنے گا وہ زمین کو اسی طرح عدل سے پر کرے گا جس طرح اس سے قبل وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ یہی سلسلہ سات سال تک جاری رہے گا۔

۱۹۔ المستدرک علی الصحیحین (ج ۴ ص ۵۵۷) کتاب الفتن والملاحم میں ہے کہ ہم سے ابوبکر بن اسحٰق اور علی بن حمشاذ العدل اور ابوبکر، محمد بن احمد بن بابویہ نے بیان کیا ہے اور کہا ہم سے بشر بن موسیٰ اسدی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے ہوذہ بن خلیفہ نے بیان کیا اور کہا: ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے بیان کیا کہ حسین بن علی دارمی نے مجھ سے بیان کیا اور ہم سے محمد بن اسحٰق امام سے ہم سے محمد بن بشار اور بن عدی نے عوف سے انہوں نے ابو الصدیق ناجی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ زمین ظلم وجور اور زیادتی سے بھر جائیگی۔ اس کے بعد میرے اہل بیتؑ میں سے ایک مرد آئے گا اور وہ اسے۔ زمین کو۔ اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کی روایت نہیں کی ہے اور جس حدیث کی اس طریق سے تفسیر کی گئی ہے اور عاصم کی حدیث، جو کہ زر سے اور انہوں نے عبد اللہ سے نقل کی ہے، ان سب کے طریق صحیح

ہیں اور میں نے اس کتاب میں صحیح حدیث جمع کرنے ہی پر اساس رکھی ہے۔

۲۰۔ ینابیع المودۃ (ص ۴۳۲) میں قتادہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سعید بن المسیب سے معلوم کیا کہ کیا مہدی حق ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! وہ اولادِ فاطمہؑ سے ہیں، میں نے کہا: فاطمہؑ کی کس اولاد سے؟ انہوں نے کہا: فی الحال تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان" کے دوسرے باب میں نعیم بن حماد نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سعید بن المسیب سے معلوم کیا: کیا مہدی حق ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا: کس کی اولاد سے ہیں؟ کہا: اولادِ فاطمہ سے!۔

۲۱۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۴۷) میں فرائد السمطین سے اپنی سند سے شیخ ابو اسحٰق ابراہیم بن یعقوب الکلاباذی البخاری سے انہوں نے اپنی سند سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: جس نے خروجِ مہدی کا انکار کیا اس نے محمدؐ پر نازل ہونے والی ہر چیز کا انکار کر دیا اور جس نے عیسیٰؑ کے نازل ہونے کا انکار کیا اس نے کفر کیا، جس نے دجال کے خروج کا انکار کیا در حقیقت اس نے کفر کیا۔ یہ حدیث، غایت المرام، میں فرائد السمطین فی فضل المرتضیٰ والبتول والسبطین میں بھی منقول ہے اور، البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان باب ۱۲ میں اور ابو بکر اسکافی نے فوائد الاخبار میں جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: جس نے دجال کے خروج کو جھٹلایا اس نے کفر کیا اور جس نے مہدی کے ظہور کی تکذیب کی گویا وہ کافر ہو گیا۔

۲۲۔ نہج البلاغہ۔ (ج ۳ ص ۱۹۹) آپ نے فرمایا: دنیا ہم سے دشمنی کے بعد اسی طرح محبت کرے گی جس طرح کاٹنے والی سرکش اونٹنی اپنے بچہ سے پیار کرتی ہے۔ اس کے بعد آپؑ نے خدا کا یہ قول زبان پر جاری کیا: ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں کہ جن کو روئے زمین پر کمزور بنا دیا گیا ہے ان کو ائمہ بنائیں اور ان کو روئے زمین کا وارث قرار دیں۔ ابن ابی الحدید نے اپنی شرح (ج ۴ ص ۳۳۶) میں لکھا ہے: ہمارے علماء کہتے ہیں: خدا نے ایسے امام کا وعدہ کیا ہے جو پوری

زمین کا مالک ہوگا اور تمام ممالک پر تسلط پائے گا۔

۲۳۔ ینابیع المودة (ص ۴۴۸) صاحب اربعین نے حذیفہ بن یمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: یہ امت ظالم بادشاہوں کے ہاتھوں یوں ہی تباہ ہوتی رہے گی، وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے، انہیں جلاوطن کریں گے مگر یہ کہ کوئی ان کی اطاعت کا اظہار کرے چنانچہ پرہیزگار مومن اپنی زبان سے ان سے ساز باز کرے گا لیکن دلی طور پر ان سے دور رہے گا۔

پھر جب خدا اسلام کو اس کی اصلی صورت پر لوٹانا چاہے گا تو ہر ظالم و سرکش کو شکست دے گا، جو وہ کرنا چاہتا ہے اسے انجام دینے پر قدرت رکھتا ہے، وہی امت کی تباہی و بربادی سے اس امت کی اصلاح کرے گا، اے حذیفہ! اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو اتنا طول دے گا کہ میرے اہل بیت سے ایک آدمی مالک ہوگا اور اسلام کی مدد کرے گا۔ خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے اور وہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے پر قادر ہے۔ البرہان فی علامات مہدی آخرالزمان ب۲ میں بھی ایسی ہی روایت کی ہے، اسی کو بحار میں کشف الغمہ سے اپنی اسناد کے ساتھ حذیفہ سے نقل کیا ہے۔

۲۴۔ الصواعق المحرقہ۔ ان کے بارے میں نازل ہونے والی بارہویں آیت "و انہ لعلم للساعة" میں ہے کہ مقاتل بن سلیمان اور ان کا اتباع کرنے والے مفسرین نے بیان کیا ہے کہ یہ آیت مہدی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اسعاف الراغبین (ب۲ ص ۱۴۱) میں لکھا ہے کہ مقاتل بن سلیمان اور ان کا اتباع کرنے والے مفسرین نے خداوند عالم کے اس قول "و انہ لعلم للساعة" کے بارے میں بیان کیا ہے کہ یہ مہدی کی شان میں نازل ہوئی ہے اور نور الابصار ب۲ ص ۱۵۳ میں مقاتل بن سلیمان اور ان کا اتباع کرنے والے مفسرین سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں نقل کیا ہے کہ وہ مہدی ہیں جو آخری زمانہ میں ظہور کریں گے ان کے خروج کے بعد قیامت اور علامات قیامت ظاہر ہوں گی۔ اس کو ینابیع المودة ص ۱۵۳ میں نقل کیا ہے۔

۲۵۔البیان۔سعید بن جبیر نے خدا کے اس قول" لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون" کی تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ مہدی ہیں جو عترت فاطمہ سے ہوں گے اس حدیث کو "نور الابصار" ب۲ص۱۵۳میں نقل کیا ہے۔

۲۶۔غرائب القرآن۔خدا کے اس قول "الذین یومنون بالغیب" کی تفسیر میں لکھا ہے: بعض شیعہ حضرات نے کہا ہے کہ غیب سے مراد مہدی منتظر ہیں۔جس کا وعدہ خدا نے قرآن میں کیا ہے، حدیث میں آیا ہے کہ آیت یہ ہے: وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنّھم فی الارض" خدا نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے کہ جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ہیں کہ وہ انہیں ضرور روئے زمین پر خلیفہ بنائے گا۔

حدیث: اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو اتنا طول دے گا کہ میری امت سے ایک آدمی خروج کرے گا اس کا نام میرا نام اور اس کی کنیت میری کنیت ہوگی، وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔تفسیر کبیر میں بیان کیا گیا ہے: بعض شیعہ کہتے ہیں: غیب سے مراد مہدی منتظر ہیں کہ جس کا وعدہ خدا نے قرآن میں کیا ہے اس کے بعد مذکورہ آیت وحدیث مرقوم ہے۔

۲۷۔نہج البلاغہ۔(ج۲ص۱۲۹خ۱۷۷) آپ نے اس خطبہ میں فرمایا جو کہ کوفہ میں اس پتھر پر کھڑے ہو کر دیا تھا کہ جس کو جعدہ بن ہبیرہ نے آپ کے لئے نصب کیا تھا اس وقت آپ کے دوش پر رداء پڑی تھی۔آپ کی تلوار کا غلاف لیف کا تھا پائے مبارک میں لیف ہی کی نعلین تھیں اور پیشانی پر۔سجدوں کے سبب۔گھٹہ تھا جیسا کہ اونٹ کا گھٹہ ہوتا ہے۔"وہ حکمت کی سپر لگائے ہوئے ہوگا جس کو اس نے اس کے تمام آداب وشرائط کے ساتھ حاصل کیا ہوگا۔وہ شرائط یہ ہیں۔ہمہ تن اس کی طرف متوجہ ہو اور اس کی معرفت کما حقہ حاصل ہو، دل۔دنیوی دلچسپیوں سے۔خالی ہو چنانچہ اس کی گم شدہ متاع اور انتہائی آرزو اور حاجت اس کے پاس ہی ہوگی، جس کو وہ تلاش کرتا ہوگا وہ اس وقت غریب ومسافر ہوگا کہ جب اسلام غربت میں ہوگا اور حالات کی افتاد سے اس اونٹ کی مانند

ہوگا جو تھکن سے زمین پر اپنی دم مارتا ہے اور اپنی گردن کا اگلا حصہ زمین پر ڈالے ہوئے ہو، وہ اللہ کی باقی ماندہ حجتوں کا بقیہ اور انبیاء کے جانشینوں میں سے ایک وارث و جانشین ہے۔"

۲۸۔البیان۔حافظ ابو طاہر اسماعیل بن ظفر بن احمد نابلسی نے ابوالمکارم احمد بن محمد بن عبداللہ اصفہانی سے انہوں نے خلف بن احمد بن العباس رامہرمزی سے انہوں نے ہمام بن محمد بن ایوب سے انہوں نے طالوت بن عباد سے انہوں نے سوید بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: خدا میرے اہل بیتؑ میں سے ضرور چمک دار و فاصلہ دار دانت والے اور روشن پیشانی والے کو بھیجے گا وہ زمین کو عدل وانصاف سے پر کرے گا اور مال کو کما حقہ خرچ کرے گا۔ کہتے ہیں۔اس کو ابونعیم نے اپنی عوالی میں نقل کیا ہے واضح رہے کہ وہ روایت میں ہمارے نزدیک شہرت یافتہ ہیں، اسی کو ینابیع المودۃ ص۴۲۳ میں صاحب جواہر العقدین سے نقل کیا ہے نیز اسعاف الراغبین ب۲ص۱۳۵ سے نقل کیا ہے۔

۲۹۔شرح نہج البلاغہ۔حدیدی نے ج۱ص۹۲ میں روایت کی ہے کہ ہمارے شیخ ابوعثمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اور ابوعبیدہ نے کہا اور اس میں جعفر بن محمد کی روایت۔جس کی انہوں نے اپنے آباء سے روایت کی ہے۔کا اضافہ کیا ہے: جان لو کہ میری عترت کے ابرار، سب سے زیادہ پاک و پاکیزہ، میری نسل میں سب سے بڑے عقلمند اور بزرگی وعظمت کے زمانہ میں سب سے بڑے عالم ہیں، میرے اہل بیتؑ نے علم خدا سے علم سیکھا ہے اور حکم خدا سے حکم دیا ہے اور صادق کی بات سنی ہے، اب اگر تم ہمارے آثار کی پیروی کروگے تو ہماری بصیرتوں کے ذریعہ ہدایت پاجاؤگے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خدا تمہیں ہمارے ہاتھ سے ہلاک کرائے گا۔حق کا نشان ہمارے ساتھ ہے اور جو اس سے ملا وہ ملحق ہو جائیگا اور جو اس سے پیچھے رہ جائے گا وہ غرق ہو جائیگا، جان لو کہ ہر مومن ہمارے ذریعہ اپنا عوض لیتا ہے اور ہمارے ہی سبب تمہاری گردنوں سے ذلت کا پھندہ نکل سکتا ہے، (اس کائنات کا) ہم سے آغاز ہوا ہے نہ کہ تم سے اور ہم ہی پر اس کا اختتام ہوگا نہ کہ تم پر۔حدیدی اپنی شرح میں لکھتے ہیں: حدیث کے

آخر میں یہ جو فرمایا ہے کہ، ہم ہی پر اس کا اختتام ہوگا تو یہ اس مہدی کی طرف اشارہ ہے جو آخری زمانہ میں ظہور کریں گے! اکثر محدثین کا عقیدہ ہے کہ مہدی اولادِ فاطمہ سے ہوں گے اور ہمارے علماءِ معتزلہ نے اس کا انکار نہیں کیا ہے بلکہ انہوں نے اپنی کتابوں میں صراحت کے ساتھ مہدی کا ذکر کیا ہے اور ان کے شیوخ نے اس کا اعتراف کیا ہے۔

٣٠۔ شرح نہج البلاغہ حدیدی (ج ١ ص ٩٣) قاضی القضاۃ رحمہ اللہ نے کافی الکفاۃ ابو القاسم اسماعیل بن عباد رحمہ اللہ سے متصل اسناد کے ساتھ حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے مہدی کا ذکر کیا اور فرمایا: وہ حسینؑ کی اولاد سے ہوں گے اس کے بعد آپؑ نے مہدی کے شمائل بیان کئے: وہ روشن پیشانی، لمبی وباریک ناک، مناسب شکم، پتلی ران، سفید دانت والے ہیں اور ان کی دائیں ران پر تل ہے، بعینہ یہی حدیث عبداللہ بن قتیبہ نے غریب الحدیث میں نقل کی ہے۔ اور اسی کو ینابیع المودہ ص ٤٩٧ میں شرح نہج البلاغہ سے نقل کیا ہے۔

٣١۔ صحیح بن ماجہ۔ ج ٢ کے ابواب الفتن کے باب خروج المہدی میں ہے۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا اور کہا: ہم سے معاویہ بن ہشام نے بیان کیا اور کہا: ہم سے علی بن صالح نے بیان کیا اور انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم رسولؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی ہاشم کے کچھ جوان آئے، انہیں دیکھ کر آپؐ کی آنکھیں نم ہو گئیں اور رنگ بدل گیا راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی: ہم نے آپؐ کے چہرہ پر ایسے ناگوار آثار کبھی نہیں دیکھے تھے: فرمایا: ہم اہل بیتؑ کو خدا نے آخرت کے لئے منتخب کیا ہے اور میرے اہل بیتؑ کو میرے بعد شدید بلاؤں، جلاوطنی اور دربدری کا سامنا کرنا پڑیگا یہاں تک کہ مشرق کی طرف سے کچھ لوگ آئیں گے ان کے ہاتھوں میں سیاہ پرچم ہوں گے وہ۔ اس وقت کی حکومت سے۔ خیر وصلاح کا مطالبہ کریں گے لیکن ان کا مطالبہ پورا نہیں کیا جائیگا تو وہ جنگ کریں گے اور فتح یاب ہو جائیں گے تو ان کا مطالبہ پورا کرنے کی پیشکش کی جائیگی لیکن وہ اسے ٹھکرا دیں گے اور حکومت چھین کر میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے سپرد کریں

گے جو اسے اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریگا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ پس جو اس زمانہ میں موجود ہو اسے چاہئے کہ اس کے پاس جائے خواہ اسے بیٹھ کر برف کی چٹان سے جانا پڑے، البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان، میں ایسی روایت منقول ہے لیکن اس کے آخر میں یہ جملہ ہے کہ خواہ اسے بیٹھ کر برف کی چٹان ہی سے جانا پڑے کہ وہ مہدی ہیں۔

۳۲۔البیان۔ حافظ یوسف بن خلیل بن عبداللہ دمشقی نے شیخ الشیوخ ابوسعید خلیل بن ابی الرجاء بن ابی الفتح رازی سے انہوں نے ابونعیم احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حاتم سے انہوں نے نعیم بن حماد سے انہوں نے ولید سے انہوں نے علی بن حوشب سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے مکحول سے سنا کہ علیؑ بن ابی طالبؑ سے روایت کرتے ہیں: آپؑ نے فرمایا: میں نے رسولؐ کی خدمت میں عرض کی: کیا مہدی ہم آل محمدؐ سے ہیں یا ہمارے غیر سے ہیں؟ فرمایا: نہیں! بلکہ ہم سے ہیں، خدا ہم پر دین کو اسی طرح ختم کرے گا جس طرح اس نے ہم سے اس کی ابتداء کی ہے لوگ، ہمارے ذریعہ اسی طرح فتنوں سے نکالے جائیں گے جس طرح وہ ہمارے ہی سبب شرک سے نکالے گئے تھے اور فتنہ کی عداوت کے بعد خدا ان کے دلوں میں الفت ڈال دے گا جس سے وہ بھائی بھائی بن جائیں گے جیسا کہ شرک کی عداوت کے بعد ان کے دلوں میں ہماری وجہ سے ایک دوسرے کی محبت ڈال دی تھی۔ چنانچہ وہ فتنوں کی عداوت کے بعد ہمارے سبب ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہو جائیں گے۔ جیسا کہ وہ شرک کی عداوت کے بعد بھائی، بھائی ہو گئے، صاحب البیان لکھتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے، حفاظ نے اپنی کتابوں میں اس کی روایت کی ہے۔ طبرانی نے اپنی کتاب معجم الاوسط میں اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اس کو نقل کیا ہے، اور عبد الرحمٰن بن حاتم نے اپنی کتاب عوالی میں اس کو اسی طرح تحریر کیا ہے جس طرح ہم نے نقل کیا ہے، اسی کو ینابیع المودۃ ص ۴۹۱ اور الملاحم والفتن ب ۱۶۱ میں نعیم بن حماد نے اپنی کتاب الفتن سے اور انہوں نے مکحول سے اسناد کرتے ہوئے علیؑ سے نقل کیا ہے اور نورالابصار۔ ب ۲ ص ۱۵۵۔ اور البرہان فی علامات مہدی صاحب الزمان میں ایسی ہی روایت کی ہے۔

۳۳۔ منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۳۰ ا اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو ضرور طول دے گا یہاں تک کہ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک آدمی دیلم وقسطنطنیہ کے پہاڑوں تک کا مالک ہو جائیگا۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے اور صواعق میں اس کو بارہویں آیت کے ذیل میں تحریر کیا ہے۔ ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو ضرور طول دے گا یہاں تک میرے اہل بیتؑ میں سے ایک آدمی دیلم وقسطنطنیہ کے پہاڑوں کا حاکم و مالک ہو جائیگا۔

۳۴۔ ینابیع المودۃ ص ۴۸۸ ابو سعید سے مرفوع طریقہ سے نقل کیا ہے: لمبی اور پتلی ناک والا مہدی ہم اہل بیتؑ میں سے ہے وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔ اسی حدیث کو بشارت الاسلام میں حافظ ابونعیم سے نقل کیا ہے اور المہدی میں اس کو عقد الدرر سے نقل کیا ہے۔

۳۵۔ الفصول المہمہ ۔ ابوداؤد وترمذی نے اپنی سنن میں عبد اللہ بن مسعود تک سلسلہ پہنچایا ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس کو ضرور طول دیگا۔ یہاں تک کہ اس دن میری امت کے درمیان میری عترت سے ایک آدمی کو بھیجے گا اس کا نام میرے نام پر ہوگا وہ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

۳۶۔ مسند احمد۔ (ج ۳ ص ۴۸) ہم سے عبد اللہ، میرے والد، عبد الصمد ابان، سعید بن زید نے بیان کیا اور انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے بعد ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو کما حقہ عطا کرے گا اس کو شمار نہیں کرے گا۔

۳۷۔ البیان ۔ ابوطاہر اسماعیل بن ظفر بن احمد نابلسی نے ابوالمکارم احمد بن محمد بن عبد اللہ بن المعدل سے انہوں نے علی بن احمد بن الحسن الحداد سے انہوں نے حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ سے انہوں نے سعد بن محمد بن اسحق سے انہوں نے محمد بن یوسف ترکی سے انہوں نے کثیر بن یحییٰ سے

انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عطیہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: زمانہ کے خاتمہ کے نزدیک اور فتنوں کے ظہور کے وقت ایک شخص آئے گا جس کا نام مہدیؑ ہوگا، اسکی عطا بابرکت ہوگی، اس حدیث کو حافظ ابونعیم نے ایسے ہی نقل کیا ہے جیسا کہ ہم نے تحریر کیا ہے۔

۳۸۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۴۵) ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: خدا نے اس دین کا آغاز علیؑ سے کیا ہے اور جب وہ قتل ہو جائیں گے تو وہ فاسد ہو جائیگا اور مہدی کے علاوہ کوئی بھی اس کی اصلاح نہیں کر سکے گا، اسی کتاب کے ص ۲۵۹ پر، کتاب مودۃ القربیٰ سے ابن عباس سے مرفوع طریقہ سے ایسی ہی حدیث نقل ہوئی ہے۔

۳۹۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۲۵۸ مذکورہ کتاب سے حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے: دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت میں اولادِ حسین سے ایک شخص ہوگا جو زمین کو ایسے ہی عدل سے پر کرے گا جیسے وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی، نیز اسی کتاب کے ص ۴۴۵ پر علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ نے فرمایا: دنیا ایسے ہی چلتی رہے گی یہاں تک کہ وہ میری امت میں قیام کریں گے۔ (حدیث)

۴۰۔ ینابیع المودۃ۔ ۴۸۸ و ص ۴۹۰ پر حذیفہ بن یمان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے ہمارے درمیان خطبہ دیا اور قیامت تک رونما ہونے والی چیزوں کے بارے میں بتایا اس کے بعد فرمایا: اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو طول دے گا اور میری اولاد میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔ اس پر سلمان کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! وہ آپؐ کے کس بیٹے سے ہوگا؟ حسین پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: میرے اس بیٹے سے۔ کشف الغمہ میں اس حدیث کو ابونعیم کی کتاب الاربعین اور "نعت المہدیؑ" سے، باب اول میں عقد الدرر سے "کتاب صفة المهدی" میں حذیفہ سے نقل کیا ہے۔

۴۱۔ البیان۔ حافظ علامہ مفتی شام ابوعمرو اور عثمان بن عبد الرحمٰن نے حافظ ابوعبداللہ محمد بن محمود سے انہوں نے مقری ابوالحسن محمد بن علی طوسی سے انہوں نے فقیہہ حرمین ابوعبداللہ محمد بن الفضل سے

انہوں نے عبدالغافر سے انہوں نے محمد بن عمرویہ سے انہوں نے مسلم بن الحجاج نیشاپوری سے اور انہوں نے زہیر بن حرب سے انہوں نے عبدالصمد بن عبدالوارث سے انہوں نے اپنے والد وجد سے انہوں نے ابونضرہ سے اور انہوں نے ابوسعید اور جابر بن عبداللہ دونوں سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا۔ جو مال کو کھلے ہاتھوں تقسیم کرے گا، اسے گن کر نہیں رکھے گا۔

۴۲۔ ینابیع المودۃ (ص ۱۸۶ پر) قرۃ المرونی سے منقول ہے کہ زمین ضرور بالضرور ظلم و جور سے بھر جائے گی، تو میرے اہل بیتؑ سے ایک شخص خروج کرے گا اور وہ زمین کو اسی طرح عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔ اس حدیث کو کشف الغمہ میں ابونعیم سے اپنی اسناد کے ساتھ ابوسعید سے اور انہوں نے رسولؐ سے نقل کیا ہے۔

۴۳۔ البرہان فی علامات مہدی آخرالزمان۔ کے (ب ا) پر امیرالمومنین علی بن ابی طالب سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مہدی پرندہ کو اشارہ کریں گے تو وہ آپ کے ہاتھ پر اتر آئے گا، وہ زمین کے جس گوشہ میں بھی نکل جائیں گے تو وہ روئیدہ ہو کر سرسبز ہو جائیگا۔

۴۴۔ ینابیع المودۃ ص ۴۴۰ موفق بن احمد اخطب خطباء خوارزم نے اپنی سند سے، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: روز خیبر رسولؐ نے علیؑ کو علم دیا اور خدا نے انہیں فتح عطا کی اور پھر آنحضرتؐ نے غدیر خم میں یہ فرمایا: وہ۔ یعنی علی۔ ہر مومن و مومنہ کے مولا ہیں نیز فرمایا: اے علی تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور تم تاویل کے لئے ایسے ہی جنگ کرو گے جس طرح میں نے تنزیل کے بارے میں جنگ کی ہے، نیز فرمایا: تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے، میں اس سے صلح کروں گا جس سے تم صلح کرو گے اور میں اس سے جنگ کروں گا جو تم سے جنگ کرے گا، تم ہی عروۃ الوثقیٰ ہو اور اس چیز کو بیان کرنے والے ہو جو میرے بعد ان پر مشتبہ ہو جائے گی، میرے بعد تم ہر مومن مرد و عورت کے امام ہو اور خدا نے تمہاری

ہی شان میں فرمایا: "و اذان من اللہ و رسولہ الیٰ الناس یوم الحج الاکبر" تم میری سنت پر عمل کرنے والے اور میری امت سے بدعت کو دور کرنے والے ہو اور سب سے پہلے میرے لئے زمین شگافتہ ہوگی، اور جنت میں تم میرے ساتھ ہوگے اور سب سے پہلے میں، تم، فاطمہ وحسن وحسین جنت میں داخل ہوں گے بیشک خدا نے مجھ پر وحی کی ہے کہ میں تمہاری فضیلت سے امت کو آگاہ کردوں۔ چنانچہ اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے میں لوگوں کے درمیان کھڑا ہوا اور ان تک وہ پیغام پہنچادیا جس کے پہنچانے کا مجھے حکم دیا گیا تھا۔ اور خدا کا وہ پیغام یہ ہے: یـــا ایھـــا الـرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الخ اے علی لوگوں کے دلوں میں کینے ہیں ان سے ہوشیار رہنا وہ انہیں میرے مرنے کے بعد ظاہر کریں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا لعنت کرتا ہے اور سب لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں پھر آپ نے گریہ کیا اور فرمایا: مجھے جبریل نے خبر دی ہے کہ وہ ان۔ علیؑ۔ پر ظلم کریں گے اور یہ ظلم باقی رہے گا یہاں تک کہ ان کا قائم ظہور کرے گا وہی ان کی حکمت۔ بات۔ کو بلند کرے گا اور ساری امت ان کی محبت پر اجماع کرے گی اور ان کی بدگوئی کم ہوگی، ان سے محبت نہ کرنے والا ذلیل ہوگا ان کی تعریف کرنے والوں کی کثرت ہوگی، یہ سب کچھ اس وقت ہوگا جب شہر متغیر ہو جائیں گے، خدا کے بندے کمزور و ناتواں ہو جائیں گے اور فرج و کشائش سے مایوس ہو جائیں گے۔ اس زمانہ میں میرے بیٹوں میں سے حضرت قائم مہدیؑ ظہور کر کے قیام کریں گے، خدا ان کی تلواروں سے حق کو ظاہر کرے گا، لوگ راضی برضا یا خوف وہراس سے ان کی پیروی کریں گے، پھر فرمایا: لوگو! میں تمہیں فرج و کشائش کی خوشخبری دیتا ہوں، بیشک خدا کا وعدہ حق ہے اس کی خلاف ورزی نہیں ہوسکتی اور اس کی قضا و فیصلہ کو ٹالا نہیں جاسکتا کہ وہ حکمت والا اور خبر رکھنے والا ہے، بیشک خدا کی نصرت و مدد قریب ہے، اے اللہ! یہ میرے اہل بیتؑ ہیں، ان سے رجس کو دور رکھ اور اس طرح پاک کر جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے، اور ان کا محافظ و نگہبان ہو جا، ان کی رعایت فرما ان کا ہو جا، ان کی مدد فرما، ان کو عزت عطا کر، ذلیل ہونے سے محفوظ رکھ اور ان میں میرا جانشین قرار دے بیشک تو جو کرنا چاہتا ہے اس پر تو قادر ہے، موفق بن احمد نے اس حدیث کو کچھ

اختلاف کے ساتھ اپنی سند سے ابو لیلیٰ سے کتاب فضائل امیر المومنین ابی الحسن، المعروف بالمناقب کے ص ۳۵ پر طبع ۱۳۱۳ھ پر نقل کیا ہے۔

۴۵۔ تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۶۲ طبع ۱۳۲۹ھ ابن عساکر نے اپنی سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے کہ میں جس کا اول، آخر عیسیٰ اور وسط میں مہدی ہیں، منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۳۰ میں ایسی ہی حدیث ابونعیم کی تالیف اخبار المہدی، سے ابن عباس سے نقل کی ہے مگر اس کے اول میں ہے کہ وہ امت ہرگز ہلاک نہ ہوگی، اسی کو مذکورہ کتاب کی ج ۶ ص ۳۱ پر، حاکم سے نقل کی ہے لیکن اس میں ہے کہ میرے اہل بیت میں سے مہدی اس کے وسط میں ہے، اسی حدیث کی روایت سیرت حلبیہ (ج ۱ ص ۲۲۷ طبع مصر مطبع مصطفیٰ) میں کی ہے مگر اس میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اور مہدیؑ میرے اہل بیت سے ہیں۔

وضاحت: مہدیؑ اس اعتبار سے وسط میں ہیں کہ آپ عیسیٰ کے نزول سے پہلے ظہور فرمائیں گے۔ عیسیٰ آپ کے پاس آئیں گے اور آپ کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے اور آپ کے اصحاب میں ہوں گے۔

۴۶۔ ینابیع المودة۔ ص ۴۸۹ صحیح نسائی میں مرفوع طریقہ سے روایت کی ہے: مبارک ہو تمہیں مبارک: میری امت تو بس ایسی ہی ہے جیسی بارش جس کے بارے میں معلوم نہیں ہوتا اس کا اول اچھا ہے یا آخر یا اس باغ کی سی ہے کہ جس سے ایک سال ایک گروہ پھل کھائے اور دوسرے سال دوسرا گروہ پھل کھائے شاید ان کا آخر ایسا گروہ ہو جو۔ زندگی میں۔ زیادہ عریض۔ فکر میں۔ زیادہ گہرا اور۔ حسن و جمال۔ میں زیادہ بہتر ہو اور پھر وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے اول میں، میں، وسط میں مہدی اور آخر میں عیسیٰ ہیں لیکن اسی بیچ میں بد خلق لوگ ہیں، میں ان سے نہیں ہوں اور نہ وہ مجھ سے ہیں، اسی حدیث کو کتاب، العمدہ، کے جز ثانی کی فصل ماجاء فی المہدی، میں عبدری کتاب کی متون الصحاح الستة عن الجمع بین الصحیحین سے نقل کیا ہے۔

۴۷۔ ینابیع المودۃ ص ۴۹۰ میں غایت المرام اور ابوالمظفر سمعانی کی فضائل الصحابہ سے ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: فاطمہؑ اپنے والد کی خدمت میں اس وقت آئیں کہ جب آپؐ مریض تھے وہ آپ کو دیکھ کر۔ رونے لگیں اور کہا: بابا! میں آپ کے بعد تباہی و بربادی سے ڈرتی ہوں، آنحضرتؐ نے فرمایا: اے فاطمہؑ! خدا نے اہل زمین پر نظر ڈالی تو ان میں سے تمہارے والد کو منتخب کیا اور انہیں رسول بنا کر بھیجا پھر دوبارہ نظر ڈالی تو تمہارے شوہر کو منتخب کیا اور مجھے یہ حکم دیا کہ ان سے تمہارا عقد کر دوں، سو میں نے کر دیا۔ وہ سارے مسلمانوں سے زیادہ بردبار، سب سے بڑے عالم اور سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والے ہیں اور ہم اہل بیتؑ کو سات خصلتیں ایسی عطا کی ہیں کہ جو نہ اولین میں سے کسی کو عطا ہوئی ہیں اور نہ آخرین میں کسی کو مل سکیں گی۔ ہمارے نبیؐ تمام انبیاء سے افضل ہیں اور وہ تمہارے والد ہیں اور ہمارے وصی تمام اوصیاء سے افضل ہیں اور وہ تمہارے شوہر ہیں اور ہمارے شہید تمام شہیدوں سے افضل ہیں اور وہ تمہارے والد کے چچا حمزہ ہیں اور ہم ہی میں سے دو پر والے ہیں جن سے وہ جنت میں جہاں چاہتے پرواز کرتے ہیں اور وہ جعفر ہیں اور ہم ہی میں سے اس امت کے سبط ہیں اور وہ تمہارے بیٹے ہیں اور ہم ہی میں سے اس امت کے مہدی بھی ہیں، ابو ہارون عبدی کہتے ہیں: میں نے زمانہ حج میں وہب بن منبہ سے ملاقات کی اور ان کے سامنے یہ حدیث پیش کی تو انہوں نے کہا: جب موسیٰ نے اپنی قوم کا امتحان لیا اور اس نے بچھڑے کو اپنا معبود بنا لیا تو موسیٰ پر یہ بات بہت شاق گذری، خدا نے فرمایا: اے موسیٰ! جو انبیاء تم سے پہلے ہوئے ہیں ان کی قوم بھی فتنوں سے گذری ہے اور امتِ احمد بھی ان کے بعد فتنوں سے دو چار ہوگی۔ یہاں تک وہ ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔ پھر خدا ذریتِ احمد میں سے ایک کے ذریعہ ان کی اصلاح کرے گا اور وہ مہدی ہیں۔

۴۸۔ الاستیعاب فی اسماء الاصحاب۔ ج۱ ص ۲۲۳ ایک روایت میں، جابر الصدفی سے منقول ہے آپؐ نے فرمایا: میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص خروج کرے گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کرے گا وہ کہتے ہیں'' اس حدیث کو ابن لہیعہ نے اپنے بیٹے کے بیٹے عبدالرحمٰن بن قیس بن

جابر الصدفی سے انہوں نے والد اور اپنے دادا سے اور انہوں نے نبیؐ سے نقل کیا ہے۔ اور منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۳۰ پر طبرانی سے اور انہوں نے الکبیر میں (ایک حدیث میں) روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص خروج کرے گا جو زمین کو اس طرح عدل سے پر کر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اسی حدیث کو نور الابصار ب ۲ ص ۱۵۵ میں جابر بن عبداللہ سے نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس حدیث کو ابونعیم نے فوائد میں اور طبرانی نے اپنی معجم میں نقل کیا ہے اور اسی کو کشف الغمہ میں ابونعیم سے نقل کیا ہے۔

۴۹۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۶۷ بعض صاحبان کشف وشہود سے اور انہوں نے مولانا امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: عنقریب خدا ایسی قوم کو لائے گا کہ جس سے وہ محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتی ہے اور جوان کے درمیان غریب ہے وہ مالک و بادشاہ ہوگا کہ جس کا چہرہ اور زلفیں سرخ ہیں وہ دشواری کے بغیر زمین کو عدل سے پر کریگا۔ اور وہ بچپنے ہی میں اپنے والدین سے جدا ہو جائیگا اور اپنی جائے پرورش میں عزیز ہوگا۔ امن وامان کے ساتھ مسلمانوں کے شہروں کا مالک ہو جائیگا زمانہ ان کا مخلص ہوگا، ان کی بات سنی جائے گی، بوڑھے، جوان ان کی اطاعت کریں گے اور وہ زمین کو ایسے ہی عدل سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اس وقت ان کی خلافت کامل اور ان کی خلافت ثابت ہوگی، اس وقت خدا قبر والوں کو اٹھائیگا جب وہ اٹھیں گے تو وہ اپنے گھروں کے علاوہ کچھ نہ پائیں گے، زمین مہدی کے ذریعہ آباد، پاک صاف ہو جائیگی، اس میں نہریں جاری ہوں گی، زمین سے فتنہ وفساد اٹھ جائیگا اور خیرات و برکات کی فراوانی ہوگی۔

۵۰۔ ینابیع المودۃ ص ۴۳۸ لیکن امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کا کلام:

اے حسین! جب آپ کسی شہر میں غریب واجنبی ہوں تو وہاں کے رسم ورواج کے مطابق زندگی گذاریں۔

گویا، میں خود کو محراب میں اور اپنی اولاد کو کربلا میں دیکھ رہا ہوں میری داڑھی ایسے ہی خون سے رنگین ہوگئی ہے جس طرح دلہن کا لباس رنگین ہوتا ہے، اس حادثہ کو میں نے دیکھا ہے لیکن ظاہری

آنکھوں سے نہیں بلکہ مجھے اس کے دروازوں کی کنجی دی گئی ہے، خدا ہمارے قائم کو، جو کہ قیام کرنے والے ہیں، اور اس قیام میں شریک ہونے والوں کو سیراب کرے۔ اے حسین وہی میرے اور تمہارے خون کا انتقام لیں گے۔ پس کربلا کی مصیبتوں پر صبر کرو۔

۵۱۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۳۹۔ میں امیر المومنینؑ سے منقول ہے: شہ سوار امام خدا کا تازیانہ ہے جو مشرکوں کے لشکروں کو اپنی تلوار سے ذلت کی خاک چٹائیں گے، اور ہر گوشہ میں اس دین کو ظاہر کریں گے اور ظلم کرنے والے مشرکوں کی ناک رگڑیں گے۔ وائے ہو مشرکوں پر اور بھرپور طریقہ سے وائے ہو ظالم پر، پھر فرماتے ہیں:

یہ میں نے فخر و مباہات کے لئے نہیں کہا ہے بلکہ اس کی خبر مجھے بنی ہاشم میں سے برگزیدہ نے دی ہے۔

۵۲۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۰۶ پر کتاب الدر المنظم سے امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ پرچم مہدی، اور دولتِ احمدی کا مالک قائم تلوار کے ساتھ ظہور کرے گا اور زمانہ کی سچی زبان کہہ رہی ہے کہ وہ زمین کو ہموار کرے گا اور سنت و فرض کو زندہ کرے گا۔

۵۳۔ البیان۔ حافظ ابو الحسن محمد بن ابی جعفر قرطبی نے دمشق میں اور مفتی صقر بن یحییٰ بن صقر الشافعی وغیرہ نے حلب میں سب نے کہا: ہم سے ابو الفرج یحییٰ بن محمود ثقفی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے ابو علی حسن بن احمد بن حسن نے بیان کیا اور کہا: ہم سے حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ نے بیان کیا اور انہوں نے محمد بن زکریا العلائی سے سنا کہ انہوں نے کہا: ہم سے عباس بن بکار نے بیان کیا اور انہوں نے کہا: ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا اور انہوں نے اعمش سے انہوں نے زر بن حبیش سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن ایک شخص کو بھیجے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور اس کا اخلاق میرے اخلاق جیسا ہوگا، اس کی کنیت ابو عبد اللہ ہوگی، رکن و مقام کے درمیان لوگ اس کی بیعت کریں گے، اسی کے ذریعہ خدا دین کو لوٹائے گا اور اسے بہت سی فتوح عطا کرے گا چنانچہ روئے زمین پر ہر شخص کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھے

گا۔ اس پر سلمان اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! وہ آپ کے کس بیٹےؑ کی نسل سے ہوگا؟ آپؐ نے حسینؑ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اس سے ہوگا۔

۵۴۔ التاج الجامع للاصول۔ ج ۵ ص ۳۶۳۔ ابوسعید سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہے جو بے دریغ مال کو تقسیم کرے گا اسے گن کر نہیں رکھے گا (اس حدیث کو مسلم سے نقل کیا ہے) غایت المامول شرح التاج میں لکھا ہے یہ خلیفہ آنے والی حدیث کی رو سے مہدی ہیں اور ایسا وہ غنیمت کی بہتات اور فتوحات کی کثرت کی وجہ سے کریں گے پھر وہ خود سخی بھی ہیں اور ہر ایک کو نیکی و روزی سے نوازتے ہیں۔

۵۵۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۹۵۔ مناقب میں علی بن سوید سے اور انہوں نے موسیٰ کاظم سے اس آیت "ان تقول نفس یا حسرتی علیٰ ما فرّطت فی جنب الله" کے بارے میں نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جنب اللہ، امیر المومنین علی ہیں اسی طرح ان کے بعد کے اوصیاء اس بلند مرتبہ پر فائز ہوں گے۔ یہاں تک یہ سلسلہ ان کے آخر مہدی پر تمام ہوگا۔

۵۶۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۲۵ میں کتاب المحجہ سے امام باقر و امام صادق رضی اللہ عنہما سے خدا کے اس قول " و لقد کتبنا فی الزبور" کے بارے میں منقول ہے کہ دونوں نے فرمایا: وہ قائم اور ان کے اصحاب ہیں، اس آیت کی تفسیر میں مجمع البیان میں مرقوم ہے کہ ابوجعفر نے فرمایا: وہ آخری زمانہ میں مہدی ع کے اصحاب ہیں اس پر وہ حدیث دلالت کرتی ہے جس کو عامہ و خاصہ دونوں نے نبیؐ سے نقل کیا ہے آپؐ نے فرمایا: اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی بچے گا خدا اس دن کو ضرور طول دے گا یہاں تک کہ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک صالح انسان کو بھیجے گا جو زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

۵۷۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۲۶ میں کتاب المحجہ سے اور اس میں تفسیر عیاشی سے منقول ہے کہ علی بن الحسین رضی اللہ عنہما نے یہ آیت " لیستخلفنّهم فی الارض " پڑھی اور فرمایا: خدا کی قسم وہ ہم اہل بیتؑ کے مہدیؑ ہیں، رسولؐ نے فرمایا ہے: اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اسے ضرور

طول دے گا یہاں تک کہ میری عترت میں سے ایک شخص آئے گا جس کا نام میرا نام ہو گا وہ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی۔

تفسیر مجمع البیان میں ائمہ اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ یہ آیت مہدی آل محمدؐ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور عیاشی نے اپنی سند سے علی بن الحسین علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم وہ ہم اہل بیتؑ کے شیعہ ہیں اور اس امر کو خدا ہم اہل بیتؑ میں سے ایک شخص کے ذریعہ انجام دلائے گا اور وہ اس امت کے مہدیؑ ہیں اور یہ قول رسول ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو ضرور طول دے گا یہاں تک کہ میری عترت میں سے ایک آدمی آئیگا اس کا نام میرے نام پر ہو گا وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی، اسی حدیث کو ابو جعفر اور ابو عبد اللہ سے نقل کیا گیا ہے۔ لہذا آیہ "الـذیـن آمـنـوا و عـملو االصـالحات سے نبیؐ اور ان کے اہل بیتؑ مراد ہیں، یہ آیت ان کو خلیفہ بنانے، شہروں پر ان کے تسلط اور ظہور مہدیؑ کے وقت ان سے خوف و ہراس برطرف کرنے پر مشتمل ہے اور خدا کے اس قول "کـمـا استخلف الذین من قبلهم" سے یہ مراد ہے کہ خدا انہیں خلافت کے لائق بنائے گا جیسا کہ آدم، داؤد اور سلیمان کو لائق بنایا تھا، اس پر خدا کا یہ قول دلالت کر رہا ہے: انـی جـاعـل فی الارض خـلـیـفة، یـا داؤد انـا جـعـلـنـاک خلیفة فی الارض نیز فرمایا: فـقـد آتینا آل ابـراھـیـم الـکـتب و آتینا ھم ملکا عظیماً، اس پر عترتِ طاہرہ کا اجماع ہے اور ان کا اجماع رسولؐ کے قول "انـی تـارک فـیـکـم الثـقـلین کتاب الله و عترتی اهل بیت لن یفترقا حتیٰ یردا علیّ الحوض" کی رو سے حجت ہے اور یہ سب جانتے ہیں کہ مطلق طور پر ماضی میں روئے زمین پر کسی کا تسلط نہیں ہوا ہے یقیناً وہ مہدی ہی ہیں کیونکہ خدا وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے اور مذکورہ آیت میں جو مفہوم ادا ہوا ہے اس کی تائید آیت لیـظهره علیٰ الدین کله" بھی کرتی ہے۔

حاکم نے مستدرک کی کتاب الفتن والملاحم (ج ۴ ص ۴۳۰) میں اپنی سند کے ساتھ مقداد بن اسود سے انہوں نے رسولؐ سے روایت کی ہے: کوئی خام و پختہ جھونپڑی نہیں بچے گی مگر یہ کہ خدا اس میں

اسلام کو داخل کرے گا عزت والا عزیز ہو یا ذلت والا ذلیل ہو خدا انہیں عزت عطا کرے گا اور انہیں اس کا اہل قرار دے گا یا انہیں ایسا ذلیل کرے گا کہ اسمیں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ مجازات الآثار النبویہ میں منقول ہے کہ جب فاطمہؑ نے آپ کا کرتا پھٹا ہوا اور شکم کر سے لگا ہوا دیکھا تو رونے لگیں آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ روئے زمین پر کوئی کچا، پکا گھر اور جھونپڑی نہیں، بچے گی مگر یہ کہ خدا اس میں تمہارے والد کے ذریعہ عزت یا ذلت داخل کریگا نیز آپؐ سے روایت ہے کہ خدا اس دین کو ہر اس گھر میں داخل کرے گا جس میں رات داخل ہوتی ہے، تفسیر تبیان میں خدا کے اس قول " ولقد کتبنا فی الزبور " کی تفسیر میں ابوجعفرؑ سے منقول ہے کہ خدا کا مومنوں سے وعدہ ہے کہ وہ انہیں پوری زمین کا وارث بنائے گا، اس مضمون کی دیگر احادیث ۴۵ ویں باب میں بیان ہوں گی۔

۵۸۔ مجمع البیان۔ خدا کے اس قول " ولقد کتبنا فی الزبور " میں لکھا ہے کہ امام ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی نے اپنی کتاب " البعث والنشور " میں اس موضوع سے متعلق بہت سی حدیثیں نقل کی ہیں جن کو ہم سے ان کے نواسے ابوالحسن عبیداللہ بن محمد بن احمد نے ۵۱۸ھ کے مہینوں میں بیان کیا تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے کہا: ساری حدیثیں ہم سے ابوالحسن نے اپنے نانا کے حوالے سے بیان کی ہیں اور کہا: ہمیں ابوعلی رودباری نے خبر دی اور انہوں نے کہا: ہمیں ابوبکر داؤد بجستانی نے اپنی کتاب سنن سے بہت سے طرق کے ذریعہ خبر دی پھر کہا: اور سب نے عاصم مقری سے انہوں نے زرعہ (زید نخ) انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی بچے گا تو خدا اسے ضرور طول دے گا یہاں تک کہ اس دن یا اس کے کسی وقت میں مجھ سے یا میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص کو بھیجے گا اس کا نام میرا نام ہوگا وہ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

۵۹۔ مجمع البیان۔ خدا کے اس قول " لیظھر علی الدین کلہ " (سورہ توبہ) کی تفسیر میں ابوجعفر نے فرمایا: یہ دین تمام ادیان پر اس وقت غالب آئیگا جب مہدی آل محمد خروج کریں گے اس

وقت محمدؐ کی نبوت کا اقرار کیے بغیر کوئی باقی نہ رہے گا۔ مفاتیح الغیب "التفسیر الکبیر" میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے: سدی کہتے ہیں: ایسا مہدی کے خروج کے وقت ہوگا، السراج المنیر میں اس آیت کی تفسیر میں تحریر ہے کہ سدی کہتے ہیں: ایسا خروجِ مہدی کے وقت ہی ہوگا۔

۶۰۔ ینابیع المودۃ۔ ص ۴۲۵ میں کتاب المحجہ سے خدا کے اس قول" وعد الله الذین آمنوا منکم" کے بارے میں اسحٰق بن عبداللہ سے انہوں نے امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: یہ آیت قائم مہدی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۶۱۔ ینابیع المودۃ میں مذکورہ کتاب سے خدا کے اس قول "لیستخلفنھم" کے بارے میں امام محمد باقر اور امام صادق رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے کہ دونوں نے فرمایا: یہ قائم اور ان کے اصحاب کی شان میں نازل ہوئی ہے اور غیبتِ نعمانی میں احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ سے انہوں نے احمد بن یوسف بن یعقوب الجعفی ابوالحسین کی کتاب سے انہوں نے اسماعیل بن مہران سے انہوں نے حسن بن علی بن ابوحمزہ سے انہوں نے اپنے والد اور روھب سے انہوں نے ابوبصیر سے انہوں نے ابوعبداللہ سے خدا کے اس قول" وعد الله الذین آمنوا منکم" کے معنی کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: یہ قائم اور ان کے اصحاب کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۶۲۔ نہج البلاغہ۔ آپ کے کلمات حکمت میں ہے۔ جب وہ وقت آئیگا تو دین کا یعسوب اپنی جگہ بیٹھے گا اور لوگ اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح موسم خریف میں بادل جمع ہو جاتے ہیں۔ الملاحم و الفتن کے باب ۱۸۱ میں نعیم بن حماد تابعی کی کتاب الفتن سے اور اس میں معاویہ اور ابواسامہ وکیٰی بن یمان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: فتنے پھوٹتے رہیں گے یہاں تک کہ ایک آدمی بھی لا الٰہ الا اللہ کہنے والا باقی نہیں رہے گا۔ بعض نے کہا ہے کہ اللہ، اللہ نہیں کہا جائیگا تو دین کا یعسوب اپنی جگہ بیٹھے گا اس کے بعد خدا موسم خریف کے بادل کی مانند ایک گروہ کو بھیجے گا، میں ان کے سردار و امیر اور ان کے اترنے کی جگہ کا نام جانتا ہوں، اسی حدیث کو کتاب الفتن کے باب ۳۷

میں ابو یحییٰ زکریا حرث بن سوید تک سلسلہ پہنچاتے ہوئے علیؑ سے نقل کیا ہے۔ مگر آپ نے اس طرح فرمایا ہے: اسلام اسی طرح گھٹتا رہے گا یہاں تک لا الٰہ الا اللہ بھی نہیں کہا جائیگا پس جب ایسا ہوگا تو خدا ایک گروہ کو بھیجے گا جو موسم خریف کے بادلوں کی طرح جمع ہو جائیں گے۔

۶۳۔ منتخب کنز العمال۔ (ج ۶ ص ۳۴) میں اسعد اسکاف سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے ایک طویل حدیث میں جس میں امیر المومنینؑ کا خطبہ نقل کیا ہے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے بعد میرے اہل بیت میں ضرور ایک شخص ہوگا جو امرِ خدا کے مطابق امر کرے گا اور حکم خدا سے حکم کرے گا اور یہ سخت نفاق وقحط کے زمانہ کے بعد ہوگا جس میں بلاء شدید ہوگی، امید منقطع ہو جائیگی اور رشوت ستانی عام ہوگی۔

۶۴۔ المہدی۔ میں عقد الدرر کے باب سوم سے اور اس میں ابو وائل سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: علیؑ نے حسینؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ میرا بیٹا سید و سردار ہے جیسا کہ رسولؐ نے ان کا نام رکھا ہے ان کے صلب سے عنقریب ایک بچہ پیدا ہوگا اس کا نام تمہارے نبیؐ کے نام پر ہوگا وہ اس وقت خروج کرے گا جب لوگ غفلت میں پڑے ہوں گے، حق کو دبایا جا رہا ہوگا اور کھلم، کھلا ظلم کیا جا رہا ہوگا ان کے خروج سے آسمان والے اور اسکے باشندے خوش ہوں گے وہ روشن پیشانی باریک و لمبی ناک، مناسب شکم، پتلی ران والا ہے اس کے دائیں رخسار پر تل ہے اور دانت متصل ہیں وہ زمین کو اسی طرح عدل سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

۶۵۔ منتخب کنز العمال۔ (ج ۶ ص ۳۴) عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ انہوں نے بیت المال کو چھوڑ کر کہا: خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں بیت المال کے خزانہ اور اسلحہ واثاثہ کو ایسے ہی چھوڑ دوں یا اسے راہ خدا میں تقسیم کر دوں، علی بن ابی طالبؑ نے ان سے فرمایا: چھوڑ کر گذر جائیے کہ آپ اس کے مالک نہیں ہیں بلکہ اس کا مالک ہم سے قریش کا جوان ہے وہ اس کو آخری زمانہ میں راہ خدا میں تقسیم کرے گا۔ (اس حدیث کو ابو نعیم سے نقل کیا ہے) اور الملاحم والفتن کے باب ۱۵۶ میں نعیم تابعی کی کتاب الفتن سے اور انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے اسحٰق بن یحییٰ

سے انہوں نے طلحہ تمیمی سے انہوں نے طاؤس سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے لیکن اس کی عبارت کا ترجمہ یہ ہے ''علی بن ابی طالب نے ان سے فرمایا: ایسے ہی چھوڑ دیجئے کہ آپ اس کے مالک نہیں ہیں۔ اسی کو البرہان فی علامات مہدی آخرالزمان کے باب اول میں نعیم سے اور انہوں نے طاؤس سے نقل کیا ہے اور کتاب المہدی میں عقد الدرر سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۶۶۔ بشارت الاسلام۔ میں عقد الدرر سے منقول ہے کہ ابوقبیل نے کہا کہ ابورومان نے کہا: علی بن ابی طالب نے فرمایا: جب آسمان سے ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ حق آل محمد ہی میں ہے، اس وقت مہدی خروج کریں گے۔ اس حدیث کو امام ابوالحسن احمد بن جعفر المناوی نے کتاب الملاحم میں اور امام حافظ ابوعبداللہ نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں بیان کیا ہے۔

۶۷۔ الملاحم والفتن کے ستائیسویں باب میں مؤلف نے سلیلی کی کتاب الفتن سے نقل کیا ہے کہ بنی امیہ، بنی ہاشم اور اہل بیت نبوت کے دشمن تھے حالانکہ وہ مہدی کے بارے میں جانتے تھے کیونکہ ان کے اور معاویہ کے زمانہ میں مہدی کا ذکر رہتا تھا ابوجعفر محمد بن جریر طبری نے۔ جن کی تاریخ بھی ہے۔ اپنی کتاب عیون اخبار بنی ہاشم میں: مہدی اور امام کا ذکر کرتے ہوئے اپنی اسناد کے ساتھ لکھا ہے کہ: ایک دن معاویہ بنی ہاشم کے پاس آیا اور کہنے لگا: تم لوگ اسی خبر سے خلافت کا استحقاق پیدا کرنا چاہتے تھے جس سے تم نے نبوت کا استحقاق پیدا کیا تھا جبکہ یہ دونوں کسی ایک خاندان کو نہیں ملتی ہیں، اپنی جان کی قسم خلافت کے بارے میں تمہاری دلیل لوگوں کے لئے مشتبہ ہے، تم کہتے ہو کہ ہم اللہ کے اہلبیت ہیں یہی وجہ ہے کہ اس کی نبوت ہم میں اور خلافت ہمارے غیر میں ہے یہ ایک شبہہ ہے جس کے ذریعہ دھوکا دیا جاتا ہے۔ شبہہ کو شبہہ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ حق سے مشابہت رکھتا ہے یہاں تک کہ پہچان لیا جائے۔ اب تو خلافت عام افراد اور خاص شوریٰ کی مرضی سے قریش کی شاخوں میں چلی گئی ہے اور کوئی یہ نہیں کہتا ہے کہ کاش بنی ہاشم کو ہمارا حاکم بنایا گیا ہوتا، اگر بنی ہاشم کو ہمارا ولی بنایا گیا ہوتا تو ہمارے دین و دنیا کے لئے بہتر ہوتا مختصر یہ کہ نہ تمہارے حق میں عام لوگوں نے فیصلہ کیا اور نہ مخصوص شوریٰ نے اور جب انہوں نے اسے تمہارے غیر کو

دینے میں اتفاق کر لیا تو واضح ہے کہ اس سے تمہیں روک دیا پھر اگر تم کل اس سے بے رغبت رہتے تو آج ہم سے جنگ نہ کرتے۔ لیکن تم نے یہ گمان کیا کہ ہاشمی بادشاہ اور قائم مہدی بھی تمہارا ہی ہے جبکہ مہدی، عیسیٰ بن مریم ہیں اور ملک اس وقت ہمارے ہاتھوں میں ہے اور اس کو ہم انہیں کے سپرد کریں گے۔ قسم اپنی جان کی اگر تم مالک بن گئے ہوتے تو عاد والوں کی آندھی اور ثمود والوں کی کڑک وصاعقہ بھی لوگوں کے لئے تم سے زیادہ ہلاکت خیز نہ ہوتی۔ اس کے بعد معاویہ خاموش ہو گیا تو عبد اللہ بن عباس اٹھے، خدا کی حمد وثناء کی اور پھر کہا: تمہارا یہ کہنا کہ ہم نبوت کے ساتھ خلافت کے مستحق نہیں ہو سکتے تو یہ بتاؤ کہ جب ہم نبوت کے سبب بھی خلافت کے مستحق نہیں ہو سکتے تو پھر کس چیز کے ذریعہ اس کے مستحق ہو سکتے ہیں؟ اور تمہارا یہ کہنا کہ نبوت وخلافت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں یعنی کسی ایک خاندان کو نہیں مل سکتی ہیں تو خدا کے اس قول "**فقد آتینا آل ابراهیم الکتاب و الحکمة و آتینا ملکا عظیما**" کو کہاں لے جاؤ گے کتاب سے مراد نبوت اور حکمت سے سنت اور ملک سے مراد خلافت ہے اور ہم آل ابراہیم ہیں ہمارے اور ان کے بارے میں خدا کا ایک حکم ہے ہم میں اور ان میں سنت جاری ہے۔ اور تمہارا یہ قول کہ ہماری دلیل وحجت مشتبہ ہے تو یہ بجائے خود ایک اشتباہ ہے خدا کی قسم ہماری دلیل اظہر من الشمس ہے اور چاند سے زیادہ روشن ہے اور اس کو تم بھی جانتے ہو لیکن ہم نے تمہیں خاک چٹائی ہے اور تمہاری ناک رگڑ دی ہے اور تمہارے بھائی، دادا، چچا اور ماموں کو قتل کیا ہے اور اب ان کی بوسیدہ ہڈیاں اور روحیں جہنم میں پہنچ گئی ہیں لہذا تم ان کی روحوں پر آنسو نہ بہاؤ اور تمہیں اس خون پر غصہ نہیں آنا چاہئے کہ جس کو شرک نے حلال کیا ہے یا جس میں شرک رچ بس گیا تھا اور جس کو اسلام نے نظر انداز کیا ہے۔ اور تمہاری یہ بات کہ لوگوں نے تمہیں ہمارے خلاف جمع نہ ہونے دیا تو یاد رکھو کہ انہوں نے ہمیں اتنی بڑی چیز سے محروم نہیں کیا جتنی عظیم چیز سے ہم نے انہیں محروم کر دیا ہے، دیکھو جب کوئی چیز مل جاتی ہے تو اس کا محصول بھی مل جاتا ہے، اس کا حق ثابت ہو جاتا ہے باطل مٹ جاتا ہے اور تمہارا یہ کہنا کہ ہمارا یہ زعم ہے کہ ملک ومہدی ہمارا ہے تو تمہارا یہ زعم کتاب خدا میں شک ہے، خدا فرماتا ہے: "**زعم الذین کفروا ان لن یبعثوا قل بلیٰ و ربی لتبعثن**" یہ تمام چیزیں گواہی دے رہی ہیں مالک وبادشاہ ہمارا ہوگا۔ اگر دنیا کا ایک ہی

دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو ضرور طول دے گا اور اس کو ضرور بھیجے گا اور وہ دنیا کو اس طرح عدل و انصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی، اگر دنیا والوں نے ایک دن حکومت کی ہے تو ہم دو دن حکومت کریں گے۔ اور اگر انہوں نے ایک ماہ کی ہے تو ہم ایک سال کریں گے اور اگر انہوں نے ایک سال کی ہے تو ہم دو سال کریں گے۔ اور تمہارا یہ کہنا کہ عیسیٰ بن مریم مہدی ہیں تو سن لو کہ عیسیٰ، دجال کو قتل کرنے کے لئے نازل ہوں گے جب وہ انہیں دیکھے گا تو چربی کی طرح پگھل جائیگا اور ہم میں سے ایک آدمی امام ہوگا اور ان کی اقتدا میں عیسیٰ نماز پڑھیں گے۔ اگر تم چاہو تو میں اس کا نام بھی بتا سکتا ہوں، رہی عاد کی آندھی اور ثمود کی کڑک وصاعقہ تو یہ دونوں عذاب تھیں اور ہماری حکومت رحمت ہے۔

۶۸۔ الملاحم والفتن۔ (کے ۲۸ ویں باب میں) محمد بن جریر طبری کی کتاب "عیون اخبار بنی ہاشم" سے مہدی سے متعلق معاویہ سے ابن عباس کا مناظرہ اس طرح نقل کیا ہے: ابن عباس نے کہا: قریش کا قبیلہ جس چیز پر بھی فخر کرتا ہے اس چیز میں کوئی نہ کوئی اس کا شریک ضرور ہوتا ہے لیکن بنی ہاشم نبوت پر فخر کرتے ہیں اور اس میں کوئی بھی ان کا شریک نہیں ہے اور نہ کوئی اس سلسلہ میں برابری کر سکتا ہے اور نہ کوئی ان سے نبوت کو چھین سکتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے محمدؐ کو قریش سے اس لئے قرار دیا ہے کہ وہ سب سے بہتر تھے اور بنی ہاشم سے اس لئے قرار دیا ہے کہ بنی ہاشم قریش سے افضل تھے اور بنی عبد المطلب میں اس لئے قرار دیا کہ وہ بنی ہاشم سے افضل تھے اور تم پر انہیں چیزوں کے سبب فخر کرتے ہیں جن کے ذریعہ تم عرب پر فخر کرتے ہو، یہ امت مرحومہ ہے اس کا نبی بھی اسی سے ہے، اس کا مہدی اور اس کا آخری مہدی بھی اسی سے ہے، بیشک ہم ہی سے آغاز ہوا ہے اور ہم ہی پر اختتام ہوگا، تمہارے لئے جلد ہونے والی بادشاہت تھی اور ہمیں تاخیر سے ملے گی پھر اگر تمہاری بادشاہت ہم سے پہلے تھی تو کوئی بات نہیں کیونکہ ہماری حکومت کے بعد کسی کی حکومت نہیں ہوگی، اس لئے ہم اہلِ عافیت ہیں اور عافیت پرہیزگاروں کے لئے ہے۔

۶۹۔ الملاحم والفتن کے ۴۴ ویں باب میں۔ کہ جس کو انہوں نے ابوزکریا کی کتاب الفتن سے نقل کیا

ہے ہم سے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا اور کہا: ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا اور کہا: ہم سے سلیمان تیمی نے بیان کیا اور انہوں نے سیار سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اگر دنیا کی ایک ہی رات باقی بچے گی یا کہا کہ ایک ہی دن باقی بچے گا تو بھی مہدی اس میں خروج کریں گے۔

۷۰۔ العمدہ۔ ثعلبی نے خدا کے اس قول " اذ اوی الفتیۃ الیٰ الکھف " کی تفسیر میں بیان کیا ہے اور ایک بسیط حدیث اور ان کا غار میں جانے اور پھر بیدار ہونے کو بیان کیا ہے اور پھر گزشتہ اسناد۔ یعنی جس کو ثعلبی نے کتاب العمدہ میں بیان کیا ہے۔ کی بنا پر لکھا ہے: وہ لیٹ گئے تو فوراً ہی ان پر نیند کا غلبہ ہو گیا چنانچہ وہ مہدی کے خروج کے وقت تک سوتے ہی رہیں گے۔ کہا جاتا ہے۔ پھر کہا نخ۔ مہدی ان پر سلام کریں گے تو خدا انہیں زندہ کر دے گا اور وہ دوبارہ سو جائیں گے اور قیامت تک نہیں اٹھیں گے اسی حدیث کو طرائف میں ثعلبی کی تفسیر سے نقل کیا ہے۔ اور البرہان فی علامت مہدی آخر الزمان" کے باب اول میں نقل کیا ہے۔

۷۱۔ کشف الیقین۔ میں کتاب الفردوس سے اور اس میں جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: میرے اہل بیت میں سے جنت چار افراد کی مشتاق ہے خدا بھی ان سے محبت کرتا ہے اور مجھے بھی ان سے محبت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور وہ چار افراد، علی بن ابی طالب، حسن و حسین اور مہدی ہیں کہ جن کی اقتداء میں عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے خدا کا درود ہو ان پر۔

۷۲۔ الیقین فی امرۃ امیر المومنینؑ۔ کے ایک سو ستائیسویں باب میں ہے کہ احمد بن محمد طبری نے محمد بن ابی بکر بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے حسن بن علی ابو محمد دینوری سے انہوں نے محمد بن الھمدانی سے انہوں نے محمد بن خالد طیالیسی سے انہوں نے سیف بن عمیرہ سے انہوں نے عقبہ بن قیس بن سمعان سے انہوں نے علقمہ بن محمد حضرمی سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن علی علیہما السلام سے انہوں نے رسولؐ سے (ایک طویل حدیث میں کہ جس میں قصہ غدیر اور علی کو خلیفہ منتخب کرنے اور آپ کے طویل خطبہ کا ذکر کیا ہے) روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: لوگو! خدا کی طرف سے مجھ میں پھر علی بن ابی طالبؑ میں اور پھر ان کی نسل میں قائم مہدی تک نور اتارا گیا ہے۔ مہدیؑ خدا کا حق اور

ہمارے ہر حق کو لیں گے۔ اس حدیث کی احتجاج میں روایت کی ہے مگر اس میں یہ عبارت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: خدا کی طرف سے نور جاری وساری ہے۔

۷۳۔ کشف الاستار میں، محمد حنفیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا: ہم علیؑ کی خدمت میں حاضر تھے ایک شخص نے آپؑ سے مہدی کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: افسوس، افسوس! پھر آپؑ نے اپنے ہاتھ کی نو انگلیاں متصل کیں اور فرمایا: یہ آخری زمانہ میں خروج کریں گے۔ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کہے گا تو قتل کر دیا جائیگا تو خدا انہیں خریف کے بادلوں کی طرح جمع کر دے گا اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی الفت ومحبت ڈال دے گا جبکہ وہ ایک دوسرے سے واقف اور آشنا بھی نہ ہوں گے ان کی تعداد بدر والوں کے برابر ہوگی، اولین ان پر سبقت نہیں کر سکے اور آخرین ان کی عظمت ومنزلت کو نہیں پا سکیں گے۔ ان کی تعداد طالوت کے ان اصحاب کے برابر ہوگی جنہوں نے ان کے ساتھ نہر کو پار کیا تھا۔ اس حدیث کو حافظ ابو عبداللہ حاکم نے اپنی کتاب، مستدرک" میں نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث بخاری مسلم کی شرط پر صحیح ہے لیکن انہوں نے اسے نقل نہیں کیا ہے ، مخفی نہ رہے کہ ان کا یہ قول کہ وہ آخری زمانہ میں خروج کریں گے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپؑ نے اولادِ حسینؑ سے ہونے والے نو ائمہ کے اسماء کی تعداد کے برابر انگلیاں بند کیں اور جب حجت بن الحسن کے نام پر پہنچے تو فرمایا: یہ آخری زمانہ میں خروج کریں گے اور آپؑ کا یہ جملہ اس بات پر نص ہے کہ مہدی عج امام حسینؑ کی نویں پشت میں ہیں، یہ حدیث تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ، البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان" میں نقل ہوئی ہے۔

۷۴۔ امالی صدوق۔ محمد بن الحسن نے حسین بن الحسن بن ابان سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے محمد بن الحسین کنانی سے انہوں نے اپنے جد ابو عبداللہ صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

بیشک اللہ عز وجل نے اپنے نبیؐ پر ان کے انتقال سے قبل ایک کتاب (نوشتہ) نازل کی اور فرمایا: اے محمدؐ! یہ کتاب نجیب کے لئے تمہاری وصیت ہے، میں نے کہا: اے جبرئیل! میرے اہلبیتؑ

کون ہیں؟ فرمایا: علی بن ابی طالب، اس پر سونے کی مہریں لگی ہوئی تھیں، نبیؐ نے وہ کتاب علی کو دیدی اور فرمایا: اس کی ایک مہر توڑو اور اس میں جو کچھ ہے اس کے مطابق عمل کرو چنانچہ علیؑ نے مہر توڑی اور جو اس میں۔ مرقوم۔ تھا اس کے مطابق عمل کیا پھر آپؑ نے وہ کتاب اپنے فرزند حسن کے سپرد کی، انہوں نے ایک مہر توڑی اور جو کچھ اس میں تحریر تھا اس کے مطابق عمل کیا۔ انہوں نے وہ کتاب اپنے بھائی حسین کے حوالے کی، انہوں نے ایک مہر توڑی اس میں لکھا تھا کہ شہادت پانے تک لوگوں کے ساتھ قیام کرو کہ ان لوگوں کو آپ ہی کے ساتھ شہادت مل سکتی ہے۔ اپنے نفس کو خدا کے لئے فروخت کردو چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور پھر اس کتاب کو علی بن الحسین کے سپرد کیا۔ آپؑ نے ایک مہر توڑی، اس میں لکھا تھا کہ خاموشی اختیار کرو اور اپنے گھر میں محدود رہو اور آخری وقت تک اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہے، آپؑ نے ایسا ہی کیا، اور اس کتاب کو محمد بن علیؑ کے سپرد کیا آپ نے اس کی ایک مہر توڑی تو دیکھا: لوگوں سے گفتگو کرو، انہیں فتوا دو اور خدا کے علاوہ کسی سے نہ ڈرو! تمہیں کوئی بھی ضرر نہیں پہنچ سکے گا۔ پھر آپؑ نے وہ کتاب میرے سپرد کی، میں نے اس کی ایک مہر توڑی تو دیکھا لوگوں سے گفتگو کریں اور انہیں فتوا دیں، اہل بیتؑ کے علوم کو نشر کریں اور اپنے آباء صالحین کی تصدیق کریں اور خدا کے علاوہ کسی سے نہ ڈرایئے آپؑ امن و امان میں ہیں، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور پھر میں نے اس کتاب کو موسیٰ بن جعفر کے حوالے کر دیا، اسی طرح موسیٰ انسے اپنے بعد والے کے سپرد کریں گے۔ اور قیام مہدیؑ تک یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔ ایسی ہی حدیث علل الشرائع میں حسن بن سماعہ سے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

۷۵۔ الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجہ۔ ابن بابویہ نے محمد بن موسیٰ متوکل سے انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عمر بن عبد العزیز سے انہوں نے ہمارے بہت سے علماء سے انہوں نے داؤد بن کثیر رقی سے انہوں نے ابو عبد اللہ سے خدا کے قول " الذین یومنون بالغیب" کے سلسلہ میں روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: یعنی جو قائم کے قیام و انقلاب پر ایمان لایا وہ حق ہے۔

۷۶۔ ارشاد۔ ابوالحسن علی بن بلال مہلبی نے محمد بن جعفر المودب سے انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے علی بن محمد بن قتیبہ سے انہوں نے فضل بن شاذان سے انہوں نے اسماعیل بن الصباح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اپنے اصحاب میں سے ایک شیخ۔ بزرگ۔ سے سنا کہ وہ سیف بن عمیرہ کے حوالے سے نقل کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں، میں ابو جعفر منصور کے پاس موجود تھا کہ انہوں نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا: اے سیف بن عمیرہ! اولادِ علی بن ابیطالب میں سے ایک شخص کا نام لیکر منادی ضرور ندا کرے گا۔ راوی کہتا ہے۔ اے امیر المومنینؑ میں آپ پر قربان! یہ بات آپ کہہ رہے ہیں؟!! اس نے کہا: ہاں۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ بات لوگوں نے میرے سامنے کہی ہے۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین اس سے قبل میں نے یہ حدیث نہیں سنی تھی۔ اس نے کہا: اے سیف! یہ حق ہے اور جب ایسا ہوگا تو سب سے پہلے اس آواز پہ ہم لبیک کہیں گے۔ کہا یہ ندا بنی فاطمہ علیہا السلام میں سے ہمارے چچا کے بیٹے کو نہیں دی جائے گی؟ پھر کہا: ہاں اے سیف اگر اس حدیث کو میں نے ابو جعفر محمد بن علیؑ سے نہ سنا ہوتا جو انہوں نے مجھ سے بیان کی ہے اور تمام روئے زمین پر بسنے والے اس کو مجھ سے بیان کرتے تو میں ان کی یہ بات نہ مانتا لیکن محمد بن علی نے بیان کی ہے، شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں اور کلینی نے روضہ میں سیف تک سلسلہ پہنچاتے ہوئے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔ نیز کتاب ''المہدیؑ'' میں عقد الدرر کی فصل سوم سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۷۷۔ امالی صدوق۔ متوکل کے بیٹے نے محمد بن عبداللہ کوفی سے انہوں نے موسیٰ بن عمران نخعی سے انہوں نے اپنے چچا حسین بن یزید نوفلی سے انہوں نے علی بن سالم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ثمالی سے انہوں نے سعد الخفاف سے انہوں نے ابن نباتہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: جب مجھے ساتویں آسمان پر اور وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ سے حجابِ نور کی طرف لے جایا گیا تو میرے پروردگار نے مجھے نداء دی۔ اے محمدؐ! تم میرے بندے ہو اور میں تمہارا رب ہوں! پس میری ہی اطاعت و فرمانبرداری کرو

اور میری ہی عبادت کرو، اور مجھ ہی پر اعتماد کرو کہ میں تمہارے عبد، حبیب، رسول، نبی اور تمہارے بھائی علی کے خلفیہ و باب ہونے پر راضی ہوں، علی میرے بندوں پر میری حجت ہیں اور میری مخلوق کے لئے امام ہیں انہیں کے ذریعہ میرے دشمنوں میں سے میرے دوست پہچانے جائیں گے۔ اور انہیں کے سبب شیطان کے گروہ سے میرا گروہ ممتاز و جدا ہوگا، انہیں کے باعث میرا دین قائم ہوگا، میرے حدود کی حفاظت ہوگی، میرے احکام نافذ ہوں گے میں تمہارے سبب، ان کے سبب اور ان کی اولاد سے ہونے والے ائمہ کے سبب اپنے بندوں اور اپنی کنیزوں پر رحم کروں گا اور قائم کے ذریعہ اپنی زمین کو اپنی تسبیح و تحلیل و تقدیس اور تکبیر و تمجید سے آباد۔ یا معمور۔ کروں گا اور ان ہی کے وسیلہ سے زمین کو اپنے دشمنوں سے پاک کروں گا اور اپنے اولیاء کو اس کا وارث بناؤں گا اور ان ہی کے باعث ان لوگوں کی بات کو نیچا کروں گا جو میرا انکار کرتے ہیں اور اپنے قول کو بلند کرونگا، ان ہی کے ذریعہ میں اپنے بندوں کو زندگی دوں گا (ان ہی کے واسطہ سے اپنے بندوں کو اپنے علم کی خبر دوں گا اور اپنے شہروں کو زندہ کروں گا نخ) اور اپنی مشیت سے ان کیلئے ذخیروں اور خزانوں کو آشکار کروں گا اور اپنے ارادہ سے انہیں پوشیدہ و مخفی رکھی جانے والی باتوں سے آگاہ کروں گا اور اپنے فرشتوں کے ذریعہ ان کی مدد کروں گا تاکہ وہ میرے امر کے نفاذ اور میرے دین کے اعلان میں ان کی تائید کریں، کیوں نہ ہو کہ وہ میرے ولی برحق ہیں، اور سچ مچ میرے بندوں کے مہدی ہیں۔

۷۸۔ بحار الانوار۔ امالی شیخ۔ ایک جماعت نے ابوالمفضل سے انہوں نے احمد بن محمد بن بشار سے انہوں نے مجاہد بن موسیٰ سے انہوں نے عباد بن عباد سے انہوں نے مجالد بن سعید سے انہوں نے حبر بن نوف ابوولاک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوسعید خدری سے کہا: خدا کی قسم ہم پر جو بھی سال آتا ہے وہ گذشتہ سال سے بدتر ہوتا ہے اور جو حاکم دامیر آتا ہے وہ پہلے والے سے بدتر ہوتا ہے۔ ابوسعید خدری نے کہا: میں نے رسولؐ سے یہی سنا ہے جو تم کہہ رہے ہو اور آپؐ ہی سے یہ بھی سنا ہے کہ تمہارا امر ایسے ہی جاری ہوگا یہاں تک فتنہ و ظلم ہی کے زمانہ میں وہ شخص پیدا ہو جائیگا جس کو اس زمانہ میں نہیں پہچانا جائیگا یہاں تک کہ زمین ظلم و ستم سے پر ہو جائیگی،

کوئی شخص بھی اللہ کہنے کی جرات نہیں کر سکے گا پھر خدا اس شخص کو بھیجے گا جو مجھ سے اور میری عترت سے ہوگا، وہ زمین کو ایسے ہی عدل سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے والے نے اسے ظلم و جور سے بھر دیا تھا۔ اور اس کے لئے زمین اپنے خزانے اگل دے گی، وہ بہت زیادہ بخشش کرے گا فراخدلی سے مال تقسیم کرے گا اس کو بے حساب دیگا۔

۷۹۔غیبت الشیخ۔ایک جماعت نے ابو محمد ہارون بن موسیٰ تلعکبری سے انہوں نے ابو علی رازی سے انہوں نے ابن ابی دارم سے انہوں نے علی بن عباس سند مقانعی سے انہوں نے محمد بن ہاشم قیسی سے انہوں نے سہل بن تمام بصری سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: مہدی آخری زمانہ میں خروج کریں گے۔

۸۰۔غیبت الشیخ۔اسی اسناد کے ساتھ حسن بن الحسین نے بلیۃ سے انہوں نے ابو الحجاف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: مہدیؑ مبارک ہو، اسی جملہ کو تین بار دہرایا (پھر فرمایا) وہ اس وقت خروج کریں گے جب لوگ اختلاف اور شدید زلزلوں میں گھرے ہوں گے اور وہ زمین کو ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، اس۔ معبود۔ کے بندوں کے دلوں کو عبادت سے سرشار کر دیں گے بندوں پر ان کا عدل سایہ فگن ہوگا۔

۸۱۔غیبت الشیخ۔ مذکورہ اسناد کے ساتھ حسین بن حسین سے انہوں نے سفیان حریری سے انہوں نے عبد المومن سے انہوں نے حارث بن حصیرہ سے انہوں نے عمارہ بن جوین العبدی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول کو منبر سے فرماتے سنا ہے کہ بیشک میری عترت میرے اہل بیتؑ مہدیؑ آخری زمانہ میں خروج کریں گے ان کے لئے آسمان اپنے قطروں کو برسائے گا اور زمین اپنے دانوں کو نکال دے گی۔ یعنی ان کے زمانہ میں بہت زیادہ بارش ہوگی اور بہت زیادہ پیداوار ہوگی۔ اور وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے معمور کریں گے جس طرح اسے لوگوں نے ظلم و جور سے بھر دیا ہوگا۔

۸۲۔ غیبت الشیخ۔ محمد بن اسحٰق نے مقاتلی سے انہوں نے جعفر بن زہری سے انہوں نے اسحٰق بن منصور سے انہوں نے قیس بن ربیع وغیرہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا ہے یہ دنیا کا سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا یہاں تک کہ میری امت میں میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص آئیگا جس کو مہدی۔ کے نام سے۔ پکارا جائیگا۔

۸۳۔ بحارالانوار۔ غیبت الشیخ۔ ایک جماعت نے بزوفری سے انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے ابن قتیبہ سے انہوں نے فضل سے انہوں نے نصر بن مزاحم سے انہوں نے ابولہیعہ سے انہوں نے ابوقبیل سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے ایک طویل حدیث میں فرمایا: پس اس وقت مہدی خروج کریں گے اور وہ ان کی (حضرت علی بن ابی طالب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) اولاد سے ہوں گے خدا ان کے ذریعہ جھوٹ کو نابود کرے گا، اور زمانہ کی سختیاں کافور ہو جائیں گی اور انہیں کے ذریعہ تمہاری گردنوں سے ذلت کا طوق اتارے گا۔ پھر فرمایا: میں اس امت کا اول، مہدی اوسط اور عیسیٰ آخر ہیں اور اس کے علاوہ ہلاکت و تباہی ہے۔

۸۴۔ بحارالانوار۔ "امالی صدوق" ابن متوکل سے علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے اس شخص سے نقل کیا ہے کہ جس نے ابوعبداللہ سے سنا تھا فرمایا:

لکل اناس دولة یرقبونها ودولتنا فی آخر الدھر یظھر

ہر قوم کے لئے ایک سلطنت ہے جس کا وہ انتظار کرتی ہے اور ہماری حکومت آخری زمانہ میں ظاہر ہوگی۔

۸۵۔ غیبت نعمانی۔ علی بن الحسن مسعود نے محمد بن یحییٰ عطار قمی سے انہوں نے محمد بن حسن رازی سے انہوں نے محمد بن علی کوفی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے انہوں نے قسم سے انہوں نے ابوبصیر سے اور انہوں نے ابوعبداللہ سے خدا کے اس قول " اذن للذین یقاتلون بانھم

ظلموا و ان الله علیٰ نصرھم لقدیر" کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس سے مہدی اوران کے اصحاب مراد ہیں۔

۸۶۔ دلائل الامامۃ۔ ابوالمفضل محمد بن عبداللہ نے احمد بن اسحٰق بن بہلول قاضی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سمرہ بن حجر سے انہوں نے حمزۃ الصیبی سے انہوں نے زید بن رفیع سے انہوں نے ابوعبیدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ بنی ہاشم کے چند جوان ادھر سے گذرے۔ان کے چہرے روشن چراغ کی مانند درخشاں تھے،انہیں دیکھ کر آنحضرت کی آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے۔میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول آپ کے رونے کا کیا سبب ہے؟ فرمایا: خدانے ہم اہل بیتؑ کے لئے دنیا کو چھوڑ کر آخرت کو اختیار کیا ہے اور عنقریب میرے اہل بیتؑ کو قتل کیا جائیگا انہیں وطن سے نکالا جائیگا،آوارہ وطن کر دیا جائیگا یہاں تک کہ خدا انہیں پرچم عطا کرے گا جو مشرق کی سمت سے آئے گا جو اسے جھٹکا دیگا وہ جھٹکا کھائے گا جوانہیں پھاڑے گا اسے چیر دیا جائیگا، پھر ان سے جنگ کے لئے میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص نکلے گا اس کا نام میرا نام اور اس کا اخلاق میرا اخلاق ہے، میری امت اس کے پاس اس طرح آئے گی جس طرح طائر آشیانوں کی طرف آتے ہیں پھر وہ زمین کو ایسے ہی عدل سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی، اس حدیث کا ایک جز ابن مسعود سے مختلف طرق سے نقل ہوا ہے۔

۸۷۔ دلائل الامامۃ۔ ابوطاہر عبداللہ بن احمد الخازن نے ابوبکر بن محمد بن عمر بن محمد بن مسلم سے انہوں نے ابوالحسن عبداللہ بن محمد بن عباس رازی التمیمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد موسیٰ بن جعفر نے بیان کیا اور فرمایا: مجھ سے میرے والد جعفر بن محمد نے بیان کیا اور فرمایا: مجھ سے میرے والد محمد بن علی نے بیان کیا اور فرمایا: مجھ سے میرے والد علی بن الحسین نے بیان کیا اور فرمایا: مجھ سے میرے والد حسین نے بیان کیا اور آپؑ نے اپنے بھائی حسن سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: مجھ سے

میرے والد علی بن ابی طالبؑ نے بیان کیا اور فرمایا: رسولؐ نے مجھ سے فرمایا: حضرت قائم کے قیام کرنے سے پہلے قیامت نہیں آئے گی اور وہ اس وقت قیام کریں گے جب خدا اذن دے گا، جوان کا اتباع کرے گا وہ نجات پائے گا اور جوان سے روگردانی کرے گا وہ ہلاک ہو جائیگا خدا کے بندو! خدا پر نظر رکھو اور ان کے پاس پہنچو! خواہ تمہیں برف پر بیٹھ کر جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کے خلیفہ ہیں۔ عیون اخبار الرضا میں آپؑ کے آباء سے اور انہوں نے امیر المومنینؑ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۸۸۔ دلائل الامامۃ۔ ابو الحسین محمد بن ہارون بن موسیٰ نے اپنے والد سے انہوں نے ابو علی نہاوندی سے انہوں نے اسحٰق سے انہوں نے یحییٰ بن سلیم سے انہوں نے ہشام بن حسن سے انہوں نے معلی بن ابی معلی سے انہوں نے ابو الصدیق ناجی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: تمہیں مہدی مبارک ہو، وہ آخری زمانہ میں سختیوں اور ذلتوں کے وقت آئیں گے خدا زمین کو ان کیلئے عدل وانصاف سے وسیع کریگا۔

۸۹۔ دلائل الامامۃ۔ محمد بن ہارون بن موسیٰ نے اپنے والد سے انہوں نے ابو علی سے انہوں نے ابو علی نہاوندی سے انہوں نے احمد بن زہیر سے انہوں نے عبداللہ بن داہر رازی سے انہوں نے عبداللہ بن القدوس سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عاصم بن ابی نجود سے انہوں نے زر بن ابی حبیش سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ میرا ایک بیٹا، جس کا نام میرے نام پر ہوگا، مالک نہیں بن جائیگا وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔

۹۰۔ دلائل الامامۃ۔ ابو الحسین محمد بن ہارون بن موسیٰ نے محمد بن جریر طبری سے انہوں نے عیسیٰ بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے حسن بن الحسین عرنی سے انہوں نے یحییٰ بن یعلی بن الجرور سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے ایک حدیث میں حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: آخری زمانہ میں ہم میں سے مہدی ہوگا کسی امت میں بھی اس کے علاوہ مہدی نہ ہوگا کہ جسکا انتظار کیا جائے۔

۹۱۔غیبت الشیخ۔شریف ابو محمد محمدی نے محمد بن علی بن تمام سے انہوں نے حسین بن محمد القطعی سے انہوں نے علی بن احمد بن حاتم البزاز سے انہوں نے محمد بن مروان سے انہوں نے کلبی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے خدا کے اس قول " و فی السماء رزقکم و ما توعدون فورب السماء و الارض انه لحق مثل ما انکم تنطقون" کے بارے میں کہا ہے: اس آیت سے حضرت قائم کا قیام وانقلاب مراد ہے، اسی طرح آیت " اینما تکونوا یاتِ بکم الله جمیعا" کے بارے میں کہا ہے کہ اس آیت سے حضرت قائم کے اصحاب مراد ہیں کہ خدا انہیں دن بھر میں جمع کر دے گا۔

۹۲۔غیبت الشیخ۔محمد بن علی بن الحسین بن محمد القطعی نے علی بن حاتم سے انہوں نے محمد بن مروان سے انہوں نے عبید بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن الحسینؑ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے اور انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہیکہ آپ نے خدا کے اس قول " و نرید ان نمن علیٰ الذین استضعفوا فی الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثین" کے بارے میں فرمایا: یہ آل محمد ہیں: خدا ان کی محنت وجانفشانیوں کے بعد ان کے مہدی کو بھیجے گا وہ انہیں عزت دے گا اور ان کے دشمنوں کو ذلیل کرے گا" تفسیر تبیان" میں اس آیت کی تفسیر میں مرقوم ہے کہ ہمارے علماء کی ایک جماعت نے روایت کی ہے کہ یہ آیت مہدی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۹۳۔غیبت الشیخ۔احمد بن ادریس نے علی بن الفضل سے انہوں نے احمد بن عثمان سے انہوں نے احمد بن رزق سے انہوں نے یحییٰ بن علا رازی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا۔ میں نے ابوعبداللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں: اس امت میں خدا ایک شخص کو پیدا کرے گا وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں خدا اس کے سبب آسمان اور زمین کی برکتوں کو جاری کرے گا چنانچہ آسمان بارش برسائے گا اور زمین اپنا دانہ، اناج، اگائے گی اور اس کے وسیلہ سے چوپائے اور درندے محفوظ رہیں گے، وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی، اس کے لئے وہ (کفار کو) قتل کرے گا یہاں تک کہ جاہل کہے گا اگر یہ آل محمد کی ذریت سے ہوتا تو

رحم کرتا۔

۹۴۔ بحار الانوار۔ احمد بن محمد بن سنان نے ابان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سنا کہ ابوعبداللہ کہتے ہیں: دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ شخص خروج کرے گا جو مجھ سے ہے اور وہ آل داؤد کی طرح حکومت کرے گا وہ کسی دلیل کا محتاج نہیں ہوگا اور ہر ایک کو اس کا حق دے گا۔

۹۵۔ الارشاد۔ ابوالقاسم جعفر بن محمد نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے اور علی بن محمد قاسانی سے اور سب نے زکریا بن یحییٰ نعمان بصری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سنا ہے کہ علی بن جعفر بن محمد حسن بن الحسین بن علی بن الحسین سے حدیث بیان کر رہے ہیں انہوں نے اپنی حدیث میں فرمایا: یقیناً خدا نے ابوالحسن، رضاً کی اس وقت مدد کی جب ان کے خلاف ان کے بھائی اور ان کے چچا نے بغاوت کی تھی جب وہ طویل حدیث بیان کر چکے تو میں اٹھا اور ابوجعفر محمد بن علی رضا، کا ہاتھ پکڑ کر عرض کی: میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر گواہی دیتا ہوں کہ آپ میرے امام ہیں۔ اس پر امام رضاً رونے لگے اور فرمایا: چچا! کیا آپ نے میرے والد کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا تھا کہ رسولؐ نے فرمایا: بہترین کنیز نوبیہ طیبہ[1] کے فرزند پر میرے باپ قربان کہ ان کی اولاد سے ایک جلاء وطن اور آوارہ وطن اپنے والد اور دادا کے خون کا انتقام لے گا وہ غیبت اختیار کرے گا تو کہا جائیگا وہ مر گیا ہے یا ہلاک ہو گیا ہے یا کسی وادی میں چلا گیا ہے میں نے عرض کی: میں آپ پر قربان جاؤں۔ آپؑ نے سچ فرمایا اسی حدیث کو اعلام الوریٰ میں کلینی کی سند کے ساتھ زکریا بن یحییٰ سے نقل کیا ہے۔

۹۶۔ الکامل سقیفہ۔ میں امام علی بن الحسین زین العابدین کے اس مشہور خطبہ سے جو آپ نے دمشق میں فرمایا تھا، نقل کیا ہے بیشک خدا نے ہمیں بردباری، علم، سخاوت، شجاعت سے نوازا ہے اور مومنوں کے دلوں میں محبوبیت دی ہے، ہم ہی میں سے رسولؐ، ان کے وصی، سید الشہداء حمزہ، اور جنت میں پرواز کرنے والے جعفر، اس امت کے دو سبط اور دجال کو قتل کرنے والے مہدی ہیں۔

---

[1] امام محمد تقی کی والدہ مراد ہیں، وہ نوبیہ تھیں سبیکہ بھی کہا جاتا تھا۔

۹۷۔ مقاتل الطالبین۔ (زید بن علی کے مقتل اور ان کی شہادت کے اسباب کے بارے میں) لکھا ہے ہم کو علی بن الحسین نے خبر دی اور کہا: مجھ سے حسن بن علی آدمی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے ابوبکر جبلی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن عنبری نے بیان کیا اور کہا: ہم سے موسیٰ بن محمد نے بیان کیا اور کہا: ہم سے ولید بن محمد الموتری نے بیان کیا اور کہا: میں زہری کے ساتھ رصافہ میں تھا کہ ایک شور ہوا زہری نے مجھ سے کہا، ولید ذرا دیکھو تو کیا ماجرا ہے؟ میں نے مکان کے روشن دان سے دیکھا اور بتایا کہ زید بن علی کا سر ہے وہ فوراً سیدھے ہو کر بیٹھے اور کہا: عجلت نے اس گھر کے لوگوں کو ہلاک کر دیا میں نے کہا: یا مالک ومختار ہوں گے۔ انہوں نے کہا: مجھ سے علی بن الحسین نے بیان کیا اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے فاطمہؑ کے حوالہ سے ایک حدیث نقل کی ہے۔ اور وہ یہ کہ۔ رسولؐ نے فرمایا: مہدی تمہاری اولاد سے ہوگا، دلائل الامامۃ میں ایسی ہی حدیث اپنی سند سے ولید سے نقل کی ہے۔

۹۸۔ قرب الاسناد۔ محمد بن عیسیٰ نے عبد اللہ بن میمون القداح سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: علی بن ابی طالب نے فرمایا: ہم میں سے سات افراد ایسے ہیں، جن کا مثل خدا نے زمین پر پیدا نہیں کیا ہے رسولؐ ہم ہی میں سے ہیں جو اولین وآخرین کے سردار اور خاتم النبیین ہیں اور ان کے وصی خیر الاوصیاء ہیں اور ان کے دونوں اسباط (نواسے) خیر الاسباط ہیں اور وہ حسن وحسین ہیں اور آپؐ کے چچا حمزہ سید الشہداء ہیں۔ فرشتوں کے ساتھ جس نے پرواز کی وہ جعفر ہیں اور قائمؑ بھی ہم میں سے ہے۔

۹۹۔ احتجاج۔ ابوجعفر مہدی ابن ابی حرب الحسینی المرعشی نے شیخ ابوعلی الحسن بن شیخ سعید ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک جماعت سے جماعت نے ابومحمد ہارون بن موسیٰ تلعکبری سے انہوں نے ابوعلی محمد بن ھمام سے انہوں نے علی سوری سے انہوں نے افطس کے بیٹوں میں سے جو کہ خدا کے نیک بندے ہیں ابومحمد علوی سے۔ انہوں نے محمد بن موسیٰ ہمدانی سے انہوں نے محمد بن خالد طیالیسی سے انہوں نے سیف بن عمیرہ اور صالح بن عقبہ سے اور

سب نے قیس بن سمعان سے انہوں نے علقمہ بن محمد حضرمی سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام سے (ایک طویل حدیث میں کہ جس میں یہ بیان ہوا ہے کہ نبیؐ نے حکم خدا سے خلافت کو معین کیا تھا۔ اور اس طویل خطبہ کو ذکر کیا ہے جو کہ آنحضرتؐ نے غدیر میں دیا تھا) آپؑ نے رسولؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے بروز غدیر اپنے خطبہ میں فرمایا: لوگو! میں نبیؐ ہوں اور علی میرے وصی ہیں جان لو کہ خاتم الائمہ ہم میں سے قائم المہدی ہیں آگاہ ہو جاؤ کہ وہی تمام ادیان پر غالب آئیں گے اور ظالموں سے انتقام لیں گے، خبردار ہو جاؤ کہ وہ قلعوں کو فتح کرنے والے اور انہیں منہدم کرنے والے ہیں جان لو کہ وہ مشرکوں کے ہر قبیلہ کو تہ تیغ کرنے والے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ اولیاء خدا میں سے ہر ایک کے خون کا انتقام لیں گے، خبردار ہو جاؤ کہ وہ دین خدا کے ناصر و مددگار ہیں آگاہ ہو جاؤ کہ وہ گہرے سمندر سے چلو بھرنے والے ہیں، ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ ہر صاحب فضل و کمال کو اس کے فضل و کمال کے ساتھ اور ہر جاہل کو اس کے جہل کے ساتھ نام زد کرنے والے ہیں وہ خدا کے برگزیدہ اور اس کے پسندیدہ ہیں، یاد رکھو کہ وہ ہر علم کے وارث اور اس کا احاطہ کرنے والے ہیں، آگاہ ہو جاؤ کہ وہ اپنے پروردگار کی طرف سے خبر دینے والے اور ایمان کی بابت تنبیہ کرنے والے ہیں وہ اعلیٰ درجہ کے سمجھدار مستحکم ہیں اور تمام امور انہیں کے سپرد ہوں گے، جان لو کہ ان کی بشارت سلف نے دی ہے وہی حجت باقیہ ہیں، ان کے بعد کوئی حجت نہیں ہے، حق انہیں کے ساتھ ہے اور نور انہیں کے پاس ہے، انہیں کوئی بھی مغلوب نہیں کر سکتا اور نہ کوئی ان کے خلاف کامیاب ہو سکتا ہے، آگاہ ہو جاؤ وہ اللہ کی زمین پر اس کے ولی ہیں اور اس کی مخلوق میں اس کے مقرر کیے ہوئے حاکم ہیں اور وہ زمین میں پوشیدہ و آشکار اس کے امین ہیں۔

۱۰۰۔ مستدرک الوسائل۔ (کہتے ہیں) گذشتہ اسناد کے ساتھ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے ہمارے مشائخ کی ایک جماعت نے کہ اس میں سے میرے والد اور محمد بن الحسن اور علی بن الحسین بھی ہیں، بیان کیا اور ان سب نے سعد بن عبد اللہ بن ابی خلف سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید اللہ الیقطینی سے انہوں نے عبد اللہ بن زکریا مومن سے

انہوں نے ابن مسکان سے انہوں نے زید ابن ابی ہبیرہ کے غلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا: رسولؐ نے فرمایا: اے لوگو! انزع (علیؑ) کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ کہ یہ صدیق اکبر ہیں اور جو ان کا اتباع کرے گا اس کی ہدایت کرنے والے ہیں اور جو ان پر سبقت کرے گا وہ دین سے خارج ہو جائے گا اور جو انہیں چھوڑ دیگا خدا اسے ہلاک کر دے گا اور جو ان سے تمسک کرے گا وہ خدا کی رسی سے متمسک ہو جائیگا اور جو ان کی ولایت کا اقرار کر لیگا، خدا اس کی ہدایت کرے گا، اور جو ان کی ولایت کو چھوڑ دے گا خدا اسے گمراہی میں چھوڑ دے گا، اور انہیں کی اولاد سے اس امت کے دو سبط حسن و حسین ہیں اور وہ میرے بیٹے ہیں اور حسینؑ کی اولاد میں سے ائمہ ھدیٰ اور قائم المہدیؑ ہیں، لہٰذا تم ان سے محبت کرو اور انہیں سے الفت رکھو، انہیں چھوڑ کر ان کے دشمنوں کو راز دار و دوست نہ بناؤ کہ تم پر تمہارے پروردگار کا غضب ٹوٹ پڑے گا اور تم زندگانی دنیا میں ذلیل و خوار ہو جاؤ گے اور جو افترا کرتا ہے۔ بہتان باندھتا ہے۔ وہ گھاٹے میں ہے۔

۱۰۱۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان۔ (کے دوسرے باب) میں حسن بن سفیان اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: اگر دنیا کی صرف ایک ہی رات باقی بچے گی تو بھی میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص مالک و حاکم ہوگا، اسی حدیث کو کشف الغمہ میں حافظ ابو نعیم سے نقل کیا ہے۔

۱۰۲۔ المقدمہ (ص ۳۷۹) جو فصل مؤلف نے امر فاطمی کے سلسلہ میں قائم کی ہے اس میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا: قیامت نہیں آئیگی یہاں تک کہ ان کے درمیان میرے اہلبیت میں سے ایک شخص خارج ہوگا اور ان پر ضرب لگاتا رہے گا یہاں تک کہ وہ حق کی طرف لوٹ آئیں راوی کہتا ہے: میں نے عرض کی: وہ کتنے سال تک حاکم و مالک رہیں گے؟ کہا: خمس و اثنین (پانچ و دو) تک راوی نے دریافت کیا: یہ خمس و اثنین کیا ہے کہا اس کو میں۔ بھی۔ نہیں جانتا ہوں، اس حدیث کو موصوف نے ابو یعلی الموصلی کی (مسند سے) نقل کیا ہے۔

۱۰۳۔ ینابیع المودۃ (ص ۴۲۳) کتاب الحجہ فیما نزل فی القائم الحجہ سے یحییٰ بن ابی القاسم سے

روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جعفر صادق نے سورہ یونس میں، خدا کے اس قول "**یقولون لولا انزل علیه آیة من ربه فقل انما الغیب لله فانتظروا انی معکم من المنتظرین**" کے بارے میں فرمایا: اس آیت میں غیب سے مراد، حجۃ القائم ہیں ۱؎

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۲۵، ۳۲، ۳۷، ۳۹، ۴۱، ۵۲، ۶۲، ۶۷ اور دوسرے باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۶، ۱۱، ۱۳، ۲۱، تیسرے باب کی ح ۱ چوتھے باب کی ح ۱ سے ۱۱ تک پانچویں باب کی ح ۱ چھٹے باب کی ح ۲، ۳، ۴، ۵، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۱۷، ۲۴، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۱، ۳۴ ساتویں باب کی ح ۱

۱؎ بحار الانوار میں سید ابن طاؤس کی طرائف سے منقول ہے، کسی شیعہ عالم نے ایک کتاب لکھی ہے وہ میری نظر سے گذری ہے مجھے اس کی خبر واطلاع ہے اس میں ہماری نقل وتحریر سے کہیں بہتر احادیث ہیں، اس کا نام مصنف نے، کشف المخفی فی مناقب المهدی رکھا ہے اور اس میں مذاہب اربعہ کے رجال کے طرق سے ایک سودس احادیث نقل کی ہیں۔ سلسلہ جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ان میں سے تین احادیث صحیح بخاری سے، گیارہ حدیثیں صحیح مسلم سے اور حمیدی کی الجمع بین الصحیحین سے دو حدیثیں اور زید بن معاویہ عبدری کی کتاب الجمع بین الصحاح الستۃ سے گیارہ حدیثیں، کتاب فضائل الصحابہ سے سات احادیث جن کو شیخ حافظ عبدالعزیز عکبری نے احمد بن حنبل کی مسند سے نقل کیا ہے ثعلبی کی تفسیر سے پانچ حدیثیں ابن قتیبہ دینوری کی غریب الحدیث سے چھ حدیثیں ابن شیرویہ دیلمی کی کتاب الفردوس سے چار حدیثیں، کتاب، مسند سیدۃ نساء العالمین فاطمہ الزہرا۔ تالیف حافظ ابوالحسن علی دارقطنی ۔ سے چھ حدیثیں، حافظ مذکور ہی کی تالیف، مسند امیر المومنین علی بن ابی طالب، سے تین حدیثیں کسائی کی کتاب المبتداء سے دو حدیثیں جو ذکرِ مہدی اور خروج سفیانی و دجال پر مشتمل ہیں، ابومحمد حسین بن مسعود فراء کی کتاب المصابیح سے پانچ حدیثیں ابوالحسن احمد بن جعفر بن محمد بن عبیداللہ المنادی کی کتاب الملاحم سے ۳۴ حدیثیں حافظ محمد بن عبداللہ حضرمی، المعروف بہ ابن مطیق کی کتاب سے تین حدیثیں، ابوالفتح محمد بن اسماعیل بن ابراہیم الفرغانی کی کتاب، الرعایۃ سے تین حدیثیں ہیں اور انہیں میں سے حمیدی کی روایت سے خبر سطیح بھی ہے۔ ابوعمر یوسف بن عبدالبر النمیری کی کتاب الاستیعاب سے دو حدیثیں ہیں اس کے بعد انہوں نے عامہ کے بزرگ علماء کی ان تصنیفات کا ذکر کیا ہے جو ایسی احادیث پر مشتمل ہیں جو مہدی کے خروج کے بارے میں وارد ہوئی ہیں، پھر لکھتے ہیں کل ایک سو چھپن حدیثیں ہیں، لیکن اس موضوع پر جو حدیثیں ..... (باقی اگلے صفحہ پر)

سے ۳۶ تک آٹھویں باب کی ح ا سے ۵۰ تک اور دوسری فصل کے دوسرے باب کی ح ا سے ۸ تک ،تیسرے باب کی ح ا سے ۸ تک ، چوتھے باب کی ح ا سے ۵ تک ، پانچویں باب کی ح ا سے ۵ تک ، چھٹے باب کی ح ا سے ۱۰ تک ، ساتویں باب کی ح ا آٹھویں باب کی ح ا سے ۱۰ تک ،نویں باب کی ح ا دسویں باب کی ح ا سے ۸ تک گیارھوں باب کی ح ا بارھویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ تیرھویں باب کی ح ا ۲، ۳، ۱۴ٹھارھویں باب کی ح ۱، ۲، ۱انیسویں باب کی ح ا بیسویں باب کی ح ا سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۴ بائیسویں باب کی ح ا سے ۷ تک تیئیسویں باب کی ح ۱، ۲ چوبیسویں باب کی ح ۱، ۲ پچیسویں باب کی ح ا سے ۸ تک چھبیسویں باب کی ح ا سے ۹ تک ، ستائیسویں باب کی ح ا سے ۲۱ تک ، اٹھائیسویں باب کی ح ا سے ۴ تک انجیسویں باب کی ح ۲ تیسویں باب کی ح ا سے ۴ تک اکتیسویں باب کی ح ا سے ۶ تک ، بتیسویں باب کی ح ا سے ۶ تک تینتیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ چونتیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، پینتیسویں باب کی ح ا سے ۱۵ تک چھتیسویں باب کی ح ا سینتیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۱۳ڑتیسویں باب کی ح ا سے ۷ تک انتالیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ چالیسویں باب کی ح ا اکتالیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ بیالیسویں باب کی ح ۱، ۲ تینتالیسویں باب کی ۱، ۲، ۳، چوالیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، پینتالیسویں باب کی ح ا سے ۵ تک چھیالیسویں باب کی ح ۱، ۲ سینتالیسویں باب کی ح ۲، ۱۳ڑتالیسویں باب کی ح ا سے ۶ ، انچاسویں باب کی ح ا سے ۶ تک اور تیسری فصل کے باب اول کی ح ا سے ۲۰ تک دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ا سے ۵ تک اور چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۳، ۴ اور دوسرے باب کی ح ۱، ۲، ، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۵، اور ۱۹ اور تیسرے باب کی ح ا سے ۲۲ تک چوتھے باب کی ح ا سے ۲۰ تک پانچویں باب کی ح ا سے ۶ تک چھٹے باب کی

طرق شیعہ سے وارد ہوئی ہیں تو ان کو نقل کرنے کے لئے جلد بر ... کار ہیں، کتاب الانوار النعمانیہ میں کتاب کشف الغمہ سے ایسی ہی عبارت نقل ہوئی ہے۔ جیسی طرائف میں نقل ہوئی ہے۔ اور لکھا ہے کتاب کشف المہدیؑ فی مناقب المہدی، میں ایک سو دس حدیثیں ہیں الخ۔

عامہ کی کتابوں سے کفایۃ الموحدین میں دو سو سے زیادہ حدیثیں نقل کی گئی ہیں (جلد دوم ص ۵۴)

ح ۱،۲،۳،۴،۵،۷،۱۳،۱۷،۱۸،۱۹،۲۰،۲۱،۲۲،۲۳،۲۴ ساتویں باب کی ح ۴ نویں باب کی ح ۱ سے ۷ تک دسویں باب کی ح ۱،۲،۳،۴، گیارہویں باب کی ح ۱،۲،۳،۴ ساتویں فصل کے باب اول کی ح ۱،۲، دوسرے باب کی ح ۱،۲،۳، تیسرے باب کی ح ۱،۲،۳،۴ چوتھے باب کی ح ۱،۲،۳،۴ پانچویں باب کی ح ۱ سے ۷ تک، چھٹے باب کی ح ۱،۲ ساتویں باب کی ح ۱،۲ اور آٹھویں باب کی ح ۱،۲،۳،۴ نویں باب کی ح ۱ دسویں باب کی ح ۱،۲ گیارہویں باب کی ح ۱ بارہویں کی ح ۱،۲،۳، آٹھویں فصل کے باب اول کی ح ۲،۳،۴،۵ دوسرے باب کی ح ۱،۲،۳،۴، نویں فصل کے باب اول کی ح ۱،۲،۳، ۴،۵، دوسرے باب کی ح ۱ تیسرے باب کی ح ۱ دسویں فصل کے باب اول کی ح ۱ و ۲ اور دوسرے باب کی ح ۲،۳،۴،۸،۹،۱۲،۱۳،۱۴،۱۵ تیسرے باب کی ح ۱،۲،۳، چوتھے باب کی ح ۱،۲،۳، پانچویں کی ح ۱،۳،۴،۵،۶،۷،۸،۱۱،۱۲،۱۴،۱۵،۱۶ اور چھٹے باب کی ح ۱،۲،۳، اور ساتویں باب کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔

وضاحت:

بشارت ظہور مہدی، اور آپؑ کے اوصاف و خصائص کے سلسلہ میں، فریقین کی کتابوں میں جو احادیث نقل ہوئی ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، ہم نے ان کا صرف ایک ہی حصہ نقل کیا ہے کیونکہ ان کا احاطہ کرنا طاقت سے باہر ہے۔ اس موضوع پر، اس کتاب میں ذکر ہونے والی وہ احادیث بھی دلالت کرتی ہیں جن کی طرف ہم نے اشارہ نہیں کیا ہے، وہ سب پہلی فصل میں بارہ ائمہ کے بارے میں نقل ہوئی ہیں اور یہ کہ آپ خاتم الائمہ اور ان کے قائم اور بارہویں ہیں، اور آپ باب اول میں ملاحظہ کر چکے ہیں کہ ابو داؤد نے اپنی صحیح۔ ج ۲ ص ۲۰۷ کی کتاب المہدی میں ان احادیث کو نقل کیا ہے اور یہ اس باب کی علامت ہے کہ انہوں نے آپ کو ان بارہ خلفاء میں شمار کیا ہے کہ جن کی رسولؐ پہلے ہی بشارت دے چکے تھے، ورنہ کتاب مہدی میں ان احادیث کا نقل کرنا بے محل قرار پائے گا۔



دوسرا باب

مہدیؑ رسولؐ خدا کی عترت، آپؐ کے اہل بیتؑ اور آپ کی ذریت سے ہیں

اس باب میں ۳۸۹ حدیثیں ہیں

۱۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۳۳) صاحب جواہر العقدین سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: مہدیؑ میری عترت میں سے ایک شخص ہے وہ میری سنت کے لئے جنگ کرے گا بالکل ایسے ہی جیسے میں نے وحی کے لئے جنگ کی ہے۔ اس حدیث کو نصیر بن حماد نے نقل کیا ہے۔

اسی کو صواعق کی بارہویں آیت کے ذیل میں نصیر بن حماد سے الملاحم والفتن کے باب ۱۹۲ ویں میں۔ جس کو انہوں نے نعیم بن حماد کی کتاب الفتن سے زہری سے اسناد کرتے ہوئے عائشہ سے اور انہوں نے نبیؐ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: وہ۔ یعنی مہدی۔ میری عترت سے ایک مرد ہے جو میری سنت کے لئے ایسے ہی جنگ کرے گا جس طرح میں نے قرآن کے لئے جنگ کی ہے، البرہان فی علامات مہدی آخرالزمان کے دوسرے باب میں ہے کہ نعیم بن حماد نے اس حدیث کو علی وعائشہ سے اور انہوں نے رسولؐ سے نقل کیا ہے۔

۲۔ اسعاف الراغبین (جو کہ نور الابصار کے حاشیہ پر طبع ہوئی ہے) کے دوسرے باب اور

ص ۳۴۴پر ہے کہ طبرانی نے روایت کی ہے: مہدی ہم میں سے ہیں اوران پر دین کا خاتمہ ہوگا جس طرح اس کا آغاز ہم ہی سے ہوا تھا۔

اس حدیث کو صواعق میں طبرانی سے ینابع المودۃ ص ۴۳۳ پر صاحب جواہر العقدین سے نقل کیا ہے۔

۳۔ منتخب کنز العمال۔ (ج۶ ص ۳۲) میرے اہل بیت سے ایک شخص خروج کرے گا اس کا نام میرے نام پر ہوگا، اور اس کا اخلاق میرا اخلاق ہوگا۔ وہ اس۔ زمین۔ کو اسی طرح عدل وانصاف سے پُر کرے گا، جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ اس حدیث کو طبرانی نے "الکبیر" میں ابن مسعود سے نقل کیا ہے۔ اور "البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان" میں طبرانی اور ابو نعیم سے اور کشف الغمہ میں ابو نعیم سے نقل کیا ہے اور ابو نعیم نے "الاحادیث الاربعین" میں ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۴۔ کشف الغمہ۔ رسولؐ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص مالک وحاکم نہیں بن جائیگا، اس کا نام میرے نام پر ہوگا وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پُر کرے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی، اس حدیث کو صاحب کشف الغمہ نے حافظ ابو نعیم کی کتاب "الاحادیث الاربعین" سے اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن عمر سے نقل کیا ہے۔

۵۔ الملاحم والفتن۔ (۱۹۴ ویں) باب میں۔ جس کو انہوں نے نعیم کی تالیف "کتاب الفتن" سے نقل کیا ہے ہم سے نعیم نے بیان کیا۔ اور کہا کہ ہم سے ولید نے بیان کیا اور کہا کہ ہم سے ابو رافع نے بیان کیا اور انہوں نے ابو سعید خدری سے اور انہوں نے رسولؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: وہ یعنی مہدی میری عترت سے ہے۔

۶۔ الملاحم والفتن۔ (کے) ۱۹۸ ویں باب میں۔ کہ جس کو انہوں نے نعیم کی کتاب الفتن سے

نقل کیا۔ ہے کہ ہم سے نعیم نے بیان کیا اور کہا: ہم سے قسم بن مالک المزنی نے بیان کیا: اور انہوں نے یاسین بن سیار سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابراہیم بن محمد حنفیہ سے سنا کہ کہتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور ان سے علی بن ابی طالب نے بیان کیا اور کہا رسولؐ نے فرمایا: مہدی ہم اہل بیت میں سے ہے۔

۷۔ الملاحم والفتن۔ کے انیسویں باب میں۔ کہ جس کو زکریا نے کتاب الفتن میں بیان کیا ہے صاحب الملاحم والفتن کہتے ہیں: زکریا نے کتاب الفتن میں بیان کیا ہے: ہم سے عبد القدوس عطار نے بیان کیا اور کہا: ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا اور کہا: ہم سے عمران القطان نے بیان کیا اور کہا: ہم سے قتادہ نے بیان کیا اور انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے ابوسعید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: مہدی ہم اہل بیتؑ سے ہے۔

۸۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان۔ (کے) باب ۲ میں ہے کہ طبرانی نے اوسط میں عمرو بن علی کے طریق سے علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا: میں نے نبیؐ سے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! مہدی ہم میں سے ہے یا ہمارے غیر سے؟ فرمایا: بلکہ ہم میں سے ہے۔ خدا ان پر اسی طرح ختم کرے گا جس طرح اس نے ہم سے آغاز کیا تھا اور اسی طرح لوگ ہمارے ذریعہ فتنہ سے نجات پائیں گے جس طرح ہمارے ذریعہ انہوں نے شرک سے نجات پائی ہے اور ہمارے ہی باعث ان کے دلوں میں عداوت کے بعد الفت ومحبت پیدا ہو جائیگی جس طرح شرک وعداوت کے بعد ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا ہوئی۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۲۵، ۳۲، ۳۹، ۴۱، ۵۲، ۵۷، ۶۷ دوسرے باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۶، ۹، ۱۱، ۱۳، ۲۱، چوتھے باب کی ح ۹ چھٹے باب کی ح ۲، ۳، ۴، ۵، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۱۷، ۲۷، ۲۶، ۲۹، ۳۰ اور ساتویں باب کی ح ۱ سے ۳۶ اور آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک اور دوسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۷، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۹، ۴۰، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۷، ۴۸، ۵۳، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۴، ۶۶،

۷۱، ۷۳، ۷۶، ۷۸، ۸۱، ۸۲، ۸۶، ۸۹، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲
تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۴، ۸ چوتھے باب کی ح ۱، ۲، پانچویں باب کی ح ۱ چھٹے باب کی ح ۱ سے ۱۰
تک ساتویں باب کی ح ۱ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۱۰ تک نویں باب کی ح ۱ دسویں باب کی ح ۱ سے
۸ تک گیارہویں باب کی ح ۱ بارہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، تیرہویں باب کی ح ۱ چودہویں باب کی
ح ۱ پندرہویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۱۳ اٹھارہویں باب کی
ح ۱، ۲۔ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۴،
بائیسویں باب کی ح ۳، ۴، ۶ تیئسویں باب کی ح ۱، ۲ چوبیسویں باب کی ح ۱، ۲ پچیسویں باب کی
ح ۱، ۳، ۴، ۵،، ۸، ۹ چھبیسویں باب کی ح ۵ ستائیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۵، ۶، ۷، ۱۲، ۱۷، ۱۹
اٹھائیسویں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ اکتیسویں باب کی ح ۱، ۲ ۔تیسویں باب کی ح ۱
چونتیسویں باب کی ح ۲۱، ۳، پینتیسوں باب کی ح ۱، ۲، ۱۵، سینتیسویں باب کی ح ۳۱، اکتالیسویں
باب کی ح ۳ چوالیسویں باب کی ح ۱ پینتالیسویں باب کی ح ۱۱ اڑتالیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۴ تیسری
فصل کے باب اول کی ح ۱ سے ۲۰ تک دوسرے باب کی ح ۲ چوتھی فصل کے باب اول کی ح ۱ سے
۲۴ تک دوسرے باب کی ح ۱ سے ۱۵ تک پانچویں فصل کے باب اول کی ح ۱ سے ۷ تک دوسرے
باب کی ح ۱ سے ۵ تک چھٹی فصل کے باب اول کے ح ۱ دوسرے باب کی ح ۱ تیسرے باب کی
ح ۱۵ پانچویں باب کی ح ۳ چھٹے باب کی ح ۳، ۷، ۱۷، ۱۹ نویں باب کی ح ۵ دسویں باب کی ح ۲، ۴
ساتویں فصل کے باب اول کی ح ۱ چوتھے باب کی ح ۱ چھٹے باب کی ح ۱ و ۲ آٹھویں باب کی ح ۲ نویں
باب کی ح ۱ بارہویں باب کی ح ۱ آٹھویں فصل کے باب اول کی ح ۴ دوسرے باب کی ح ۲، دسویں
فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، دوسرے باب کی ح ۴ چوتھے باب کی ح ۱، ۲ پانچویں باب کی
ح ۱، ۶، ۷ چھٹے باب کی ح ۱۔

تیسرا باب

آپؑ کا نام رسولؐ کا نام آپؑ کی کنیت رسولؐ کی کنیت ہے۔ آپؑ شکل وصورت اور قول وفعل میں سب سے زیادہ رسولؐ سے مشابہ ہیں اور آنحضرت کی سنت ہی پر عمل کریں گے

اس باب میں ۴۸ حدیثیں ہیں

۱۔ تذکرۃ الخواص (۳۷۷ طبع ۱۳۶۹ھ) عبدالعزیز محمود بن البزاز نے ہم کو ابن عمر کے حوالے سے خبر دی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: میرے بیٹوں میں سے ایک مرد آخری زمانہ میں خروج کرے گا اس کا نام میرے ہی نام جیسا ہوگا، اور اس کی کنیت میری ہی کنیت جیسی ہوگی وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی، اور وہ مہدی ہیں، یہ مشہور حدیث ہے، ابوداؤد نے زہری سے انہوں نے علیؑ سے معناً اس کی روایت کی ہے اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اگر اس زمانہ کا ایک ہی دن باقی بچے گا تو بھی خدا میرے اہل بیت میں سے ایک کو بھیجے گا جو زمین کو عدل سے معمور کرے گا۔ اس کا ذکر بہت سی روایات میں ہوا ہے۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی نے جعفر بن محمد بن مسرور سے انہوں نے حسین (حسن نخ) بن محمد

بن عامر سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے ابو الجمیلہ مفضل بن صالح سے انہوں نے جابر بن یزید جعفی سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ خدا نے فرمایا: مہدی میری اولاد سے ہیں ان کا نام میرا نام ان کی کنیت میری کنیت ہے وہ صورت وسیرت میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہیں، ان کے لئے غیبت وحیرت ہے اس زمانہ غیبت میں بہت سی امتیں گمراہ ہو جائیں گی پھر وہ اس طرح آگے بڑھیں گے (ظاہر نخ) ہوں گے جیسے شہاب ثاقب اور وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کریں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اسی حدیث کو کمال الدین میں جعفر بن محمد سے اور ینابیع المودۃ ص ۴۸۸ اور ص ۴۹۳) پر جابر سے نقل کیا ہے۔

۳۔ کمال الدین۔ میرے والد اور محمد بن الحسن، محمد بن موسیٰ بن المتوکل نے سعد بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن جعفر حمیری اور محمد بن یحییٰ عطار، سب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ اور ابراہیم بن ہاشم اور احمد بن ابی عبد اللہ البرقی اور محمد بن الحسین بن ابی الخطاب سے اور سب نے ابو علی حسن بن محبوب السراد سے انہوں نے داؤد بن الحصین سے انہوں نے ابو بصیر سے انہوں نے جعفر صادقؑ سے اور آپؑ نے اپنے آباء کرامؑ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: مہدی میری اولاد سے ہیں ان کا نام میرا نام اور ان کی کنیت میری کنیت ہے وہ صورت وسیرت میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہیں ان کے لئے غیبت وحیرت ہے یہاں تک کہ اس غیبت کے زمانہ میں بہت سے لوگ اپنے ادیان سے پھر جائیں گے اس وقت وہ شہاب ثاقب کی مانند آئیں گے اور اس کو اسی طرح عدل وانصاف سے معمور کریں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اسی حدیث کو ینابیع المودۃ (۴۹۳) میں نقل کیا ہے۔

۴۔ کمال الدین۔ عبد الواحد بن محمد بن عبدوس نیشاپوری نے حمدان بن سلیمان عطار سے انہوں نے علی بن قتیبہ نیشاپوری سے انہوں نے حمدان بن سلیمان سے انہوں نے احمد بن عبد اللہ بن جعفر مدائنی سے انہوں نے عبد اللہ بن الفضل الہاشمی سے انہوں نے ہشام بن سالم سے انہوں نے

صادق جعفرؑ بن محمدؑ سے اور آپؑ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: قائم میری اولاد سے ہوں گے ان کا نام میرا نام ہوگا اور ان کی کنیت میری کنیت ہوگی ان کے شمائل میرے شمائل ہوں گے ان کی سنت میری سنت ہے، وہ لوگوں کو میری ملت و شریعت پر قائم کریں گے اور انہیں میرے رب کی اطاعت کی دعوت دیں گے جس نے ان کی اطاعت کی، حقیقت میں اس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے ان کی غیبت کے زمانہ میں ان کا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا اور جس نے انہیں جھٹلایا اس نے میری تکذیب کی، جس نے ان کی تصدیق کی گویا اس نے میری تصدیق کی ان کے بارے میں جو لوگ مجھے جھٹلانے والوں اور ان کی شان میں میری بات کا انکار کرنے والوں اور ان کی راہ سے میری امت کو گمراہ کرنے والوں کی میں خدا سے شکایت کروں گا اور عنقریب ظالموں کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ کس جگہ پلٹائے جائیں گے۔

۵۔ الملاحم والفتن ۔ باب ۷۹ دیں میں ابو صالح سلیلی سے انہوں نے اپنی کتاب الفتن میں ۔ ایک حدیث ۔ علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ وہ (مہدی) صورت و سیرت اور حسن و جمال میں سب سے زیادہ رسولؐ سے مشابہ ہیں۔

۶۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان، کے تیسرے باب میں لکھا ہے: اس حدیث کو انہوں نے یعنی نعیم بن حماد نے بھی علیؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ مہدی کا نام محمد ہے۔

۷۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان (ب ۳) نیز انہوں نے یعنی نعیم بن حماد نے اس کو ابو سعید خدری سے اور انہوں نے رسولؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مہدی کا نام میرا ہی نام ہے۔

۸۔ کشف الغمہ ۔ حافظ ابو نعیم نے اپنی اسناد کے ساتھ "الاحادیث الاربعین" میں ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: میرے اہل بیت سے ایک شخص خروج کرے گا۔ اور میری سنت پر عمل کرے گا خدا اس کے لئے آسمان سے برکت نازل کرے گا اور زمین

ان کے لئے اپنی برکت پیش کردے گی اور زمین ایسے ہی عدل سے معمور ہو جائے گی جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر گئی تھی وہ سات سال تک اس امت کے ساتھ یہی سلوک روا رکھیں گے، وہ بیت المقدس میں نازل ہوں گے۔

اسی پر فصل اول کے چوتھے باب کی ح ۷، ساتویں باب کی ح ۱ آٹھویں باب کی ح ۱ ۴، ۶، ۱۴، ۲۲، ۳۱، ۳۸، ۴۴، ۴۶، ۴۷، ۴۸، دوسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۵، ۱۲، ۲۶، ۳۵، ۴۰، ۵۳، ۵۷، ۵۸، ۸۶، ۸۹ دوسری باب کی ح ۳، ۴، چوتھے باب کی ح ۲ آٹھویں باب کی ح ۷ اور دسویں باب کی ح ۳ تیرہویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۵ اور تیسویں باب کی ح ۱ اور تینتیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۶، ۱۳، ۱۴، ۱۹ اور چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ اور تیسرے باب کی ح ۸ بھی دلالت کرتی ہے اور اس کتاب میں مذکورہ بہت سی روایت بالالتزام اس پر دلالت کررہی ہیں۔

❁❁❁❁❁

چوتھا باب

آپؑ کے شمائل سے متعلق

اس باب میں ۲۱ حدیثیں ہیں

۱۔ الصواعق المحرقہ۔(ان کے بارے میں نازل ہونے والی آیات میں سے بارہویں آیت میں ہے)رویانی اور طبرانی وغیرہ نے آپؐ سے روایت کی ہے: مہدی میرے بیٹوں میں سے ہیں ان کا چہرہ کوکب دری کی مانند ہے ان کا رنگ عربی اور بدن اسرائیلی[1] ہے وہ زمین کو اسی طرح عدل سے پر کریں گے جس طرح وہ ستم سے بھر چکی ہوگی، ان کی خلافت سے اہلِ آسمان، زمین والے یہاں تک کہ فضا میں پرندے بھی خوش ہوں گے وہ بیس سال تک حکومت و بادشاہت کریں گے۔

اس حدیث کو غایت المامول شرح التاج الجامع الاصول ج ۵ ص ۳۶۴ میں رویانی ابونعیم اور دیلمی و طبرانی سے نقل کیا ہے اور البیان میں، مؤلف نے، اپنی سند کے ساتھ حذیفہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: مہدی میرے بیٹوں میں سے ہیں، پوری حدیث نقل کی ہے مگر تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ، اور لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے، بحمد اللہ ہم نے اس کو ثقفی کے اصحاب میں سے جم غفیر سے حاصل کیا ہے، ہمارے نزدیک اس کی سند مشہور ہے، اس حدیث کو

---

[1] یعنی آپ طول، قامت اور عظیم الجثہ ہونے میں بنی اسرائیل کی مانند ہیں۔(اس طرح بعض نے ذکر کیا ہے)

ابونعیم نے "مناقب المہدی" میں بیان کیا ہے اور طبرانی نے اپنی معجم میں محمد بن ابراہیم بن کثیر الصوری سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم سے رواد بن الجراح نے اسی طرح بیان کیا جس طرح ہم نے نقل کیا ہے۔ اور اسی کو دوسری جگہ دیلمی کی کتاب الفردوس کے باب الف ولام میں اپنی اسناد کے ساتھ حذیفہ سے نقل کیا ہے سوائے اس کے کہ اس میں کوکب دری کی بجائے وجہہ کالقمر الدری (ان کا چہرہ قمر دری کے مانند ہوگا) ہے مختصر لفظی اختلاف ہے، اسی کو نور الابصار باب ۲ ص ۱۵۴ میں کتاب الفردوس سے اور اسعاف الراغبین باب ۳ ص ۱۳۵ میں رویانی سے روایت کی ہے اور طبرانی نے اس ٹکڑے (اور ان کی خلافت سے اہلِ آسمان راضی وخوش ہوں گے) تک نقل کیا ہے اور طرائف میں اپنی سند کے ساتھ کتاب الفردوس سے حذیفہ سے اس کی روایت کی ہے اور ینابیع المودۃ (ص ۴۶۹) میں صاحب جواہر العقدین وغیرہ سے اس کی روایت کی ہے اور لکھا ہے کہ رویانی وطبرانی اور ابونعیم اور دیلمی نے اپنی مسند میں اس کی روایت کی ہے، البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان، میں رویانی کی مسند سے اور ابونعیم سے اور انہوں نے حذیفہ سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے اور کشف الغمہ میں حافظ ابونعیم کی "الاحادیث الاربعین" سے اس کی روایت کی ہے۔

۲۔ کمال الدین۔ علی بن احمد بن موسیٰ نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے انہوں نے محمد بن اسماعیل برمکی سے انہوں نے اسماعیل بن مالک سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے ابوالجارود زیاد بن المنذر سے انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر سے آپ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے آباء علیہم السلام سے انہوں نے امیر المومنین سے روایت کی ہے کہ آپ نے منبر سے فرمایا: آخری زمانہ میں میرے بیٹوں میں سے ایک خروج کرے گا جس کا رنگ گندمی ہوگا اس کا شکم چوڑا، ران۔ موٹی ان کے شانوں کی ہڈیاں مضبوط اور ان کی پشت پر ان کی جلد کے رنگ کی طرح دو تل ہوں گے اور ان کا تل نبیؐ کے تل کی مانند ہوگا، ان کے دو نام ہوں گے ایک ظاہر دوسرا مخفی، مخفی نام احمد ہے اور ظاہر، محمد ہے جب وہ اپنے سر یا پرچم کو ہلائیں گے تو اس سے مشرق ومغرب روشن ہو جائیں گے وہ بندوں کے سر پر ہاتھ رکھیں گے، پھر کوئی مومن باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ اس کا قلب فولاد سے بھی زیادہ

مضبوط ہو جائیگا اور خدا اس کو چالیس مردوں کی قوت عطا کرے گا اور پھر مومنین میں سے کوئی مردہ باقی نہ رہے گا کہ جس کے دل میں ایسی ہی خوشی داخل نہ ہوئی ہو حالانکہ وہ اپنی قبر میں ہوگا، وہ قبر کے اندر ہی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے اور ایک دوسرے کو حضرت قائم کے ظہور کی بشارت دیں گے۔

۳۔ الجامع الصغیر۔ (ح ۹۲۴۴) روشن پیشانی اور لمبی ناک والے مہدی مجھ سے ہیں اور وہ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی سات سال تک ان کی حکمرانی ہوگی، اس حدیث کو سیوطی نے جامع الصغیر میں صحیح قرار دیا ہے، ینابیع المودۃ ص ۴۳۰ میں اسے مشکواۃ المصابیح سے اور اس میں ابو سعید خدری سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے اور کہا ہے کہ ابو داؤد نے بھی اس کی روایت کی ہے۔ اور اس کو حموینی اور ابن جوزی نے بھی نقل کیا ہے اور ینابیع المودۃ ص ۱۸۸ و ۴۸۸ پر ابو سعید خدری سے نقل کیا ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے روشن پیشانی اور لمبی ناک والا اس زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے معمور کرے گا کہ جیسے وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی، وہ سات سال۔ حکمراں۔ رہے گا۔ اسی حدیث کو طرائف میں الجمع بین الصحاح الستہ سے اور اس میں ابو سعید سے نقل کیا ہے جبکہ دلائل الامامۃ میں ابو سعید سے روایت منقول ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: میری امت میں میرے اہل بیتؑ میں لمبی ناک اور روشن پیشانی والا ضرور قیام کریگا اور وہ اسی طرح عدل پھیلائے گا جس طرح ظلم پھیل چکا ہوگا وہ سات سال تک حکومت کرے گا۔

۴۔ المہدی۔ عقد الدرر کے تیسرے باب میں ابو جعفر محمد بن علی، باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ سے مہدی کے اوصاف دریافت کئے گئے تو آپؑ نے فرمایا: خوبصورت میانہ قد جوان ہیں، ان کی زلف شانوں پر پڑی ہوئی ہیں، داڑھی اور سر کے کالے بالوں سے ان کے چہرے کا نور ساطع ہوگا۔

۵۔ اسعاف الراغبین۔ (طبع مطبعۃ المیمنیۃ مصر) نور الابصار کے حاشیہ پر طبع ہوئی ہے اس

کے۔باب ۲ص ۱۳۵ میں مرقوم ہے کہ آپ کے شمائل کے بارے میں وارد ہوا ہے کہ وہ جوان ہیں، دونوں آنکھیں سرمئی ہیں ابرو کمان کی سی، ناک لمبی، داڑھی بہت زیادہ گھنی اور گھونگھریالی، دائیں رخسار اور دائیں ہاتھ پر تل ہے۔

اسی پر دوسری فصل کے باب اول کی ح ۷، ۱۷، ۲۸، ۳۰، ۴۳، ۴۹ اور ۶۴ اور تیسرے باب کی ح ۲، ۳، ۵ اور بائیسویں باب کی ح ۷ تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱۹۱ اور تیسرے باب کی ح ۲، ۳، ۴ دلالت کرتی ہے۔[1]



[1] انشاء اللہ تعالیٰ اکتیسویں باب میں یہ بیان ہوگا کہ آپ کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ مرور ایام سے بوڑھے نہیں ہوں گے یہاں تک کہ آپ کا وقت آخر آجائیگا، اس وقت اگر چہ آپ کبیر السن ہوں گے لیکن دیکھنے میں جوان لگیں گے۔ دیکھنے والا چالیس سال یا اس سے کم ہی تصور کرے گا۔ طویل غیبت اور کبیر السن ہونے کے بعد ظہور فرمائیں گے۔

پانچواں باب

مہدیؑ امیرالمؤمنینؑ کی اولاد سے ہیں

اس باب میں ۲۱۴ حدیثیں ہیں

۱۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۹۴) مناقب سے ثابت بن دینار سے سلسلہ متصل کرتے ہوئے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: بیشک علیؑ میرے بعد میری امت کے امام ہیں، اور ان کا بیٹا قائم المنتظر ہے جب وہ ظہور کرے گا تو زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے معمور کرے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی، اس ذات کی قسم کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے، ان کی غیبت کے زمانہ میں ان کی۔امامت کے عقیدہ پر باقی رہنے والے کبریت احمر سے بھی زیادہ عزیز ہوں گے۔ اس پر جابر بن عبداللہ انصاری اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! کیا آپ کے فرزند قائم کے لئے غیبت ہے؟ فرمایا: ہاں! میرے رب کی قسم یہ غیبت اس لئے ہے تاکہ مومنین کو آزمایا جائے اور کافروں کو ہلاک کردیا جائے، اے جابر! یہ تو خدا کا امر ہے اور خدا کے رازوں میں سے ایک راز ہے جو اس کے بندوں سے پوشیدہ ہے، اے جابر! خبردار تم اس میں شک نہ کرنا کیونکہ امرِ خدا میں شک کرنا کفر ہے۔ اسی حدیث کو ص ۴۴۸ و ۴۸۸ پر فرائد السمطین سے نقل کیا ہے۔ کتاب الیقین میں حافظ المسمی بناد رۃ الفلک محمد بن احمد بن علی النطنزی سے انہوں نے اپنی کتاب میں ابوالحسن احمد بن

الحسین المقری سے انہوں نے علی بن شجاع بن علی الصیقلی سے انہوں نے شریف ابو القاسم علی بن محمد بن علی بن القاسم بن محمد بن عبد اللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن ہشام سے انہوں نے محمد بن جعفر کوفی سے انہوں نے محمد بن اسماعیل برکی سے انہوں نے محمد بن الفرات سے انہوں نے ثابت بن دینار سے انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس سے ایسی ہی روایت کی ہے۔[1]

شیخ صدوق نے کمال الدین میں محمد بن موسیٰ بن متوکل سے انہوں نے محمد بن ابی عبد اللہ کوفی سے انہوں نے محمد بن اسماعیل برکی سے انہوں نے علی بن عثمان سے انہوں نے محمد بن الفرات سے انہوں نے ثابت بن دینار سے انہوں نے ابن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۲۔ دلائل الامامۃ۔ ابو المفضل محمد بن عبد اللہ نے محمد بن ہمام سے انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک کوفی سے انہوں نے سفیان بن المہدی سے انہوں نے ابان سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ایک روز رسولؐ ہمارے پاس تشریف لائے، علی پر نظر ڈالی اور ان کے کندھوں کے درمیان اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا: اے علی! اگر دنیا کا صرف ایک دن ہی باقی بچے گا۔ تو خدا اسے ضرور طول دے گا یہاں تک کہ تمہاری عترت سے ایک شخص کہ جس کا نام مہدی ہوگا زمام دار وحکمراں بنے گا وہ خدا کی طرف ہدایت کرے گا اور عرب اس کے ذریعہ اسی طرح

[1] سید بن طاؤس کہتے ہیں: چونکہ یہ حدیث ہر اس شخص پر حجت ہے جس تک پہنچے اس لئے جو بھی اس میں اور اس کے علاوہ ان حدیثوں میں غور کرے گا جو کہ ہماری اس کتاب کی اسی فصل کے باب ۲۶، ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ میں مذکور ہیں، اسے معلوم ہو جائےگا کہ نبیؐ نے علیؑ اور ان کے فرزند مہدی کے زندہ رہنے اور ان کی طویل غیبت کے بارے میں کسی کے لئے حجت اور پس وپیش کی گنجائش نہیں چھوڑی ہے یہ خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اور محمدؐ کی حجتوں میں سے ایک حجت ہے، مہدی کی ولادت کی آپؑ کے آباء نے خبر دی ہے اور مہدی کی طویل غیبت کے بارے میں اس وقت خبر دی تھی جب کہ معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ غیبت کا سلسلہ کتنا طویل پکڑے گا۔ لہذا یہ خدا اور اس کے رسول کی طرف سے دنیا و آخرت میں ہر اس شخص کے لئے حجت ہے جس کی طرف آپ کو بھیجا گیا ہے۔

ہدایت پائیں گے جس طرح تم نے کفار ومشرکین کی گمراہی سے ہدایت کی ہے پھر فرمایا: اس کی ہتھیلیوں پر لکھا ہوگا۔بایعوہ فانّ البیعۃ للہ عز و جل۔

۳۔غیبت الشیخ۔احمد بن ادریس نے علی بن محمد بن قتیبہ سے انہوں نے فضل بن شاذان سے انہوں نے مصبح سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے اس شخص سے کہ جس نے وہب بن منبہ سے سنا تھا کہ انہوں نے ایک طویل حدیث میں ابن عباس سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے: اے وہب! پھر مہدی خروج کریں گے میں نے کہا: آپ کی اولاد سے؟ کہا: نہیں! خدا کی قسم وہ میری اولاد سے نہیں ہیں بلکہ علی بن ابی طالبؑ کی اولاد سے ہیں خوش نصیب ہے وہ شخص جوان کے زمانہ کو پائے گا۔انہیں کے ذریعہ خدا امت کو رنج ومحن سے نجات عطا کرے گا یہاں تک کہ وہ اسے عدل و انصاف سے مالا مال کردیں گے۔

۴۔الملاحم والفتن۔کے دوسرے باب (ص ۱۸۲) جو کہ نعیم بن حماد تابعی کی تالیف کتاب الفتن سے نقل کیا ہوا ہے میں ہے کہ: ہم سے نعیم نے بیان کیا اور کہا، ہم سے یحییٰ بن الیمان نے بیان کیا اور انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ۔یعنی مہدی۔ہم سے ہیں۔

۵۔معانی الاخبار۔محمد بن ابراہیم بن اسحٰق نے عبدالعزیز بن یحییٰ علوی سے انہوں نے مغیرہ بن محمد سے انہوں نے رجاء بن سلمہ سے انہوں نے عمرو بن شمر سے انہوں نے جابر جعفی سے انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر بن علیؑ اور آپ نے امیر المومنینؑ کے اس خطبہ سے (جو آپ نے نہروان سے لوٹنے کے بعد دیا تھا) نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میری اولاد سے اس امت کا مہدی ہوگا المختصر میں اس کی روایت کی گئی ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۳۷، ۳۹، ۵۷، ۶۰، ۷ دوسرے باب کی ح ۳، ۶، تیسرے باب کی ح ۱ چوتھے باب کی ح ۶، ۷، چھٹے باب کی ح ۳، ۵، ۱۱، ۱۳، ۲۷، ۳۰ ساتویں باب کی ح ۱ سے

۳۶ تک آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل کے باب اول کی ح ۶، ۲۰، ۲۵، ۳۰، ۳۹، ۴۰، ۵۴، ۶۴، ۷۴، ۷۶، ۸۴، ۹۴، ۹۵، ۹۷، ۱۰۰ چوتھے باب کی ح ۲ چھٹے باب کی ح ۱ سے ۱۰ تک ساتویں باب کی ح ۱ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۱۰ تک نویں باب کی ح ۱ دسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک گیارہوں باب کی ح ۱ بارہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، تیرہویں باب کی ح ۱ چودھویں باب کی ح ۱ پندرہویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، اٹھارہویں باب کی ح ۱، ۲، انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، بائیسویں باب کی ح ۴، ۶، پچیسویں باب کی ح ۲، ۶، ستائیویں باب کی ح ۱، ۱۶۔ اٹھائیسوں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ اکتیسویں باب کی ح ۱، ۳ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۰ اور دوسرے باب کی ح ۱ و ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸، چھٹی فصل کے دوسرے باب کی ح ۱ اور ساتویں فصل کے نویں باب کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔



چھٹا باب

مہدیؑ، سیدۃ النساء حضرت فاطمہؑ کی اولاد سے ہیں

اس باب میں ۱۹۲ احدیثیں ہیں

۱۔ المستدرک علی الصحیحین (ج۴ص۵۵۷) کی کتاب الفتن والملاحم میں ہے کہ مجھے فقیہ ابونصر نے خبر دی اور کہا: ہم سے عثمان بن سعید الدارمی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے عبداللہ بن صالح نے بیان کیا اور کہا: ہمیں ابوالملیح رقی نے خبر دی اور کہا: مجھ سے زیاد بن بیان نے بتایا اور اس کے فضل کا ذکر کیا اور کہا: میں نے علی بن نفیل سے سنا کہ کہتے ہیں میں نے سعید بن المسیب سے سنا کہ کہتے ہیں: میں نے ام سلمہ سے سنا کہ کہتی ہیں: میں نے نبی کو مہدیؑ کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں وہ حق ہے وہ بنی فاطمہ سے ہیں (اسی کو ہم سے) ابواحمد بکر بن محمد الصیرفی نے مرو میں بیان کیا اور کہا، ہم سے ابوالاحوص محمد بن الہیثم قاضی نے بیان کیا اور کہا، ہم سے عمرو بن خالد الحرانی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے ابوالملیح نے بیان کیا اور انہوں نے زیاد بن بیان سے انہوں نے علی بن فضیل سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنھا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: وہ اولادِ فاطمہ سے ہیں۔

۲۔ ینابیع المودۃ۔ (ص۴۳۴) میں طبرانی۔ کی اوسط۔ سے انہوں نے عبایہ بن ربعی سے

انہوں نے ابوایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: خیر الانبیاء ہم میں سے ہیں اور وہ تمہارے والد ہیں، خیر الاوصیاء ہم میں سے ہیں اور وہ تمہارے شوہر ہیں، خیر الشہداء ہم میں سے ہیں، اور وہ تمہارے والد کے چچا حمزہ ہیں اور جنت میں اپنے دونوں پروں سے حسب منشا پرواز کرنے والے ہم میں سے ہیں اور وہ تمہارے والد کے چچازاد بھائی جعفر ہیں۔ اور اس امت کے دوسبط، جنت کے سردار حسن وحسین ہم میں سے ہیں اور وہ تمہارے فرزند ہیں اور مہدی ہم میں سے ہیں جو تمہاری ہی اولاد سے ہیں۔ صواعق میں بارہویں آیت کے ذیل میں ایسے ہی روایت درج ہیں۔ ینابیع المودۃ (ص ۴۳۶) میں صاحب جواہر العقدین، سے انہوں نے ابن مغازلی شافعی کی مناقب سے انہوں نے ابوایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: فاطمہؑ اس وقت آپ کی خدمت میں آئیں جب آپؐ مریض تھے اور آپ کی حالت دیکھ کر رونے لگیں۔ آپ نے فرمایا: اے فاطمہ! اللہ کی کرامت تم سے مخصوص ہے ۔تمہارے شوہر سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والے اور سب سے بڑے عالم ہیں خدا نے زمین والوں پر نظر کی تو ان میں سے مجھے منتخب کیا اور مجھے نبی مرسل بنایا۔ دوبارہ زمین والوں پر نظر کی تو اس سے تمہارے شوہر کو منتخب کیا اور مجھ پر وحی کی کہ ان کا رشتہ تم سے کر دوں اور انہیں اپنا وصی بنا لوں اے فاطمہؑ! خیر الانبیاء ہم میں سے ہیں اور وہ تمہارے والد ہیں اور خیر الاوصیاء ہم میں سے ہیں اور وہ تمہارے شوہر ہیں، خیر الشہداء ہم میں سے ہیں اور وہ تمہارے والد کے چچا حمزہ ہیں۔ اور دو پروں والے بھی ہم میں سے ہیں جو جنت میں جہاں چاہتے ہیں پرواز کرتے ہیں۔ اور وہ تمہارے والد کے چچازاد بھائی جعفر ہیں۔ اس امت کے دوسبط اور جنت کے جوانوں کے سردار حسن وحسین بھی ہم ہی میں سے ہیں اور وہ تمہارے فرزند ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس امت کا مہدی بھی ہم ہی میں سے ہیں اور وہ تمہاری اولاد سے ہیں۔ صاحب ینابیع المودۃ کہتے ہیں۔ محمد ابراہیم حموی شافعی نے اس حدیث کو اپنی کتاب فرائد السمطین میں نقل کیا ہے اور ذخائر العقبیٰ میں ابوایوب انصاری سے ایسی ہی روایت ہے اور لکھا ہے کہ اس کو طبرانی نے اپنی معجم

میں نقل کیا ہے اور بحار میں شیخ مفید کی امالی سے اور انہوں نے اسماعیل بن یحییٰ عبسی سے انہوں نے محمد بن جریر طبری سے انہوں نے محمد بن اسماعیل السواری سے انہوں نے ابوا لصلت ہروی سے انہوں نے حسین الاشقر سے انہوں نے قیس بن ربیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبایہ بن ربعی سے انہوں نے ابوایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے اپنی بیماری میں فاطمہ سے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس امت کے لئے مہدی ناگزیر ہیں، خدا کی قسم وہ تمہاری اولاد سے ہیں۔

۳۔ منتخب کنز العمال۔ (ج ۶ ص ۳۲) حسین سے مروی ہے کہ رسولؐ نے فاطمہ سے فرمایا: مبارک ہو مہدی تم سے ہیں، اس حدیث کو ابن عساکر کی تاریخ سے نقل کیا ہے۔ اور کنوز الحقائق میں نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے فاطمہ! مبارک ہو مہدی تم سے ہیں۔ اور البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان کے دوسرے باب میں ابن عساکر اور ابونعیم سے انہوں نے حسین علیہ السلام اور آپ نے نبیؐ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۴۔ غیبت الشیخ۔ احمد بن ادریس نے ابن قتیبہ سے اور انہوں نے فضل سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے عمار بن مروان سے انہوں نے منخل سے انہوں نے جابر سے اور انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مہدی اولاد فاطمہؑ میں سے ایک مرد ہے اور وہ گندم گوں ہے۔

۵۔ المہدی۔ عقد الدرر کے باب اول میں امام ابوعمر عثمان بن سعید مقری سے انہوں نے اپنی سنن میں قتادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سعید بن المسیب سے کہا: کیا مہدی حق ہیں؟ انہوں نے کہا: حق ہیں۔ میں نے کہا: کس سے؟ کہا: کنانہ سے، میں نے کہا: کنانہ کی کس شاخ سے ہیں؟ کہا قریش سے میں نے کہا قریش کی کس شاخ سے؟ کہا بنی ہاشم سے میں نے کہا: بنی ہاشم میں کس سے؟ کہا اولاد فاطمہ سے الملاحم والفتن کے دوسرے باب اور نعیم بن حماد کی تالیف کتاب الفتن کے ۶۰ ویں باب میں ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۶۔ کشف الغمہ۔ حافظ ابو نعیم نے الاحادیث الاربعین" میں زہری سے انہوں نے علی بن الحسین سے آپ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسولؐ نے فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا: مہدی تمہاری اولاد سے ہوں گے۔ اس حدیث کو دلائل الامامۃ میں اپنی سند سے علی بن الحسین۔ علیہ السلام۔ سے اور آپؑ نے اپنے پدر بزرگوار سے نقل کیا ہے۔

۷۔ منتخب کنز العمال۔ (ج ۶ ص ۳۷) مہدی ہم میں سے ایک مرد ہے۔ اور الملاحم والفتن کے ۶۲ ویں باب میں۔ جو کہ نعیم کی کتاب الفتن سے نقل کیا۔ ہے کہ نعیم نے کہا: ہم سے ابو ہارون نے بیان کیا اور انہوں نے عمر بن قیبل الملائی سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے زر بن حبیش سے روایت کی ہے کہ انہوں نے علیؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں: مہدی ہم اولاد فاطمہ میں سے ایک مرد ہے۔

۸۔ غایت المرام۔ (ایک طویل حدیث کے ذیل) میں شیخ کی مجالس سے انہوں نے ایک جماعت سے، جماعت نے مفضل سے انہوں نے محمد بن فیروز بن غیاث الجلاب سے، انہوں نے محمد بن الفضل بن المختار سے انہوں نے ابو الفضل بن مختار سے انہوں نے حکم بن ظہیر الفزاری کوفی سے انہوں نے ثابت بن ابی صفیہ ابی حمزہ سے انہوں نے ابو طفیل عامر بن واثلہ سے انہوں نے سلمان فارسی سے انہوں نے رسولؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فاطمہؑ سے فرمایا: میرے اہل بیتؑ میں سے خدا نے مجھے اور علی، حسن و حسینؑ کو منتخب کیا اور تمہیں برگزیدہ کیا ہے، میں آدم کے بیٹوں کا سردار ہوں، علی، سید العرب ہیں، تم عورتوں کی سردار ہو اور حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور تمہاری ذریت سے مہدی ہیں، ان کے ذریعہ خدا زمین کو اسی طرح عدل سے معمور کرے گا جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم سے بھر چکی ہوگی، انہیں سے نفس الرحمٰن میں اپنی امالی میں ایک طویل حدیث میں روایت کی ہے۔

۹۔ تفسیر فرات کوفی۔ سورۃ واقعہ میں محمد بن القاسم بن عبیدہ سے معنعن طریقہ سے۔ عبد اللہ ابن عباس سے انہوں نے سلمان فارسی سے انہوں نے رسولؐ سے۔ فضائل علیؑ میں ایک طویل حدیث

کے ضمن میں۔ روایت کی ہے کہ آپؐ نے فاطمہؑ سے فرمایا: مہدی جن کی اقتداء میں عیسیٰؑ نماز پڑھیں گے وہ تم سے اور علی سے ہوں گے۔

۱۰۔ المناقب۔ عبدالملک نے زہری سے کہا: کیا آپ اس منادی کے بارے میں کچھ جانتے ہیں جو آسمان سے ندا کرے گا؟ زہری نے کہا: مجھے علی بن الحسین نے خبر دی ہے کہ بیشک یہ مہدی اولاد فاطمہ سے ہیں اور سیرت حلبی (ج ۱ص ۲۲۷ طبع مصر مطبعہ مصطفیٰ محمد) میں روایت ہے کہ مہدی عترت نبیؐ سے اور اولاد فاطمہ سے ہیں۔

اس پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۵، ۶، ۷ دوسرے باب کی ح ۳، ۶ اور چھٹے اباب کی ح ۳، ۵، ۱۱، ۱۳، ۲۷، ۳۰ اور ساتویں باب کی ح ۱ سے ۳۶ تک آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک، دوسری فصل کے باب اول کی ح ۶، ۲۰، ۲۵، ۶۷، ۹۴، ۹۵، ۹۷ اور ۱۰۰ ساتویں باب کی ح ۱ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۱۰ تک نویں باب کی ح ۱ دسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک گیارہویں باب کی ح ۱ بارہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ تیرھویں باب کی ح ۱ چودھویں باب کی ح ۱ پندرہویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، اٹھارہویں باب کی ح ۱، ۲ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک، اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۴، بائیسویں باب کی ح ۴، ۶ ستائیسویں باب کی ح ۱ اٹھائیسویں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ سینتیسویں باب کی ح ۱ اور تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۰ اور دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱، دوسرے باب کی ح ۱ ساتویں فصل کے ساتویں باب کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔



ساتواں باب

مہدیؑ سبطین، حسن وحسین علیہما السلام کی اولاد سے ہیں[1]

اس باب میں ۱۰۷ حدیثیں ہیں

۱۔البیان۔علم الھدیٰ مرتضیٰ بن احمد بن محمد بن جعفر بن زید بن جعفر بن محمد بن احمد بن محمد بن الحسین بن اسحٰق بن امام جعفر صادقؑ نے ابوالفرج یحییٰ بن محمود ثقفی سے انہوں نے ابوعلی حسن بن احمد الحداد سے انہوں نے ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی سے انہوں نے حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی سے اور ہمیں حافظ ابوالحجاج یوسف بن خلیل نے خبر دی انہوں نے محمد ابوزید کرانی سے انہوں نے فاطمہ بنت عبداللہ الجوزدانیہ سے انہوں نے ابوبکر بن ربدہ سے انہوں نے حافظ ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے محمد بن زریق بن جامع المصری سے انہوں نے ہیثم بن حبیب سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے علی الھلالی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسولؐ خدا کی خدمت میں، آپؐ کے مرض الموت، میں، حاضر ہوا اس وقت فاطمہ آپؐ کے سر کے پاس موجود تھیں، راوی کہتا ہے کہ فاطمہؑ رونے لگیں یہاں تک کہ آپؑ کی آواز بلند ہوگئی آپؐ نے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا اور فرمایا: میری پیاری بیٹی! تم کیوں رو رہی ہو؟ عرض کی:

---

[1] حضرت مہدیؑ حسنؑ وحسینؑ کی نسل میں سے ہیں کا مطلب یہ ہے کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ کی والدہ فاطمہ سبط اکبر امام حسن مجتبیٰؑ کی بیٹی ہیں لہذا امام محمد باقرؑ اور آپ کے بعد کے سارے ائمہ حسنؑ وحسینؑ کی نسل سے ہیں۔

میں آپ کے بعد رونما ہونے والے حوادث کی وجہ سے رو رہی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتی کہ خدا نے زمین پر ایک نظر کی تو اس سے تمہارے والد کو منتخب کیا اور رسول بنا کر بھیجا دوبارہ نظر کی تو تمہارے شوہر کو منتخب کیا اور مجھ پر وحی کی کہ میں تمہاری شادی ان سے کردوں اے فاطمہ! خدا نے ہم اہل بیتؑ کو سات خصلتیں ایسی عطا کی ہیں کہ جو نہ ہم سے پہلے کسی کو عطا ہوئیں اور نہ ہمارے بعد کسی کو عطا ہوں گی، میں خاتم النبیین اور نبیوں میں سب سے محترم ہوں، خدا کے نزدیک سب سے زیادہ معزز و محترم ہوں اور تمام مخلوق سے زیادہ پیارا اور محبوب ہوں اور تمہارا باپ ہوں، اور میرا وصی تمام اوصیاء سے بہتر ہے اور ان میں سب سے زیادہ خدا کا محبوب ہے اور وہ تمہارے شوہر ہیں اور ہم ہی میں سے وہ بھی ہیں جن کو خدا نے سبز پر عطا کئے ہیں جن کے ذریعہ وہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں جہاں چاہتے ہیں پرواز کرتے ہیں اور وہ تمہارے والد کے چچازاد بھائی اور تمہارے شوہر کے بھائی اور ہم ہی میں سے ہیں ہم ہی میں سے اس امت کے دو سبط بھی ہیں اور وہ تمہارے دونوں بیٹے حسن و حسین ہیں اور یہی دونوں جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور اس ذات کی قسم کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنایا ہے ان کے والد ان دونوں سے بہتر ہیں۔ اے فاطمہؑ اس ذات کی قسم کہ جس نے حق کے ساتھ مجھے نبیؐ بنایا ہے انہیں دونوں۔ کی اولاد۔ سے اس امت کے مہدی ہیں اور اے فاطمہ! جب دنیا ہرج و مرج کا شکار ہو جائیگی اور، فتنے ظاہر ہوں گے، راستوں میں لوٹ مار ہوگی، ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہوگا اور کوئی چھوٹا بڑے کی تعظیم نہیں کرے گا اور بڑا چھوٹے پر رحم نہیں کرے گا اس وقت خدا ان دونوں کی اولاد سے ایک شخص کو بھیجے گا وہ گمراہی کے قلعوں اور بند دلوں کو کھول دے گا وہ آخری زمانہ میں دین کے ساتھ قیام کرے گا۔ بالکل اسی طرح جس طرح میں نے پہلے قیام کیا تھا۔ وہ دنیا کو اسی طرح عدل سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔ اے فاطمہ! گھبراؤ نہیں، گریہ نہ کرو بیشک خدا تمہارے لئے مجھ سے بڑا رحیم و مہربان ہے اور یہ اس لئے ہے کہ تمہیں مجھ سے نسبت ہے اور میرے دل میں تمہارا ایک مقام ہے۔ خدا نے تمہاری شادی تمہارے ایسے شوہر سے کی جو شرافت میں تمہارے اہل بیت میں سب سے افضل و اشرف ہیں اور منصب کے لحاظ سے سب سے معزز ہیں اور رعیت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں اور برابر تقسیم کرنے میں سب سے بڑے عادل ہیں اور معاملہ فہمی میں سب سے زیادہ بصیرت رکھتے ہیں۔

اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ تم میرے اہل بیت میں سب سے پہلے میرے پاس پہنچو!
علیؑ نے فرمایا: رسولؐ کے انتقال کے بعد فاطمہؑ پچھتر دن زندہ رہیں اور پھر خدا نے انہیں نبیؐ سے ملحق کر دیا۔ گنجی لکھتے ہیں۔ اس حدیث کو صاحب حلیۃ الاولیاء نے اپنی کتاب میں کہ جس کا ترجمہ ذکر نعمت مہدی ہے اسی طرح نقل کیا ہے اور طبرانی نے اس کو اپنی کتاب ''معجم الکبیر'' میں اہل صعدہ کے شیخ سے نقل کیا ہے اور اسی کو کشف الغمہ میں حافظ ابو نعیم کی ''الاحادیث الاربعین'' سے اور المہدی میں عقد الدرر کی تیسری فصل کے نویں باب سے اور ابو نعیم کی کتاب صفۃ المہدی سے انہوں نے علی بن حلال سے اور انہوں نے اپنے والد سے اس قول ''جس طرح وہ ستم سے بھر چکی ہوگی'' تک ایسی ہی حدیث نقل کی ہے اور ینابیع المودۃ (ص ۴۳۶)۔ میں اس حدیث کے کچھ حصہ کو جواہر العقدین عن فرائد السمطین سے نقل کیا ہے نیز لکھا ہے، صواعق میں وہی لکھا ہے جو جواہر العقدین میں مرقوم ہے اور اسی حدیث کو غایت المرام میں علی بن بلال سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اسی کو ''البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان'' کے دوسرے باب میں اس جملہ ''اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے سات مبعوث کیا ان دونوں'' سے جس طرح وہ ستم سے بھر چکی ہوگی، تک، طبرانی کی الکبیر سے اور ابو نعیم سے انہوں نے علی الہلالی سے نقل کیا ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۶۷ ساتویں باب کی ح ۳۲ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل کے باب اول کی ح ۹۴، ۹۵ بارہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ تیرہویں باب کی ح ۱ چودہویں باب کی ح ۱ پندرہویں باب کی ح ۱ سولہوں باب کی ح ۱، ۲، ۳ ستر ہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، اٹھارہویں باب کی ح ۱، ۲ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، بائیسوں باب کی ح ۴، ۶ ستائیسویں باب کی ح ۱۱ اٹھائیسویں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ دلالت کرتی ہے۔

آٹھواں باب

مہدیؑ حسینؑ کی نسل سے ہیں

اس باب میں ۱۸۵ حدیثیں ہیں

۱۔غیبت الشیخ۔ایک جماعت نے تلعکبری سے انہوں نے احمد بن علی رازی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق المقری سے انہوں نے علی بن العباس سے انہوں نے بکار بن احمد سے انہوں نے حسن بن الحسین سے انہوں نے سفیان الحریری سے انہوں نے فضیل بن زبیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے زید بن علی سے سنا کہ کہتے ہیں: یہ منتظر حسینؑ بن علیؑ کی نسل سے، حسینؑ کی ذریت سے اور حسینؑ کی اولاد میں سے ایک ہے اور حسینؑ وہ مظلوم ہیں جنکے بارے میں خدا نے فرمایا ہے: "**من قتل مظلوما فقد جعلنا لولیه**" کہا ان کے ولی ان کی ذریت سے اور ان کی نسل و اولاد سے ایک مرد ہے۔ پھر یہ پڑھا: "**وجعلها كلمة باقية فى عقبه**" "**سلطانا فلا يسرف فى القتل**" کہا ان کی حکومت یا دلیل ان کی اس حجت میں ہے جو خدا کی پیدا کی ہوئی ہر شے پر ہے تا کہ لوگوں پر اس کی حجت قائم ہو جائے اور اس پر کسی کی حجت نہ رہے۔

۲۔دلائل الامامۃ۔ابو طاہر عبداللہ بن احمد الخازن رضا نے ابو بکر محمد بن عمر سے انہوں نے محمد بن مسلم سے انہوں نے ابو عبداللہ محمد بن عباس رازی قمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے

علی بن موسیٰ الرضاؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد موسیٰ بن جعفر نے بیان کیا اور فرمایا: مجھ سے میرے والد جعفر بن محمد نے بیان کیا اور فرمایا: مجھ سے میرے والد محمد بن علی نے بیان کیا اور فرمایا: مجھ سے میرے والد علی بن الحسینؑ نے بیان کیا اور فرمایا: مجھ سے میرے والد حسینؑ نے اپنے بھائی حسنؑ کے حوالے سے بیان کیا اور انہوں نے فرمایا: مجھ سے میرے والد علی بن ابی طالب نے بیان کیا اور فرمایا: رسولؐ نے فرمایا: دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ حسین کی نسل سے ایک آدمی میری امت کی زمام اپنے ہاتھ میں لیگا اور دنیا کو اسی طرح عدل سے معمور کردے گا جیسا کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔ بحار میں عیون اخبار الرضا سے تمیمی کی اسناد کے ساتھ، امام رضاؑ سے اور آپ نے اپنے آباء کرام سے اور ان حضرات نے نبیؐ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۳۔ البیان۔ اپنی اسناد کے ساتھ دار قطنی سے انہوں نے اپنی سند سہیل بن سلیمان سے انہوں نے ہارون عبدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ابو سعید خدری کے پاس گیا اور ان سے کہا: کیا آپ بدر میں موجود تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں میں بدر میں موجود تھا۔ میں نے کہا: کیا آپ مجھے علی کی فضیلت میں رسولؐ سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہیں سنائیں گے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں ضرور سناؤں گا، ایک بار رسولؐ بیمار ہوئے اور آپ کے اندر نقاہت پیدا ہوگئی فاطمہؑ آپ کی عیادت کے لئے آئیں، اس وقت میں رسول کے دائیں جانب بیٹھا تھا، جب فاطمہؑ نے رسول کی نقاہت دیکھی تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوکر رخسار پر آگئے، رسولؐ نے ان سے فرمایا: اے فاطمہ! تمہیں کس چیز نے رلا دیا؟ کیا تم نہیں جانتیں کہ خدا نے زمین پر نظر ڈالی تو اس سے تمہارے والد کو منتخب کیا اور نبیؐ بنایا۔ دوبارہ زمین پر نگاہ کی تو تمہارے شوہر کو منتخب کیا اور مجھ پر وحی کی تو میں نے انہیں داماد بنالیا اور انہیں اپنا وصی مقرر کیا۔ کیا تم جانتی ہو کہ خدا نے تمہیں کتنی عزت دی ہے؟ تمہاری شادی اس شخص سے کی جو ان۔ صحابہ۔ میں سب سے بڑا عالم، سب سے زیادہ بردبار اور سابق الاسلام ہے یہ سن کر فاطمہؑ مسکرائیں اور خوش ہوئیں پھر رسولؐ نے ان سے اس فضیلت میں سے مزید بیان کرنا چاہا، جو خدا نے محمد و آل محمد کے لئے مقرر کی تھی چنانچہ فرمایا: اے فاطمہ! علی کے آٹھ مناقب ہیں: اللہ اور اس کے رسول

پر ایمان، ان کی حکمت، ان کی زوجہ، ان کے سبط حسن و حسین، ان کا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔ اے فاطمہ! ہم اہل بیت کو چھ خصلتیں ایسی عطا ہوئی ہیں جو نہ اولین میں سے کسی کو عطا ہوئی ہیں اور نہ آخرین میں سے کسی کو مل سکیں گی۔ ہمارے نبی تمام انبیاء سے افضل ہیں اور وہ تمہارے والد ہیں اور ہمارے وصی تمام اوصیاء سے بہتر ہیں اور وہ تمہارے شوہر ہیں اور ہمارے شہید تمام شہداء سے بہتر ہیں اور وہ تمہارے والد کے چچا حمزہ ہیں اور ہم ہی میں سے اس امت کے دو سبط بھی ہیں اور وہ تمہارے دونوں بیٹے ہیں اور ہم ہی میں سے اس امت کے مہدی ہیں کہ جنکے پیچھے عیسیٰؑ نماز پڑھیں گے، پھر آپ نے حسین کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: امت کے مہدی ان سے ہوں گے اس حدیث کو شیخ نے اپنی کتاب، غیبت میں اپنی سند کے ساتھ ابو ہارون عبدی سے اور انہوں نے ابو سعید سے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے اور حدیث کے آخر میں لکھا ہے: پھر حسینؑ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: اس سے تین، تین، تین کے بعد مہدیؑ ہوں گے۔ دلائل الامامۃ میں، اپنی سند کے ساتھ ابو ہارون سے انہوں نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، بیشک جس مہدی کی اقتداء میں عیسیٰ نماز پڑھیں گے وہ ہم میں سے ہیں پھر حسینؑ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: وہ اس کی نسل سے ہوں گے کشف الیقین میں دار قطنی سے انہوں نے اپنے رجال سے، انہوں نے ابو ہریرہ سے اس سے ملتی جلتی روایت نقل کی ہے اور عیون المعجزات میں ابو سعید سے دلائل الامامۃ جیسی حدیث نقل ہوئی ہے۔

۴۔ البیان۔ میں ابو قبیل سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے اور کہا ہے: نسلِ حسین سے ایک شخص مشرق کی طرف سے خروج کرے گا اگر اس کے سامنے پہاڑ بھی آئیں گے تو انہیں بھی پاش پاش کر دیگا اور ان میں بھی راستہ بنا لے گا، اس روایت کو طبرانی اور ابو نعیم نے مذکورہ راوی ہی سے نقل کیا ہے۔

اسی کو الملاحم والفتن باب ۹۵ میں عبد اللہ بن عمر تک سلسلہ پہنچاتے ہوئے نعیم سے نقل کیا ہے۔

۵۔ غیبت نعمانی۔ احمد بن ہوذہ نے نہاوندی سے انہوں نے عبد اللہ بن حماد سے انہوں نے

ابان بن عثمان سے انہوں نے ابوعبداللہ سے ایک حدیث میں بیان کیا ہے کہ رسولؐ حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں؟ کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں؟ عرض کی: ضرور اے اللہ کے رسولؐ! فرمایا: ابھی کچھ دیر قبل جبریل میرے پاس تھے انہوں نے مجھے خبر دی ہے جو قائم آخری زمانہ میں خروج کریں گے اور زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی وہ حسینؑ کی نسل اور تمہاری ذریت سے ہوں گے۔

۶۔ روضہ۔ ہمارے اصحاب۔ یا علماء۔ کی ایک جماعت نے سہل بن زیاد سے اور انہوں نے محمد بن سلیمان سے انہوں نے ہیثم بن اشیم سے انہوں نے معاویہ بن عمار سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: نبیؐ ایک روز ہشاش بشاش برآمد ہوئے لوگوں نے عرض کی: خدا آپ کو ہمیشہ مسرور رکھے اور آپ کی مسرتوں میں اضافہ فرمائے۔ اس پر رسولؐ نے فرمایا: کوئی شب و روز ایسا نہیں گذرتا کہ جس میں خدا کی طرف سے میرے پاس کوئی تحفہ نہ آتا ہو۔ لیکن آج خدا نے مجھے ایسا تحفہ دیا ہے کہ ایسا تحفہ پہلے کبھی نہیں دیا تھا۔ اور وہ یہ کہ میرے پاس جبریل آئے مجھے میرے رب کا سلام پہنچایا اور کہا: اے محمدؐ! بنی ہاشم میں سے خدا نے سات افراد کو منتخب کیا ہے کہ نہ ان کا مثل پہلے پیدا ہوا ہے اور نہ آئندہ پیدا ہوگا پس اے اللہ کے رسولؐ ان میں سے آپ تو سید الانبیا ہیں اور آپؐ کے وصی علی بن ابی طالبؑ سید الاوصیاء ہیں آپؐ کے نواسے حسن وحسین سید الاسباط ہیں آپ کے چچا حمزہ سید الشہداء ہیں آپ کے چچازاد بھائی فرشتوں کے ساتھ جنت میں جہاں چاہتے ہیں پرواز کرتے ہیں، اور تم ہی میں سے وہ قائم ہیں جنکے پیچھے عیسیٰ بن مریم اس وقت نماز پڑھیں گے جب خدا انہیں زمین پر اتارے گا وہ حسینؑ کی نسل اور علی وفاطمہ کی ذریت سے ہوں گے۔

۷۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۳۲) صاحب مشکوٰۃ المصابیح سے انہوں نے ابواسحٰق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: علیؑ نے اپنے فرزند حسین کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ میرا بیٹا سید ہے جیسا کہ رسولؐ نے اس کا نام رکھا ہے عنقریب اس کے صلب سے ایک بچہ پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبیؐ کے نام پر رکھا جائیگا اور وہ صورت وسیرت میں آنحضرتؐ سے مشابہ ہوگا۔ پھر یہ بیان کیا کہ وہ زمین کو عدل سے

پر کرے گا۔ صاحب ینابیع کہتے ہیں: اس حدیث کو ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے لیکن یہ قصہ نقل نہیں کیا ہے اور اسی حدیث کو بہار میں طرائف سے اور اس میں الجمع بین الصحاح الستۃ سے اور اس میں ابواسحٰق سے نقل کیا ہے اور کتاب "المہدی" میں عقد الدرر کے باب اول سے اور اس میں ابوداؤد کی سنن، ترمذی کی جامع اور نسائی کی اپنی سنن سے نقل کیا ہے انہوں نے ابن اسحٰق سے اور اسکے دوسرے باب میں بیہقی سے اور انہوں نے "البعث والنشور" میں۔ اس قول "اور وہ خلق میں ان سے مشابہ نہیں ہوں گے" تک روایت کی ہے۔ اور ملاحم والفتن کے ۶۷ ویں باب میں ایسی ہی روایت کی ہے جس کو انہوں نے احمد بن عیسیٰ سلیلی کی تالیف کتاب الفتن سے اور انہوں نے موسیٰ بن جعفر سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے جد سے روایت کی ہے۔

۸۔ غیبت الشیخ۔ ایک جماعت نے تلعکبری سے احمد بن علی رازی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق المقری سے انہوں نے علی بن العباس سے انہوں نے بکار بن احمد سے انہوں نے حسن بن الحسین سے انہوں نے سفیان الجریری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں: خدا کی قسم مہدی نہیں ہوگا مگر نسلِ حسین سے۔

۹۔ امالی صدوق۔ میرے والد نے حبیب بن الحسین تغلبی سے انہوں نے عباد بن یعقوب سے انہوں نے ابوالجارود سے انہوں نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: نبیؐ ام سلمہ کے گھر میں تھے ام سلمہ سے فرمایا: کسی کو بھی میرے پاس نہ آنے دینا کچھ دیر کے بعد حسین آگئے وہ بچے تھے لہذا انہیں نہیں روکا چنانچہ وہ رسولؐ کے پاس پہنچ گئے، ان کے پیچھے پیچھے ام سلمہ بھی پہنچ گئیں۔ دیکھا کہ حسین آنحضرتؐ کے سینہ اقدس پر لیٹے ہوئے ہیں اور رسول رو رہے ہیں، آپؐ کے ہاتھ میں کوئی چیز ہے جسے سونگھ رہے ہیں، نبیؐ نے فرمایا: اے ام سلمہ یہ جبریل ہیں، انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ حسین قتل کیے جائیں گے اور یہ اس جگہ کی خاک ہے جہاں یہ قتل ہوں گے، اسے اپنے پاس رکھ لو، جب یہ خاک خون بن جائے تو سمجھ لینا کہ میرا پیارا قتل کر دیا گیا۔ ام سلمہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! خدا سے دعا کیجئے کہ وہ حسین کو اس سے نجات دے۔ فرمایا: میں نے ایسا ہی کیا تھا

لیکن خدا نے مجھ پر وحی کی: حسین کے لئے ایسا درجہ و مرتبہ ہے جس کو مخلوقات میں سے کوئی نہ پا سکے گا اور ان کے شیعہ شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اور مہدی، انہیں کی نسل سے ہیں، پس خوش نصیب ہے وہ شخص جو حسین کا دوست اور ان کا شیعہ ہے، خدا کی قسم روز قیامت وہی کامیاب ہوں گے۔

۱۰۔ کشف الیقین۔ خوارزمی نے اپنی کتاب مناقب میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا: رسولؐ نے حسین سے فرمایا: مہدی تمہاری نسل سے ہوگا۔

اس پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۷۶، دوسرے باب کی ح ۴،۳،۶ چھٹے باب کی ح ۲،۳، ۴، ۵، ۸، ۱۱، ۱۳، ۱۶، ۲۷، ۲۸، ۳۲ ساتویں باب کی ح ۱ سے ۳۶ تک۔ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل کے باب اول کی ح ۳۰، ۳۹، ۴۰، ۵۳، ۶۴، ۷۳، ۹۴، ۹۵، ۱۰۰ نویں باب کی ح ۱ دسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک گیارہویں باب کی ح ۱ بارہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ تیرہویں باب کی ح ۱ چودہویں باب کی ح ۱ پندرہویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، اٹھارہویں باب کی ح ۱۲۱ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، بائیسویں باب کی ح ۴، ۶ ستائیسویں باب کی ح ۱۱ اٹھائیسویں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ سینتیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹۔ ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دوسرے باب کی ح ۱۳، دسویں باب کی ح ۲ ساتویں فصل کے نویں باب کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔

❀❀❀❀❀

نواں باب

نو ائمہ حسینؑ کی نسل سے ہوں گے

اس باب میں ۱۶۰ احدیثیں ہیں

ا۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ بن المطلب نے ابراہیم بن عبدالصمد بن موسیٰ بن اسحٰق الہاشمی سے انہوں نے ابوعبداللہ بن بکر الغنوی سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے انہوں نے ابوطفیل عامر بن واثلہ سے انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: علی بن ابی طالب نیک لوگوں کے قائد اور بدکاروں کے قاتل ہیں جو ان کی مدد کرے گا اس کی مدد کی جائے گی، جو انہیں چھوڑے گا اسے چھوڑ دیا جائیگا علیؑ کے بارے میں شک کرنے والا اسلام میں شک کرنے والا ہے میرے بعد وہ بہترین جانشین و خلف اور میرے صحابہ میں سب سے بہتر ہیں، علی کا گوشت میرا گوشت ہے ان کا خون میرا خون ہے وہ میرے نواسوں کے باپ ہیں اور حسین کے صلب سے نو ائمہ ہوں گے انہیں میں سے اس امت کے مہدی بھی ہیں۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۶۷ تک دوسرے باب کی ح ۶،۲ چھٹے باب کی ح ۳،۴،۵،۸،۱۱،۱۳،۱۶،۲۷،۲۸،۳۳ اور ساتویں باب کی ح ا سے ۳۶ تک آٹھویں باب کی ح ا سے ۵۰ تک اور دوسری فصل کے باب اول کی ح ۷۳ دسویں باب کی ح ا سے ۸ تک بارہویں باب کی

ح۱،۲،۳ چودہویں باب کی ح۱ سولہویں باب کی ح۱،۲،۳ سترہویں باب کی ح۱،۲،۳ اٹھارہویں باب کی ح۱،۲ انیسویں باب کی ح۱ بیسویں باب کی ح۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح۱،۲،۳ بائیسویں باب کی ح۴،۶ ستائیسویں باب کی ح۱۱ اور تیسویں باب کی ح۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح۱،۲،۶،۸،۱۰،۱۱،۱۲،۱۳،۱۴،۱۵،۱۷،۱۹،۲۰ دوسرے باب کی ح۱،۲ تیسرے باب کی ح۱،۲،۴،۵،۶،۸ اور چھٹی فصل کے نویں باب کی ح۱ دلالت کرتی ہے۔



دسواں باب

مہدیؑ، حسینؑ کی نویں پشت میں ہیں

اس باب میں ۱۴۸ حدیثیں ہیں

۱۔ کفایۃ الاثر۔ ابو صالح محمد بن فیض بن فیاض العجلی الساوی نے محمد بن احمد بن عامر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رکین سے انہوں نے قسم بن حسان سے انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا نہیں ختم ہوگی یہاں تک کہ نسلِ حسین سے ایک شخص میری امت کی زمام اپنے ہاتھ میں لے گا، وہ دنیا کو اسی طرح عدل سے معمور کرے گا جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی، ہم سے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ وہ کون ہے؟ فرمایا: وہ صلب حسینؑ سے نویں امام ہیں۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن رہبان بن محمد الصنانی بصری نے حسین بن علی البزوفری سے انہوں نے علی بن العباس سے انہوں نے عباد بن یعقوب سے انہوں نے مسمر بن ابی نویرہ سے انہوں نے ابو بکر بن عیاش سے انہوں نے ابو سلیمان الصمی سے انہوں نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ ہمارا قائم ظہور کرے گا اور وہ اس وقت قیام کریں گے جب خدا اذن دے گا۔ پھر جو ان کا اتباع کرے گا وہ نجات پائے گا اور جو ان

سے روگردانی کرے گا وہ ہلاک ہوگا۔ اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو! ان کے پاس پہنچو! خواہ تمہیں برف کے اوپر سے بیٹھ کر جانا پڑے کہ وہ خدا کے خلفیہ ہیں، راوی کہتا ہے: ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کا قائم کب ظہور کرے گا؟ فرمایا: جب ہرج ومرج عام ہوگا۔ اور وہ حسینؑ کی نویں نسل میں ہیں۔

۳۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبد اللہ شیبانی نے محمد بن الحسین بن حفص الخثعمی الکوفی سے انہوں نے عباد بن یعقوب سے انہوں نے علی بن ہاشم سے انہوں نے محمد بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو عبیدہ بن محمد بن عمار سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد عمار سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں بعض غزوات میں رسولؐ کے ساتھ تھا اور علی نے جھنڈے والوں کو تہ تیغ کر دیا اور ان کو پراگندہ کر دیا اور عمرو بن عبد اللہ الجمحی کو قتل کر دیا ہے نیز شیبہ بن نافع کو بھی مار ڈالا تو میں رسول کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ علی نے راہِ خدا میں ایسے ہی جہاد کیا ہے جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کیوں نہ ہو کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، وہ میرے علم کے وارث ہیں، میرے قرض کو ادا کرنے والے میرے وعدہ کو پورا کرنے والے اور میرے بعد میرے خلیفہ ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو میرے بعد خالص مومن نہ پہچانا جاتا۔ ان کی جنگ میری جنگ ہے اور میری جنگ خدا کی جنگ ہے اور ان کی صلح، میری صلح ہے اور میری صلح خدا کی صلح ہے وہ میرے نواسوں کے والد اور میرے بعد ہونے والے ائمہ انہیں سے ہوں گے اور خدا ان کی نسل میں ائمہ راشدین کو خلق کرے گا ان میں سے اس امت کے مہدی ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں، باپ آپ پر قربان! مہدی کون ہیں؟ فرمایا: اے عمار! جان لو کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ صلبِ حسینؑ سے نو ائمہ ہوں گے اور ان میں سے نواں غیبت اختیار کرے گا یہ خدا کا قول ہے۔ " قل ارأیتم ان اصبح ما ؤ کم غورا فمن یاتیکم بماء معین " ان کی غیبت طولانی ہوگی۔ ایک گروہ ان کی غیبت سے مکر جائے گا۔ ایک غیبت کے نظریہ پر باقی رہے گا وہ آخری زمانہ میں خروج کریں گے اور دنیا کو عدل وانصاف سے پر کریں گے۔ اور تاویل کے لئے ایسے ہی جنگ

کریں گے جیسے میں نے تنزیل کے لئے جنگ کی ہے وہ اسم واخلاق میں سب سے زیادہ مجھ سے مشابہ ہوں گے۔

۴۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی نے احمد بن زید بن جعفر ہمدانی سے انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد السلام بن صالح ہروی سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ربیع بن سعد سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن ثابت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: حسین بن علی نے۔ خدا ان پر رحمت نازل کرے۔ فرمایا: ہم میں سے بارہ امام ہیں، ان میں سے پہلے علی بن ابی طالبؑ ہیں اور آخر میرے نویں فرزند ہیں۔ وہی قائم برحق ہیں، خدا ان کے ذریعہ زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرے گا اور ان کے وسیلہ سے دین حق کو تمام ادیان پر غالب کرے گا خواہ یہ مشرکوں کو نا گوار ہی کیوں نہ ہو، وہ غیبت اختیار کرے گا اس زمانہ میں کچھ لوگ دین سے پھر جائیں گے جبکہ باقی دین پر ثابت رہیں گے انہیں اذیت دی جائے گی اور کہا جائے گا۔ متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین اگر تم سچے ہو تو تمہارا وعدہ کہاں ہے؟ یاد رکھو! ان کی غیبت میں اذیت اٹھانے والے اور جھٹلائے جانے والے ان مجاہدوں کی مانند ہیں جنہوں نے رسول کی رکاب میں تلوار سے جہاد کیا ہے۔ اس حدیث کو کمال الدین اور بحار میں ابن العیاش ہمدانی کی مقتضب الاثر سے نقل کیا گیا ہے۔

۵۔ کمال الدین۔ احمد بن زیاد بن جعفر ہمدانی نے علیؑ بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علیؑ بن معبد سے انہوں نے حسین بن خالد سے انہوں نے علیؑ بن موسیٰ رضا سے، آپ نے موسیٰ بن جعفرؑ سے آپ نے اپنے والد جعفر بن محمدؑ سے آپ نے اپنے والد محمد بن علیؑ سے آپ نے اپنے والد علیؑ بن الحسین سے آپ نے اپنے والد حسین بن علیؑ سے اور آپ نے اپنے والد امیر المومنین علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اے حسین تمہاری نویں نسل (پشت) میں قائمِ برحق، دین کا مددگار اور عدل کو پھیلانے والا ہوگا، حسینؑ بن علی نے فرمایا: میں نے عرض کی: اے امیر المومنینؑ! کیا یہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اس ذات کی قسم جس نے محمد کو نبی

مبعوث کیا اور انہیں تمام مخلوقات پر برگزیدہ کیا ہے۔ ایسا ضرور ہوگا لیکن غیبت و حیرت کے بعد ہوگا۔ اس غیبت میں کوئی بھی اپنے دین پر باقی نہ رہ سکے گا مگر وہ مخلص اور روح یقین کے حامل کہ جن سے خدا نے ہماری ولایت کا عہد لیا ہے اور ان کے دلوں پر ایمان کی مہر لگائی ہے اور اپنی پیدا کی ہوئی روح سے ان کی تائید کی ہے۔

۶۔ کمال الدین۔ مظفر بن جعفر بن مظفر علوی سمرقندی نے جعفر بن محمد بن مسعود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جبریل بن احمد سے انہوں نے موسیٰ بن جعفر بغدادی سے انہوں نے حسن بن محمد صیرفی سے انہوں نے حنان بن سدیر سے انہوں نے اپنے والد سدیر بن حکیم سے انہوں نے اپنے والد ابوسعید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جب حسن بن علی علیہما السلام نے معاویہ سے صلح کی تو کچھ لوگ آپ کے پاس آئے اور آپ سے گستاخانہ انداز میں بات کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا: تم پروائے ہو جو میں نے کیا ہے اسے تم نے سمجھا بھی ہے؟! جو میں نے انجام دیا ہے وہ میرے شیعوں کے لئے ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع و غروب کرتا ہے، کیا تم یہ بھول گئے ہو کہ میں تمہارا امام ہوں، میری طاعت تم پر واجب ہے اور میں رسول کی حدیث کے مطابق جنت کے سرداروں میں سے ایک ہوں! سب نے کہا: یہ تو ہم جانتے ہیں! آپ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ جب خضر نے کشتی میں سوراخ کیا، دیوار کو ٹھیک ٹھاک بنادیا اور لڑکے کو قتل کر دیا تو موسیٰ بن عمران سے یہ برداشت نہ ہو سکا۔ کیونکہ وہ ان کارناموں میں مخفی حکمت سے واقف نہیں تھے اور خدا کے نزدیک اس کے ذکر میں حکمت و صواب ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کی گردن میں اس زمانہ کا سرکش حاکم اپنی بیعت کا قلادہ ڈالنے کا خواہش مند رہتا ہے۔ ہاں قائم کہ جن کے پیچھے عیسیٰ نماز پڑھیں گے اور خدا ان کی ولادت کو پوشیدہ رکھے گا اس کے بعد انہیں پردۂ غیب میں رکھے گا۔ کے بارے میں یہ بات کوئی سوچ گا بھی نہیں وہ نواں جو میرے بھائی حسین بن سیدۃ النساء کی اولاد میں سے ہوگا خدا اس کی غیبت میں اس کی عمر طولانی کریگا پھر اپنی قدرت سے خدا اسے چالیس سال سے کم عمر کے جوان کی صورت میں ظاہر

کریگا تا کہ معلوم ہوجائے کہ خدا ہر شیء پر قادر ہے۔ صاحب کمال الدین نے اس کی روایت کفایۃ الاثر سے جعفر بن محمد بن سعود سے سند کرتے ہوئے کی ہے انہوں نے بھی (نواں میرے بھائی حسین بن سیدۃ النساء کی اولاد سے ہوگا) کو ذکر کیا ہے۔

۷۔ کمال الدین۔ عبدالواحد بن محمد بن عبدوس عطار نے ابوعمرو السکینی (اللیثی) سے انہوں نے محمد بن مسعود سے انہوں نے علی بن محمد بن شجاع سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن ابی بصیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن الحجاج سے انہوں نے جعفر صادقؑ بن محمدؑ سے آپؑ نے اپنے والد محمد بن علی سے آپ نے اپنے والد علی بن الحسین سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ حسین بن علی نے فرمایا: میرے نویں بیٹے میں وہی سنت وخصوصیت ہے جو یوسف وموسیٰ میں تھیں وہ ہم اہلبیتؑ کے قائم بھی ہے خداوند عالم ان کے قیام وخروج کے اسباب ایک رات میں فراہم کرے گا۔ اسی حدیث کو بحار میں احتجاج سے اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن حجاج سے انہوں نے صادقؑ سے آپ نے اپنے آباء کرام سے نقل کیا ہے۔

۸۔ کمال الدین۔ احمد بن محمد الحق المعاذی نے احمد بن محمد الہمدانی کوفی سے انہوں نے احمد بن موسیٰ بن فرات سے انہوں نے عبدالواحد بن محمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عبداللہ بن شریک سے انہوں نے رجل (جمیل نخ) سے انہوں نے حمدان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا، میں نے حسین بن علی بن ابی طالب کو فرماتے ہوئے سنا: اس امت کے مہدی میری نویں پشت میں ہوں گے۔ وہ غیبت میں رہیں گے وہ اپنی میراث کو تقسیم کریں گے اور وہ زندہ ہیں۔

اس پر پہلی فصل کے ساتویں باب کی ح ۱ سے ۳۶ تک اور آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک اور دوسری فصل کے باب اول کی ح ۳۷ اور بارہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، چودہویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ اٹھارہویں باب کی ح ۱، ۲ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ تک بائیسویں باب کی ح ۴، ۶

ستائیسویں باب کی ح ۱۱ اٹھائیسویں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۰ اور دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱۱ اور دسویں باب کی ح ۲ اور ساتویں فصل کے نویں باب کی ح ۱ دلالت کر رہی ہے۔



گیارہواں باب

امام مہدیؑ علی بن الحسین زین العابدینؑ کی نسل سے ہوں گے

اس باب میں ۱۸۵ حدیثیں ہیں

۱۔ بشارت المصطفیٰ۔ ہم کو شیخ ابوعبداللہ محمد بن شہریار خازن نے ماہ شوال ۵۱۲ھ میں مولیٰ امیر المومنینؑ علی بن ابی طالبؑ کے مشہد و مرقد میں خبر دی اور کہا: شیخ سعید ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی رحمۃ اللہ اور محمد بن محمد بن میمون المعدل نے واسط میں؛ انہوں نے کہا کہ ہم سے حسن بن اسماعیل بزاز اور ایک جماعت نے بیان کیا اور اس جماعت نے کہا: ہم کو ابوالفضل محمد بن عبداللہ بن عبداللہ المطلب شیبانی نے خبر دی اور انہوں نے کہا: ہم سے ابوعبداللہ جعفر بن محمد بن جعفر بن حسن علوی الحسینی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے ابونصر محمد بن عبدالمنعم بن نصر الصید اوی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے حسین بن شداد جعفی نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد شداد بن رشید سے انہوں نے عمر بن عبداللہ بن ہند الجملی سے انہوں نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ جب علی بن ابی طالب کی بیٹی فاطمہ نے اپنے بھتیجے علی بن الحسین کی عبادت میں بہت زیادہ جانفشانی دیکھی تو وہ جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس آئیں اور فرمایا: اے رسولؐ کے صحابی! آپ لوگوں پر ہمارے کچھ حقوق ہیں، ان میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ جب تم، ہم میں سے کسی کو زیادہ جانفشانی کرتے دیکھو! تو اسے خدا کی یاد، دلاؤ اور اسے

اپنے نفس و جان کا خیال رکھنے کی دعوت دو۔ دیکھو! یہ علی بن الحسین اپنے والد حسینؑ کی یادگار ہیں انہوں نے عبادت میں اتنی مشقت و جانفشانی کی کہ ان کی ناک گھس گئی اور پیشانی پر گھٹے پڑ گئے ہیں اور گھٹنوں اور ہتھیلیوں پر گھٹے پڑ گئے ہیں، ہر وقت وہ عبادت میں مشغول رہتے ہیں، جابر بن عبد اللہ انصاری، علی بن الحسینؑ کے در دولت پہ آئے، دروازہ پر ابو جعفر، محمد بن علی علیہم السلام کو دیکھا آپ بنی ہاشم کے ان بچوں کے ساتھ تھے جو وہاں جمع تھے جابر آگے بڑھے، ان کی طرف دیکھا اور کہا یہ تو رسولؐ کے چلنے کا انداز ہے بچہ! بتاؤ تم کون ہو؟ فرمایا: محمد بن علی بن الحسین ہوں، یہ سن کر جابر رونے لگے اور کہا: خدا کی قسم تم علم کی تہہ تک پہنچنے والے ہو۔ میرے باپ آپ پر قربان، ذرا میرے قریب آؤ، آپ ان کے قریب گئے انہوں نے اپنا دامن کھولا اور آپؑ کا ہاتھ اپنے سینہ پر رکھا پھر اپنے رخسار اور چہرہ پر ملا اور کہا: آپؑ کو آپؑ کے جد رسولؐ نے سلام کہا ہے۔ ایسا کرنے کا مجھے آنحضرت ہی نے حکم دیا تھا نیز فرمایا تھا کہ تم اسی طرح زندہ و باقی رہو گے یہاں تک کہ میرے بیٹے محمد بن علی سے ملاقات کرو گے وہ کما حقہ علم کی تہہ تک پہنچ جائیگا اور اس کو شگافتہ کرے گا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ اندھے ہو جاؤ گے وہی تمہاری آنکھیں کھولے گا۔ اس کے بعد جابر نے کہا: اپنے والد علی بن الحسین سے میرے لئے اجازت لے لیجئے کہ میں حاضر خدمت ہو جاؤں۔ ابو جعفر اپنے والد کی خدمت میں پہنچے، انہیں واقعہ سنایا اور بتایا کہ وہ بزرگوار دروازہ پر کھڑے ہیں اور انہوں نے ایسا ایسا کہا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: بیٹا! وہ جابر بن عبد اللہ انصاری ہیں اور انہوں نے بچوں کے درمیان جو تمہارا ہاتھ سینہ و رخسار پر رکھا۔۔۔ اس سے ان کا کوئی اور مقصد نہیں تھا بلکہ وہ تمہاری شکل و شباہت دیکھنا چاہتے تھے۔ اس کے بعد انہیں اجازت دی، وہ اندر آئے دیکھا کہ آپ محراب عبادت میں ہیں، کثرت عبادت سے آپ لاغر ہو گئے ہیں، علیؑ بن الحسینؑ اٹھے اور نہایت ہی نحیف آواز میں جابر سے مزاج پرسی کی اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا، جابر یہ کہتے ہوئے قریب آئے فرزندِ رسولؐ! کیا آپ نہیں جانتے کہ خدا نے جنت کو آپؑ حضرات اور آپؑ کے چاہنے والوں کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور جہنم کو آپ کے دشمنوں کے لئے بنایا گیا ہے پھر آپؑ نے اپنے کو ایسی سخت مشقت میں کیوں ڈال رکھا ہے؟ علی بن الحسینؑ نے فرمایا: اے رسولؐ کے صحابی! کیا

آپ نہیں جانتے کہ خدا نے میرے جدرسولؐ کی گذشتہ اور آئندہ کی تمام فروگذاشتوں کو معاف کردیا تھا لیکن رسولؐ عبادت میں جو مشقت و جانفشانی کرتے تھے اس کو ترک نہیں کیا تھا، میرے ماں، باپ ان پر قربان ہو جائیں اتنی عبادت کی کہ آپ کی پنڈلیوں میں ورم آگیا، لوگوں نے عرض کی: آپ عبادت میں اتنی مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں؟ جبکہ خدا نے آپ کی گذشتہ اور آئندہ کی تمام فروگذاشتوں کو معاف کردیا ہے؟! آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا میں اس کا شکرگذار بندہ نہ بنوں، جابر نے علی بن الحسین کی طرف دیکھا سمجھ گئے کہ میں نے جو بات مشقت و جانفشانی سے روکنے کے لئے کہی تھی اس کا کوئی اثر نہیں ہوا ہے تو عرض کی: فرزند رسولؐ اپنا خیال رکھئے آپ اس خاندان سے ہیں جس کے ذریعہ بلا ٹلتی ہے اور آسمان سے بارش ہوتی ہے، علی بن الحسین نے فرمایا: اے جابر! میں اپنے آباء و اجداد کی سیرت پر عمل کرتا رہوں گا یہاں تک کہ اس۔ خدا۔ سے ملاقات کروں جابر یہ کہتے ہوئے رخصت ہوئے: خدا کی قسم انبیاء کی اولاد میں کوئی بھی علی بن الحسین جیسا نہیں دیکھا گیا ہے سواء یوسف بن یعقوب کے خدا کی قسم علی بن الحسینؑ کی ذریت یوسفؑ بن یعقوب کی ذریت سے افضل ہے کیونکہ ان کی ذریت سے (مہدی) بھی ہے جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھردے گا جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۶،۷ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک، دوسری فصل کے باب اول کی ح ۹۴، ۹۵ بارھویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ تیرھویں باب کی ح ۱ پندرھویں باب کی ح ۱ سولھویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ سترھویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۱۸ اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ بائیسویں باب کی ح ۴، ۶ ستائیسویں باب کی ح ۱۱ اٹھائیسویں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ چھٹی فصل کے باب اول کے ح ۱ دلالت کرتی ہے اور اگر اس میں ان روایت کا بھی اضافہ کردیا جائے کہ جو اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں کہ مہدی، امام حسینؑ کی نسل سے ہوں گے۔ جن کو ہم دوسری فصل کے آٹھویں باب میں نقل کر چکے ہیں تو ان کی

دلالت بھی اس بات پر ہوگی کہ مہدی علی بن الحسینؑ کی اولاد سے ہوں گے تو ان احادیث کی تعداد ۱۸۵ ہوجائے گی کیونکہ حسینؑ کی اولاد میں صرف علی بن الحسینؑ ہی ہیں اور کوئی نہیں۔



بارھواں باب

مہدیؑ، محمد باقرؑ بن علیؑ کی ساتویں پشت میں ہوں گے

اس باب میں ۱۰۳ حدیثیں ہیں

۱۔ کفایۃ الاثر۔ ابو المفضل شیبانی نے محمد بن علی بن شاذان سے انہوں نے حسن بن محمد بن عبدالواحد سے انہوں نے حسن بن الحسین العرنی سے انہوں نے یحیٰی بن یعلی سے انہوں نے عمر بن موسیٰ سے انہوں نے زید بن علیؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جب جابر بن عبداللہ انصاری میرے والد کے پاس آئے تو اس وقت میں موجود تھا، جس وقت وہ والد ماجد سے محوِ گفتگو تھے اس وقت ایک حجرہ سے میرے بھائی نکل آئے تو جابر کی نظر انہیں پر مرکوز ہوگئی پھر وہ ان کی جانب بڑھے اور کہا: نورِ چشم آگے آیئے آپؑ آگے آئے، جابر نے کہا: ذرا پیچھے جایئے، آپؑ پیچھے ہٹے، جابر نے کہا: صورت و سیرت تو ہو بہو رسولؐ جیسی ہے!! نورِ نظر آپ کا کیا نام ہے؟ فرمایا: محمد! جابر نے کہا: کس کے فرزند ہو؟ فرمایا: علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؑ کے، جابر نے کہا: تو آپ ہی باقر ہیں؟! جابر جھکے اور آپؑ کے سر اور ہاتھوں کو چوما اور عرض کیا اے محمد! رسولؐ نے تمہیں سلام کہا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ پر اعلیٰ ترین درود و سلام اور آپ نے سلام پہنچایا آپ پر بھی سلام ہو، اس کے بعد والد ماجد مصلے پر چلے گئے تو جابر آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: ایک روز رسولؐ نے مجھ سے فرمایا: اے

جابر! جب تمہاری ملاقات میرے بیٹے باقرؑ سے ہو تو انہیں میرا اسلام کہنا وہ اسم و اخلاق میں سب سے زیادہ مجھ سے مشابہ ہیں، ان کا علم میرا علم اور ان کا حکم میرا حکم ہے ان کی نسل میں سات معصوم، ائمہ ابرار ہوں گے اور ان میں ساتواں مہدی ہے جو اس زمانہ کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی پھر رسولؐ نے اس آیت " **وجعلناهم ائمة يهدون بامرنا و اوحينا اليهم فعل الخيرات و اقام الصلواة و ايتاء الزكواة و كانوا لنا عابدين** " کی تلاوت کی۔

۲۔ غیبت نعمانی۔ علی بن الحسین نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے محمد بن الحسن رازی سے انہوں نے محمد بن علی کوفی سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن یوسف سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے فضیل الرسان سے انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ایک دن میں ابوجعفر محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر تھا چنانچہ جب دیگر حاضرین وہاں سے چلے گئے تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوحمزہ خدا کے نزدیک جو چیز حتمی ہے اور جن میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ہے ان میں سے ہمارے قائم کا قیام و انقلاب بھی ہے پھر جو میری اس بات میں شک کرے تو وہ خدا سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ خدا کا منکر ہوگا، اس کے بعد فرمایا: اس پر میرے ماں، باپ قربان کہ جس کا نام میرا نام اور جس کی کنیت میری کنیت ہے وہ میری ساتویں پشت میں ہیں، آپ پر میرے باپ، قربان جو زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی، نیز فرمایا: ابوحمزہ! جو انہیں پائے۔ دیکھے۔ اور ان پر ایمان نہ لائے وہ محمدؐ و علیؑ پر ایمان نہیں لایا۔ ان کے منکر پر خدا نے جنت کو حرام قرار دیا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے جو ظالموں کے لئے بدترین ٹھکانہ ہے۔ اور جس کی خدا نے ہدایت کی ہے اس کے لئے اس سے زیادہ واضح، روشن اور آشکار خدا کا قول ہے کہ جو اس نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے: " **ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهراً في كتاب الله يوم خلق السماوات و الارض منها اربعة حرم ذلك الدين القيم فلا تظلموا فيهن انفسكم** "۔

واضح رہے کہ محرم، صفر، ربیع اور اس کے بعد کے مہینوں اور حرمت والے مہینوں، رجب ذیقعدہ ، ذی الحجہ اور محرم کی معرفت سید ھا دین نہیں ہے کیوں کہ ان مہینوں کو، یہود و نصاریٰ منافق و مخالف سبھی جانتے ہیں اور انہیں ان کے ناموں کے ساتھ شمار کرتے ہیں بلکہ اس سے ائمہ علیہم السلام مراد ہیں جو دین کے ساتھ قیام کرنے والے ہیں اور حرمت والے مہینوں سے مراد امیر المومنینؑ ہیں کہ جن کے نام کو خدا نے اپنے نام علی سے مشتق کیا ہے۔ جیسا کہ رسولؐ کا نام اپنے نام محمود سے مشتق کیا ہے اور ان کی نسل میں سے تین کے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا ہے اور وہ علی بن الحسینؑ، علی بن موسیٰ رضاؑ اور علی بن محمد ہیں، پس یہ نام جو کہ نام خدا سے مشتق ہے محترم ہو گیا ہے۔[1]

۳۔ اثبات الوصیہ۔ حمیری نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے نضر بن سوید سے انہوں نے یحییٰ حلبی سے انہوں نے علی بن ابو حمزہ سے انہوں نے کہا میں ابو بصیر کے ساتھ تھا اور ہمارے ساتھ ابو جعفر کا غلام بھی تھا اس نے ہم سے بیان کیا کہ اس نے ابو جعفر سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں: ہم میں سے بارہ محدث ہیں میرے بعد ساتویں قائم ہیں تو ابو بصیر کھڑے ہوئے اور غلام سے کہا میں گواہی دیتا ہوں یقیناً میں اس تذکرہ کو ابو جعفر سے چالیس سال سے سن رہا ہوں۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۶۷ ساتویں باب کی ح ۳۲ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک اور دوسری فصل کے چودھویں باب کی ح ۱ سولھویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ اٹھارہوں باب کی ح ۱، ۲ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی

---

[1] علامہ مجلسی نے بحار میں تحریر کیا ہے کہ شہور۔ مہینوں۔ سے ائمہ کو اس لئے مکنّی کیا گیا ہے کہ انہیں کے سبب آسمان گردش میں ہیں۔ انہیں کے باعث ارکان وستون قائم وثابت ہیں، ان کے طفیل میں سال اور زمانہ کا سلسلہ جاری ہے اور انہیں کی برکت سے عالم امکان کا نظام اپنی جگہ ٹھہرا ہوا ہے، انہیں مناسبتوں سے متن قرآن میں ائمہ کو استعارہ کے طور پر ان اسماء سے یاد کیا گیا ہے اس لئے بھی شہور سے کنی کیا گیا ہے کہ وہ زمانے والوں کے درمیان مشہور تھے اور اس لئے بھی کہ ان کے انوار ممکنات سے پہلے تھے اور چونکہ مخلوق پر ان کے علوم کی چھوٹ ان کی قابلیت واستعداد کے مطابق پڑتی ہے، لہذا انہوں نے انہیں چاند اور مہینوں سے تشبیہ دی ہے۔

ح ۱،۲،۳ بائیسویں باب کی ح ۴،۶ ستائیسویں باب کی ح ۱۱ اٹھائیسویں باب کی ح ۴ تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱،۲،۶،۸،۱۰،۱۱،۱۲،۱۳،۱۴،۱۵،۱۷، ۱۹،۲۰ دوسرے باب کی ح ۱،۲ تیسرے باب کی ح ۱،۲،۴،۵،۶،۸، چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دلالت کر رہی ہے۔

❀❀❀❀❀

تیرہواں باب

مہدیؑ، جعفر صادقؑ بن محمدؑ کی اولاد سے ہوں گے

اس باب میں ۱۰۳ حدیثیں ہیں

۱۔ کشف الغمہ۔ ابن الخشاب رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھ سے ابوالقاسم طاہر بن ہارون موسیٰ علوی نے بیان کیا اور انہوں نے اپنے والد ہارون سے، انہوں نے اپنے والد موسیٰ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میرے سید و سردار جعفرؑ بن محمدؑ نے فرمایا: خلفِ صالح میری نسل سے ہوں گے وہی مہدی ہیں، ان کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم ہے، وہ آخری زمانہ میں خروج کریں گے ان کی والدہ کا نام صیقل ہے (سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا) ان کے دو نام ہیں خلف و محمد آخری زمانہ میں ظہور کریں گے ان کے سر پر ابر سایہ فگن ہوگا، جہاں جہاں آپ جائیں گے وہاں وہاں وہ بھی جائے گا وہ فصیح آواز میں کہے گا: یہ مہدی ہیں۔ (ینابیع المودۃ ص ۴۹۱) میں حافظ ابونعیم کی اربعین سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔ اور غایت المرام میں مذکورہ حدیث ہی کو ابن الخشاب سے نقل کیا ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۶۷، آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل کے باب اول کی ح ۹۴، ۹۵، چودھویں باب کی ح ۱ پندرہویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ اٹھارہویں باب کی ح ۱، ۲،، انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ بائیسویں باب کی ح ۴، ۶ ستائیسوں باب کی ح ۱۱ اٹھائیسویں

باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دلالت کررہی ہے۔



چودھواں باب

مہدیؑ، جعفر صادقؑ بن محمدؑ کی چھٹی پشت میں ہیں

اس باب میں ۹۹ حدیثیں ہیں

ا۔ کمال الدین۔ عبدالواحد بن محمد عطار نے علی بن محمد بن قتیبہ نیشاپوری سے انہوں نے حمدان بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے حنان (حیان نخ) سراج سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سید اسماعیل بن حمیری سے سنا کہ کہتے ہیں؛ میں غلو کیا کرتا تھا میرا عقیدہ تھا کہ محمد بن حنفیہ غیبت میں ہیں، اس سلسلہ میں کافی دنوں تک گمراہ رہا، یہاں تک کہ خدا نے جعفر صادقؑ بن محمدؑ کے ذریعہ مجھ پر احسان کیا اور ان کے وسیلہ سے مجھے جہنم سے بچالیا۔ اور مجھے سیدھے راستہ کی ہدایت کی۔ جب میں نے ان کی دلیلوں کو صحیح پایا اور یہ دیکھا کہ وہ مجھ پر اور تمام لوگوں پر خدا کی حجت ہیں اور امام ہیں، خدا نے ان کی طاعت کو فرض کیا ہے اور ان کی پیروی کو واجب قرار دیا ہے تو میں نے عرض کی: فرزند رسولؐ! ہمارے سامنے آپؑ کے آباء کے حوالے سے غیبت اور اس کے صحیح ہونے کے سلسلہ میں حدیث بیان کی جاتی ہے، آپؑ مجھے یہ بتائیے کہ کس کے لئے غیبت واقع ہو گی؟! فرمایا: میری چھٹی پشت میں ہونے والے کے لئے واقع ہوگی، وہ رسولؐ کے بعد ہونے والے ائمہ ھداۃ میں سے بارہویں ہیں ان میں اول علیؑ بن ابی طالبؑ اور آخر قائمؑ برحق ہیں وہی زمین پر

بقیۃ اللہ اور صاحب الزمان ہیں اگر وہ اتنے ہی عرصہ تک غیبت میں رہیں گے کہ جتنے عرصہ تک نوح اپنی قوم کے درمیان تھے تو بھی دنیا سے نہیں جائیں گے، یہاں تک کہ وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے معمور کریں گے جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔ سید کہتے ہیں: جب میں نے اپنے مولا جعفر صادقؑ بن محمد سے یہ بات سنی تو خدا سے توبہ کی اور اپنے گذشتہ حالات کو آپؑ سے بیان کیا اس سلسلہ میں، میں نے ایک قصیدہ بھی کہا ہے جس کا پہلا شعر ہے:

فلما رأیت الناس قد غووا تجعفرت باسم اللہ فیمن تجعفروا

اس قصیدہ کو بشارۃ المصطفیٰ میں اپنی سند کے ساتھ سید اسماعیل بن محمد حمیری سے نقل کیا ہے۔

اس پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۶،۷ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ دوسری فصل سولھویں باب کی ح ۱،۲،۳ سترھویں باب کی ح ۱،۲،۳ اٹھارھویں باب کی ح ۱،۲ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱،۲،۳ بائیسویں باب کی ح ۴،۶ ستائیسویں باب کی ح ۱۱ اٹھائیسویں باب کی ح ۳ تیسویں باب ک ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱،۲،۶،۸،۱۰، ۱۲،۱۳،۱۴،۱۵،۱۷،۱۹۔۲۰ دوسرے باب کی ح ۱،۲ تیسرے باب کی ح ۱،۲،۴،۵،۶،۸ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔

پندرہواں باب

امام مہدیؑ ابوابراہیم امام موسیٰؑ بن جعفرؑ کے صلب سے ہیں

اس میں ۱۰۱ حدیثیں ہیں

۱۔غیبت الشیخ۔امام جعفرؑ صادق (ابوعبداللہ) نے ایک طویل حدیث میں فرمایا ہمارا صاحب ظاہر ہوگا اور وہ اس کی نسل سے ہوگا، امام موسیٰ کاظمؑ کی طرف اشارہ کیا، وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔دنیا اس کی مخلص ہو جائیگی۔

اس پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۶۷ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل سولہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۱ اٹھارہویں باب کی ح ۱، ۲، ۱ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ بائیسویں باب کی ح ۴، ۶ ستائیسویں باب کی ح ۱ اٹھائیسویں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹۔ ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔



سولہواں باب

مہدیؑ ساتویں امام موسیٰؑ بن جعفرؑ کی پانچویں پشت میں ہوں گے

اس باب میں ۹۸ حدیثیں ہیں

۱۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد سندی نے محمد بن الحسین سے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن علی بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد محمد بن علی سے انہوں نے علی بن جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب میرے ساتویں بیٹے کی پانچویں پشت میں بیٹا ہوگا تو اس وقت تم لوگ اپنے دین کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہنا خبردار کوئی چیز تمہیں ان سے منحرف وددور نہ کردے بیٹا! اس صاحب الامر کے لئے غیبت ضروری ہے اور یہ اتنی طویل ہوگی کہ وہ شخص بھی اس امر سے منحرف ہو جائیگا جو اسے تسلیم کرتا تھا، یہ خدا کی طرف سے آزمائش ہے، جس کے ذریعہ وہ اپنی مخلوق کو آزمائیگا، اگر تمہارے آباؤ اجداد کو اس دین سے بہتر دین ملتا تو وہ ضرور اس کا اتباع کرتے میں نے عرض کی: آقا! ساتویں بیٹے کا پانچواں کون ہے؟ فرمایا: بیٹا! تمہاری عقل اس کو سمجھنے سے قاصر ہے اور تمہارا ذہن اس کو برداشت نہیں کر سکے گا ایسے ہی زندگی بسر کرتے رہو ایک روز سمجھ جاؤ گے۔ کمال الدین میں اپنے والد اور محمد بن الحسن سے انہوں نے سعد سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔ اسی کو علل الشرائع میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ شیخ نے کتاب "غیبت" میں اپنی اسناد کے ساتھ اور کلینی نے کافی میں نقل

کیا ہے اور اثبات الوصیہ میں سعد سے انہوں نے حسن بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے علی بن جعفر سے، انہوں نے موسیٰ سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ میرے والد نے ایوب بن نوح سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے صفوان بن مہران سے انہوں نے جعفر صادق بن محمد سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جس نے تمام ائمہ کا اقرار کیا اور مہدی کا انکار کر دیا تو وہ اس شخص کی مانند ہے کہ جس نے تمام انبیاء کا اقرار کیا اور محمدؐ کا انکار کر دیا۔ عرض کیا گیا: فرزندِ رسول آپ کے بیٹوں میں مہدی کون ہے؟ فرمایا ساتویں بیٹے کا پانچواں۔ وہ تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جائیگا۔ اس کا نام لے کر پکارنا تمہارے لئے جائز نہیں ہے۔ اس حدیث کو حسن بن احمد بن ادریس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایوب سے نقل کیا ہے علی بن محمد دقاق سے انہوں نے محمد بن ابی عبداللہ بن احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے انہوں نے سہل بن زیاد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے عبد العزیز عبدی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی یعفور سے انہوں نے صادقؑ سے ایسی ہی روایت اس اختلافِ عبارت کے ساتھ کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جس نے میرے آباء اور بیٹوں میں سے تمام ائمہ کا اقرار کیا اور میری اولاد میں سے مہدیؑ کا انکار کر دیا تو وہ اس شخص کی مانند ہے کہ جس نے تمام انبیاء کا اقرار کیا لیکن محمدؐ کا انکار کر دیا میں نے عرض کی: میرے آقا! مہدیؑ کون ہیں؟ الخ۔

اسی حدیث کو دوسری جگہ محمد بن احمد سے اپنی سند کے ساتھ ابن ابی یعفور سے نقل کیا ہے۔

۳۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ بن حمزہ نے اپنے چچا حسن بن حمزہ سے انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے صالح بن سندی سے انہوں نے یونس بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں موسیٰ بن جعفرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے فرزندِ رسولؐ! کیا آپ قائم برحق ہیں؟ فرمایا: میں قائم برحق ہوں لیکن جو قائم برحق خدا کے دشمنوں سے زمین کو پاک کرے گا اور اسکو اسی طرح عدل سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی، وہ میری پانچویں نسل میں ہوگا، اپنی جان کے خوف سے غیبت اختیار کرے گا۔ اسکی غیبت کی مدت بہت دراز ہوگی اس

میں کچھ مرتد ہو جائیں گے معدودے چند ثابت قدم رہیں گے۔ پھر فرمایا: ہمارے وہ شیعہ خوش نصیب ہیں جو ہمارے قائم کی غیبت کے زمانہ میں ہماری امامت کے سلسلہ سے وابستہ، ہماری محبت پر باقی اور ہمارے دشمنوں سے بیزار رہیں گے۔ وہ ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں وہ ہمارے ائمہ ہونے پر خوش ہیں اور ہم ان کے شیعہ ہونے پر خوش ہیں، وہ خوش قسمت ہیں یقیناً خوش قسمت ہیں خدا کی قسم روز قیامت وہ ہمارے درجہ میں ہوں گے۔ اسی حدیث کو کمال الدین میں احمد بن زیاد سے انہوں نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے صالح بن سندی سے نقل کیا ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۶۷۔ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل کے سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ اٹھارہویں باب کی ح ۱، ۲ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک، اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ بائیسویں باب کی ح ۴ و ۶ ستائیسویں باب کی ح ۱ اٹھائیسویں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ اور چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔

ستر ہواں باب

مہدیؑ ابوالحسن بن موسیٰ الرضاؑ کی نسل سے ہوں گے

اس باب میں ۹۵ حدیثیں ہیں

ا۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی نے احمد بن زیاد بن جعفر سے انہوں نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن جعفر (معبد نخ) سے انہوں نے حسین بن خالد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: علی بن موسیٰ، رضاؑ نے فرمایا: جس کے پاس دین نہیں ہے اس کے پاس ورع و پاک دامنی بھی نہیں ہے اور جس کے پاس تقیہ نہیں ہے اس کے پاس ایمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک تم میں سے وہی زیادہ معزز و محترم ہے جو تقیہ پر زیادہ عمل کرتا ہے۔ عرض کیا گیا: فرزندِ رسولؐ! کب تک؟! فرمایا: وقت معلوم تک اور یہ دن وہ ہے کہ جس میں ہمارے قائم خروج کریں گے پھر جس نے ہمارے قائم کے ظہور سے پہلے تقیہ چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ عرض کیا گیا: فرزندِ رسولؐ! آپ اہل بیتؑ میں قائم کون ہے؟ فرمایا: وہ میری چوتھی نسل میں ہوں گے۔ وہ کنیز کے فرزند ہیں خدا ان کے ذریعہ زمین کو ظلم سے پاک کرے گا اور اس کو مقدس بنا دے گا۔ لوگ اس کی ولادت میں شک کریں گے۔ وہ اپنے خروج سے پہلے ہی غیبت میں رہیں گے اور جب خروج کریں گے تو زمین ان کے نور سے چمک اٹھے گی، وہ لوگوں کے درمیان میزان عدل قائم کریں گے۔ پھر کوئی کسی

پر ظلم نہیں کرے گا۔ ان کے لئے زمین سمٹ جائے گی، ان کے لئے سایہ نہیں ہوگا اور یہ وہ ہیں کہ منادی آسمان سے ندا کرے گا آپ کی طرف بلائے گا۔ اس ندا کو تمام زمین والے سنیں گے۔ وہ کہے گا: خبردار ہو جاؤ کہ خانہ خدا کے پاس حجت خدا نے ظہور کیا ہے، ان کا اتباع کرو کہ حق انہیں کے ساتھ اور انہیں میں منحصر ہے یہ خدا کا قول ہے: ﴿ان نشاء ننزل علیهم من السماء آیة فظلت اعناقهم لها خاضعین﴾ اگر ہم چاہتے تو ان پر آسمان سے آیت نازل کر دیتے کہ جس کے سامنے ان کی گردنیں جھک جاتیں۔

اسی حدیث کو کمال الدین میں اپنی سند سے علی بن معبد سے انہوں نے حسین بن خالد سے نقل کیا ہے اور ینابیع المودۃ (ص ۴۸۹) میں ایسی ہی حدیث نقل ہوئی اور (ص ۴۴۸) پر فرائد السمطین سے، انہوں نے حسن بن خالد سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے اور اس کے آخر میں کہا ہے: خدا کا قول ہے: ان نشاء ننزل الخ، یہ بھی خدا کا قول ہے: یوم ینادی المناد من مکان قریب یوم یسمعون الصیحة بالحق ذلک یوم الخروج یعنی وہی دن میرے بیٹے قائم کا خروج ہے۔ غایت المرام میں حموی سے اپنی سند کے ساتھ حسن بن خالد سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۲۔ کمال الدین۔ احمد بن زیاد نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دیان یا ریان بن الصلت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت رضاؑ کی خدمت میں عرض کی: آپ ہی صاحب الامر ہیں؟ فرمایا: میں صاحب الامر ہوں لیکن میں وہ صاحب الامر نہیں ہوں جو اس زمین کو اسی طرح عدل سے پر کریں گے جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔ اور وہ میں کیسے ہو سکتا ہوں جبکہ تم میرے بدن کے ضعف کو دیکھ رہے ہو، اور قائم وہ ہیں جو بڑھاپے کے سن میں خروج کریں گے لیکن جوان لگیں گے اور اتنے طاقتور ہوں گے کہ اگر زمین سے بڑے سے بڑے درخت اکھاڑنا چاہیں گے تو اکھاڑ لیں گے۔ اگر آپ پہاڑوں کے درمیان آواز بلند کریں گے تو وہ دہل جائیں گے۔ ان کے ساتھ موسیٰؑ کا عصا اور سلیمانؑ کی انگوٹھی ہوگی وہ میری چوتھی پشت میں ہوں گے، جب تک خدا چاہے گا انہیں پردۂ غیب میں رکھے گا، پھر انہیں ظاہر کرے گا اور ان کے

ذریعہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔

۳۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۵۴) میں فرائد السمطین سے اس میں احمد بن زیاد سے انہوں نے دعبل خزاعی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے اپنے مولا علی رضا علیہ السلام کو اپنا قصیدہ سنایا۔ امام رضاؑ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہارے قصیدہ میں دو بیت کو شامل کر دوں؟ میں نے عرض کی فرزند رسولؐ! ضرور کیجئے! فرمایا:

و قبر بطوس یا لها من مصیبة

الحت علیٰ الاحشاء بالزفرات

الیٰ الحشر حتیٰ یبعث الله قائما

یفرج عنّا الهمّ و الکربات

ایک قبر طوس میں ہے، بڑی مصیبت ہے جو قیامت تک دردناک نالوں سے حسرت کی آگ کو بھڑکاتی رہے گی یہاں تک کہ خدا قائم کو بھیجے گا اور ہم سے غم واندوہ کو دور کرے گا۔

دعبل کہتے ہیں: پھر میں نے اپنا باقی قصیدہ پڑھا، جب میں نے یہ شعر پڑھا:

خروج امام لا محالة لازم

یقوم علیٰ اسم الله و البرکات

یمیّز فینا کل حق و باطل

و یجری علیٰ النعماء و النقمات

امام کا خروج لامحالہ ہوگا وہ خدا کے حکم اور اسکی برکتوں سے قیام کریں گے وہ ہمارے درمیان حق و باطل کو جدا کریں گے اور لوگوں کو نعمتوں اور نقمتوں کے ذریعہ جزا وسزا دیں گے۔

امام رضاؑ بہت روئے اور فرمایا: اے دعبل تمہاری زبان سے روح القدس بول رہا ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ امام کون ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں: ہاں یہ سنا ہے کہ آپ حضرات میں سے ایک

امام خروج کریں گے اور وہ زمین کو عدل وانصاف سے پر کریں گے۔ آپؑ نے فرمایا: میرے بعد میرے بیٹے محمدؑ اور محمدؑ کے بعد ان کے فرزند علیؑ اور علیؑ کے بعد ان کے پسر حسنؑ اور حسنؑ کے بعد ان کے بیٹے حجت القائم ہیں وہ اپنی غیبت میں منتظر ہوں گے اور زمانہ ظہور میں ان کی اطاعت کی جائے گی پھر وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے معمور کریں گے جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی، لیکن وہ کب ظہور کریں گے تو اس وقت کے بارے میں کچھ حدیثیں ہیں، مجھ سے میرے والد نے اپنے آباء کے حوالہ سے بیان کیا اور انہوں نے رسولؐ سے سنا کہ فرماتے ہیں: ان کی مثال قیامت کی سی ہے کہ وہ اچانک آئے گی۔

اور کفایۃ الاثر میں محمد بن عبداللہ بن حمزہ سے انہوں نے اپنے چچا حسن سے انہوں نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالسلام بن صالح الہروی سے انہوں نے دعبل سے روایت کی ہے اور عیون اخبار الرضا میں اور کمال الدین میں اپنی مسند کے ساتھ دعبل سے روایت کی ہے اور اعلام الوریٰ میں ابوالصلت سے اور غایت المرام میں، حموی سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

اس پر پہلی فصل کے باب اول ح ۶۷ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ دوسری فصل کے سولہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ اٹھارہویں باب کی ح ۱، ۲ انیسویں باب کی ح ا بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ بائیسویں باب کی ح ۴، ۶ ستائیسویں باب کی ح ۱ اٹھائیسویں باب کی ح ۳ تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹۔ ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔

❀❀❀❀❀

اٹھارہواں باب

امام مہدیؑ امام محمدؑ بن علی رضاؑ کی تیسری پشت میں ہوں گے

اس باب میں ۹۰ حدیثیں ہیں

ا۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی بن احمد بن محمد بن عمران الدقاق نے محمد بن علی سے انہوں نے علی بن احمد بن محمد بن ہارون صوفی سے انہوں نے ابوتراب عبیداللہ (عبداللہ نخ) بن موسیٰ رویانی سے انہوں نے عبدالعظیم بن عبداللہ بن علی بن الحسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالبؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں اپنے آقا محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں یہ چاہتا تھا کہ آپؑ سے قائم کے بارے میں سوال کروں کہ کیا وہی مہدیؑ ہیں یا کوئی دوسرا؟ تو آپؑ نے خود کلام کی ابتداء کی اور فرمایا: اے ابوالقاسم: قائم ہم میں سے ہیں اور وہ مہدیؑ ہیں کہ جن کی غیبت میں ان کا انتظار کرنا اور ان کے ظہور کے زمانہ میں ان کی اطاعت واجب ہے وہ میری تیسری پشت میں ہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے محمد (ص) کو نبوت کے ساتھ مبعوث کیا اور ہم کو امامت سے مختص کیا ہے اگر دنیا کا ایک ہی دن رہ جائے گا تو خدا اس دن کو اتنا طویل کر دے گا کہ وہ اس میں خروج کرے گا اور زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اور خدا ایک رات میں ان کی حکومت اور دیگر امور کے لئے راستہ ہموار کر دے گا جیسا کہ خدا نے اپنے کلیم موسیٰؑ کے امر کی اصلاح اس وقت کی تھی کہ جب وہ اپنے اہل کے لیئے آگ

لینے گئے تھے اور جب وہ لوٹ کر آئے تو رسولؐ و نبی مرسل تھے۔ پھر آپ نے فرمایا: ہمارے شیعوں کا اعلیٰ ترین عمل انتظار فرج و کشائش کا انتظار ہے۔ کمال الدین میں عبدالعظیم کی طرف سند کرتے ہوئے ابوجعفر ثانی سے اور انہیں سے اعلام الوریٰ میں ایسی ہی روایت نقل کی گئی ہے۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی نے عبدالواحد بن محمد بن عبدوس۔ کہ وہی عطار ہیں۔ سے انہوں نے علی بن محمد بن قتیبہ نیشاپوری سے انہوں نے حمدان بن سلیمان سے انہوں نے صقر بن ابی دلف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوجعفر بن محمد بن علی رضاؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد میرا بیٹا علی امام ہے۔ اس کا امر میرا امر اس کا قول میرا قول اور اس کی طاعت میری طاعت ہے، پھر آپؑ خاموش ہو گئے میں نے عرض کی: اے فرزندِ رسول خدا علی کے بعد کون امام ہے؟ فرمایا: ان کے بیٹے حسنؑ، میں نے عرض کی: اے فرزندِ رسولؐ خدا تو حسنؑ کے بعد کون امام ہوگا؟ اس پر آپ نے بہت گریہ فرمایا پھر فرمایا: بیشک حسنؑ کے بعد ان کے فرزند قائم برحق منتظر ہیں، میں نے عرض کی: اے فرزند رسولؐ! انہیں قائم کیوں کہا جاتا ہے؟ فرمایا: اس لئے کہ وہ اپنے ذکر کے ختم ہو جانے اور اپنی امامت کا اقرار کرنے والوں میں سے اکثر کے مرتد ہو جانے کے بعد قیام کریں گے۔ میں نے عرض کی: اور انہیں منتظر کیوں کہا جاتا ہے؟ فرمایا: ان کے لئے غیبت ہے، جس کا طویل زمانہ ہوگا اور اس کی مدت دراز ہوگی لہذا مخلص ان کے ظہور کا انتظار کریں گے۔ اور شک کرنے والے ان کا انکار کریں گے اور ان کا انکار کرنے والے ان کا مذاق اڑائیں گے اور وقت مقرر کرنے والوں کو جھٹلایا جائے گا اسؑ زمانہ میں باطل پرست ہلاک ہوں گے، اس میں مسلمان نجات پائیں گے۔ کمال الدین میں اپنی سند سے اور اعلام الوریٰ میں ایسی ہی حدیث ابوجعفر سے نقل کی ہے۔

اس پر پہلی فصل کے باب اول ح۶،۷ آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل کے سولہویں باب کی ح۱،۲،۳ سترہویں باب کی ح۱،۲،۳ اٹھارہویں باب کی ح۱،۲ انیسویں باب کی ح۱ بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح۱،۲،۳ بائیسویں باب کی ح۴،۶ ستائیسویں باب کی ح۱ اٹھائیسویں باب کی ح۳ تیسویں باب کی ح۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح۱،۲،۶،

۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹۔ ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔



انیسواں باب

مہدیؑ ابوالحسنؑ علیؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن موسیٰ الرضاؑ کی اولاد سے ہوں گے

اس باب میں ۹۰ حدیثیں ہیں

۱۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبداللہ بن حمزہ نے انہوں نے حسن بن حمزہ سے انہوں نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن احمد موصلی سے انہوں نے صقر بن ابی دلف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے علی بن محمد بن علی رضاؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں میرے بعد میرے بیٹے حسنؑ امام ہیں . اور حسنؑ کے بعد ان کے فرزند قائم ہیں جو کہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اس حدیث کو کمال الدین میں اپنی سند کے ساتھ صقر سے اور اعلام الوریٰ میں بھی صقر سے نقل کیا ہے۔

اس پر پہلی فصل کے آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل کے سترہویں باب کی ح ۳ اٹھارہویں باب کی ح ۲، بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، بائیسویں باب کی ح ۴، ۶ ستائیسویں باب کی تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹۔ ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔



بیسواں باب

مہدیؑ ابوالحسنؑ کے خلف کے خلف اور ابومحمد حسنؑ کے فرزند ہیں

اس باب میں ۱۴۶ احدیثیں ہیں

۱۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد سندی نے محمد بن الحسن سے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوجعفر محمد بن احمد علوی سے انہوں نے ابوہاشم داؤد بن القاسم الجعفری سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا: میں نے ابوالحسن صاحب العسکریؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں: میرے بعد خلف میرا بیٹا حسنؑ ہے خلف کے بعد خلف کے ساتھ تمہارا کیا سلوک ہوگا؟ میں نے عرض کی: میں آپ پر قربان جاؤں کیا مطلب؟ فرمایا: کیوں کہ تم ان کو ظاہراً نہیں دیکھو گے اور نہ تمہارے لئے یہ جائز ہوگا کہ تم ان کا نام لے کر ان کا ذکر کرو۔ میں نے عرض کی تو ہم انہیں کیسے یاد کریں؟ فرمایا: یہ کہو حجت، آل محمدؐ سے ہیں اسی روایت کو کافی میں نقل کیا اور کمال الدین میں اور علل الشرائع میں محمد بن الحسن سے اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد سے نقل کیا ہے اور شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں اور مجلسی نے بحار میں اسی کو غیبت نعمانی سے نقل کیا ہے اور مفید نے اپنی کتاب ارشاد میں اپنی سند سے اور مسعودی نے اثبات الوصیہ میں سعد سے انہوں نے محمد بن احمد سے انہوں نے ابوہاشم جعفر سے روایت کی ہے اور عیون المعجزات واعلام الوریٰ میں اسکی روایت کی ہے۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ حسین بن علی نے احمد بن محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے موسیٰ بن جعفر بن وہب بغدادی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو محمد حسن بن علی سے سنا کہ فرماتے ہیں: گویا میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ میرے بعد میرے خلف کے بارے میں اختلاف کر رہے ہو مگر یاد رکھو کہ رسول اللہؐ کے بعد ائمہ کا اقرار کرنے والا اور میرے بیٹے کا انکار کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس نے تمام انبیاء و رسل کا اقرار کیا اور رسولؐ کی نبوت کا انکار کر دیا کیونکہ ہمارے آخر کی اطاعت ہمارے اول کی اطاعت کی سی ہے اور ہمارے آخر کا انکار ایسا ہی ہے جیسا ہمارے اول کا انکار ہے ہاں میرے بیٹے کے لئے غیبت ہے اسی میں لوگ شک میں مبتلا ہوں گے سوائے اس کے کہ جس کو خدا محفوظ رکھے گا۔ اس حدیث کو کمال الدین میں احمد بن محمد سے نقل کیا ہے۔

۳۔ کفایۃ الاثر۔ ابو المفضل نے ابو علی بن ہمام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے محمد بن عثمان عمری سے سنا کہ کہتے ہیں: میں ابو محمد، حسن بن علی کے پاس تھا کہ آپ سے اس خبر کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی روایت آپ کے آباء سے کی گئی تھی۔ خبر یہ ہے۔ جان لو کہ زمین بندوں پر خدا کی حجت سے قیامت تک۔ کبھی بھی۔ خالی نہیں رہے گی، اور جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو پہچانے بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ پھر فرمایا: یہ ایسے ہی حق ہے جیسا کہ دن کا ہونا حق ہے۔ تو عرض کیا گیا: فرزندِ رسولؐ! آپ کے بعد حجت اور امام کون ہیں؟ فرمایا: میرے بعد میرے بیٹے امام اور حجت ہیں اور جو شخص انکو پہچانے بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا، لیکن وہ غیبت اختیار کریں گے، جس میں نادان حیران ہوں گے اور اس میں باطل پرست ہلاک ہوں گے اور وقت مقرر کرنے والے اس میں جھٹلائے جائیں گے، اس کے بعد وہ مہدیؑ خروج کریں گے گویا میں نجف میں ان کے سر پر سفید پرچم لہراتا ہوا دیکھ رہا ہوں، اس حدیث کو کمال الدین میں محمد بن ابراہیم بن اسحٰق سے اور انہوں نے ابو علی سے نقل کیا ہے۔

۴۔ ینابیع المودۃ (ب ۷۶) مناقب میں واثلہ بن اصقع بن قرخاب سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے (ایک طویل حدیث میں کہ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ جندل بن جنادہ بن جبیر

نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اللہ اور رسولؐ پر ایمان رکھتے تھے، ان سے رسول اللہؐ نے سوال کیے اور انہوں نے جواب دیے) جندل نے کہا: میں نے صبح کے وقت موسیٰ بن عمران کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہہ رہے ہیں، اے جندل! خاتم الانبیاء محمدؐ کے ہاتھ پر اسلام لاؤ اور ان کے بعد ان کے اوصیاء سے وابستہ رہو میں اسلام لایا، خدا کا شکر ہے کہ اس نے آپ کی طرف میری راہنمائی کی، پھر کہا اے اللہ کے رسولؐ! مجھے بتایئے کہ آپؐ کے بعد آپ کے اوصیاء کون ہیں تاکہ میں ان سے وابستہ ہو جاؤں؟ فرمایا: میرے اوصیاء، بارہ ہیں، جندل نے کہا: ہم نے توریت میں ایسے ہی دیکھا ہے، جندل نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! مجھے ان کے اسماء بتایئے! فرمایا: ان میں پہلے سید الاوصیاء ابوالائمہ علیؑ ہیں پھر ان کے دونوں بیٹے حسنؑ و حسینؑ ہیں پس ان سے وابستہ ہو جاؤ خبردار تمہیں جاہلوں کا جہل فریب نہ دے اور دیکھو جب علیؑ بن الحسینؑ زین العابدینؑ پیدا ہوں گے تو خدا تمہیں اٹھالے گا اور دنیا میں تمہاری آخری غذا دودھ کا شربت ہوگا جو کہ تم پیو گے، جندل نے کہا: ہم نے توریت اور انبیاء کی کتابوں میں ایلیاء اور شبر و شبیر دیکھا ہے یہ علی اور حسن و حسین ہو گئے اور حسین کے بعد کون ہیں مجھے ان کے نام بتائیں کیا ہیں؟ فرمایا: جب حسینؑ کی مدت ختم ہو جائے گی تو ان کے بیٹے علی الملقب بہ زین العابدین اور ان کے بعد ان کے فرزند محمدؑ الملقب بہ باقر اور ان کے بعد ان کے بیٹے جعفر کہ جن کو صادقؑ کہا جائیگا اور ان کے بعد ان کے بیٹے موسیٰ جن کو کاظمؑ کہا جائیگا اور ان کے بعد ان کے فرزند علیؑ، جن کو رضاؑ کہا جائیگا اور ان کے بعد ان کے بیٹے محمد جن کو تقی و زکی کہا جائیگا اور ان کے بعد ان کے فرزند علی جن کو نقی و ہادی کہا جائیگا اور ان کے بعد ان کے بیٹے حسنؑ جن کو عسکری کہا جائیگا اور ان کے بعد ان کے فرزند محمد امام ہیں کہ جن کو مہدیؑ قائم اور حجت کہا جائیگا وہ غیبت اختیار کرے گا اور پھر غیبت سے نکل آئیگا اور زمین کو ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کریگا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اس کی غیبت میں صبر کرنے والے خوش نصیب ہیں اور ان کی محبت پر باقی رہنے والے خوش قسمت ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی تعریف خدا نے اپنی کتاب میں کی ہے اور فرمایا" ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب" پھر فرمایا:" اولائک حزب اللہ الا ان

حزب اللہ ھم الغالبون "جندل نے کہا: تمام تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے مجھے ان کی معرفت کی توفیق عطا کی اس کے بعد وہ علیؑ بن الحسین کی ولادت تک زندہ رہے۔ طائف چلے گئے وہاں بیمار ہو گئے، دودھ پیا تو کہا: مجھ سے رسولؐ نے فرمایا تھا کہ دنیا میں تمہاری آخری غذا دودھ کا گھونٹ ہوگا چنانچہ وہیں ان کا انتقال ہو گیا اور طائف میں مشہور موضع کوزارہ میں دفن ہوئے۔

وضاحت: اس حدیث کو ائمہ حدیث کی ایک جماعت سے کفایۃ الاثر میں نقل کیا ہے، انہیں میں سے شیخ علی بن محمد بن علی الخزاز بھی ہیں، کفایۃ الاثر میں ایسی ہی حدیث اپنی سند کے ساتھ جابر بن عبد اللہ انصاری کے حوالے سے رسولؐ سے نقل کی ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ عج کا نام لینا جائز نہیں ہے، اسی جماعت میں سے صدوق بھی ہیں۔ جیسا کہ ان کی کتاب الحجۃ الی تعیین الحجۃ سے واضح ہوتا ہے، انہوں نے بھی اپنی سند کے ساتھ جابر سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے ان کی عبارت بھی اسی بات پر دلالت کرتی ہے کہ نام لینا جائز نہیں ہے۔

۵۔ کمال الدین۔ علی بن عبد اللہ الوراق نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے احمد بن اسحٰق اشعری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ابو محمد حسن بن علی علیہما السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، میں یہ چاہتا تھا کہ آپ سے آپ کے بعد ہونے والے خلف کے بارے میں سوال کروں آپ نے خود سلسلہ کلام کا آغاز کرتے ہوئے مجھ سے فرمایا: اے احمد بن اسحٰق! بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے خلقتِ آدم سے (آج تک) زمین کو حجت سے خالی نہیں چھوڑا ہے اور نہ خالی چھوڑے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی، اسی حجت کے ذریعہ زمین والوں سے وہ بلا کو دفع کرتا ہے، اسی کی وجہ سے بارش برساتا ہے اور اسی کے ذریعہ زمین کی برکتیں نکالتا ہے، راوی کہتا ہے، میں نے عرض کی: اے فرزندِ رسولؐ! آپ کے بعد امام وخلیفہ کون ہے؟ اس پر آپ جلدی سے اٹھے گھر میں داخل ہوئے اور دوش پر ایک لڑکے کو اٹھا کر لائے اس تین سال کے بچہ کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند چمک رہا تھا۔ فرمایا: اے احمد بن اسحٰق: اگر تم خدا اور اس کی حجتوں کے نزدیک معزز نہ ہوتے تو میں اپنے اس بیٹے کو تمہارے سامنے نہ لاتا، اس کا نام وکنیت رسولؐ کے نام وکنیت کے موافق ہے

، یہ زمین کوایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی اے احمد بن الحق اسکی مثال اس امت میں خضر کی سی ہے اس کی مثال ذوالقرنین کی سی ہے خدا کی قسم وہ ضرور غیبت میں رہیں گے اس غیبت کے زمانہ میں ہلاکت سے کوئی نجات نہیں پا سکے گا مگر جس کو خدا اس کی امامت کے اقرار پر ثابت و برقرار رکھے اور غیبت کے زمانہ میں اس کو تعجیل فرج۔ جلدی کشائش۔ کی توفیق مرحمت کرے، احمد بن الحق کہتے ہیں، میں نے عرض کی: مولا! کیا کوئی ایسی نشانی ہے کہ جس سے میرا دل مطمئن ہو جائے۔ عین اسی وقت بچہ فصیح عربی میں گویا ہوا: فرمایا: میں زمین پر بقیۃ اللہ ہوں اور اس کے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہوں، کوئی نشانی معلوم نہ کرو اے احمد بن الحق مجھ سے دور ہو جاؤ۔ احمد بن الحق کہتے ہیں کہ میں خوشی و مسرت کے ساتھ نکل آیا۔ اگلے دن میں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی! اے فرزند رسولؐ! آپ نے میرے اوپر جو احسان کیا ہے اس سے مجھے بہت مسرت ہوئی ہے۔ اب یہ بتایئے کہ ان میں خضر و ذوالقرنین کے کون سے خصائل پائے جائیں گے۔ فرمایا: اے احمد طویل غیبت ہے، میں نے عرض کی: اے فرزندِ رسولؐ! ان کی غیبت ضرور طویل ہوگی! فرمایا: ہاں خدا کی قسم اتنی طویل ہوگی کہ اس میں اس امر کے اکثر قائل اس سے پھر جائیں گے اور کوئی باقی نہیں رہے گا مگر وہی کہ جس سے خدا نے ہماری ولایت کا اقرار و عہد لے لیا ہے، اور اس کے دل میں ایمان لکھ دیا ہے اور اپنی روح سے اس کی تائید و مدد کی ہے اے احمد بن الحق یہ امر خدا میں سے ایک امر اور یہ خدا کے اسرار میں سے ایک راز اور اللہ کے غیب میں سے ایک غیب ہے، پس جو میں نے تمہیں دیا۔ بتایا۔ ہے اس کو لے لو اور چھپا لو اور شکر گذاروں میں ہو جاؤ کل ہمارے ساتھ علیین میں ہوگے صدوق کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث عبداللہ الوراق کے علاوہ اور کسی سے نہیں سنی اور انہیں کے خط میں لکھی دیکھی تو میں نے اس سے سوال کیا: چنانچہ انہوں نے یہ حدیث نقل کی اور کہا: سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن الحق رحمۃ اللہ سے ایسے ہی نقل کیا جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ اس کو ینابیع المودۃ (ص ۴۵۸) میں کتاب الغیبت سے نقل کیا ہے۔

۶۔ کشف الغمہ۔ ابن الخشاب رحمۃ اللہ کہتے ہیں: خلف الصالح نے بیان کیا کہ ہم سے صدقہ بن موسیٰ نے بیان کیا: ہم سے ہمارے والد نے رضاؑ کے حوالے سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: خلف صالح ابومحمد، حسنؑ بن علیؑ کی اولاد میں ہیں اور وہ صاحب الزمان ہیں اور وہ مہدیؑ ہیں، ینابیع المودۃ (ص ۴۹۱) حافظ کی اربعین سے انہوں نے ابن الخشاب سے اس کی روایت کی ہے اور اسی حدیث کو غایت المرام میں ابن الخشاب سے نقل کیا ہے۔

۷۔ ارشاد۔ ابوالقاسم جعفر بن محمد نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے محمد بن علی بن بلال سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میرے پاس ابومحمد حسن بن علی عسکریؑ کی طرف سے ان کے انتقال سے دو سال قبل ایک تحریر پہنچی جس میں آپ نے اپنے بعد ہونے والے جانشین کی خبر دی تھی، پھر وفات سے تین روز قبل ایک تحریر پہنچی اس میں آپ نے اپنے جانشین سے آگاہ کیا۔

۸۔ الخرائج۔ علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے انہوں نے عیسیٰ بن مسیح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: حسن عسکریؑ ہمارے پاس قید میں تشریف لائے، میں آپ کو پہچانتا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: تمہاری عمر پینسٹھ سال ایک ماہ دو دن ہے، میرے پاس دعا کی کتاب تھی جس پر میری تاریخ پیدائش لکھی تھی میں نے اس کو دیکھا تو وہی تھی جو آپ نے بتائی تھی، فرمایا: تمہارے یہاں بیٹا ہوا؟ میں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: اے اللہ! اس کو بیٹا عطا کر کہ جو اس کا قوت بازو بن جائے کہ بہترین دست و بازو بیٹا ہی ہوتا ہے، پھر آپ نے مثال کے طور پر یہ شعر پڑھا:

من کان ذا ولد یدرک ظلامته ان الذلیل الذی لیست له عضد

میں نے عرض کی: آپ کے یہاں فرزند ہے۔ فرمایا: ہاں خدا کی قسم عنقریب میرے یہاں بیٹا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے پر کرے گا۔ لیکن فی الحال نہیں ہے پھر آپ نے یہ اشعار پڑھے۔

لعلک یوما ان ترانی کانما بنّی حوالــــی الاسود اللوابد

فان تمیما قبل ان تلد الحصی　　　اقام زمانا و هو فی الناس واحد -

اس پر پہلی فصل کے ساتویں باب کی ح ۱ سے ۳۶ تک آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل کے دسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک بارہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، چودہویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، سترہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ اٹھارہویں باب کی ح ۱، ۲ انیسویں باب کی ح ۱ اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ بائیسویں باب کی ح ۴، ۶، ۵ چوبیسویں باب کی ۱، ۲ ستائیسویں باب کی ح ۱ تیسویں باب کی ح ۱ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹۔ ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دلالت کرتی ہے۔



اکیسواں باب[1]

مہدیؑ کے والد کا نام حسنؑ ہے

اس باب میں ۱۴۷ حدیثیں ہیں

۱۔ اعلام الوریٰ۔ مفضل بن عمر سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے مولا جعفر صادقؑ بن محمدؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: مولا! مجھے اپنے بعد ہونے والے جانشین کے بارے میں کچھ

[1] اس باب اور کتاب کے دوسرے ابواب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو کچھ ابوداؤد کی روایت میں زائدہ، عاصم، زر اور عبداللہ سے اور انہوں نے رسولؐ سے نقل کیا ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

(روایت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو ضرور اتنا طول دے گا کہ خدا اس دن مجھ سے یا میرے اہل بیت سے ایک شخص کو بھیجے گا اس کا نام میرے نام اور اس کے والد کا نام میرے پدر کے نام کے موافق ہوگا اور وہ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی)

کیونکہ ان بے شمار اور متواتر روایات کی دلالت اس بات پر ہے کہ آپؑ کے والد کا نام حسنؑ ہے۔

گنجی نے "البیان" میں لکھا ہے: اس حدیث کو ترمذی نے لکھا ہے لیکن یہ نہیں لکھا ہے کہ "ان کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہے" اور امام احمد نے اپنی قوی یادداشت واتقان کے باوجود اس حدیث کو اپنی مسند میں متعدد مقامات پر نقل کیا ہے کہ ان کا نام میرے نام کے مطابق وموافق ہے ابو نعیم نے "مناقب المہدی" میں حدیث کے طرق کو بہت بڑی تعداد سے نقل کیا ہے اور سب نے عاصم بن ابی النجود سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبد اللہ

بتائیے! فرمایا: اے مفضل! میرے بعد موسیٰ امام ہیں اور خلف المنتظر م ح م د بن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ ہیں، کمال الدین میں ایسی ہی حدیث اپنی سند کے ساتھ مفضل سے نقل کی ہے۔

۲۔ مستدرک الوسائل۔ مستدرک کے خاتمہ پر اپنے مشائخ کے بارے میں لکھتے ہیں۔ شیخ جلیل ابوالحسن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمیؒ سے امام حسن عسکریؑ کی خط و کتابت رہتی تھی اور آپکی توقیع۔ تحریر۔ ان کے پاس پہنچی تھی احتجاج میں شیخ طبرسی کی روایت کے مطابق یہ ہے:

آغاز اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو جہانوں کا پالنے والا ہے، عاقبت موحدین کے لئے ہے اور جہنم ملحدوں کے لئے ہے ظالموں کے علاوہ کسی پر سختی نہیں ہوگی، سوائے احسن الخالقین کے اور کوئی معبود نہیں ہے اور مخلوق میں سب سے بہترین محمدؐ پر اور ان کی پاک و پاکیزہ عترت پر درود ہو اما بعد:

میرے معتمد و فقیہہ شیخ ابوالحسن علی بن الحسین بن بابویہ قمی خدا آپ کو اپنی رضا و خوشنودی کی توفیق مرحمت فرمائے اور آپ کے بچوں کو اپنی رحمت سے صالح اولاد قرار دے، میں تمہیں، تقوائے الٰہی،

سے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے اور ان ہی میں سے سفیان بن عیینہ کہ جن سے مختلف طرق نکلتے ہیں، انہیں میں قطر بن خلیفہ ہیں ان سے بہت سے طرق نکلتے ہیں، انہیں میں اعمش بھی ہیں ان سے بھی بہت سے طرق نکلتے ہیں انہیں میں ابواسحٰق سلیمان فیروز شیبانی ہیں ان سے مختلف طرق نکلتے ہیں، انہیں میں حفص بن عمر ہیں انہیں میں سفیان ثوری ہیں ان سے بھی بہت سے طرق نکلتے ہیں انہیں میں ان کے طرق بھی مختلف طرق سے ہیں انہیں میں واسط الحارث بھی ہیں ان میں یزید بن معاویہ ابوشیبہ ہیں اس میں ان کے دو طریقے ہیں، انہیں میں سلیمان بن قرم ہیں ان سے متعدد طرق نکلتے ہیں" انہیں جعفر الاحمر اور قیس بن ربیع، سلیمان بن قرم اور اسباط کو ایک حدیث میں جمع کیا ہے، انہیں میں سلام ابوالمنذر ہیں، انہیں میں ابوشہاب محمد بن ابراہیم الکنانی ہیں ان سے بہت سے طرق نکلتے ہیں، انہیں میں عمرو بن عبید تنافسی ہیں، ان سے بہت سے طرق ہیں انہیں میں ابوبکر بن عیاش ہیں ان کے طرق بھی بہت سے طرق سے ہیں انہیں میں ابوالجحاف داؤد بن ابی العوف ہیں ان سے بھی بہت سے طرق نکلتے ہیں انہیں میں عثمان بن شبرمہ بھی ہیں ان کے مختلف طرق ہیں ان میں عبدالملک ابوعیینہ، ان میں محمد بن عیاش ہیں ان میں عمرو العامری ہیں ان کے طرق مختلف طرق سے ہیں پھر سند بیان کی، اس سلسلہ میں ہم سے ابوغسان،

نماز قائم کرنے اور زکواۃ دینے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ زکواۃ نہ دینے والے کی نماز قبول نہیں ہے۔

اور میں تمہیں گناہ کی بخشش، مغفرت، غصہ پی جانے، صلۂ رحمی اور بھائیوں کی مالی مدد اور تنگی و کشائش میں ان کی حاجت روائی کی کوشش کرنے، نادانی کے وقت بردباری سے کام لینے دین فہمی کے امور میں ثابت قدمی، حکم قرآن کی پابندی، حسن خلق، نیکی کا حکم دینے، برائی سے روکنے کی

قیس نے بیان کیا جبکہ اس کو منسوب نہیں کیا اور ان میں عمرو بن قیس الملائی ہے، ان میں عمار بن زریق ہیں ان میں عبداللہ بن حکم بن جبیر اسدی ہیں ان میں سے عمرو بن عبداللہ بن بشیر ہیں ان میں ابوالاحوص ہیں ان میں سے سعد بن حسن ثعلبہ کے بھانجے ہیں، ان میں سے معاذ بن ھشام ہیں وہ کہتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے عاصم سے روایت کی ہے، ان میں سے یوسف بن یونس ہیں ان میں سے غالب بن عثمان ہیں، ان میں سے حمزہ الزیات ہیں، ان میں سے شیبان ہیں ان میں سے حکم بن ھشام ہیں اور اس حدیث کی عاصم کے علاوہ دوسرے افراد نے بھی زر سے وہ عمر بن مرہ ہیں انہوں نے زر سے روایت کی ہے اور سب نے یہ روایت کی ہے کہ ان کا نام میرے نام کے موافق ہے۔ جان لو کہ ان میں سے صرف عبید اللہ بن موسیٰ نے زائدہ سے انہوں نے عاصم سے اس کی روایت کی ہے کہ ان کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہے۔ اور عقلمند اس میں شک نہیں کرے گا کہ اس اضافہ کا کوئی اعتبار نہیں اس کے خلاف ان ائمہ کا اتحاد ہے۔ اور کشف الغمہ میں لکھا ہے: لیکن ہمارے شیعہ علماء اس حدیث کو صحیح نہیں مانتے ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک ان "مہدی" کا نام اور ان کے والد کا نام ثابت ہو چکا ہے، مگر جمہور نے یہ نقل کیا ہے۔

کہ زائدہ۔ راوی۔ احادیث میں اضافہ کرتا تھا تو اس کی زیادتی اس بات کا باعث ہوئی کہ روایات و اقوال میں جمع کیا جائے یہ تھا سند حدیث کے سلسلہ میں مختصر تبصرہ، یہ تو واضح ہے کہ اس اضافہ کے ساتھ زائدہ کی نقل پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور وہ قابل اعتبار نہیں ہے بلکہ نفس اس بات سے مطمئن ہو جاتا ہے کہ زائدہ یا رواۃ حدیث میں سے کسی نے اس جملہ کا اضافہ کر دیا ہے اور یہ بھی بعید نہیں ہے کہ یہ اضافہ سیاستمداروں اور حکام کی کرشمہ سازی ہو کیونکہ صدر اول میں سیاست کی کامیابی اور حکومت کی تشکیل کے لئے احادیث کا اہم کردار ہوتا تھا چنانچہ اہل سیاست و حکام احادیث گڑھواتے تھے اور ان کے ذریعہ عوام کے دلوں کو اپنی طرف کھینچتے تھے تا کہ ان کی حکومت باقی رہ سکے اس سلسلہ میں معاویہ کے اعمال کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ وہ علیؑ کی فضیلت و منقبت میں حدیث بیان کرنے والے پر سختی کرتا تھا اور اس کے برعکس علیؑ و

وصیت کرتا ہوں، کہ خدا فرماتا ہے زیادہ سرگوشی میں کوئی بھلائی نہیں ہے مگر یہ کہ صدقہ یا نیکی کا حکم دیا جائے یا لوگوں کی اصلاح کریں، تمام فحش سے پرہیز کرو اور تمہارے لئے ضروری ہے کہ نماز شب کی پابندی کرو۔ کیونکہ رسولؐ نے علیؑ کو وصیت کی تھی فرمایا: اے علی! نماز شب کی پابندی کرو۔ نماز شب کی پابندی کرو، نماز شب کی پابندی کرو۔ کیونکہ جس نے نماز شب کو حقیر سمجھا وہ ہم میں سے نہیں ہے

اہلبیتؑ کی مذمت میں اور عثمان وغیرہ کی مدح میں احادیث گڑھنے والوں کو انعام و بخشش سے نوازتا تھا۔

چنانچہ معاویہ نے احادیث گڑھنے کے لئے ابو ہریرہ جیسے دنیا پرست اور پیسہ کے بھوکے لوگوں کو نوکر بنالیا تھا۔ اور ایسا ہی خلافت بنی عباس کے ابتدائی زمانہ میں ان کی حکومت کی تشکیل اور بنی امیہ کے خلاف انقلاب کو کامیاب بنانے کے لئے کیا گیا حدیث گڑھنے والے ان کے حکم سے یا ان کا تقرب حاصل کرنے کے لئے ان کے مذھب ان کی رایوں یا ان کی سیاست کی تائید میں اور ان کے باطل اعمال کو صحیح کرنے اور عوام میں ان کی عظمت کو برقرار رکھنے کے لئے حدیث گڑھتے تھے اور جس چیز کو بنی عباس نے اپنے دینی عقیدہ کی رو سے اپنی حکومت کی تشکیل کا وسیلہ بنایا تھا وہ حضرت مہدیؑ کے بارے میں وارد ہونے والی بشارتیں تھیں تو محمد بن عبداللہ منصور عباسی الملقب بالمہدی کی حکومت کو مضبوط و مستحکم بنانے کے لئے یا محمد بن عبداللہ بن حسن الملقب بہ نفس الزکیہ رضی اللہ عنھم کی دعوت کی تائید کے لئے اس جملہ کا اضافہ ناگزیر تھا اور میرے نزدیک یہ احتمال بہت قریب ہے۔ اس کو بعض مورخین نے (جیسے صاحب فخری نے آداب السلطانیہ والدول الاسلامیہ) میں لکھا ہے کہ عبداللہ محض نے بہت سے لوگوں کے دلوں میں یہ بات بٹھادی تھی کہ ان کے بیٹے محمد ہی وہ مہدی ہیں کہ جن کی بشارت دی گئی ہے اور وہ اس اضافہ۔ ان کے والد کے نام میرے نام پر ہے۔ کے ساتھ روایت کرتے تھے۔ صادق علیہ السلام نے ان کے والد عبداللہ محض سے فرمایا کہ تمہارا بیٹا اسے نہیں پا سکے گا۔ کچھ بھی ہو اس زیادتی و اضافہ کا ان متواتر و قطعی اخبار کے ہوتے ہوئے جو کہ علماء کی کتابوں میں مذکور ہیں کوئی اعتبار نہیں ہے اور دوسری طرف علماء نے اس اضافہ اور مذکورہ اخبار و احادیث کے درمیان جمع کرنے کے سلسلہ میں بہت سی وجوہ بیان کی ہیں گنجی شافعی کی کتاب البیان میں یہ نصیحت ہے کہ ممکن ہے۔ رسول اللہؐ نے یہ فرمایا ہو کہ ان کے والد کا نام میرے بیٹے کے نام پر ہے۔ یعنی حسن ہے۔ کیونکہ رسولؐ۔ حسنؑ اور ان کے بھائی حسینؑ دونوں کو اپنا بیٹا کہتے ہیں "نہایہ ابن کثیر" اس میں راوی وہم میں پڑ گیا اور اس نے ابنی کی جگہ ابی کر دیا اور اس دوسرے احتمال کی تائید (اس باب کی ح ۴) سے ہوتی ہے جس کو کمال الدین محمد

پس میری وصیت پر عمل کرو اور جس چیز کا میں نے آپکو حکم دیا ہے اس کام کا میرے تمام شیعوں کو حکم دو تاکہ وہ اس پر عمل کریں، آپ صبر سے کام لیں اور انتظار فرج ضروری ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: میری امت کا بہترین عمل انتظار فرج ہے اور ہمارے شیعہ اسی طرح حزن وملال میں رہیں گے یہاں تک کہ میرا بیٹا ظہور کرے گا کہ جس کی نبیؐ نے اس طرح بشارت دی ہے:

وہ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی، اے شیخ اور میرے معتمد ابوالحسن آپ صبر کریں اور میرے تمام شیعوں کو صبر کرنے کی تلقین کریں کیونکہ زمین خدا کی ہے وہ جس کو چاہے گا اسکو اس کا مالک بنائے گا عاقبت متقین کے لئے ہے آپ پر، ہمارے تمام شیعوں پر سلام اور اللہ کی رحمت وبرکتیں ہوں، ہمارے لئے اللہ کافی ہے وہ بہترین کارساز، بہترین مولا اور بہترین مددگار ہے)

اسی حدیث کو قاضی نوراللہ شوشتری نے مجالس المومنین میں نقل کیا ہے، اور مناقب میں اس حدیث کو (وعترتہ الطاھرین) تک نقل کیا ہے اور کہا ہے: اس کا جز۔ آپ کے لئے ضروری ہے کہ صبر کریں الخ مگر یہ کہ کہا ہے (نبیؐ نے فرمایا ہے کی بجائے فرمایا نبیؐ نے) نقل کیا ہے اور (آپؐ نے اس طرح فرمایا ہے) اور کا ذکر نہیں کیا ہے اور نہ ہی میرے معتمد کو بیان کیا ہے اسی طرح توقیع کے اول میں (میں نے اللہ کی رسی کو پکڑ رکھا ہے) اور توقیع کے آخر میں صلی اللہ علیٰ محمد وآلہ لکھا ہے اور ہمارے لئے اللہ کافی ہے کا ذکر بھی نہیں کیا ہے۔

۳۔ اثبات الوصیہ۔ ابوالحسین محمد بن جعفر السدی نے احمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ۲۶۲ھ کو مدینہ میں خدیجہ بنت محمد بن علی رضا، ابوالحسن صاحب العسکر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور پس پردہ ان سے گفتگو کی اور ان سے ان کے دین کے بارے میں سوال کیا اور یہ کہ ان کا امام کون ہوگا تو انہوں نے کہا: خلف زکی ابن الحسن بن علی میں نے کہا: خدا مجھے آپ کا فدیہ

بن طلحہ شافعی نے بیان کیا ہے وہ مطالب السؤول فی مناقب آل الرسول میں جواب کی تفصیل شروع کرنے سے پہلے ان دو چیزوں کو بیان کردینا ضروری سمجھتے ہیں کہ جس پر غرض موقوف ہے۔

قرار دے کیا اس سلسلہ میں کوئی خبر ہے یا مشاہدہ؟ کہا میرے بھتیجے ابو محمد کے حوالے سے منقول ہے یہ انہوں نے اپنی ماں کے پاس لکھا ہے، میں نے ان سے معلوم کیا کہ بچہ کہاں ہے؟ کہا۔ مستور ہے (پوشیدہ ہے) حدیث جاری رہی یہاں تک کہ انہوں نے کہا، تم تو اخبار و رجال اور ثقہ لوگوں میں سے ہو کیا تم نے یہ روایت نہیں کی ہے کہ حسینؑ کے نویں بیٹے اپنی میراث تقسیم کریں گے اور یہ میراث باقی ماندہ وحی ہے؟ شیخ نے اپنی کتاب، الغیبۃ، میں کلینی سے اور انہوں نے محمد بن جعفر اسدی سے انہوں نے احمد بن ابراہیم سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۴۔ بحار الانوار۔ شیخ کی امالی میں حفار سے انہوں نے عثمان بن احمد سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے بشر بن عمر سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اسماعیل بن ابان سے انہوں نے ابو مریم سے انہوں نے ثویر بن ابی فاختہ سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے ایک حدیث میں اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: بعض علامات ظہور اور ان حالات کا ذکر کرنے کے بعد کہ جن میں قائم ظہور فرمائیں گے: کہا: نبیؐ نے فرمایا: ان کا نام میرے نام جیسا اور ان کے والد کا نام میرے بیٹے کے نام کا سا ہے اور وہ میرے بیٹے (میرے بیٹے سے آپ کی مراد) سبط اکبر حسن کی نسل سے ہوگا۔

اسی پر پہلی فصل کے آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک، اور دوسری فصل کے سترہویں باب کی ح ۳۔ اٹھارہویں باب کی ح ۲ انیسویں باب کی ح ا بیسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک بائیسویں باب کی ح ۶ ستائیسویں باب کی ح ۱۱ اور تیئیسویں باب کی ح ا دلالت کر رہی ہے اور اسی پر یہ احادیث اور دوسری وہ احادیث دلالت کر رہی ہیں جو کہ پہلی فصل کے ساتویں باب کی ح ۱ سے ۳۶ تک اور دوسری فصل کے دسویں باب کی ح ۱ سے ۸ تک اور بارہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ چودھویں باب کی ح ۱ پندرہویں باب کی ح ۲، ۳ سولہویں باب کی ح ۱ سترہویں باب کی ح ۱، ۲ اٹھارہویں باب کی ح ۱، بائیسویں باب کی ح ۴ چوبیسویں باب کی ح ۱، ۲ اور اس پر تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۰ دوسرے باب کی ح ۱، ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵

۶، ۸ اور چھٹی فصل کے باب اول کی ح ادلالت کررہی ہے۔



بائیسواں باب

مہدیؑ سیدۃ اماء کے فرزند ہیں

اس باب میں ۵۹ حدیثیں ہیں

ا۔شرح نہج البلاغہ۔ابن ابی الحدید ج ۲ ص ۹۷ طبع مصر نے کہا اور اسی کا جز (یعنی اس خطبہ کا جز جس کا ایک حصہ رضی قدس سرہ نے بیان کیا ہے) اپنے نبیؐ کے اہل بیتؑ کو دیکھو اگر وہ بیٹھ جائیں تو تم بھی بیٹھ جاؤ اگر وہ تم سے مدد چاہیں تو تم ان کی مدد کرو خدا ہم اہل بیتؑ میں سے ایک مرد کے ذریعہ فتنوں کو خاموش کرے گا، بہترین کنیز کے فرزند پر میرے بابا قربان وہ انہیں تلوار کے سوا اور کچھ نہ دے گا تباہی و ہلاکت ہی کا دور ہوگا وہ ان کے سروں پر آٹھ ماہ مسلط رہے گا یہاں تک کہ قریش کہیں گے کہ اگر یہ اولاد فاطمہؑ سے ہوتا تو ہم پر ضرور رحم کرتا، پھر خدا انہیں بنی امیہ پر حملہ کرنے کی جرأت دے گا اور وہ انہیں شکست فاش دے گا، انہیں تہس نہس کر دے گا۔ان پر لعنت ہوتی رہے اور جہاں بھی پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور ایسے قتل کیے جائیں گے جیسا کہ قتل کیے جانے کا حق ہے، یہ اللہ کا دستور ان لوگوں میں بھی تھا جو پہلے گذر گئے ہیں اور تم اللہ کے دستور میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے ابن ابی الحدید کہتے ہیں: اور کوئی یہ کہے کہ اس وقت بنی امیہ میں سے کون موجود ہوگا کہ جس کے بارے میں آپ نے کہا ہے کہ وہ ان سے انتقام لے گا یہاں تک کہ وہ یہ چاہیں گے کہ ان کے بدلے اگر علیؑ کے ہاتھ میں ان کے امر کی زمام ہوتی تو بہتر تھا، کہا گیا ہے کہ امامیہ رجعت کے

قائل ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ امام منتظر کے ظہور کے بعد بنی امیہ وغیرہ کے سرغنہ اور ان کے بڑے لوگوں کو پلٹایا جائے گا وہ ان میں سے بعض لوگوں کے ہاتھ و پیر کاٹیں گے۔ بعض کی آنکھیں پھوڑیں گے۔ بعض کو سولی دیں گے اور آل محمدؐ کے گذشتہ اور موجودہ دشمنوں سے انتقام لیں گے اس کے بعد ابن ابی الحدید نے اپنے مذہب کے علماء کے اس اشکال کو اس تصریح کے بعد رد کر دیا کہ مہدیؑ اولاد فاطمہؑ سے ہوں گے اور زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، ظالموں سے انتقام لیں گے اور انہیں عبرت ناک سزا دیں گے، وہ ام ولد۔ کنیز کے بیٹے۔ ہیں جیسا کہ دوسری کتاب میں وارد ہوا ہے، ان کا نام محمد ہے (ان کا ظہور اس وقت ہوگا جب بنی امیہ میں سے ایک شخص کہ جس کو صحیح حدیث میں سفیانی کہا گیا ہے جو کہ ابو سفیان بن حرب بن امیہ کی اولاد سے ہوگا۔ اسلامی ممالک میں سے اکثر پر قبضہ کرے گا۔ فاطمی امام اس کو اور بنی امیہ وغیرہ میں سے اس کے چاہنے والوں کو قتل کریں گے اس وقت آسمان سے مسیح نازل ہوں گے، قیامت کے آثار رونما ہوں گے اور دابۃ الارض ظاہر ہوگا، اس حدیث کو ینابیع المودۃ (ص ۴۹۸) میں نقل کیا ہے۔

۲۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۵۱۲) مدائنی نے کتاب صفین، میں روایت کی ہے کہ جنگ نہروان کے ختم ہو جانے کے بعد علیؑ نے خطبہ دیا اور اس میں بعض پیشین گوئیوں کا ذکر کیا اور فرمایا: یہ حکم خدا ہے جو کہ ہو کے رہے گا، پس اے بہترین کنیز کے بیٹے کب تک تمہارا انتظار کیا جائیگا؟ رحم کرنے والے پروردگار کی طرف سے فتح قریب کی بشارت دے دو، میرے ماں باپ قربان اس چھوٹی سی جماعت پر کہ جن کے نام زمین پر مجہول ہیں۔

۳۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن عبد اللہ بن حمزہ نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو احمد محمد بن زیاد الازدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے اپنے آقا موسیٰؑ بن جعفرؑ سے خدا کے اس قول "و اسبغ علیکم نعمه ظاهرة و باطنة" کے معنی دریافت کئے۔ فرمایا: نعمت ظاہرہ سے امام ظاہر اور نعمت باطنہ سے امام غائب مراد ہے راوی کہتا ہے: میں نے عرض کی: ائمہ میں کوئی ایسا بھی ہوگا جو غیبت اختیار کرے گا؟ فرمایا: ہاں ان کا جسم لوگوں کی آنکھوں

سے پوشیدہ رہے گا لیکن مومنوں کے دلوں سے اس کا ذکر غائب نہیں ہوگا اور وہ ہم میں سے بارہواں ہے۔ اس کے لئے خدا ہر مشکل کو آسان کر دے گا اور ہر دشواری کو سہل بنا دے گا، اور اس کے لئے زمین کے خزانوں کو ظاہر کر دے گا اور دور کو اس سے قریب کر دے گا اور ہر سرکش ظالم کی نسل منقطع کر دیگا ان کے ہاتھ سے ہر شیطان کو ہلاک کرے گا وہ سیدۃ الاماء۔ کنیزوں کی سردار۔ کا پسر ہے، اسکی ولادت کا لوگوں کو علم نہیں ہوگا۔ اور نہ کسی کے لئے ان کا نام لینا جائز ہوگا یہاں تک کہ وہ ظہور کریں گے اور زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، کمال الدین میں اس حدیث کو احمد بن زیاد بن علی بن ابراہیم سے نقل کیا ہے۔

۴۔ کمال الدین۔ علی بن احمد بن محمد بن عمران نے محمد بن عبداللہ کوفی سے انہوں نے محمد بن عمران نخعی سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے حسین بن یزید نوفلی سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو عبداللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں غیبت انبیاءؑ کی سنت ہے یہ ہم اہل بیتؑ کے قائم کے لئے بھی ہے اور جو حوادث و غیبتیں سلف میں ہوئی ہیں وہ خلف میں ہوں گی۔ ابو بصیر کہتے ہیں: میں نے عرض کی فرزند رسول آپ اہل بیتؑ میں سے قائم کون ہے؟ فرمایا: اے ابو بصیر وہ میرے بیٹے موسیٰ کی پانچویں نسل میں ہوں گے وہ سیدۃ الاماء کے بیٹے ہیں وہ غیبت اختیار کریں گے اس میں باطل پرست شک کریں گے، پھر خدا ان کو ظاہر کرے گا اور ان کے ہاتھوں زمین کے مشرق و مغرب کو فتح کرے گا۔ اور عیسیٰ بن مریم اتریں گے۔ اور آپ کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور زمین کے کسی بھی گوشہ میں خدا کے غیر کی عبادت نہیں کی جائے گی۔

۱۔ حاکم نے مستدرک کی کتاب الایمان (ج ۱ ص ۳۷) پر اپنی سند کے ساتھ ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسولؐ نے فرمایا: تم پہلے والوں کا قدم بقدم، بالشت بہ بالشت اتباع کرو گے یہاں تک کہ اگر وہ سوسمار کے بل میں داخل ہوں گے تو تم بھی ان کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! کیا یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا: پھر کون؟ حاکم کہتے ہیں یہ حدیث مسلم کی شرط کے لحاظ سے صحیح ہے اگرچہ انہوں نے اس کو اس طرح نہیں نقل کیا ہے: وضاحت: یہ حدیث فریقین کی کتابوں میں مختلف الفاظ میں نقل ہوئی ہے۔

چپہ چپہ پر خدا ہی کی عبادت ہوگی اور سارا دین اللہ ہی کے لئے ہوگا خواہ یہ مشرکوں کو ناگوار ہی ہو۔

۵۔ بحار الانوار۔ غیبت نعمانی، عبدالواحد بن عبداللہ نے احمد بن محمد بن ریاح سے انہوں نے احمد بن علی الحمیر ہ سے انہوں نے حکم بن عبد الرحیم القصیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوجعفر کی خدمت میں عرض کی: یہ امیر المومنین کا قول ہے کہ خیرۃ الاماء۔ کنیزوں کی سردار۔ کے فرزند پر میرے ماں باپ قربان، کیا وہ فاطمہ ہیں؟ فرمایا: ﴿فاطمة خیر الحرائر﴾ یعنی فاطمہ حوروں میں سب سے بہتر ہیں۔

۶۔ بحار الانوار۔ ابن العیاش کی مقتضب الاثر میں (اس کے مولف) کہتے ہیں: شیخ الثقہ ابوالحسین بن عبدالصمد بن علی نے ۲۸۵ھ میں مجھ سے عبید بن کثیر کے پاس بیان کیا اور ان سے نوح بن دراج نے ان سے یحییٰ بن الاعمش نے ان سے زید بن وہب نے ان سے ابوحنیفہ اور حرث بن عبداللہ ھمدانی، حرث بن شرب سب نے ہم سے بیان کیا کہ وہ سب علیؑ بن ابی طالبؑ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کے فرزند حسن آئے۔ آپ نے فرمایا: فرزندِ رسولؐ خوش آمدید اور جب ان کے فرزند حسین آئے تو فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان اے خیر الاماء کے فرزند کے والد! عرض کیا گیا: اے امیر المومنینؑ یہ کیا معاملہ ہے آپ نے حسنؑ سے یہ اور حسینؑ سے یہ فرمایا ہے؟! اور یہ خیرۃ الاماء کے فرزند کون ہیں؟ فرمایا: یہ گمشدہ جلاوطن م ح م د بن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی اس حسین کے فرزند ہیں یہ کہہ کر حسین کے سر پر ہاتھ رکھا۔

۷۔ غیبت نعمانی۔ عبدالواحد بن عبداللہ نے احمد بن محمد بن ریاح زہری سے انہوں نے احمد بن علی الحمیر ی سے انہوں نے حسن بن ایوب سے انہوں نے عبداللہ الخثعمی سے (عبدالکریم بن عمرو نخ) سے انہوں نے محمد بن عصام سے انہوں نے وہب (وھیب) بن حفص سے انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابوجعفرؑ یا ابوعبداللہؑ نے فرمایا: (روایت میں یہ تردد ابن عصام کی طرف سے ہے) اے ابومحمد! قائم کی دو علامتیں ہیں، ان کے سر میں تل اور ان کے سر میں خزاز ہے اور ان کے دونوں کاندھوں کے درمیان دائیں کاندھے کے نیچے دائیں طرف تل ہے سیبہ اور

بہترین کنیز کے فرزند ہیں اس سلسلہ میں نعمانی نے اس کے علاوہ بھی روایات نقل کی ہیں۔
اس پر دوسری فصل کے دسویں باب کی ح ۱ اور اٹھارہویں باب کی ح ا دلالت کر رہی ہے۔



تیئیسواں باب

جب محمدؐ وعلیؑ وحسنؑ پے در پے تین نام آئیں تو ان میں سے چوتھا قائمؑ ہے

اور اس باب میں دو حدیثیں ہیں

ا۔ دلائل الامامۃ۔ ابوالمفضل نے محمد بن الحسن کوفی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ الفارسی سے انہوں نے یحییٰ بن میمون خراسانی سے انہوں نے عبداللہ بن سنان سے انہوں نے اپنے بھائی محمد بن سنان الزہری سے انہوں نے سیدنا ابوعبداللہ جعفر بن محمدؑ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے انہوں نے اپنے والد حسینؑ اور اپنے چچا حسنؑ سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے انہوں نے رسولؐ اللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب میری اولاد میں سے ائمہ کے نام محمد، علی، حسن پے در پے آئیں تو ان میں سے چوتھے قائم ہیں جو ماسول۔ جن پر امید قائم ہے۔ اور منتظر ہیں۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن محمد سندی نے محمد بن الحسن سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر الحمیر ی سے انہوں نے احمد بن ھلال سے انہوں نے امیہ بن علی العیسیٰ (القیسی نخ) سے انہوں نے ابوالہیثم تیمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ابوعبداللہ نے فرمایا: جب تین نام محمد، علی اور حسن پے در پے آئیں تو ان میں چوتھا ان کا قائم ہے اسی حدیث کو کمال الدین میں محمد بن ابراہیم بن اسحٰق سے انہوں نے ابوعلی بن ھمام سے انہوں نے احمد بن ماہندان سے انہوں نے احمد بن ھلال سے

انہوں نے امیہ بن علی القیسی سے انہوں نے ابو الہیثم التمیمی (تمیمی نخ) سے ابو عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تین نام محمد، علی اور حسن پے درپے آئیں تو ان میں کا چوتھا ان کا قائم ہے۔ شیخ نے اپنی کتاب، غیبت میں اور نعمانی نے غیبت میں اپنی اپنی سند سے ابو عبد اللہ سے اسی مضمون کی روایت کی ہے اور کمال الدین میں اس حدیث کو دوسرے طریق سے بھی نقل کیا گیا ہے[1]۔



[1] اسماء شریفہ امام محمد یعنی امام محمد بن علی بن موسیٰ الرضا اور علی یعنی امام علی بن محمد بن علی بن موسیٰ الرضا اور ان کے بیٹے حسن، یعنی امام حسن عسکری صلواۃ اللہ علیہم اجمعین مراد ہیں۔

چوبیسواں باب

مہدیؑ بارہویں امام اور خاتم الائمہؑ ہیں

اس باب میں ۱۳۶ حدیثیں ہیں

۱۔ کمال الدین۔ علی ابن عبداللہ الوراق نے محمد بن ہارون صوفی سے انہوں نے عبداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے ابراہیم ابن ابی زیاد سے انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے انہوں نے ابوخالد کابلی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں اپنے آقا علیؑ بن الحسینؑ زین العابدین کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی: فرزندِ رسولؐ مجھے ان لوگوں سے مطلع فرمایئے کہ خدا نے جنکی اطاعت و مودت کو فرض کیا ہے اور رسولؐ نے جن کی اقتداء کو بندوں پر واجب کیا ہے۔ تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے کابلی جن اولوالامر۔ صاحب امر۔ کو خدا نے لوگوں کا امام بنایا ہے اور ان پر ان کی طاعت و مودت کو واجب کیا ہے: وہ امیرالمومنینؑ علیؑ بن ابی طالب پھر آپ کے فرزند حسنؑ و حسینؑ ہیں پھر یہ سلسلہ ہم تک پہنچے گا پھر خاموش ہو گئے تو میں نے عرض کیا: میرے آقا ہم سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ امیرالمومنینؑ نے فرمایا: کہ زمین اس کے بندوں کے لئے حجت خدا سے کبھی خالی نہیں رہے گی تو آپؑ کے بعد حجت و امام کون ہے؟ فرمایا: میرے بیٹے محمدؑ اور توریت میں ان کا نام باقر ہے جو علم کو ایسے ہی شگافتہ کریں گے جیسا کہ حق ہے یہی

میرے بعد امام و حجت ہیں اور ان کے بعد ان کے فرزند جعفرؑ، آسمان والوں کے نزدیک ان کا نام صادق ہے میں نے عرض کی: میرے آقا یہ بتایئے کہ انہیں کا نام صادق کیوں پڑا جب کہ آپ حضرات میں ہر ایک صادق ہے؟ فرمایا: مجھ سے میرے والد نے اپنے والد علیہا السلام کے حوالے سے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جب میرا بیٹا جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب پیدا ہو تو تم اس کا نام صادق رکھنا کیونکہ ان کے بیٹوں۔ نسل۔ میں سے پانچواں کہ جس کا نام جعفر ہو گا وہ خدا پر جھوٹ باندھتے ہوئے امامت کا دعویٰ کرے گا اور وہ خدا کے نزدیک جعفر کذاب ہو گا کیونکہ وہ خدا پر جھوٹ باندھنے والا ہے اور اس چیز کا مدعی ہے کہ جس کا وہ اہل نہیں ہے، اپنے والد کا مخالف ہے۔ اور اپنے بھائی پر حسد کرنے والا ہے یہی وہ ہے جو ولی خدا کی غیبت کے وقت خدا کے راز کے انکشاف کی طرف اشارہ کرے گا۔ پھر علیؑ بن الحسینؑ نے شدید گریہ کیا اور فرمایا: گویا میں جعفر کذاب کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ خدا کے ولی امر اور اس کی حفاظت میں مخفی کی تفتیش و تلاش اور اپنے والد کے ناموس کے نگہبان کے قتل اور ان پر کامیاب ہونے کی حرص اور اپنے بھائی کی میراث کی طمع میں اپنے زمانہ کے سرکشوں کی راہنمائی کر رہا ہے تا کہ ناحق ان کی میراث حاصل کر سکے۔ ابو خالد نے کہا: فرزندِ رسول اللہ! کیا ایسا ضرور ہو گا، فرمایا: ہاں! خدا کی قسم یہ چیز ہمارے پاس اس صحیفہ میں لکھی ہوئی ہے جس میں ان رنج و محن کا ذکر ہے جن سے رسولؐ کے بعد دوچار ہوں گے۔ ابو خالد کہتے ہیں میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ اس کے بعد کیا ہو گا؟ فرمایا: اس کے بعد ولی خدا، رسولؐ کے اوصیاء اور آپؐ کے بعد ہونے والے بارہویں امام کی غیبت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا اے ابن خالد ان کی غیبت کے زمانہ میں ان کی امامت کے قائل اور ان کے ظہور کے منتظر ہر زمانہ کے لوگوں سے افضل ہیں۔ کیونکہ خدا نے انہیں اتنی عقل و فہم عطا کر دی ہے کہ جس سے ان کے نزدیک غیبت مشاہدہ جیسی ہو گئی ہے اور انہیں اس زمانہ میں ان مجاہدوں کی مانند قرار دیا ہے جنہوں نے رسولؐ کی موجودگی میں تلوار سے جہاد کیا ہو وہی حقیقی مخلص ہیں اور وہی ہمارے سچے شیعہ ہیں اور وہی کھلم کھلا اور خفیہ طریقہ سے دین خدا کی طرف بلانے والے ہیں۔ اور فرمایا: انتظارِ فرج و کشائش

بہت بڑا عمل ہے اس حدیث کو احتجاج میں ابو حمزہ سے اور انہوں نے ابو خالد سے نقل کیا ہے۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ علی بن الحسن بن محمد نے کہا: ہم سے (ابو محمد نخ) ہارون بن موسیٰ نے بغداد میں ۳۸۱ھ میں بیان کیا۔ انہوں نے کہا: ہم سے محمد (احمد نخ) ہارون بن موسیٰ نے بغداد میں ۳۸۱ھ میں بیان کیا۔ انہوں نے کہا: ہم سے محمد (احمد نخ) بن مخزوم المقری بنی ہاشم کے غلام نے ۳۲۴ھ میں بیان کیا ابو محمد نے کہا: ہم سے ابو حفص عمر بن الفضل المطیری (طبری نخ) نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے محمد بن الحسن فرغانی نے بیان کیا اور انہوں نے کہا: ہم سے عبداللہ بن محمد بن عمرو البلوی نے بیان کیا اور انہوں نے کہا: مجھ سے ابراہیم بن عبداللہ بن العلا نے بیان کیا اور انہوں نے کہا: مجھ سے محمد بن بکیر نے بیان کیا کہ میں زیدؒ بن علیؑ کے پاس پہنچا تو اس وقت ان کے پاس صالح بن بشر بھی تھے میں نے انہیں سلام کیا اس وقت وہاں سے عراق کے لئے نکلنا ہی چاہتے تھے، میں نے عرض کی: فرزند رسولؐ اللہ! مجھے کوئی ایسی بات سنایئے جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو، انہوں نے کہا: ہاں مجھ سے میرے والد نے اپنے پدر بزرگوار اور جد کے حوالے سے ایک حدیث سنائی فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے: میں روز قیامت چار اشخاص کی شفاعت کروں گا: میری ذریت کی عزت کرنے والے ان کی حاجت روائی کرنے والے اور ان کے امور میں ان کے لئے کوشش کرنے والے جبکہ وہ اس کی طرف محتاج ہوں اور جو دل و زبان کے ساتھ ان سے محبت کرے میں نے عرض کی: فرزند رسولؐ اللہ! اس فضیلت میں سے کچھ اور سنایئے جو خدا نے آپ کو عطا کی ہے۔ فرمایا: ہاں مجھ سے میرے والد نے اپنے والد اور جد کے حوالے سے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو ہم اہل بیتؑ سے محبت کرے گا روز قیامت ہم اس کے شفیع ہوں گے۔ اے بکیر کے فرزند جو شخص ہم اہلبیت سے خدا کے لئے محبت کرے گا خدا اسے ہمارے ساتھ اٹھائے گا اور ہمارے ساتھ جنت میں داخل کرے گا۔ اے بکیر کے بیٹے جو ہم سے وابستہ ہو گیا تو وہ اعلیٰ درجات میں ہمارے ساتھ رہے گا۔ اے بکیر کے بیٹے! بیشک خدا نے محمدؐ کو برگزیدہ و منتخب کیا ہے اور ہم کو ان کی ذریت کے عنوان سے منتخب کیا ہے پس اگر ہم نہ ہوتے تو خدا دنیا و آخرت کو پیدا نہ کرتا،

اے بکیر کے فرزند! ہمارے سبب خدا پہچانا گیا اور ہمارے سبب سے اس کی عبادت کی گئی اور خدا تک پہنچنے کا راستہ ہم ہی ہیں، مصطفیٰؐ ہم میں سے ہیں، مرتضیٰؑ ہم میں سے ہیں اس امت کے قائم مہدیؑ ہم میں سے ہوں گے میں۔ ابن بکیر۔ نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ اللہ کیا آپ حضرات سے رسول اللہؐ نے بتایا ہے کہ آپ کے قائم کب قیام وخروج کریں گے؟ فرمایا: اے بکیر کے بیٹے! تم ان سے ملحق نہیں ہو گے یہ امر اس کے بعد چھ اوصیاء کے گذر جانے کے بعد رونما ہوگا۔ پھر خدا ہمارے قائم کا خروج قرار دے گا اور وہ۔ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ میں نے عرض کی: فرزند رسولؐ اللہ! کیا آپ صاحب الامر نہیں ہیں؟ فرمایا: میں عترت سے ہوں میں نے عرض کی: یہ بات آپ کہہ رہے ہیں یا رسولؐ سے نقل کر رہے ہیں؟ فرمایا: اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں بہت سی ثروت۔ خیر۔ سمیٹ لیتا لیکن یہ وہ چیز ہے جو رسولؐ نے ہمیں بتائی ہے۔ پھر یہ اشعار پڑھے:

نحن سادات قریش	و قوام الحق فینا
نحن الانوار التی	من قبل کون الخلق کنا
نحن منا المصطفی المختار	و المهدی منا
فبنا عرف الله	و بالحق اقمنا
سوف یصلاه سعیرا	من تولیٰ الیوم منا

ہم قریش کے سردار ہیں، ہم میں ہی حق کا قیام ہے، ہم وہ انوار ہیں، جو دنیا کی تخلیق سے پہلے موجود تھے، منتخب مصطفیٰؐ ہم میں سے ہیں، مہدیؑ بھی ہم میں سے ہیں، ہمارے سبب خدا پہچانا گیا ہے، اور ہم نے حق کے ساتھ قیام کیا ہے، اور جس نے آج ہم سے روگردانی کی وہ عنقریب جہنم میں پہنچ جائیگا۔

علی بن الحسین نے فرمایا: اور محمد بن الحسین البز وفری نے اس حدیث کو ہم سے حسینؑ بن علیؑ

کے روضہ میں محمد بن یعقوب کلینی، محمد بن یحییٰ عطار، سلمہ بن الخطاب محمد بن خالد الطیالسی، سیف بن عمیرہ اور صالح بن عقبہ سب نے علقمہ بن محمد الحضرمی سے اور انہوں نے صالح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں زیدؑ بن علیؑ کے پاس تھا کہ آپ کے پاس محمد بن بکیر آئے پھر اس حدیث کو بیان کیا۔ اس حدیث کو ارشاد القلوب میں دیلمی نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۳۹ و ۶۷ چوتھے باب کی ح ۱ سے ۱۱ تک، پانچویں باب کی ح ۱ ساتویں باب کی ح ۱ سے ۳۶ تک آٹھویں باب کی ح ۱ سے ۵۰ تک دوسری فصل کے باب اول کی ح ۱۵، ۵۴، ۳، ۷۲، ۹۹ دسویں باب کی ح ۱، ۳، ۴ بارہویں باب ۱، ۲، ۳ چودھویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱، ۲ سترہویں باب کی ح ۳ اٹھارہویں باب کی ح ۲ انیسویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱، ۳، ۴، ۵، ۷ اکیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳ بائیسویں باب کی ح ۳، ۴، ۶ پچیسویں باب کی ح ۲ ستائیسویں باب کی ح ۱، ۵، ۱۲ تیسری فصل کے باب اول کی ح ۲۱ چھٹی فصل کے باب اول کی ح ۱ دوسرے باب کی ح ۱۱ اور ساتویں فصل کے نویں باب کی ح ۱ دلالت کر رہی ہے۔



پچیسواں باب

مہدیؑ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی

اس باب میں ۱۲۳ حدیثیں ہیں

۱۔ کمال الدین۔ علی بن محمد بن الحسن قزوینی نے محمد بن عبد اللہ الحضرمی سے انہوں نے محمد (ابراہیم نخ) بن احمد بن یحییٰ احول سے انہوں نے خلاد المقری سے انہوں نے قیس بن ابی حصین سے انہوں نے یحییٰ بن وثاب سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حسینؑ بن علیؑ سے سنا کہ فرماتے ہیں۔ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی بچے گا تو خدا اس دن کو اتنا طویل کردے گا کہ میری اولاد میں سے ایک شخص خروج کرے گا اور دنیا کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی ایسے ہی میں نے رسولؐ اللہ کو فرماتے سنا تھا۔

۲۔ کفایۃ الاثر۔ محمد بن علی نے محمد بن الحسن بن احمد بن الولید سے انہوں نے محمد بن الحسن صفار اور سعد بن عبد اللہ بن محمد الطیالسی سے انہوں نے زید بن محمد بن قابوس سے انہوں نے نضر بن السّری سے انہوں نے ابو داؤد سلیمان بن سفیان المشرف سے انہوں نے ثعلبہ بن میمون سے انہوں نے مالک الحسین سے انہوں نے حرث بن مغیرہ نضری سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ

انہوں نے کہا: میں امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو فکر مند پایا کہ زمین کو کرید رہے ہیں۔ میں نے عرض کی: مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں آپؑ کو فکر مند زمین کریدتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ کیا آپ کو اس سے دلچسپی ہے؟ فرمایا: خدا کی قسم! مجھے اس سے اور دنیا کی کسی چیز سے دلچسپی کبھی بھی نہیں رہی ہے لیکن میں اس مولود کے بارے میں سوچ رہا ہوں جو میری اولاد میں بارہویں پشت میں ہوگا اور وہ مہدی ہیں وہ اس۔ دنیا۔ کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ ان کے لئے حیرت وغیبت ہے۔ اس غیبت میں کچھ لوگ گمراہ ہو جائیں گے اور کچھ ہدایت پا جائیں گے۔ یہ پوری حدیث ہے۔

دلائل الامامۃ۔ میں محمد بن ھارون سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن ھمام سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے حسن بن علی رازی سے انہوں نے عبداللہ بن محمد خلف الکوفی سے انہوں نے منذر بن محمد بن قابوس سے انہوں نے نضر بن سندی سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے ثعلبہ بن میمون سے انہوں نے مالک الجہنی سے انہوں نے حرث بن المغیرہ سے انہوں نے اصبغ سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے اور اس کو اثبات الوصیۃ میں اصبغ سے نقل کیا گیا ہے۔

۳۔ کفایۃ الاثر۔ ابو المفضل نے ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علوی سے انہوں نے علی بن الحسین (الحسن نخ) بن علی بن عمران بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب سے انہوں نے حسین بن زید بن علی سے انہوں نے اپنے چچا عمر بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ آپؑ فرمایا کرتے تھے: میرے بیٹے باقر کو میرے پاس بلاؤ۔ میں نے کہا: اے میرے بیٹے! باقر یعنی محمد۔ میں نے عرض کی: آپ نے ان کا نام باقر کیوں رکھا ہے؟ راوی کہتا ہے اس پر آپؑ نے تبسم کیا اس سے قبل میں نے آپ کو تبسم کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا اور پھر ایک طویل سجدہ کیا، میں نے سنا کہ سجدہ میں کہہ رہے ہیں: اے اللہ جو تو نے ہم اہل بیتؑ کو عطا کیا ہے اس پر تیری حمد وشکر ہے اس جملے کو دہراتے رہے، پھر فرمایا: بیٹا امامت ان کی اولاد میں رہے گی یہاں تک کہ ہمارے قائم قیام کریں گے اور اسے۔ زمین کو۔ ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا

کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اور یہ۔ یعنی امام محمد باقرؑ۔ امام ہیں، ابو الائمہ ہیں، حلم کا سرچشمہ ہیں علم کا منبع ہیں اور کما حقہ اس کی تہہ تک پہنچنے والے ہیں خدا کی قسم وہ تمام لوگوں سے زیادہ رسولؐ سے مشابہہ ہیں۔ میں نے عرض کی: ان کے بعد کتنے امام ہیں؟ فرمایا: سات! ان ہی میں سے مہدی ہیں جو کہ آخری زمانہ میں دین کے ساتھ قیام کریں گے۔

۴۔ دلائل الامامۃ۔ محمد بن ہارون بن موسیٰ نے اپنے والد سے انہوں نے ابو علی نہاوندی سے انہوں نے ابو القاسم بن ابی حبہ سے انہوں نے اسحق بن اسرائیل سے انہوں نے ابو عبیدہ الحداد سے انہوں نے عبد الواحد بن واصل السدوسی سے انہوں نے ابو الصدیق ناجی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہؐ نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی پھر میری عترت سے یا میرے اہل بیتؑ سے ایک آدمی خروج کرے گا اور وہ اسے ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و زیادتی سے پر ہو چکی ہوگی۔

۵۔ بحار الانوار۔ سید علی بن عبد الحمید سے کتاب الانوار المضیئہ سے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن احمد ایادی سے جس کو انہوں نے ابن عباس کی طرف مرفوع کیا ہے، خدا کے اس قول: " اعلموا ان اللہ یحیی الارض بعد موتھا" کے بارے میں روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: خدا قائمِ آل محمد کے ذریعہ زمین کی۔ اس کے مردہ ہو جانے کے بعد۔ اصلاح کرے گا یعنی اس کے بادشاہوں کے جور کے بعد۔ قد بینا لکم الایات. ہم نے نشانیوں کو۔ حجت آل محمد۔ کے ذریعہ تم پر واضح کر دیا ہے۔ لعلکم تعقلون. تا کہ تم سمجھ جاؤ۔

۶۔ دلائل الامامۃ۔ محمد بن ہارون نے اپنے والد سے انہوں نے ابو علی حسن بن محمد نہاوندی سے انہوں نے عباس بن مطر ہمدانی سے انہوں نے اسماعیل بن علی المقری سے انہوں نے محمد بن سلیمان سے انہوں نے ابو جعفر العرجی سے انہوں نے محمد بن یزید سے انہوں نے نے سعید بن عنایہ سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: امیر المومنین نے ہمیں، مدینہ میں خطبہ دیا اور اس میں فتنہ اور اس کے قریب ہونے کا ذکر کیا پھر اپنی اولاد میں سے قیام قائم اور اس بات کا

ذکر کیا کہ وہ اسے۔زمین کو۔ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔یہ ایک طویل حدیث ہے۔

۷۔غیبت نعمانی۔کلینی نے محمد بن یحیٰ سے انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے محمد بن احمد سے انہوں نے جعفر بن القاسم سے انہوں نے محمد بن الولید سے انہوں نے ولید بن عقبہ سے انہوں نے حرث بن زیاد سے انہوں نے شعیب بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔اور عرض کی: کیا آپؑ صاحب الامر ہیں؟ فرمایا: نہیں۔میں نے عرض کی پھر آپ کے بیٹے کے بیٹے ہیں؟ فرمایا: نہیں۔میں نے عرض کی پھر کون ہے؟ فرمایا: وہ ہے جو اس۔زمین۔کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔

۸۔ینابیع المودۃ۔ص ۴۴۸ پر کتاب فرائد السمطین سے۔اس کے مؤلف نے۔باقرؑ سے انہوں نے اپنے والد اور اپنے جد سے انہوں نے علی علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: رسولؐ نے فرمایا: مہدی میرے بیٹوں میں سے ہیں اس کے لئے غیبت ہے جب وہ ظہور کریں گے تو زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

۹۔تفسیر فرات الکوفی۔انہوں نے کہا: مجھ سے علی بن محمد عمر الزھری نے معنعنا طریقہ سے ابوجعفر کے حوالے سے بیان۔کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حارث الاعور نے حسینؑ کی خدمت میں عرض کی: فرزند رسولؐ اللہ میں آپ پر قربان! مجھے خدا کے اس قول کے بارے میں بتایئے. والشمس وضحاھا. فرمایا: اے حارث خدا تمہیں خیر دے! وہ محمد رسولؐ اللہ ہیں، میں نے عرض کی میں قربان اور اس کا یہ قول . و القمر اذا تلاھا. فرمایا وہ۔امیر المومنینؑ علی بن ابی طالب ہیں جو محمدؐ کے بعد آتے ہیں راوی کہتا ہے: میں نے عرض کی: اور. و النھار اذا جلّھا. فرمایا: وہ قائمِ آلِ محمد ہیں جو زمین کو عدل وانصاف سے پر کریں گے۔

اسی پر پہلی فصل کے باب اول کی ح ۳۲، ۴۷، ۵۲، ۵۷، دوسرے باب کی ح ا چوتھے باب کی

ح۷، ۹ پانچویں باب کی ح۱ چھٹے باب کی ح۱۶، ۳۱، ساتویں باب کی ح۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۸، ۲۲، ۲۳، ۲۴، اور ۳۲ آٹھویں باب کی ح۵، ۶، ۸، ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۱۸، ۲۲، ۳۱، ۳۴، ۳۹، ۴۰، اور ۵۰ دوسری فصل کے باب اول کی ح۴، ۵، ۷، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۸، ۱۹، ۲۸، ۳۱، ۳۴، ۳۵، ۳۹، ۴۲، ۴۳، ۴۸، ۴۹، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۶۳، ۶۴، ۶۷، ۶۸، ۸۰، ۸۱، ۸۶، ۸۹، ۹۳ دوسرے باب کی ح۳، ۴ تیسرے باب کی ح۱، ۲، ۳ چوتھے باب کی ح۱، ۳ پانچویں باب کی ح۱، ۳ چھٹے باب کی ح۸ ساتویں باب کی ح۱ آٹھویں باب کی ح۲، ۵، ۷ دسویں باب کی ح۱، ۳ گیارہویں باب کی ح۱ بارہویں باب کی ح۱، ۲ چودھویں، باب کی ح۱ پندرھویں باب کی ح۱ سولہویں باب کی ح۳ سترہویں باب کی ح۲، ۳ اٹھارہویں باب کی ح۱۱ور انیسویں باب کی ح۱۱ور بیسویں باب کی ح۵، ۱۸ اکیسویں باب کی ح۲ بائیسویں باب کی ح۳ چوبیسویں باب کی ح۲ ستائیسویں باب کی ح۵، ۶ بتیسویں باب کی ح۱ چھیسویں باب کی ح۲ اور سینتالیسویں باب کی ح۱۱ور تیسری فصل کے باب اول کی ح۶، ۱۰ اور چوتھی فصل کے باب اول کی ح۸ چھٹی فصل کے دوسرے باب کی ح۱۱ور چھٹے باب کی ح۲۱ اور نویں باب کی ح۲، ۴، ۵، ۶ اور ۷ اور ساتویں فصل کے تیسرے باب کی ح۴ اور چوتھے باب کی ح۱، ۴ ساتویں باب کی ح۱۱ور نویں باب کی ح۱۱ور نویں فصل کے باب اول کی ح۱۲ اس پر دلالت کر رہی ہے۔

❁❁❁❁❁

چھبیسواں باب

مہدیؑ کی دو غیبتیں ہیں ایک دوسری سے چھوٹی ہے

اس باب میں ۱۰ احدیثیں ہیں

۱۔ غیبت نعمانی۔ احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ نے علی بن الحسین (الحسن نخ) التیملی سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے اسحٰق بن عمار الصیرفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علیہما السلام سے سنا کہ فرماتے ہیں: قائم کی دو غیبتیں ہیں ایک کبریٰ دوسری صغریٰ ایک میں آپ کی قیام گاہ کا علم آپ کے مخصوص شیعوں کو ہوگا اور دوسری میں آپ کی قیام گاہ کا علم آپ کے مخصوص موالی کو ہوگا۔ اور اس جیسی حدیث محمد بن یعقوب سے اپنی اسناد کے ساتھ اسحٰق سے انہوں نے ابو عبد اللہ سے نقل کی ہے کلینی نے اپنی سند سے کافی میں اسحٰق سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۲۔ ینابیع المودة۔ ص ۴۲۷ کتاب الحجہ فیما نزل فی القائم الحجہ خدا کے اس قول: و جعلها کلمة باقیة فی عقبه لعلهم یرجعون کے بارے میں ثابت ثمالی سے انہوں نے علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد اور اپنے جد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ خدا نے امامت کو قیامت تک کے لئے نسل

حسین میں قرار دیا ہے اور ہم میں سے قائم کے لئے دو غیبتیں ہیں ایک دوسری سے طویل ہے اور اس کی امامت پر وہی ثابت رہے گا کہ جس کا یقین قوی اور معرفت صحیح ہوگی۔

۳۔ غیبت نعمانی۔ احمد بن محمد بن سعید نے علی بن الحسین سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے انہوں نے علی بن مہزیار سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابراہیم بن عمرو الکناسی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوجعفر (امام محمد باقرؑ) سے سنا کہ فرماتے ہیں صاحب الامر کے لئے دو غیبتیں ہیں نیز میں نے ان سے سنا کہ فرماتے ہیں جب قائم ظہور فرمائیں گے تو ان کی گردن میں کوئی اپنی بیعت کا قلادہ نہیں ڈال سکے گا۔

۴۔ غیبت نعمانی۔ احمد بن محمد بن سعید نے قاسم بن محمد بن الحسین بن حازم کی کتاب سے انہوں نے عیسیٰ بن ہشام سے انہوں نے عبد اللہ بن جبلہ سے انہوں نے ابراہیم بن المستنیر انہوں نے مفضل بن عمر الجعفی سے انہوں نے ابوعبداللہ صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: بیشک صاحب الامر کے لئے دو غیبتیں ہیں، ان میں سے ایک اتنی طویل ہوگی کہ بعض تو یہاں تک کہنے لگیں گے کہ وہ مر گئے اور بعض لوگ کہیں گے کہیں چلے گئے ان کے امر پر ان کے اصحاب میں سے کم ہی لوگ باقی رہیں گے ان کی جائے قیام کا پتہ ان کے دوستوں میں سے بھی کسی کو نہیں ہوگا سوائے اس دوست کے کہ جس سے ان کے امر کا تعلق ہوگا۔

۵۔ غیبت نعمانی۔ محمد بن المفضل بن ابراہیم بن قیس اور سعد بن اسحٰق بن سعید اور احمد بن الحسن (الحسین نخ) بن عبدالملک اور محمد بن احمد بن الحسن القطوانی سب نے کہا ہے کہ ہم سے حسن بن محبوب نے، ان سے ابراہیم بن الحزمی نے ان سے ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ ابوجعفر فرمایا کرتے تھے: قائم آل محمد کے لئے دو غیبتیں ہیں ان میں سے ایک دوسری سے طویل ہوگی فرمایا ہاں اور یہ اس وقت ہوگا جب فلاں خاندان کی تلوار ٹکرائے گی حلقہ تنگ ہو جائیگا، سفیانی خروج کرے گا، بلا شدید ہوگی۔ موت وقتل میں لوگ گھرے ہوں گے اس سے بچنے کے لئے وہ خدا و رسولؐ کے حرم میں پناہ لیں گے دلائل الامامۃ میں اس حدیث کی روایت محمد بن

ہارون سے انہوں نے ابو احمد قاشانی سے انہوں نے زید بن محمد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے ابراہیم بن الحرث سے انہوں نے ابوبصیر سے اس قول تک کی روایت کی ہے۔

۶۔ غیبت نعمانی۔ عبدالواحد بن عبداللہ نے احمد بن محمد بن ریاح بن احمد بن علی الحمیری سے انہوں نے حسن بن ایوب سے انہوں نے عبدالکریم بن عمر سے انہوں نے علا بن رزین سے انہوں نے محمد بن مسلم ثقفی سے انہوں نے، ابوجعفر۔ محمد۔ باقرؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے آپ سے سنا کہ فرماتے ہیں: بیشک قائم کے لئے دو غیبتیں ہیں، ان میں سے ایک میں ان کے لئے یہ کہا جائیگا کہ وہ ہلاک ہو گئے ہیں اور نہیں معلوم کہ کس وادی میں چلے گئے ہیں۔

۷۔ غیبت نعمانی۔ عبدالواحد بن عبداللہ نے احمد بن محمد بن ریاح سے انہوں نے احمد بن علی الحمیری سے انہوں نے عبدالکریم بن عمر سے انہوں نے ابوبکر اور یحییٰ المثنیٰ سے اور انہوں نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں: قائم کے لئے دو غیبتیں ہیں، ایک میں ان سے رابطہ رہے گا لیکن دوسری میں معلوم نہیں ہو سکے گا کہ وہ کہاں ہیں وہ موسم۔ حج۔ میں آئیں گے لوگوں کو دیکھیں گے لیکن لوگ انہیں نہیں دیکھ سکیں گے۔

۸۔ غیبت نعمانی۔ کلینی نے حسن بن محمد سے انہوں نے جعفر بن محمدؑ سے انہوں نے قاسم بن اسماعیل سے انہوں نے یحیٰی بن المثنیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے انہوں نے عبداللہ (عبید اللہ نخ) بن زرارہ سے اور انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قائم کے لئے دو غیبتیں ہیں ایک میں وہ موسم۔ حج۔ میں آئیں گے اور لوگوں کو دیکھیں گے لیکن وہ آپ کو نہیں دیکھ سکیں گے۔ اس سلسلہ میں نعمانی نے اور بھی احادیث نقل کی ہیں، ہم نے ان سے اس لئے چشم پوشی کی ہے کہ جو ہم نے نقل کی ہیں وہی کافی ہیں۔[1]

---

[1] اعلام الوریٰ کے تیسرے باب کی پہلی فصل کی دوسری قسم کے چوتھے رکن میں مرقوم ہے کہ غیبت سے متعلق جو احادیث ہیں وہ حضرت حجت کے زمانہ بلکہ آپ کے پدر و جد کے زمانہ سے بھی پہلے سے ہیں۔ اور شیعہ محدثین نے انہیں اپنی کتابوں میں رقم کیا ہے جو کہ امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ کے زمانہ میں تالیف کی گئی تھیں۔ انہیں نبیؐ

۹۔البرہان فی علامات مہدی آخرالزمان۔ بارہویں باب میں ابوعبداللہ الحسین بن علیؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: صاحب الامر یعنی مہدیؑ، کے لئے دوغیبتیں ہیں ان میں سے ایک اتنی طویل ہوگی کہ بعض یہاں تک کہہ دیں گے کہ وہ مر گئے یا کہیں چلے گئے، ان کی قیام گاہ کا دوست وغیرہ کو بھی علم نہیں ہوگا۔ سوائے اس شخص کے کہ جس کے سپرد آپ کے امور ہوں گے، اس حدیث کو اور ائمہ سے یکے بعد دیگرے نقل کیا ہے اور یہ صاحب الزمان کی امامت کے عقیدہ کے صحیح ہونے کی دلیل ہے کیونکہ آپ میں یہ صفت موجود ہے اور مذکورہ غیبت آپ کی امامت کی علامتوں میں سے ہے۔ اور اس کو رد کرنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے۔

شیعہ ثقہ محدثین و مصنفین میں سے ایک حسن بن محبوب زراد بھی ہیں۔ انہوں نے کتاب المشیخہ کی تصنیف کی ہے جو کہ شیعوں کی بنیادی کتابوں میں سے ایک ہے سلسلہ غیبت شروع سے سیکڑوں سال قبل لکھی گئی تھی اور کتاب المزنی سے زیادہ شہرت یافتہ تھی۔ اس میں غیبت کے بارے میں بعض وہ حدیثیں بیان ہوئی ہیں جن کو ہم نے نقل کیا ہے۔ پس جن چیزوں پر خبر (حدیث) مشتمل تھی وہ بلا اختلاف حاصل ہوگئی حدیثیں انہوں نے نقل کی ہیں ان میں سے ایک حدیث وہ بھی ہے جو انہوں نے ابراہیم بن حازقی سے، انہوں نے ابوبصیر سے اور انہوں نے ابوعبداللہ سے نقل کیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اس باب کی پانچویں حدیث کو نقل کیا ہے۔ اور لکھا ہے: دیکھئے آپؑ کی دونوں غیبتیں ایسے ہی واقع ہوئی ہیں جس طرح آپؑ کی ولادت سے قبل آپ کے آباء واجداد کی حدیث میں بیان ہوا تھا شیخ مفید نے ''الفصول العشرۃ'' میں تحریر کیا ہے کہ ائمہ آل محمد علیہم السلام سے جو حدیثیں نقل ہوئی ہیں وہ اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ منتظر کے لئے دوغیبتیں ناگزیر ہیں ان میں سے ایک زیادہ طویل ہوگی۔ غیبت صغریٰ میں مخصوص افراد کو آپ کی اطلاع ہوگی عام لوگوں کو آپ کی قیام گاہ کا علم نہیں ہوگا۔ جبکہ غیبت کبریٰ میں آپ کے معتمد و ثقہ افراد میں سے انہیں کو آپؑ کی اطلاع ہوگی جو مسلسل آپ کی خدمت میں رہے اور آپ سے جدا نہ ہوئے اس سلسلہ میں شیعہ امامیہ کی تصنیفات میں ابومحمد، آپ کے پدر اور جد علیہم السلام کی ولادت سے پہلے حدیثیں موجود ہیں اور ان کا حق ہونا ان وکیلوں اور مفسروں کے بیان کے وقت ظاہر ہو چکا جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں اور ان سے غیبت کبریٰ کے راویوں کا ثقہ ہونا بھی ثابت و روشن ہو گیا چنانچہ یہی مسلکِ امامیہ کے صحیح ہونے پر واضح دلیل ہے۔

بشارت الاسلام میں عقد الدرر سے اور اس میں ابو عبد اللہ الحسین سے نقل کیا ہے۔

اسی پر پہلی فصل کے آٹھویں باب کی ح ۱۳ دلالت کر رہی ہے۔



ستائیسواں باب

مہدیؑ پردۂ غیبت میں رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خروج کی اجازت مرحمت کرے گا

اس باب میں ۹۱ حدیثیں ہیں

۱۔ کفایۃ الاثر۔ احمد بن اسماعیل نے محمد بن ہمام سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر الحمیری سے انہوں نے موسیٰ بن مسلم سے انہوں نے مسعدہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: اس وقت میں، صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا جب آپؑ کے پاس ایک بوڑھا آدمی آیا اور اپنے عصا پر ٹیک لگا کر کھڑا ہوا سلام کیا، آپ نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے عرض کی اے فرزندِ رسولؐ اللہ مجھے اپنا ہاتھ دیجئے تاکہ میں بوسہ دوں، آپ نے ہاتھ بڑھا دیا اس نے ہاتھ کو بوسہ دیا پھر رونے لگا۔ ابوعبداللہ نے دریافت کیا اے شیخ رونے کا کیا سبب ہے؟ عرض کی: فرزندِ رسولؐ میں آپ پر قربان میں سو سال سے آپ کے قائم کا انتظار کر رہا ہوں، کہتا ہوں اس ماہ اس سال۔ امام کا ظہور ہو جائیگا۔ اسی طرح میری عمر گذر گئی اور ہڈی کمزور و نازک ہوگئی میری اجل قریب آگئی اور آپ میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جن کو آپ میں دیکھنا پسند نہیں کرتا ہوں۔ آپ حضرات کو مقتول اور آوارہ وطن دیکھتا ہوں اور آپ کے دشمنوں کو ترقی کرتے اور آگے بڑھتا دیکھتا ہوں، تو میں کیسے نہ روؤں؟ اس پر ابوعبداللہ کی

آنکھوں میں اشک بھر آئے۔ پھر فرمایا: اے شیخ اگر خدا نے تمہیں اتنی زندگی دی کہ تم ہمارے قائم کو دیکھ لو تو تم بلند درجات میں ہمارے ساتھ ہو گے اور اگر تمہیں موت آ گئی تو روز قیامت محمدؐ کے ساتھ آؤ گے اور ہم ثقل آل محمدؐ ہیں، آپؑ نے فرمایا: میں اپنے بعد تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ پس اگر تم ان سے وابستگی اختیار کرو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اور وہ گرانقدر چیزیں۔ کتاب خدا اور میری عترت ہے وہی میرے اہل بیتؑ ہیں اس بوڑھے نے کہا: مجھے اس حدیث سننے کے بعد کوئی پروا نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: اے شیخ جان لو کہ ہمارے قائم حسنؑ کے صلب سے اور حسنؑ، علیؑ کے صلب سے اور علیؑ، محمدؑ کے صلب سے اور محمدؑ، علی کے صلب سے اور علی میرے اس بیٹے۔ موسیٰ کاظمؑ کی طرف اشارہ کیا۔ کے صلب سے ہوں گے اور یہ میرے صلب سے ہیں اور ہم بارہ ہیں سب معصوم اور پاک ہیں، بوڑھے نے عرض کی: آقا! کیا آپ میں سے بعض، بعض سے افضل ہیں؟ فرمایا: نہیں! ہم فضیلت میں برابر ہیں لیکن ہم میں سے بعض، بعض سے بڑے عالم ہیں، پھر فرمایا: اے شیخ! خدا کی قسم اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی بچے گا تو اس دن کو خدا اتنا طول دے گا کہ ہم اہل بیت کے قائم خروج کریں گے مگر یہ کہ ان کی غیبت کے زمانہ میں ہمارے شیعہ آزمائش، فتنوں اور پریشانی میں مبتلا رہیں گے، اس وقت خدا مخلصین کو اپنی ہدایت پر ثابت رکھے گا۔ اے اللہ اس سلسلہ میں ان کی مدد فرما۔

۲۔ کمال الدین۔ محمد بن الحسن نے احمد بن ادریس سے انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک الفزاری الکوفی سے انہوں نے اسحٰق بن محمد الصیرفی سے انہوں نے ابو ہاشم سے انہوں نے فرات بن احنف سے انہوں نے سعد بن طریف بن ناصح سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے قائم کا ذکر کیا اور فرمایا: وہ ضرور غائب ہوں گے یہاں تک کہ نادان کہے گا کہ اللہ کو آل محمد کی ضرورت نہیں ہے۔

۳۔ کمال الدین۔ محمد بن احمد شیبانی نے محمد بن جعفر الکوفی سے انہوں نے سہل بن زیاد الادمی

سے انہوں نے عبد العظیم بن عبد اللہ الحسنی سے انہوں نے امام محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام سے اور انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ہم میں سے قائم کے لئے غیبت ہے جس کی مدت طویل ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ شیعہ ان کی غیبت کے زمانہ میں گلہ کی طرح ادھر ادھر پھر رہے ہیں اور اپنے گلہ بان کو ڈھونڈتے ہیں اور اسے نہیں پاتے ہیں۔ جان لو کہ ان میں سے جو بھی اپنے دین پر ثابت و قائم رہے گا اور اپنے امام کی غیبت کے زمانے میں جس کا دل پتھر نہ ہوا تو وہ روز قیامت میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔ پھر فرمایا: بیشک قائم ہم میں سے ہیں جب وہ ظہور کریں گے تو اس وقت ان کے گلے میں کوئی بھی اپنی بیعت کا قلادہ نہیں ڈال سکے گا اسی لئے آپ کی ولادت کو مخفی رکھا جائے گا وہ غیبت اختیار کریں گے اس حدیث کو علی بن محمد الوراق سے محمد بن جعفر الکوفی سے عبد اللہ بن موسیٰ الرویانی سے نقل کیا ہے۔

۴۔ کمال الدین۔ ابو عبد اللہ بن جعفر الحمیری نے احمد بن ھلال سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی نجران سے انہوں نے فضالہ بن ایوب سے انہوں نے سدیر سے ابو عبد اللہ کی ایک حدیث میں نقل کیا ہے (بیشک یوسفؑ کے بھائی اسباط اور انبیاء کی اولاد تھے انہوں نے ان کو تجارت کا مال بنا کر فروخت کر دیا جب کہ وہ سب ان کے اور وہ ان کے بھائی تھے اور پھر انہوں نے ان کو پہچانا بھی نہیں یہاں تک کہ یوسفؑ نے کہا میں یوسف ہوں۔ تو جب کبھی خدا اپنی حجت کو پہچنوانا چاہیگا تو یہ امت انکار نہیں کر پائے گی یقیناً یوسف کے ہاتھ میں مصر کی بادشاہت تھی اور ان کے اور جناب یعقوبؑ کے درمیان ۱۸ دن کی مسافت کا فاصلہ تھا پھر اگر خدا ان کو پہچنوانا چاہتا تو ضرور پہچنوا دیتا اور بشارت ملنے کے بعد یعقوب اور ان کے نو بیٹے دن میں مصر پہنچے تو اگر خدا اپنی حجت کے ساتھ ایسا ہی کرے جیسا کہ یوسفؑ کے ساتھ کیا تھا تو امت اس کا انکار نہیں کر سکتی کہ آپ ان کے بازاروں میں چلتے پھرتے ہوں اور ان کی بساط پر قدم رکھتے ہوں لیکن یہ ان کو نہ پہچانتے ہوں یہاں تک کہ خدا اجازت دے کہ وہ خود کو پہچنوائیں جس طرح یوسفؑ کو اذن دیا تھا۔ یوسفؑ نے کہا: (کیا تم جانتے ہو کہ تم نے نادانی میں یوسف اور ان کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا: آپ ہی یوسف ہیں کہا: میں

یوسف ہوں اور یہ میرے بھائی ہیں) اس حدیث کی علل الشرائع میں روایت کی ہے۔ لیکن اس میں ان کو ظاہر کرنا چاہے گا کی بجائے ان کو چھپانا چاہے گا لکھا ہے۔ اور دلائل الامامۃ میں اپنی سند سے سدیر سے ایسی ہی روایت کی ہے اور کافی میں اپنی سند سے انہیں سے اس کی روایت کی ہے۔

۵۔ کمال الدین۔ عبدالواحد بن عبدوس العطار نے علی بن محمد بن قتیبہ نیشاپوری سے انہوں نے حمدان بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن اسمٰعیل بن زید سے انہوں نے حیان السراج سے انہوں نے سید بن محمد الحمیر ی سے ایک طویل حدیث میں روایت کی ہے کہ جعفر صادق بن محمد علیہما السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا: فرزند رسولؐ: غیبت کے سلسلہ میں ہمارے سامنے آپ کے آباء کی حدیثیں اوران کے صحیح ہونے کو بیان کیا جاتا ہے۔ مجھے یہ بتایئے کہ غیبت کس کے لئے واقع ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ میرے چھٹے یعنی میری چھٹی نسل میں ہونے والے بیٹے کے لئے واقع ہوگی اور وہ رسولؐ کے بعد ہونے والے ائمہؑ میں سے بارہویں ہیں۔ ان میں اول امیر المومنینؑ علی بن ابی طالب اور آخر روئے زمین پر ذخیرہ خدا قائم برحق صاحب الزمان ہیں خدا کی قسم اگر وہ اپنی غیبت میں اتنی ہی مدت رہیں جتنی مدت تک نوحؑ اپنی قوم کے درمیان تھے تب بھی وہ دنیا سے نہیں جائیں گے یہاں تک کہ ظہور فرما کر زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

۶۔ کمال الدین۔ احمد بن محمد بن یحییٰ عطار نے اپنے والد سے انہوں نے ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے صفوان بن مہران الجمال سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: صادقؑ نے فرمایا: خدا کی قسم تمہارا مہدی تم سے غائب ہو جائیگا یہاں تک کہ تم میں سے جاہل کہے گا: اب خدا کو آل محمد کی حاجت نہیں ہے پھر وہ شہاب کی مانند آئے گا اور (زمین کو) ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

۷۔ غیبت نعمانی۔ انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن اسحٰق سے انہوں نے اسید بن ثعلبہ سے انہوں نے ام ہانی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوجعفر محمد بن علی۔ یعنی امام۔ باقرؑ کی خدمت میں عرض کی: خداوند عالم کے اس قول۔ فلا اقسم بالخنس، کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا:

اے ام ہانی: امام خود کو چھپائیں گے یہاں تک کہ ۲۶۰ھ میں لوگوں سے ان کا رابطہ منقطع ہو جائیگا اور پھر ایسے ظاہر ہوں گے جیسے اندھیری رات میں شہاب چمکتا ہے۔ اگر تم اس زمانہ میں موجود رہو تو اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنا۔ ایسی ہی حدیث کو دوسرے طریق سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جیسے شہاب اندھیری رات میں چمکتا ہے، اور ایسی ہی حدیث دونوں سندوں کے بغیر نقل کی ہے اور شیخ نے اپنی سند سے اپنی کتاب، ''غیبت'' میں ایسی ہی حدیث نقل کی ہے اور ینابیع المودۃ (ص ۴۳۰) میں باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: خنس سے مراد وہ امام ہیں جو ۲۶۰ھ میں پردۂ غیب میں چلے جائیں گے اور پھر شہاب ثاقب کی مانند ظاہر ہوں گے۔ اور اس حدیث کو کلینی نے اپنی کافی میں ام ہانی سے دونوں سندوں سے نقل کیا ہے، اور کمال الدین میں اپنی سند سے ابراہیم بن عطیہ سے انہوں نے ام ہانی ثقفیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں صبح کے وقت اپنے آقا محمد بن علی الباقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: کتاب خدا کی ایک آیت ہے جس نے میرے دل کو مضطرب کر دیا اور آنکھوں سے نیند چھین لی ہے۔ فرمایا: اے ام ہانی سوال کرو میں نے عرض کی: مولا خدا کا یہ قول۔ **فلا اقسم بالخنس الجوار الكنس**، فرمایا: ہاں ام ہانی جو تم نے معلوم کیا ہے یہ ایک مسئلہ ہے، یہ مولود آخر الزمان ہے، یہ اس عترت سے مہدی ہیں، ان کے لئے حیرت وغیبت ہے، اس غیبت کے زمانہ میں ایک گروہ گمراہ ہو جائیگا اور دوسرا اس میں ہدایت پا جائیگا۔ اگر تم اس کو پاؤ تو بڑی خوش نصیبی ہے اور جو اس کو پائے وہ بڑا خوش نصیب ہے۔

۸۔ کمال الدین۔ محمد بن موسیٰ بن المتوکل نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے صالح بن محمد سے انہوں نے ہانی الیمانی (التمارؒ) سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے ابوعبداللہ نے فرمایا صاحب الامر کے لئے غیبت ہے پس ڈرنا چاہئے۔ پس بندہ کو اللہ سے ڈرنا چاہئے نخ۔ اور اپنے دین سے وابستہ رہنا چاہئے۔

۹۔ کمال الدین۔ ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا اور محمد بن الحسن، الولید، محمد موسیٰ بن المتوکل، محمد بن علی بن ماجیلویہ، احمد بن محمد بن یحیٰ العطار نے کہا: ہم سے محمد بن العطار نے بیان کیا اور کہا ہم

سے جعفر بن محمد بن یحیٰی العطار نے بیان کیا اور کہا ہم سے جعفر بن محمد بن مالک الفزاری الکوفی نے بیان کیا اور انہوں نے اسحٰق بن محمد الصیرفی سے انہوں نے یحیٰی بن مثنیٰ العطار سے انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے انہوں نے عبید بن زرارہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوعبداللہ سے سنا کہ فرماتے ہیں: لوگ اپنے امام کو نہیں پائیں گے وہ موسم۔حج۔میں پہونچیں گے اور لوگوں کو دیکھیں گے لیکن وہ انہیں نہیں دیکھیں گے۔اسی حدیث کی دلائل الامامۃ میں روایت کی ہے۔

۱۰۔کمال الدین۔میرے والد اور محمد بن الحسن بن عبداللہ بن جعفر نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے صالح بن محمد بن الیمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ابوعبداللہ نے فرمایا: صاحب الامر کے لئے غیبت ہے اس غیبت میں اپنے دین سے وابستہ رہنا لوہے کے چنے چبانے کے برابر ہے پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا اس نے بہت بڑا کام کیا اس کے بعد فرمایا۔صاحب الامر کے لئے غیبت ہے پس بندہ کو خدا سے ڈرنا چاہئے اور اپنے دین سے وابستہ رہنا چاہئے۔نعمانی نے اپنی کتاب غیبہ میں اور کلینی نے اپنی کافی میں ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔اور اثبات الوصیۃ میں حمیری سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے صالح بن محمد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ نے فرمایا: صاحب الامر کے لئے غیبت ہے اس میں اپنے دین سے وابستہ رہنے والا جوئے شیر لانے والے کے مانند ہے۔پھر فرمایا دشوار کام کرنے کی طاقت کس میں ہے۔

۱۱۔کمال الدین۔میرے والدین اور محمد بن الحسن نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر الحمیری اور احمد بن ادریس ان سب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ اور محمد بن الحسین بن الخطاب اور محمد بن عبدالجبار و عبداللہ بن عامر بن سعد الاشعری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے انہوں نے محمد بن المساور سے انہوں نے مفضل بن عمرو الجعفی سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا خبردار[1] ینہ کرنا خدا کی قسم تمہارے امام کچھ برسوں تک غیبت

---

[1] بحار الانوار (ج ۱۳ ص ۱۴۷) میں علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں: تنویہ یعنی تشہیر، شہرت دینا، مشہور کرنا خود کو مشہور نہ کرو اور نہ لوگوں کو اپنے دین کی طرف دعوت دو یا جوبات ہم ....

میں رہیں گے یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ وہ مر گئے یا ہلاک ہو گئے یا کسی موجوں میں گھری ہوئی کشتی میں چلے گئے ان پر مومنین کی آنکھوں کو آنسو بہانا چاہئے وہ ایسے ہی ہو جائیں گے جیسے موجوں میں گھری ہوئی کشتی اور اس میں وہی نجات پائے گا کہ جس سے خدا نے عہد و میثاق لے لیا اس کے صفحہ دل پر ایمان لکھ دیا ہو اور اپنی روح سے اس کی مدد کی ہو اور پھر ایک جیسے بارہ پرچم بلند ہوں گے جن کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہو سکے گا کہ کون کس کا ہے۔ راوی کہتا ہے میں رونے لگا۔ فرمایا اے عبد اللہ تمہارے رونے کا کیا سبب ہے عرض کی میں کیسے نہ روؤں جب کہ آپ یہ فرماتے ہیں: ایک جیسے بارہ پرچم ہوں گے اور یہ معلوم نہیں ہو سکے گا کہ کون کس کا ہے۔ تو اس وقت ہمارا کیا فرض ہے؟ راوی کہتا ہے کہ آپؑ نے گھر کے اندر سے سورج کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے ابو عبد اللہ! اس سورج کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم ہمارا امر اس سورج سے بھی زیادہ روشن ہے۔ نعمان نے اپنی کتاب غیبت میں ایسی ہی حدیث تین طریقوں سے نقل کی ہے اور اس کو کافی میں اپنی سند کے ساتھ مفضل سے نقل کیا ہے اور اسی کو شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں اپنی سند کے ساتھ

تمہیں قائم کے بارے میں بتاتے ہیں کہ جس کا مخالفوں سے چھپانا ضروری ہو اور "لیمحص" باب تفعیل سے مجہول کا صیغہ ہے جس کے معنی آزمانے اور اختیار کرنے کے ہیں اور امام زمانہ کی طرف اسکی نسبت مجازی ہے یا یہ مجرد سے معروف کا صیغہ ہے اس کے معنی بھاگنا ہے مثلاً فلاں شخص مجھ سے بھاگتا ہے اور کافی کے بعض نسخوں میں باب تفعیل سے نون تاکید کے ساتھ مخاطب مجہول کا صیغہ لکھا ہے اور یہی اظہر ہے اور نعمانی میں "ولیحملن" مرقوم ہے شاید اس سے مراد آپ کو قبول کرنے کا عہد و میثاق لینا ہے جیسا کہ خدا نے اپنی ربوبیت کے بعد اپنے نبی اور ان کے اہل بیتؑ کا میثاق لیا تھا (اور ان کے قلب میں ایمان لکھ دیا گیا ہے) خدا کے اس قول: لا تجد قوماً یومنون باللہ یوادون من حاد اللہ و رسولہ ولو کانوا آبائھم و اخوانھم او عشیرتھم اولائک کتب فی قلوبھم الایمان و ایدھم بروح منہ کی طرف اشارہ ہے اور روح سے مراد روح ایمان ہے۔ (مشتبہ) یعنی مخلوق پر واضح نہیں ہے یا ایک دوسرے سے متشابہ ہیں (لا یدری) اگر صیغہ مجہول ہے تو اس کے معنی ہوں گے یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ ان میں سے کون حق ہے اور کون باطل، یہ اشتباہ کی تفسیر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ (ای) مبتدا ہے اور (من ای) اس کی خبر ہے یعنی یہ معلوم نہ ہوگا کہ کون سا پرچم کس لحاظ سے حق ہے اور باطل کس لحاظ سے ہے یا یہ نہیں معلوم ہوگا کون شخص کس پرچم کا طرف دار ہے۔ پہلا نظریہ اظہر ہے۔

انہیں سے نقل کیا ہے اور دلائل الامامۃ میں اپنی سند کے ساتھ اور اثبات الوصیہ میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۱۲۔ کمال الدین۔ محمد ابن علی بن حاتم نوفلی معروف بہ کرمانی کہتے ہیں ہم سے ابو العباس احمد بن عیسیٰ وشا بغدادی نے بیان کیا اور کہا: ہم سے احمد بن عبداللہ نے بیان کیا اور کہا! ہم سے محمد بن بحر نے بیان کیا اور انہوں نے سہیل شیبانی سے نقل کیا اور کہا: ہم کو علی بن حرث نے خبر دی اور انہوں نے سعید بن منصور سے جواشی سے روایت کی اور کہا: ہم کو احمد بن علی البدیلی نے خبر دی اور کہا: مجھ کو میرے والد نے خبر دی اور انہوں نے سدیر صیر فی سے روایت کی اور کہا: میں اور مفضل بن عمر اور ابو بصیر و ابان بن تغلب حضرت ابو عبداللہ صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ خاک پر تشریف فرما ہیں اور چھوٹی آستین کا ایک موٹا لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں اور اس طرح گریہ کر رہے ہیں جیسے جگر سوختہ باپ جوان بیٹے پر روتا ہے، رخسار پر اشک رواں ہیں روتے روتے رخسار کا رنگ بدل گیا ہے، دامن آنسوؤں سے تر ہو گیا ہے اور فرماتے ہیں: آقا: آپ کی غیبت نے میری نیند چھین لی ہے میرا بستر سمیٹ دیا ہے اور میرے دل کے آرام و چین کو کافور کر دیا ہے۔ آقا آپ کی غیبت نے میری مصیبتوں کو میرا دائمی غم بنا دیا ہے، ایک کے بعد ایک گذرتا گیا یہاں تک کہ سب گذر گئے، اس احساس سے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہیں آنے والی مصیبتوں اور گذشتہ بلاؤں سے میرا جگر پاش پاش ہو گیا ہے۔ مگر یہ کہ اس سے بھی عظیم، سخت، ودشوار، شدید، نا قابل انکار کمر شکن مصیبت و بلا آپڑے کہ جس میں تیرے غیظ وغضب اور عذاب کی آمیزش ہو۔

سدیر کہتے ہیں: یہ دیکھ کر ہماری عقلیں اڑ گئیں اور دل آب آب ہو گئے، ہم نے سوچا کہ کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش آ گیا ہے یا زمانہ نے جفا کی ہے، ہم نے عرض کی: خیر الوریٰ کے فرزند خدا آپ کی آنکھوں کو کسی حادثہ میں نہ رلائے آپ کے آنسو کیوں جاری ہیں؟ اور کس غم میں آپؑ کا یہ حال ہے؟ آپ نے ایک لمبی اور گہری سانس لی، جس سے آپ کا شکم پھول گیا، اس سے آپ کا غم شدید ہو گیا اور فرمایا: خدا تمہیں خیر دے میں نے آج صبح کتاب الجفر میں دیکھا ہے کتاب الجفر وہ کتاب ہے جو علم رویا اور علم البلایا پر مشتمل ہے اور اس میں گذشتہ اور قیامت تک رونما ہونے والے حالات کا علم ہے، جس کو خدا نے

محمدؐ اور آپؐ کے بعد ہونے والے ائمہؑ سے مخصوص کیا ہے، میں نے اپنے غائب، ان کی غیبت اور انکے دیر میں آنے، ان کی طول عمر اس زمانہ میں مومنوں کے آزمائشوں سے گذرنے اور اس طویل غیبت کے زمانہ میں لوگوں کے دلوں میں ان کے بارے میں شکوک پیدا ہونے، ان میں سے اکثر کا اپنے دین سے پھر جانے اور ان کے اسلام کے قلادہ کو اپنی گردنوں سے نکال کر پھینک دینے، جس کے بارے میں خداوند عالم فرماتا ہے:

" و کل انسان الزمناه طائره فی عنقه"

یعنی ہم نے انسان کی گردن میں ولایت کا پھندہ ڈالدیا ہے۔

اس سے میرے اوپر رقت طاری ہوگئی اور غم وحزن چھا گیا، تو ہم نے عرض کی: فرزند رسول کہ جس چیز کا آپؑ کو علم ہے اس میں ہم کو شریک کرکے عزت وسرفرازی عطا کیجئے فرمایا: بیشک خداوند عالم ہمارے قائم کیلئے تین رسولوں کی تین سیرت کو جاری کرے گا۔ ان کی ولادت کو ایسے ہی مقرر کرے گا جس طرح موسیٰ کی ولادت کو مقرر کیا تھا اور ان کی غیبت کو ایسے ہی مقرر کرے گا جیسا کہ عیسیٰ کی غیبت کو مقرر کیا تھا اور وہ اسی طرح عرصہ دراز کے بعد آئیں گے جس طرح عیسیٰ عرصہ دراز کے بعد آئے تھے اور اس کے بعد ان کی عمر پر عبد صالح یعنی حضرت خضرؑ کی عمر کو دلیل قرار دے گا ہم نے عرض کی: فرزند رسولؐ! ان معنی کی وضاحت فرمادیجئے۔ فرمایا: موسیٰ کی ولادت: جب فرعون کو یہ معلوم ہوگیا کہ اس کی حکومت وبادشاہت ان (موسیٰ) کے ہاتھ سے تباہ ہوگی تو اس نے کاہنوں کو طلب کیا، انہوں نے اسے موسیٰ کا نسب بتادیا اور کہا کہ وہ بنی اسرائیل سے ہوگا تو اس نے موسیٰ کی تلاش میں بیس ہزار سے زیادہ بچوں کو قتل کرڈالا لیکن موسیٰ کو قتل نہ کرسکا کہ خدا ان کی حفاظت کررہا تھا یہی حال بنی امیہ اور بنی عباس کا ہے جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ ان کے حاکموں اور ظالموں کی حکومت کا زوال ہمارے قائم کے ذریعہ ہوگا تو انہوں نے قائم کو قتل کرنے کی غرض سے ہماری دشمنی پر کمر باندھ لی اور رسولؐ کی نسل کو تباہ کرنے کیلئے آل رسولؐ پر تلوار کھینچ لی لیکن خدا نے نہیں چاہا کہ ظالموں میں سے کوئی بھی اس کے امر سے آگاہ ہو وہ اپنے نور کو کامل کرکے رہے گا خواہ یہ مشرکوں کو ناگوار ہی ہو۔

رہی عیسیٰ کی غیبت کی بات تو یہود اور نصاریٰ اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ انہیں قتل کر دیا گیا لیکن خدا نے اپنے اس قول "وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم" کے ذریعہ انہیں جھٹلایا اسی طرح قائم کی غیبت ہے، امت عنقریب ان کی غیبت کے طویل ہونے کی وجہ سے ان کا انکار کرے گی ان میں سے کوئی کہے گا کہ وہ پیدا ہی نہیں ہوئے کوئی کہے گا پیدا ہوئے تھے لیکن مر گئے اور کوئی یہ کہہ کر کفر اختیار کرے گا کہ ہمارے گیارہویں (معاذ اللہ) لاولد تھے، کوئی یہ کہہ کر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا کہ امام تیرہ یا اس سے زیادہ ہیں کوئی اپنے اس قول "قائم کی روح دوسرے پیکر سے بولتی ہے" کے ذریعہ خدا کی نافرمانی کرے گا، لیکن نوح کا بہت عرصہ دراز کے بعد آنا: جب انہوں نے یہ چاہا کہ ان کی قوم پر عذاب آئے تو خدا نے آسمان سے جبریل کو بھیجا اور ان کے ساتھ سات گٹھلیاں بھیجیں، جبریل نے کہا: اے خدا کے نبی آپ سے خدا نے فرمایا ہے: بیشک یہ میری مخلوق اور میرے بندے ہیں، میں انہیں صاعقہ کے ذریعہ ہلاک نہیں کرونگا مگر یہ کہ پیغام اور حجت کے تمام ہونے کے بعد، بس اپنی قوم کے لئے دعا کرنے میں زیادہ کوشش کرو کہ میں اس کے خلاف تمہاری مدد کروں گا اور اس بیج کو بو دونگا، بیشک اس کے اگنے، بڑھنے میں ہی تمہارے لئے فرج و کشائش ہے اس کی بشارت ان مومنوں کو دیدو جو تمہارا اتباع کرتے ہیں، پھر جب درخت اگ آئے، گھنے سایہ دار اور پھل دار ہو گئے اور پھل پک گئے یہ ایک عرصہ کے بعد ہوا تو انہوں نے خدا کی بارگاہ میں عرض کی کہ اب کیا کروں؟ خدا نے حکم دیا کہ ان درختوں کی گٹھلیوں کو بو دو اور دوبارہ صبر و کوشش سے کام لو اور اپنی قوم پر حجت کو اور قوی کر دو اور اس کی ان لوگوں کو خبر دیدو جو اس پر ایمان لائے ہیں چنانچہ ان میں سے تین سو مرتد ہو گئے اور کہنے لگے: اگر وہ بات سچ ہوتی کہ جس کا نوح دعویٰ کرتے ہیں تو اس کے رب کے وعدہ کے خلاف نہ ہوتا پھر خداوند عالم انہیں مستقل ان کا بیج بونے کا حکم دیتا رہا یہاں تک کہ آپ نے سات مرتبہ ان کی گٹھلیاں بوئیں اور کچھ نہ کچھ لوگ ہر دفع مرتد ہوتے رہے یہاں تک ستر سے زیادہ لوگ باقی بچے اس وقت خدا نے ان پر وحی کی اور فرمایا: اے نوح! اب صبح روشن ہو گئی ہے ہر خبیث طینت کے مرتد ہونے سے حق کا آشکار اور غبار چھٹنا ہی تمہارے لئے کافی ہے اگر میں کفار کو ہلاک کر دیتا اور ان مرتدوں کو باقی رکھتا جو تم پر ایمان لائے تھے تو تم میرے اس وعدہ وفائی کی تصدیق نہ کرتے جو میں

نے تمہاری قوم میں سے ان لوگوں سے کیا تھا جنہوں نے توحید کو خالص کر لیا تھا اور تمہاری نبوت سے متمسک ہو گئے تھے، بیشک انہیں زمین پر خلیفہ بناؤنگا اور ان کیلئے ان کے دین کو آسان بنادونگا اور ان کے خوف کو امن سے بدل دونگا تا کہ ان کے قلوب سے شرک کے زائل ہونے سے میری عبادت خالص ہو جائے اور استخلاف، تمکین اور خوف کا امن سے بدلنا کیسے ممکن تھا جب کہ آپ مرتد ہونے والوں کے کمزور ایمان، پلید طینت اور ان کی بد طینتی کو آپ نہیں جانتے تھے جو کہ نفاقؑ کا نتیجہ، ضلالت کی قسم ہے پھر اگر ان کو اس ملک کی بو بھی مل جاتی جو مومنین کو استخلاف کے وقت پناہ دے گا اور ان کے دشمنوں کو ہلاک کیا جائے گا تو وہ اس کے صفات کی بو کو ختم کر دیتے ورنہ میں ان کے نفاق کے اثر کو برداشت کرتا (یا ان کے باطن کے نفاق کو محکم کرتا نخ) اور ان کے دل کا رنج وملال بڑھ جاتا اور وہ اپنے بھائیوں سے کھلم کھلا دشمنی کرتے اور ریاست طلبی کیلئے ان سے جنگ کرتے، اور امر و نہی میں یکتا ہوتے اور دین میں آسانی کیسے ہوسکتی تھی جبکہ فتنوں کے پھوٹنے اور جنگ کے بھڑک اٹھنے سے مومنین کی بات پراگندہ تھی، ہرگز نہیں!! ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے اشارہ پر کشتی بناؤ، امام صادقؑ فرماتے ہیں یہی مثال قائم کی ہے، آپؑ اتنے عرصہ تک غیبت میں رہیں گے کہ حق عیاں وآشکار ہو جائے گا اور شیعوں میں سے جن کے دلوں میں نفاق کی وجہ سے ارتداد کی کدورت تھی جب وہ عہد قائم میں استخلاف وتمکین وغیرہ محسوس کریں گے تو انکا ایمان خالص ہو جائیگا۔ مفضل کہتے ہیں: میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ یہ ناصبی تو یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ آیت ابوبکر، عمر، عثمان اور حضرت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے فرمایا: نہیں، خدا ان ناصبیوں کی ہدایت نہ کرے، جس دین کو خدا اور اس کے رسولؐ نے پسند کیا ہے یہ اس زمانہ میں کہاں غالب تھا اور امت کے دل سے خوف کب زائل ہوا تھا اور ان میں کسی کے عہد میں لوگوں کے دلوں سے شک کب رفع ہوا تھا عہد علیؑ میں تو بعض مسلمان مرتد ہو گئے اور ان کے زمانہ میں فتنے ابھرتے رہتے تھے، ان کے اور کافروں کے درمیان جنگ ہوتی رہتی تھی، عبدِ صالح یعنی حضرت خضرؑ تو ان کی عمر کو خدا نے نبوت کیلئے دراز نہیں کیا ہے اور نہ ان پر کتاب نازل کی ہے اور نہ انہیں ایسی شریعت دی ہے کہ جس سے ان سے پہلے نبی کی شریعت کو منسوخ کیا ہے اور نہ انہیں ایسا امام بنایا ہے کہ جس کی اقتداء کرنا بندوں پر واجب ہو اور نہ ان کی طاعت کو

فرض کیا ہے ہاں یہ بات خدا کے علم میں تھی کہ وہ قائم کو اتنی ہی عمر عطا کرے گا جتنی حضرت خضر کو عطا کی ہے اور اس کی غیبت کا زمانہ بھی جو مقرر کرنا تھا کر دیا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس کے بندے عبد صالح کی عمر کے برابر عمر سے انکار کریں گے لہذا اس نے عبد صالح کی عمر (بلا سبب طولانی نہیں کی ہے) اس مقصد کے تحت طولانی کی ہے کہ اس کے ذریعہ قائم کی عمر پر استدلال کرے اور دشمنوں کی حجت کو باطل کر دے اور اس طرح لوگوں پر اللہ کی حجت ثابت ہو جائے۔

شیخ نے اپنی غیبت میں اور ینابیع المودۃ (ص ۴۴۴) میں مناقب سے اختصار کے ساتھ ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۱۳۔ کمال الدین۔ احمد بن زیاد بن جعفر الہمدانی نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن خالد البرقی سے انہوں نے علی بن بشار سے انہوں نے داؤد بن کثیر الرقی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابو الحسن موسیٰ بن جعفر سے صاحب الامر کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: وہ غریب الوطن اور بے یار و مددگار اپنے خاندان سے غائب اور اپنے والد کے خون کا انتقام لینے والے ہیں۔

۱۴۔ کمال الدین۔ میرے والد نے سعد سے انہوں نے جعفر بن محمد الفزاری سے انہوں نے علی بن الحسن بن فضال سے انہوں نے ریان بن صلت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سنا کہ ابو الحسن رضاؑ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: نہ ان کا جسم دکھائی دے گا اور نہ ان کا نام لیا جائے گا۔

۱۵۔ کمال الدین۔ مظفر بن جعفر علوی العمری السمرقندی نے جعفر بن محمد بن مسعود سے انہوں نے اپنے والد محمد بن مسعود سے انہوں نے جعفر بن احمد سے انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو الحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام سے سنا کہ فرماتے ہیں۔ بیشک خضر نے آب حیات پی لیا تھا تو وہ صور پھونکے جانے کے وقت تک زندہ رہیں گے اور وہ ہمارے پاس ضرور آتے ہیں اور ہمیں سلام کرتے ہیں، لیکن وہ خود نظر نہیں آتے ان کی آواز سنائی

دیتی ہے اور وہ اس شخص کے پاس پہنچتے ہیں جو ان کا ذکر کرتا ہے پس جو بھی تم میں سے ان کا ذکر کرے، اسے ان پر سلام کرنا چاہئے۔ اور وہ ہر سال موسم حج میں پورے اعمال انجام دیتے ہیں عرفہ میں وقوف کرتے ہیں اور مومنین کی دعا پر آمین کہتے ہیں اور غیبت کے زمانہ میں خدا انہیں کے ذریعہ ہمارے قائم کی تنہائی کو برطرف کریگا اور ان کی وحشت میں مونس ہوگا۔

۱۶۔ بحار الانوار۔ غیبت نعمانی۔ علی بن الحسین نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن الحسن الرازی سے انہوں نے محمد بن علی الکوفی سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ علوی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن ابی طالبؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: صاحب الامر میرا وہ بیٹا ہے جس کے بارے میں یہ کہا جائیگا کہ وہ مر گئے یا ہلاک ہو گئے۔ نہیں بلکہ وہ کسی وادی میں چلے گئے۔ شیخ نے اپنی کتاب غیبت میں اپنی سند سے ایسی ہی حدیث کی روایت کی ہے۔

۱۷۔ بحار الانوار۔ کمال الدین۔ ابن المتوکل نے علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہروی سے انہوں نے رضاؑ سے اور آپ نے اپنے آباء سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بشارت دینے والا بنا کر بھیجا میری اولاد میں سے قائم ضرور غیبت اختیار کریں گے اس کا مجھ سے وعدہ ہو چکا ہے اور یہ غیبت اتنی طولانی ہوگی کہ اکثر تو یہاں تک کہہ دیں گے کہ خدا آل محمد کا محتاج نہیں ہے۔ اور بعض ان کی ولادت میں شک کریں گے پس جو ان کے زمانہ کو درک کرے اس کو چاہئے کہ اپنے دین سے وابستہ رہے اور اپنے شک کے سبب اس میں شیطان کو راہ نہ دے کہ وہ اسے میری ملت سے خارج کردے گا اور میرے دین سے نکال دے گا کہ اس نے اس سے پہلے تمہارے ماں، باپ کو جنت سے نکلوا دیا تھا اور پھر خدا نے شیطان کو ان لوگوں کا ولی و سرپرست بنایا ہے جو ایمان نہیں لائے ہیں۔

۱۸۔ بحار الانوار۔ عیون اخبار الرضا: مظفر علوی نے ابن عیاشی، حیدر بن محمد سمرقندی سے اور دونوں نے عیاشی سے اور انہوں نے جبریل بن احمد سے انہوں نے موسیٰ بن جعفر بغدادی سے

انہوں نے حسن بن محمد صیرفی سے انہوں نے حنان بن سدیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: بیشک ہمارے قائم کے لئے غیبت ہے جس کی مدت دراز ہے۔ میں نے عرض کی۔ فرزند رسولؐ ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا۔ خدا کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ ان میں انبیاء کی سنت وطریقہ غیبت نہ ہو اور اے سدیر یہ ناگزیر ہے کہ جتنی مدت تک انبیاء غیبت میں رہے ہیں اتنی مدت تک یہ بھی غیبت میں رہیں گے، چنانچہ خدا فرماتا ہے: تم ضرور ایک حالت سے دوسری حالت پر سوار ہو گے۔ یعنی ان طریقوں پر گامزن ہو گے جس پر تم سے پہلے والے تھے پس حدیث کو علل الشرائع میں اپنی سند سے سدیر سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ اور کمال الدین میں اسی سند کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔

۱۹۔ دلائل الامامۃ۔ محمد بن ہارون نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن ہمام سے انہوں نے جعفر بن محمد الحمیری سے انہوں نے اسحٰق بن محمد بن سمیع المعروف بہ ابن ابی بیان سے انہوں نے عبید بن خارجہ سے انہوں نے علی بن عثمان سے انہوں نے ابوہاشم سے انہوں نے فرات بن احنف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: امیرالمومنینؑ نے قائم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وہ ان سے غائب ہو جائیں گے تاکہ گمراہ لوگ پہچان لئے جائیں اور ایسے ہی غائب رہیں گے یہاں تک کہ جاہل کہے گا کہ خدا کو آل محمدؐ کی ضرورت نہیں ہے۔ اثبات الوصیۃ میں اپنی سند سے فرات سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۲۰۔ غیبت الشیخ۔ ابوبصیر سے اور انہوں نے ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: قائم میں یوسفؑ کی شباہت ہے۔ میں نے عرض کی وہ کیا ہے؟ فرمایا غیبت وحیرت۔

۲۱۔ بحارالانوار۔ کتاب تاریخ قم، جو کہ حسن بن محمد بن الحسن القمی کی تالیف ہے، انہوں نے اپنی اسناد سے محمد بن قتیبہ ہمدانی اور حسن بن علی الکشمار جانی (الکمشمار حان نخ) سے انہوں نے علی بن نعمان سے انہوں نے ابواکراد سے انہوں نے میمون الصائغ سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا بیشک خدا کوفہ کے ذریعہ تمام شہروں پر اور اس کے مومن باشندوں

ح۳،۴،۵،۶، چودھویں باب کی ح۱ سولہویں باب کی ح۱،۲،۳، سترھویں باب کی ح۱،۲،۳، اٹھارہویں باب کی ح۱ انیسویں باب کی ح۱،۲،۳،۴،۵ بائیسویں باب کی ح۳،۴ چوبیسویں باب کی ح۱ پچیسویں باب کی ح۲ چھبیسویں باب کی ح۱،۲،۳،۴،۵،۶،۹ اٹھائیسویں باب کی ح۱،۲،۳،۴، تیسویں باب کی ح۱،۴ اکتیسویں باب کی ح۱،۲ بتیسویں باب کی ح۱ پینتیسویں باب کی ح۱ سینتیسویں باب کی ح۳ اڑتیسویں باب کی ح۱،۲،۴،۵،۶،۷ تیسری فصل کے باب اول کی ح۶،۲۱ دوسرے باب کی ح۳ ساتویں فصل کے نویں باب کی ح۱ اور دسویں فصل کے باب اول کی ح۲ تیسرے باب کی ح۱،۲ اور پانچویں باب کی ح۱،۳،۶،۷ دلالت کر رہی ہے۔

اٹھائیسواں باب

آپؑ کی غیبت کی علت سے متعلق

اس باب میں ۷ احدیثیں ہیں

۱۔ کمال الدین۔ عبدالواحد بن محمد بن عبدوس العطار نے علی بن محمد بن قتیبہ نیشاپوری سے

۱۔ واضح رہے کہ غیبت کے سبب کا ہم سے پوشیدہ ہونے کا لازمہ یہ نہیں ہے کہ غیبت نہیں ہوئی ہے یا اس میں کوئی مصلحت نہیں ہے اس کے طریقہ میں اور اس کے علاوہ رونما ہونے والے حوادث کے طریقہ میں یکساں طور پر خدا کی مصلحت ہے پس جس طرح خدا کے ان افعال واقوال میں پوشیدہ مصلحت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جن کی حکمت کو ہم نہیں جانتے ہیں اسی طرح اس کے ولی و حجت کی غیبت میں پوشیدہ مصلحت کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کیونکہ عالم تکوین و تشریع میں خدا کی جو سنتیں جاری و ساری ہیں اور دیگر اشیاء کے بہت سے فوائد کے سمجھنے سے ہماری عقلیں قاصر ہیں بلکہ ہم کو ایسے ادراکات ہی نہیں ملے ہیں کہ جن کے ذریعہ ہم بہت سے مجہولات کا ادراک کر سکیں لہذا بہتر ہے کہ ہم اپنے فہم کی کوتاہی کا اعتراف کر لیں اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ان قمیصا خیط من نسج تسعة و عشرین حرفا عن معالیه قاصر

کسی دوسرے نے کہا ہے:

العلم للرحمن جل جلاله و سواه فی جهلاته یتغمغم

ما للتراب وللعلوم و انما یسعیٰ لیعلم انه لا یعلم

انہوں نے سلیمان نیشاپوری سے انہوں نے احمد بن عبداللہ بن جعفر مدائنی سے انہوں نے عبداللہ بن الفضل ہاشمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے جعفر صادقؑ بن محمدؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: صاحب الامر کے لئے غیبت ناگزیر ہے اس میں ہر باطل پرست شک کرے گا۔ میں نے عرض

کل علم خدا ہی کے پاس ہے اور اس کے سوا سب اپنی جہالت میں غوطہ کھا رہے ہیں اس مٹی کے پتلے کا علم سے کیا ربط اس کے لئے تو اتنی ہی کوشش کرنا کافی ہے کہ وہ یہ جان لے کہ وہ نہیں جانتا۔

اور اس شخص کے ادب کا کیا کہنا کہ جس نے یہ کہا ہے: خدا کے علم کے مقابل خلائق کا علم ایسا ہی ہے جیسے سمندر میں تنکا، امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: اے انسان اگر کوئی پرندہ تمہارے قلب کو کھا لے تو اس کا پیٹ بھی نہیں بھرے گا (یہ تمہارے دل کی بزرگی کا عالم ہے) اور اگر تمہارے دل کی یہ حالت ہے کہ اس پر سوئی کی نوک رکھ دی جائے تو وہ اسے ڈھانک لے گی اس کے باوجود تم آسمان و زمین کے ملکوت کو پہچاننا اور جاننا چاہتے ہو مختصر یہ کہ جب غیبت کے واقع ہونے کے سلسلہ میں نبیؐ اور ان کے اہل بیت معصومینؑ سے حدیثیں نقل ہو کر آچکی ہیں اور غیبت پر ان کی دلالت قطعی ہے اور گذشتہ امتوں میں بھی غیبت واقع ہو چکی ہے تو پھر اس موضوع پر ہم سے سوال نہ کیا کرو۔ امام نے سدیر کی طویل روایت میں اس کا ذکر کیا ہے مفید فرماتے ہیں: پھر خدا کے ولی اپنے رب کی عبادت کے ذریعہ قطع مسافت کریں گے اور ظالموں سے اپنے عمل کے ذریعہ جدا ہو جائیں گے اور مجرموں کے شہر سے نکل جائیں گے اپنے دین کے ساتھ بدکاروں کے علاقہ سے چلے جائیں گے۔ اور مخلوق میں سے کسی کو ان کی جائے قیام کا علم نہ ہوگا اور نہ کوئی ان کی ہمنشینی کا دعویٰ کر سکے گا سوائے اس کے کہ جو قرآن میں موسیٰ کی معیت میں آپ کا قصہ بیان ہوا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ کبھی کبھی ظاہر ہوتے ہیں لیکن پہچانے نہیں جاتے بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ کو کسی زاہد کے لباس میں دیکھا اور جب وہ وہاں سے چلے گئے تو وہ سمجھے کہ یہ خضر تھے حالانکہ وہ اس وقت خضر کی حیثیت پہچانے گئے اور نہ ان کے خضرؑ ہونے کا گمان ہوا بلکہ یہی سمجھا گیا کہ کوئی عام آدمی ہے الفصول العشرۃ میں ہے کہ اس کے بعد انہوں نے موسیٰ و یوسفؑ اور یونسؑ وغیرہ کی غیبت کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ ابو عبداللہ نے اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ آپؑ کی غیبت کا فلسفہ آپؑ کے ظہور کے بعد ہی منکشف ہوگا اور یہ غیبت خدا کے اسرار میں سے ایک ہے (ملاحظہ ہو اسی باب کی حدیث اول) لہذا ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اس کی حکمت کا اصلی سبب ہم سے پوشیدہ ہے اور وہ مکمل طور پر آپ کے ظہور کے بعد ہی معلوم ہو سکے گا۔ ہاں

انہوں نے حسن بن محمد صیرفی سے انہوں نے حنان بن سدیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: بیشک ہمارے قائم کے لئے غیبت ہے جس کی مدت دراز ہے۔ میں نے عرض کی۔ فرزند رسولؐ ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا۔ خدا کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ ان میں انبیاء کی سنت وطریقہ غیبت نہ ہو اور اے سدیر یہ ناگزیر ہے کہ جتنی مدت تک انبیاء غیبت میں رہے ہیں اتنی مدت تک یہ بھی غیبت میں رہیں گے، چنانچہ خدا فرماتا ہے: تم ضرور ایک حالت سے دوسری حالت پر سوار ہو گے۔ یعنی ان طریقوں پر گامزن ہو گے جس پر تم سے پہلے والے تھے پس حدیث کو علل الشرائع میں اپنی سند سے سدیر سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ اور کمال الدین میں اسی سند کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔

۱۹۔ دلائل الامامۃ۔ محمد بن ہارون نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن ہمام سے انہوں نے جعفر بن محمد الحمیری سے انہوں نے اسحٰق بن محمد بن سمیع المعروف بہ ابن ابی بیان سے انہوں نے عبید بن خارجہ سے انہوں نے علی بن عثمان سے انہوں نے ابو ہاشم سے انہوں نے فرات بن احنف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: امیر المومنینؑ نے قائم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وہ ان سے غائب ہو جائیں گے تا کہ گمراہ لوگ پہچان لئے جائیں اور ایسے ہی غائب رہیں گے یہاں تک کہ جاہل کہے گا کہ خدا کو آل محمدؐ کی ضرورت نہیں ہے۔ اثبات الوصیۃ میں اپنی سند سے فرات سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۲۰۔ غیبت الشیخ۔ ابوبصیر سے اور انہوں نے ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: قائم میں یوسفؑ کی شباہت ہے۔ میں نے عرض کی وہ کیا ہے؟ فرمایا غیبت و حیرت۔

۲۱۔ بحار الانوار۔ کتاب تاریخ قم، جو کہ حسن بن محمد بن الحسن القمی کی تالیف ہے، انہوں نے اپنی اسناد سے محمد بن قتیبہ ہمدانی اور حسن بن علی الکشمار جانی (الکشمار حان نخ) سے انہوں نے علی بن نعمان سے انہوں نے ابو اکراد سے انہوں نے میمون الصائغ سے انہوں نے ابو عبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا بیشک خدا کوفہ کے ذریعہ تمام شہروں پر اور اس کے مومن باشندوں

کے ذریعہ دوسرے شہروں کے باشندوں پر حجت قائم کرے گا اور شہر قم کے ذریعہ تمام شہروں پر اور اس کے باشندوں کے ذریعہ مشرق و مغرب میں رہنے والے تمام جن و انس پر حجت لائے گا اور خدا نے قم اور قم والوں کو کمزور نہیں چھوڑا ہے بلکہ انہیں کامیاب کیا ہے اور ان کی تائید کی ہے۔ پھر فرمایا: بیشک دین اور دیندار قم میں ذلیل سمجھے جائیں گے اگر ایسا نہ ہوتا تو لوگ قم کی طرف دوڑتے پس قم خراب ہو جائے گا اور اس کے باشندے ناکارا ہو جائیں گے تو اس وقت وہ دیگر شہروں کے لئے حجت نہیں رہے گا اور جب ایسا ہوگا تو آسمان و زمین اپنی جگہ پر باقی نہیں رہیں گے اور ان کو چشم زدن کے لئے مہلت نہیں دی جائے گی۔ بیشک قم اور اس کے رہنے والوں سے بلاؤں کو روک رکھا ہے اور ایک زمانہ آئے گا جب قم اور اس کے باشندے خلائق پر حجت ہوں گے اور یہ زمانہ ہمارے قائم کی غیبت سے ان کے ظہور کے درمیان کا ہے اور اگر ایسا نہ ہوگا تو زمین اپنے باشندوں کے ساتھ دھنس جاتی۔ بیشک فرشتے قم اور اہل قم سے بلاؤں کو دفع کرتے ہیں اور جو ظالم بھی اس کی طرف برے ارادے سے بڑھتا ہے تو جابر کو شکست دینے والا شکست دیتا ہے اور اس کو ان سے ہٹا کر کسی بلا و مصیبت میں یا کسی دشمن سے پنجہ نرم کرنے میں مشغول کر دیتا ہے۔ اور خدا ظالموں کی حکومت کے زمانہ میں ان کے ذہن سے قم کے ذکر کو ایسے ہی بھلا دیتا ہے جیسے انہوں نے خدا کی یاد کو بھلا دیا ہے۔

۲۲۔ اربعین الخاتون آبادی، المسمّی بکشف الحق۔ ہم سے[1] حسن بن علی بن فضال نے بیان کیا اور انہوں نے عبد اللہ بن بکیرؓ سے انہوں نے عبد الملک بن اسماعیل اسدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا عمار یاسر سے کہا گیا: آپ کو علی بن ابی طالبؑ کی محبت پر کس چیز نے ابھارا، کہا: ان کی محبت پر مجھے خدا نے اور اسکے رسولؐ نے ابھارا ہے۔

[1] ظاہراً صاحب کشف الحق نے اس روایت کو ابو محمد بن شاذان کی کتاب سے لیا ہے کیونکہ انہوں نے اس میں اس سے بہت سی حدیثیں نقل کی ہیں اور نسخہ برداری کرنے والوں سے ان کا قول۔ ابو محمد بن شاذان نے کہا۔ چھوٹ گیا ہے جو کہ اس کے علاوہ ان دوسری حدیثوں کے شروع میں ہے کہ جن کو ابو محمد بن شاذان سے نقل کیا گیا ہے اور ممکن ہے کہ حرف عطف چھوٹ گیا ہو۔ مختصر یہ کہ اس میں شک نہیں ہے کہ یہ حدیث انہوں نے معتبر ماخذ سے نقل کی ہے۔

ان کی شان میں خدا نے واضح آیتیں نازل فرمائی ہیں اور رسول اللہؐ نے ان کے بارے میں بہت سی حدیثیں بیان فرمائی ہیں۔ ان سے کہا گیا: کیا آپ رسولؐ کی ان احادیث میں سے کچھ ہمیں نہیں سنائیں گے جو آپ نے علیؑ کے بارے میں بیان کی ہیں؟ کیوں نہیں: میں ان لوگوں سے نہیں ہوں جو حق کو چھپاتے ہیں اور باطل کو ظاہر کرتے ہیں کہا: میں رسولؐ کے ساتھ تھا میں نے ایک غزوہ میں دیکھا کہ علیؑ نے قریش کے متعدد سرداروں کو قتل کر دیا ہے جس نے رسولؐ کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے رسول علی نے راہ خدا میں ایسے جہاد کیا ہے جیسا کہ جہاد کا حق ہے، آپ نے فرمایا: اور اس سے انہیں کوئی نہیں روک سکا کیوں نہ ہو کہ وہ مجھ سے اور میں ان سے ہوں، وہ میرے وارث ہیں، اور میرا قرض ادا کرنے والے ہیں، میرا وعدہ پورا کرنے والے ہیں، میرے بعد میرے خلیفہ ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو میری زندگی میں اور میری وفات کے بعد مومن کی شناخت نہ ہوتی۔ ان کی جنگ میری جنگ اور میری جنگ خدا کی جنگ ہے اور ان کی صلح میری صلح اور میری صلح خدا کی صلح ہے۔ خدا ان کے صلب سے ائمہ راشدین کو خلق کرے گا اے عمار: جان لو کہ خدا نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ وہ مجھے بارہ خلیفہ عطا کرے گا۔ علی ان میں سے اول ہیں اور ان کے سردار ہیں میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ دیگر کون ہیں؟ فرمایا: دوسرے حسنؑ بن علیؑ بن ابی طالب تیسرے حسینؑ بن علی بن ابی طالبؑ، چوتھے علی بن الحسین زین العابدینؑ۔ پانچویں محمدؑ بن علیؑ۔ پھر ان کے فرزند جعفرؑ، پھر ان کے فرزند موسیٰؑ پھر ان کے فرزند علی، پھر ان کے فرزند محمد، پھر ان کے فرزند علیؑ پھر ان کے فرزند حسنؑ اور پھر ان کے فرزند ہیں جو کہ طویل غیبت اختیار کریں گے اور یہ خدا کا قول ہے ﴿قل ارایتم ان اصبح ماؤکم غورا فمن یاتیکم بماء معین﴾ پھر وہ خروج کریں گے اور دنیا کو ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اے عمار: میرے بعد فتنہ ہوگا جب ایسا ہو تو تم علیؑ اور ان کی جماعت کا اتباع کرنا کیونکہ وہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے، اور تم عنقریب ان کی رقاب میں ناکثین و قاسطین سے جنگ کرو گے پھر تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا اور تمہاری آخری غذا دودھ ہوگا جو تم پیو گے۔ سعید بن جبیر نے کہا ہے ایسا ہی ہوا جیسا کہ رسولؐ نے فرمایا تھا۔

اسی پر پہلی فصل کے ساتویں باب کی ح ۱ آٹھویں باب کی ح ۱، ۳، ۴، ۱۳، ۱۶، ۲۰، ۳۹ دوسری فصل کے باب اول کی ح ۹۵ تیسرے باب کی ح ۲، ۳، ۴ پانچویں باب کی ح ۱ دسویں باب کی

ح ۳، ۴، ۵، ۶، چودھویں باب کی ح ۱ سولہویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، سترھویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، اٹھارہویں باب کی ح ۱ بیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۴، ۵ بائیسویں باب کی ح ۳، ۴ چوبیسویں باب کی ح ۱ پچیسوں باب کی ح ۲ چھبیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۱۹ اٹھائیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۳، ۴ تیسویں باب کی ح ۱، ۴ اکتیسویں باب کی ح ۱، ۲ بتیسویں باب کی ح ۱ پینتیسویں باب کی ح ۱ سینتیسویں باب کی ح ۳ اڑتیسویں باب کی ح ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۷، تیسری فصل کے باب اول کی ح ۱، ۲، ۶ دوسرے باب کی ح ۳ ساتویں فصل کے نویں باب کی ح ۱ اور دسویں فصل کے باب اول کی ح ۲ تیسرے باب کی ح ۱، ۲ اور پانچویں باب کی ح ۱، ۳، ۶، ۷ دلالت کر رہی ہے۔

اٹھائیسواں باب ا

آپؑ کی غیبت کی علت سے متعلق

اس باب میں ۷ احدیثیں ہیں

۱۔ کمال الدین۔ عبدالواحد بن محمد بن عبدوس العطار نے علی بن محمد بن قتیبہ نیشاپوری سے

۱واضح رہے کہ غیبت کے سبب کا ہم سے پوشیدہ ہونے کا لازمہ یہ نہیں ہے کہ غیبت نہیں ہوئی ہے یا اس میں کوئی مصلحت نہیں ہے اس کے طریقہ میں اور اس کے علاوہ رونما ہونے والے حوادث کے طریقہ میں یکساں طور پر خدا کی مصلحت ہے پس جس طرح خدا کے ان افعال واقوال میں پوشیدہ مصلحت کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جن کی حکمت کو ہم نہیں جانتے ہیں اسی طرح اس کے ولی و حجت کی غیبت میں پوشیدہ مصلحت کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کیونکہ عالم تکوین وتشریع میں خدا کی جو سنتیں جاری وساری ہیں اور دیگر اشیاء کے بہت سے فوائد کے سمجھنے سے ہماری عقلیں قاصر ہیں بلکہ ہم کو ایسے ادراکات ہی نہیں ملے ہیں کہ جن کے ذریعہ ہم بہت سے مجہولات کا ادراک کرسکیں لہذا بہتر ہے کہ ہم اپنے فہم کی کوتاہی کا اعتراف کرلیں اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ان قمیصا خیط من نسج تسعة — و عشرین حرفا عن معالیه قاصر

کسی دوسرے نے کہا ہے:

العلم للرحمن جل جلاله — و سواه فی جهلاته یتغمغم

ما للتراب وللعلوم و انما — یسعیٰ لیعلم انه لا یعلم

انہوں نے سلیمان نیشاپوری سے انہوں نے احمد بن عبداللہ بن جعفر مدائنی سے انہوں نے عبداللہ بن الفضل ہاشمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے جعفر صادقؑ بن محمدؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: صاحب الامر کے لئے غیبت ناگزیر ہے اس میں ہر باطل پرست شک کرے گا۔ میں نے عرض

کل علم خدا ہی کے پاس ہے اور اس کے سواسب اپنی جہالت میں غوطہ کھار ہے ہیں اس مٹی کے پتلے کا علم سے کیا ربط اس کے لئے تو اتنی ہی کوشش کرنا کافی ہے کہ وہ یہ جان لے کہ وہ نہیں جانتا۔

اور اس شخص کے ادب کا کیا کہنا کہ جس نے یہ کہا ہے: خدا کے علم کے مقابل خلائق کا علم ایسا ہی ہے جیسے سمندر میں تنکا، امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: اے انسان اگر کوئی پرندہ تمہارے قلب کو کھالے تو اس کا پیٹ بھی نہیں بھرے گا (یہ تمہارے دل کی بزرگی کا عالم ہے) اور اگر تمہارے دل کی یہ حالت ہے کہ اس پر سوئی کی نوک رکھ دی جائے تو وہ اسے ڈھانک لے گی اس کے باوجود تم آسمان وزمین کے ملکوت کو پہچاننا اور جاننا چاہتے ہو مختصر یہ کہ جب غیبت کے واقع ہونے کے سلسلہ میں نبیؐ اور ان کے اہل بیت معصومینؑ سے حدیثیں نقل ہو کر آچکی ہیں اور غیبت پر ان کی دلالت قطعی ہے اور گذشتہ امتوں میں بھی غیبت واقع ہو چکی ہے تو پھر اس موضوع پر ہم سے سوال نہ کیا کرو۔ امام نے سدیر کی طویل روایت میں اس کا ذکر کیا ہے مفید فرماتے ہیں: پھر خدا کے ولی اپنے رب کی عبادت کے ذریعہ قطع مسافت کریں گے اور ظالموں سے اپنے عمل کے ذریعہ جدا ہو جائیں گے اور مجرموں کے شہر سے نکل جائیں گے اپنے دین کے ساتھ بدکاروں کے علاقہ سے چلے جائیں گے۔ اور مخلوق میں سے کسی کو ان کی جائے قیام کا علم نہ ہوگا اور نہ کوئی ان کی ہمنشینی کا دعویٰ کر سکے گا سوائے اس کے کہ جو قرآن میں موسیٰ کی معیت میں آپ کا قصہ بیان ہوا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ کبھی کبھی ظاہر ہوتے ہیں لیکن پہچانے نہیں جاتے بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ کو کسی زاہد کے لباس میں دیکھا اور جب وہ وہاں سے چلے گئے تو وہ سمجھے کہ یہ خضر تھے حالانکہ وہ اس وقت خضر کی حیثیت پہچانے گئے اور نہ ان کے خضرؑ ہونے کا گمان ہوا بلکہ یہی سمجھا گیا کہ کوئی عام آدمی ہے الفصول العشرۃ میں ہے کہ اس کے بعد انہوں نے موسیٰ و یوسفؑ اور یونسؑ وغیرہ کی غیبت کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ ابو عبداللہ نے اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ آپؑ کی غیبت کا فلسفہ آپؑ کے ظہور کے بعد ہی منکشف ہوگا اور یہ غیبت خدا کے اسرار میں سے ایک ہے (ملاحظہ ہو اسی باب کی حدیث اول) لہذا ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اس کی حکمت کا اصلی سبب ہم سے پوشیدہ ہے اور وہ مکمل طور پر آپ کے ظہور کے بعد ہی معلوم ہو سکے گا۔ ہاں

کی: میں قربان ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا: اس کا سبب بیان کرنے کی ہمیں اجازت نہیں ہے۔ میں نے عرض کی: ان کی غیبت کا فلسفہ کیا ہے؟ فرمایا: ان سے پہلے جو خدا کی حجتیں گذری ہیں ان کی غیبت کا فلسفہ بیان ہوا ہے۔ لیکن اس غیبت میں کیا حکمت ہے یہ ان کے ظہور کے بعد ہی منکشف ہوگا۔ جیسا

اس کے علاوہ کچھ دیگر فوائد و مصلحت معلوم ہیں۔

ان فوائد میں سے ایک آپ کی غیبت کے زمانہ میں بندوں کا امتحان اور نبیؐ پر نازل ہونے والی چیزوں پر ان کے ایمان و معرفت کے درجہ کی آزمائش ہے اور یہ خدا کی سنت رہی ہے کہ وہ بندوں کا امتحان لیتا ہے بلکہ لوگوں کو پیدا کرنا، رسولوں کو بھیجنا اور کتب کے نزول کا مقصد بھی آزمائش ہی ہے چنانچہ ارشاد ہے۔ بیشک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفہ سے پیدا کیا ہے تا کہ اسے آزمائیں اور اس کا امتحان لیں۔ نیز فرمایا: وہ وہی ہے کہ جس نے موت و حیات کو اس لئے پیدا کیا تا کہ تمہیں اس لحاظ سے آزمائے کہ تم میں کون نیک عمل کرتا ہے۔ نیز فرماتا ہے: کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ انہیں صرف یہ کہنے پر چھوڑ دیا جائے گا کہ ہم ایمان لائے ہیں اور انہیں آزمایا نہیں جائیگا۔ اور بعض ان احادیث سے، کہ جن کو آپ اسی کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے" معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی کی غیبت کے ذریعہ جو امتحان لیا جارہا ہے وہ دیگر امتحانات کی بہ نسبت زیادہ سخت ہے اور اس غیبت کے زمانہ میں جو شخص اپنے دین سے وابستہ رہے وہ جوئے شیر لانے والے کی مانند ہے اس کے علاوہ نبی کی دی ہوئی خبر کی تصدیق، عقیدہ اور ان پر ایمان و پابندی بھی تو امورِ غیبت سے تعلق رکھتے ہیں اور امتحان و ریاضت، باطن کی صفا کا پھل اور دین خدا سے وابستگی ہے پس آپ کی غیبت کے ذریعہ لوگوں کا عملی، ایمانی اور علمی امتحان لیا جارہا ہے، عملی تو اس لحاظ سے کہ زمانۂ غیبت میں بہت سے شدید فتنے رونما ہوں گے اور لوگ بڑی بڑی مصیبتوں میں اس طرح گھر جائیں گے کہ دینی امور کی انجام دہی دشوار ترین کام ہوگا۔ اور علمی و ایمانی اس لحاظ سے کہ غیب پر وہی ایمان رکھے گا کہ جس کا ایمان کامل معرفت اور نیت خالص ہوگی۔ مختصر یہ کہ خدا پر ایمان اور جن چیزوں کی رسولؐ نے خبر دی ہے ان کو ماننے اور ان کی تصدیق کرنے کے سلسلہ میں لوگوں کا امتحان ہوگا۔ ورنہ ایمان کے امتحان کا تعلق غیبی امور سے ہے جو اکثر دوسرے امور کی بہ نسبت زیادہ سخت ہوتا ہے اور ان مومنین کے اوصاف خدا کے اس قول:

کہ جناب خضر کے کشتی میں سوراخ، لڑکے کو قتل اور دیوار کو سیدھا کرنے کی حکمت کا علم موسیٰ کو اس وقت ہوا جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ فضل کے فرزند، یہ امر، امر خدا ہے اور خدا کے رازوں میں سے ایک راز ہے، خدا کے غیب میں سے ایک غیب ہے اور جب ہم یہ جان گئے کہ اللہ عز

"ذلک الکتاب لا ریب فیه هدی للمتقین الذین یو منون بالغیب" کیونکہ ہر اس چیز پر ایمان رکھنا کہ جس کی نبیؐ نے خبر دی ہے اور وہ ہم سے پوشیدہ ہے ایسا تو ان صاحبان یقین اور تقوے والوں ہی کو ملتا ہے کہ جنہوں نے وسوسوں کی تاریکی اور شیطانی شبہات سے نجات پائی ہے اور جنہوں نے معرفت و یقین اور خدا اور رسولؐ اور اس کی کتابوں پر مکمل ایمان کے نور سے اپنے نفسوں کو منور کر لیا ہے۔ انہی میں سے انتظار بھی ہے ان کے ظہور کے لئے لوگوں کا خود کو تیار کرنا کیونکہ ان کا ظہور خدا کی دیگر حجتوں اور انبیاء کی مانند نہیں ہے وہ ظاہری و عادی اسباب پر مبنی نہیں ہے اور آپؑ کی سیرت (آنے والے ابواب میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ) حقائق، واقعیات کے مطابق حکم کرنا تقیہ اٹھانے اور دینی امور کو آسان بنانا ہے ہاں کارندوں اور معصیت کاروں کے لئے سخت ہیں اور ان امور کا حصول، عالم میں خاص استعداد کے پیدا ہونے اور علوم و معارف میں فکر و اخلاق میں، بشر کے خاص ترقی کا محتاج ہے تاکہ وہ آپ کی اعلیٰ تعلیمات اور اصلاحی پروگرام کو قبول کرنے پر آمادہ ہو۔ انہیں میں سے قتل کا اندیشہ ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ظاہراً غیبت کا سبب قتل کا اندیشہ ہے کیونکہ۔ جیسا کہ آنے والے ابواب میں معلوم ہوگا۔ آپ کے دشمنوں نے آپ کو قتل کرنے اور آپ کے نور کو خاموش کرنے کا ارادہ کر لیا تھا، اور ان کی پوری کوشش تھی کہ اس طیب و مبارک نسل کا سلسلہ منقطع کر دیں لیکن خدا کو یہ منظور نہیں ہے وہ اپنے نور کو کامل کر کے رہے گا۔

انہیں میں سے وہ امور بھی ہیں جو مفصل کتابوں میں بیان ہوئے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ نظروں سے غائب امام کے وجود سے کیا فائدہ کیا ان کا وجود و عدم برابر نہیں ہے۔

جواب: اولاً، حضرت حجت کے وجود کا فائدہ ظاہری امور میں تصرف کرنے میں محدود نہیں ہے بلکہ آپ کے وجود کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آپ کے وجود کے سبب اذنِ خدا سے کائنات اور اس کا نظام باقی ہے جیسا کہ رسولؐ نے فرمایا ہے: میرے اہل بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں جب زمین پر میرے اہل بیت نہیں رہیں گے تو زمین والے بھی نہیں رہیں گے۔ نیز فرمایا: یہ دین ایسے ہی قائم رہے گا یہاں تک کہ قریش سے بارہ امیر ہوں گے جب وہ گذر جائیں گے تو زمین اپنے رہنے والوں کے ساتھ دھنس جائے گی۔ حضرت امیرؑ فرماتے ہیں: مگر یہ کہ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی ہے۔ آنے والے باب میں آپ کی غیبت کے زمانہ میں آپ کے وجود سے لوگوں کے فائدہ حاصل کرنے کے بارے میں کچھ حدیثیں نقل ہوں گی۔

وجل حکمت والا ہے تو ہم نے اس بات کی تصدیق کردی کہ اس کے تمام افعال واقوال حکمت ہیں یہ الگ بات ہے کہ ہمیں اس کا علم نہیں ہے۔ اس حدیث کو علل الشرائع میں اپنی اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے۔

ثانیاً: آپ کا تصرف نہ کرنا آپ کی طرف سے نہیں بلکہ تصرف نہ کرنے کی ذمہ داری آپ کی رعیت پر عائد ہوتی ہے محقق طوسی نے تجرید میں دو وجھوں کی طرف اس طرح اشارہ کیا ہے: آپ کا وجود لطف ہے اور ان کا تصرف کرنا دوسرا لطف ہے اور ان کے تصرف نہ کرنے کے ذمہ دار ہم ہیں۔

ثالثاً: ہمیں اس بات کا یقین نہیں ہے کہ وہ اپنے تمام دوستوں سے مخفی ہیں (جیسا کہ الشافی وتنزیہ الانبیاء) میں ہے اس صورت میں آپ کے دوستوں کے ذریعہ بعض اہم امور کے انجام پانے ان کے لئے آپ سے مستفید ہونے میں کوئی مانع نہیں ہے اور آپ کا وجود مسلم ومعلوم ہے مگر یہ کہ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں اور زمانہ غیبت میں بعض خواص اور کبھی کسی مصلحت کے لئے عام لوگوں میں سے کسی کی آپ تک رسائی ہو جاتی ہے اس کے علاوہ آپ تک رسائی ممکن نہیں ہے لیکن اس کا لازمہ یہ نہیں ہے کہ لوگ بھی آپ سے مخفی ہیں۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حج کے موسم میں آتے ہیں حج کرتے ہیں، اپنے جد اور اپنے آباء معصومین کی زیارت کرتے ہیں لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں مجالس میں بیٹھتے ہیں مضطر کی فریاد رسی کرتے ہیں، بعض بیماروں کی عیادت کرتے ہیں اکثر بنفس نفیس ان کی حاجت روائی کرتے ہیں اور غیبت کے زمانہ میں آپ تک رسائی نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خود آپ کی بعینہ معرفت کا امکان نہیں ہے۔

رابعاً: امام پر یہ واجب نہیں ہے کہ ظاہری امور میں بذات خود تصرف کرے بلکہ خاص ولی ونائب مقرر کرنے کا حق ہے جیسا کہ آپ نے غیبت صغریٰ کے زمانہ میں مقرر کئے تھے۔ یا عام ولی مقرر کرنے کا اختیار ہے جیسے غیبت کبریٰ میں ہو رہا ہے کہ عادل فقہاء اور عادل علماء کو مقرر کیا ہے جو کہ قضاء کے احکام سیاسیات کے اجراء اور حدود قائم کرنے کے عالم ہیں اور انہیں لوگوں پر حجت قرار دیا ہے چنانچہ وہ زمانہ غیبت میں ظاہری شرع کی حفاظت کرتے ہیں، احکام بیان کرتے ہیں اسلامی معارف کو نشر کرتے ہیں اور شبہات دفع کرتے ہیں۔ اور ہر اس چیز کو پورا کرتے ہیں جس پر لوگوں کے امور موقوف ہوں اس کی تفصیل فقہی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے اگر کسی کو اس سے زیادہ وضاحت کا شوق ہے اسے ہمارے بزرگ علماء، مفید، سید، صدوق اور علامہ وغیرہ کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

۲۔کمال الدین۔محمد بن محمد بن عصام الکلینی نے محمد بن یعقوب الکلینیؒ سے انہوں نے اسحٰق بن یعقوب الکلینی سے انہوں نے صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ سے اور آپ نے اس توقیع کے آخر میں فرمایا۔محمد بن عثمان العمری کے اس خط کے جواب میں لکھی تھی جس میں انہوں نے آپؑ سے ملاقات کے بارے میں دریافت کیا تھا۔رہا غیبت کا علم تو اس کے بارے میں خداوند عالم فرماتا ہے: ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر تمہیں معلوم ہو جائے تو تمہیں برا لگے۔ کیونکہ میرے آباء میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کی گردن میں اس زمانہ کے سرکش نے اپنی بیعت کا قلادہ ڈالنے کی کوشش نہ کی ہو اور میں جب بھی پردۂ غیبت سے باہر آؤں گا میری گردن میں کوئی بھی سرکش اپنی بیعت کا قلادہ ڈالنے کی کوشش بھی نہیں کر سکے گا۔رہی بات یہ بات کہ میری غیبت کے زمانہ میں لوگوں کو میرے وجود سے کیسے فائدہ پہنچے گا تو جس طرح بادل میں چھپے ہوئے سورج سے دنیا والوں کو فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح انہیں مجھ سے فائدہ پہنچے گا۔اور میں زمین والوں کے لئے ایسے ہی باعث امان ہوں جس طرح آسمان والوں کے لئے ستارے باعث امان ہیں۔ پس جو سوال تمہارے لئے اہم نہ ہوں ان کا باب بند کر دو اور اس علم کی زحمت نہ اٹھاؤ کہ جو تمہارے لئے کافی قرار دیا گیا ہے۔اور تعجیل فرج و کشائش کی زیادہ دعا کیا کرو کہ تمہاری کشائش بھی اسی میں ہے سلام ہو تم پر اسحٰق بن یعقوب کلینی اور اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔

بحار میں احتجاج سے اس میں کلینی سے کلینی نے اسحٰق بن یعقوب سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۳۔عیون اخبار الرضاؑ۔محمد بن ابراہیم نے اسحٰق سے انہوں نے احمد بن محمد یا محمد بن احمد ہمدانی سے انہوں نے علی بن الحسن بن علی بن فضال سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضاؑ علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: گویا میں اپنی اولاد میں سے تیسرے کے غائب ہو جانے کے وقت شیعوں کو چوپایوں کی مانند پریشان و سرگرداں دیکھتا ہوں جو پناہگاہ پاتے نہیں ہیں۔میں نے عرض کی: فرزند رسولؐ! ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا: اس لیئے کہ ان کا امام غائب ہوگا۔میں نے عرض کی: کیوں؟ فرمایا: اس لئے کہ جب آپؑ تلوار کے ساتھ قیام کریں تو کوئی آپؑ کی

گردن میں اپنی بیعت کا قلادہ ڈالنے کی کوشش نہ کرے اس کو کمال الدین اور علل الشرائع میں اسی اسناد کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔[1]

۴۔غیبت الشیخ۔ حسین بن عبید اللہ نے ابو جعفر محمد بن سفیان بزوفری سے انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے فضل بن شاذان نیشاپوری سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے علی بن رباب سے انہوں نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ظہور سے پہلے حضرت قائمؑ کے لئے غیبت ہے۔ میں نے عرض کی: کیوں؟ فرمایا: قتل کے اندیشہ کی وجہ سے کافی میں ابن بکیر سے اور انہوں نے زرارہ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

دوسری فصل کے ستائیسویں باب کی ح ۱۸ اور پینتیسویں باب کی ح ۱۱ اور سینتیسویں باب کی ح ۴ بھی اس پر دلالت کر رہی ہے۔



[1] تیسرے سے مراد امام، ابومحمد، حضرت حسن عسکریؑ ہیں جو حضرت حجت کے پدر بزرگوار ہیں اور غائب ہونے والے امام سے مراد حضرت حجت ہیں۔

انیسواں باب

آپؑ کے وجود کے بعض فوائد اور آپؑ کی غیبت کے زمانہ میں آپ سے لوگوں کو پہنچنے والا فائدہ اور امور میں آپ کے تصرف کرنے کے بارے میں

اس میں سات حدیثیں ہیں

۱۔ نہج البلاغہ۔ (ج ۳ ص ۱۷۸) ہاں: مگر زمین ایسے فرد سے خالی نہیں رہتی کہ جو خدا کی حجت کو برقرار رکھتا ہے، چاہے وہ ظاہر و مستور ہو یا خائف و پوشیدہ، تا کہ اللہ کی حجتیں اور نشانیاں مٹنے نہ پائیں وہ کتنے اور کہاں ہیں؟ خدا کی قسم وہ اعداد و شمار میں بہت کم ہیں لیکن خدا کے نزدیک ان کی قدر و منزلت بہت بلند ہے۔ خداوند عالم ان کے ذریعہ اپنی حجتوں اور نشانیوں کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک وہ ان کو اپنے ہی جیسے کے سپرد کر دیں اور اپنے ہی جیسے افراد کے دلوں میں بو دیں، علم نے انہیں ایک ہی جست میں حقیقت و بصیرت تک پہنچا دیا ہے۔ وہ یقین و اعتماد کی روح سے گھل مل گئے ہیں اور ان چیز کو اپنے لئے آسان بنا لیا ہے کہ جن کو آرام پسند لوگوں نے دشوار سمجھ لیا تھا، جو چیزیں نادانوں کے لئے خوف و دحشت کا سبب ہیں وہ ان کے لئے عشق و محبت کا باعث ہیں، وہ ایسے جسموں کے ساتھ دنیا میں رہتے ہیں کہ جن کی ارواح ملاء اعلیٰ سے وابستہ رہتی ہیں یہی تو وہ لوگ ہیں جو زمین پر اللہ کے نائب ہیں اور اس کے دین کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ آہ، آہ، میں ان کے دیدار

کا کتنا مشتاق ہوں۔

۲۔ ینابیع المودۃ۔ (۴۳۷) نہج البلاغہ۔ وہ مہدی ہم ہی میں سے ہیں جو اس میں روشن چراغ لیکر چلے گا اور نیک لوگوں کی راہ پر چلے گا تا کہ لگی ہوئی گرہوں کو کھولے اور بندوں کو آزاد کرے اور ضرورت پڑے تو جڑے ہوئے کو توڑ دے اور ٹوٹے ہوئے کو جوڑ دے وہ لوگوں سے پوشیدہ ہوگا، کھوج لگانے والے مستقل نظریں جمانے کے باوجود اس کے نقش قدم نہیں دیکھ سکیں گے۔

اور نہج البلاغہ (ج ۲ ص ۴۷ ج ۶ ۱۴۴ طبع مصر) میری قوم والو! یہی تو وعدہ کی ہوئی چیزوں کے آنے اور فتنوں کے پھوٹنے اور ان کے قریب آنے کا زمانہ ہے جن کو تم نہیں جانتے ہو۔ جان لو کہ جو ہم میں سے ان فتنوں کو پائے گا وہ ان میں روشن چراغ لیکر بڑھے گا اور نیک لوگوں کی راہ پر گامزن ہوگا تا کہ لگی ہوئی گرہوں کو کھولے اور بندوں کو آزاد کرے اور ضرورت پڑے تو جڑے ہوئے کو توڑے اور ٹوٹے ہوئے کو جوڑے وہ لوگوں سے پوشیدہ ہوگا کھوج لگانے والے مستقل نظریں جمانے کے باوجود اس کے نقش قدم کو نہیں دیکھ سکیں گے اس وقت ایک جماعت کو اس طرح تیز کیا جائے گا جس تلوار کی باڑ کو تیز کرتا ہے ان کی آنکھوں میں قرآن کے لئے جلاء پیدا کی جائے گی اور اسکے مطالب ان کے کانوں میں پڑتے رہیں گے اور صبح و شام انہیں حکمت کے چھلکتے ہوئے ساغر پلائے جائیں گے۔

۳۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۷۷) شیخ حموینی نے اپنی کتاب فرائد السمطین میں اپنی سند سے سلیمان اعمش بن مہران سے انہوں نے جعفر صادق سے آپ نے اپنے والد اور اپنے جد علی بن الحسین رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا: ہم مسلمانوں کے ائمہ اور عالمین پر خدا کی حجتیں، مومنین کے سردار، نورانی پیشانی والوں کے پیشوا، مسلمانوں کے ولی ہیں اور ہم زمین والوں کے لئے ایسے ہی باعث امان ہیں جیسے آسمان والوں کے لئے ستارے باعث امان ہیں آسمان ہماری ہی وجہ سے ٹھہرا ہوا ہے ورنہ زمین پر گر پڑے ہمارے سبب سے بارش ہوتی ہے اور رحمت پھیلتی ہے اور زمین کی برکتیں نکلتی ہیں اور اگر ہم میں سے کوئی بھی زمین پر نہ ہوتا تو وہ اپنے رہنے والوں سمیت دھنس

جاتی پھر فرمایا: دیکھو جب سے خدا نے آدم کو خلق کیا اس وقت سے ابھی تک زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہی ہے خواہ ظاہر و مستور طریقہ سے یا غائب و پوشیدہ طریقے سے اور نہ قیامت تک حجت سے خالی رہے گی اور اگر حجت نہ ہوتی تو خدا کی عبادت نہ کی جاتی سلیمان نے کہا میں نے امام صادقؑ کی خدمت میں عرض کی: تو پوشیدہ و غائب حجت سے لوگ کیسے مستفید ہوں گے؟ فرمایا: جیسے سورج سے اس وقت مستفید ہوتے ہیں جب اسے بادل چھپا[1] لیتے ہیں۔ غایت المرام میں حموینی نے اپنی

[1] علامہ مجلسیؒ نے بادل میں چھپے ہوئے سورج سے تشبیہ کے لئے کئی وجہیں بیان کی ہیں وجود، علم اور ہدایت کا نور آپ کے واسطہ سے خلق تک پہنچا ہے۔ کیونکہ مستفیض احادیث سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ائمہ معصومین خلق کی علت غائی ہیں پھر اگر وہ نہ ہوتے تو دوسروں تک نور وجود نہیں پہنچ سکتا تھا۔ چنانچہ ان کی برکت اور ان کے ذریعہ شفاعت طلبی اور ان سے توسل کرنے سے خلق پر علوم و معارف کا باب کھلتا ہے اور ان سے بلا دور ہوتی ہے اگر وہ نہ ہوتے تو مخلوق اپنی بداعمالیوں کے سبب مختلف قسم کے عذاب کی مستحق ہو جاتی جیسا کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے (خدا ان پر عذاب نہیں کرے گا جبکہ آپ ان میں ہیں) اور اس کا ہم نے ان بے شمار موقعوں پر تجربہ کیا ہے جب امور پراگندہ ہو چکے تھے اور عاجز کر دینے والے مسائل کھڑے ہو گئے تھے اور بارگاہ خدا سے دور ہو گئے تھے اور اس کے فیض کے دروازے بند ہو گئے تھے لیکن جب ہم نے ان سے شفاعت کی درخواست کی اور ان کے انوار کو وسیلہ بنایا تو اس وقت ان سے جتنا معنوی ربط پیدا ہوا اسی تناسب سے وہ مشکل امور حل ہو گئے اور یہ چیزیں اس شخص کے لئے واضح ہے کہ جسکے قلب کی آنکھ میں خدا نے نور ایمان کا سرمہ لگا دیا ہے اس کی وضاحت کتاب الامامۃ میں بیان ہو چکی ہے۔

۲۔ جس طرح بادل میں چھپے ہوئے سورج سے لوگ استفادہ کرنے کے ساتھ ہر لحہ اسی سے بادل کے اور اس کے نکل آنے کے منتظر رہتے ہیں تا کہ اس سے زیادہ فائدہ حاصل کریں اسی طرح ان کی غیبت کے زمانے میں مخلص شیعہ ہر لحہ ان کے خروج و ظہور کے منتظر رہتے ہیں اور ان سے مایوس نہیں ہوتے۔

۳۔ ان کے ظہور کے بے شمار آثار ہوتے ہوئے ان کے وجود کا منکر ایسا ہی ہے جیسا بادل میں چھپے ہوئے سورج کے وجود کا منکر ہے۔

۴۔ کبھی سورج کا بادل میں چھپا رہنا بندوں کے لئے اس کے باہر نکلنے سے بہتر ہوتا ہے اسی طرح آپؑ کی

مسند کے ساتھ سلیمان سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے اور اسی کو بحار میں امالی سے اپنی سند کے ساتھ اعمش سے اور انہوں نے امام صادقؑ سے اس قول "کہ زمین خالی نہیں رہتی ہے سے، آخر، حدیث تک نقل کی ہے"۔

غیبت بھی ان کے لئے زیادہ بہتر ہے اسی لئے آپ غائب ہیں۔

۵۔ سورج کی طرف دیکھنے والا، اس پر اس وقت نظر نہیں جما سکتا جب وہ بادل سے باہر ہو اور کبھی تو قوت باصرہ ضعیف ہونے کے سبب اس کو دیکھنے سے نگاہیں قاصر رہتی ہیں۔ یہی مثال آپ کی مقدس ذات کے آفتاب کی ہے۔ ہوسکتا ہے آپ کا ظہور ان کی بصارت کے لئے مضر ہو اور حق سے ان کے اندھا ہونے کا سبب ہو اور آپ کی غیبت کے زمانہ میں ان کی بصیرتیں ایمان کی حامل رہیں جیسا کہ بادل میں چھپے ہوئے سورج کی طرف انسان دیکھتا ہے اور اس سے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچتا ہے۔

۶۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سورج بادل سے نکل آتا ہے اور اسے کوئی دیکھتا ہے کوئی نہیں دیکھتا ہے ممکن ہے آپ بھی اپنی غیبت کے زمانہ میں بعض کے سامنے آتے ہوں اور بعض کے سامنے نہیں۔

۷۔ وہ عام نفع رسانی میں سورج کی مانند ہیں لیکن ان سے اندھا کوئی فائدہ حاصل نہیں کرپاتا ہے۔ اس کی تفسیر خدا کے اس قول من کان فی هذه اعمیٰ فهو فی الآخرة اعمیٰ و اضل سبیلا میں کی گئی ہے۔

۸۔ جس طرح سورج کی شعاعیں گھر میں روشن دان اور کھڑکیوں کی مقدار کے مطابق آتی ہیں اور ان کی راہ سے جتنی رکاوٹوں کو دور کیا جائے گا اتنی ہی زیادہ مقدار میں شعاعیں آئیں گی، اسی طرح مخلوق ان کے انوار ہدایت سے اس تناسب سے استفادہ کریں گے جتنے وہ اپنے حواس اور شعور اور ادراک کرنے والے اعضا سے رکاوٹ دور کریں گے جو کہ شہوت نفسانی اور جسمانی لگاؤ کے لئے ان کے دلوں کے روزن ہیں اور جتنے وہ اپنے دلوں سے دبیز پردوں کو ہٹائیں گے یہاں تک کہ وہ اس شخص کی مانند ہوجائے جو آسمان کے نیچے ہے اور سورج کی شعاعیں اس کی ہر سمت سے آشکارا طور پر گھیرے ہوئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لئے اس روحانی جنت کے آٹھ دروازے کھولے گئے ہیں اور خدا نے اپنے فضل سے آٹھوں دروازے اور کھولے ہیں کہ جن کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں ہے امید ہے کہ ہمارے اور تمہارے لئے خدا اپنی معرفت کے ہزار باب کھولے گا اور ہر باب سے ہزار باب وا کرے گا، مجلسیؒ کا کلام ختم ہوا۔

۴۔الخرائج۔ اسناد کے ساتھ محمد بن یعقوب کلینی سے انہوں نے اسحاق بن یعقوب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا۔ میں نے ابوجعفر سے اس طرح سوال کیا کہ میں نے خط روانہ کیا اور اس میں ایسے مسائل دریافت کیے جو میرے لئے مشکل تھے تو ان کا جواب مولا صاحب الزمان علیہ صلوات الرحمٰن کے قلم سے تحریر میں آیا: ہاں رہا ظہور کا معاملہ تو اس کا علم خدا ہی کو ہے وقت معین کرنے والوں نے جھوٹ بولا ہے۔لیکن محمد ابراہیم اہوازی، خدا ان کے قلب کی اصلاح کرے اور ان کا شک برطرف کرے گا۔

گانے والی کی قیمت حرام ہے اصل میں اسحٰق کی ایک گلوکار کنیز تھی انہوں نے اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت آپ کے پاس بھیج دی تھی تو آپ نے اس کو واپس لوٹا دیا تھا۔رہی یہ بات کہ غیبت کے زمانہ میں مجھ سے استفادہ کرنے کا کیا طریقہ ہوگا تو جس طرح بادل کے سبب آنکھوں سے چھپے ہوئے سورج سے استفادہ کیا جاتا ہے۔اس توقیع کو تفصیل کے ساتھ، کمال الدین، میں نقل کیا گیا ہے جبکہ خرائج میں اسے اختصار سے بیان کیا ہے۔اس توقیع کا کچھ حصہ ہم نے آٹھویں باب میں، کمال الدین، ہی سے نقل کیا ہے۔آپ (ع) اسی توقیع میں فرماتے ہیں۔جیسا کہ کمال الدین اور خرائج وغیرہ میں ہے کہ اور جو حوادث رونما ہوتے ہیں ان میں تم ہماری حدیث کے راویوں کی طرف رجوع کرو کہ وہ تم پر میری حجت ہیں اور میں ان پر خدا کی حجت ہوں۔

۵۔اثبات الوصیۃ۔ سعد سے انہوں نے ہارون بن مسلم بن سعدان سے انہوں نے مسعدہ بن صدقہ سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ایک خطبہ میں فرمایا: اے اللہ: تیری زمین کے لئے تیرے بندوں کے لئے حجت ناگزیر ہے جو تیرے دین کی طرف ان کی ہدایت کرے اور انہیں تیرے علم کی تعلیم دے تاکہ تیری حجت برقرار ہے اور تیرے اولیاء کے پیروی کرنے والے گمراہ نہ ہوں جبکہ تو نے ان کی ہدایت کر دی ہے، وہ حجت خواہ ظاہراً اسکی اطاعت نہ کی جاتی ہو یا پوشیدہ و خوف زدہ ہو اگر وہ جسمانی طور پر آرام کی حالت میں لوگوں سے غائب ہو جائیں۔

۶۔اربعین الخاتون آبادی المسمیٰ بکشف الحق۔ ۳۵ ویں حدیث۔ فضل بن شاذان نے کہا: ہم

سے محمد بن ابی عمیر اور صفوان بن یحییٰ دونوں نے بیان کیا اور دونوں نے کہا کہ ہم سے جمیل بن دراج نے بیان کیا اور انہوں نے امام صادقؑ سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے آباء سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اسلام اور عادل بادشاہ دونوں بھائی بھائی ہیں ان دونوں میں سے ایک کی اصلاح اسکے ساتھی ہی کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ اسلام بنیاد ہے اور عادل بادشاہ نگہبان ہے جس کی بنیاد نہیں ہوتی ہے وہ منہدم ہو جاتا ہے اور جس کا نگہبان نہیں ہوتا ہے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب ہمارا قائم کوچ کر جائیگا تو اسلام کا کوئی اثر باقی نہیں رہے گا اور جب اسلام کا اثر باقی نہیں رہے گا تو دنیا کا اثر باقی نہیں رہے گا۔

اسی پر پہلی فصل کے آٹھویں باب کی ح ۴ دلالت کر رہی ہے۔



تیسواں باب

اس سلسلہ میں کہ آپؑ کی عمر بہت دراز ہوگی

اس باب میں ۳۱۸ حدیثیں ہیں

ا۔ کمال الدین۔ محمد بن علی البشار نے ابوالفرج المظفر بن احمد سے انہوں نے محمد بن جعفر الکوفی سے انہوں نے محمد بن اسماعیل برکی سے انہوں نے حسن بن محمد بن صالح البزاز سے انہوں نے حسن بن علی بن محمد عسکری علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں: بیشک میرا بیٹا ہی میرے بعد قائم ہے اور یہی انبیاء کی سیرت [1] پر خروج کرے گا (اور اس میں انبیاء کی سنن جاری ہوں گی نخ) تعمیر میں

[1] واضح رہے کہ عامہ میں سے بعض لوگوں نے آپ کی اتنی طویل عمر کو بعید جانا ہے یہاں تک کہ انہوں نے شیعوں پر اس عقیدہ کے سلسلہ میں طعن و تشنیع کی ہے۔ (کتنا بڑا نادان ہے وہ شخص جس نے وصیت کو مہدیؑ منتظر کی طرف موڑ دیا ہے) اور قارئین جانتے ہیں کہ جب علمی امور اور اعتقادی مطالب پر یقین اور عقلی و نقلی دلائل و براہین قائم ہو چکے ہیں تو پھر یہ بعید جاننا قدرت خدا میں ایک قسم کا سوء ظن ہے اور اسکی اس بات کی بنیاد اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے کہ وہ اس عقیدہ سے نامانوس ہے اور تمام چیزوں کو اس کے خلاف جاری دیکھتا ہے ورنہ رات دن بلکہ ہر لحہ دہر لحظہ کائنات میں ہزاروں حوادث و واقعات ایسے چھوٹے چھوٹے مخلوقات میں رونما ہوتے رہتے ہیں کہ جن کو ذرہ بین ہی کے ذریعہ دیکھا جا سکتا ہے۔

اس لحاظ سے یہ چیزیں اس شخص کی طویل عمر کی بنسبت زیادہ تعجب خیز اور حیرت انگیز ہیں کہ جس کے اعضاء صحیح و سالم اور قوی ہیں، جو حفظان صحت کے اصولوں سے واقف اور ان پر عمل پیرا ہے، بلکہ اس کی طول عمر کا مسئلہ اس کی

بھی اور غیبت میں بھی یہاں تک کہ طویل مدت کی وجہ سے دل پتھر ہو جائیں گے اور آپ کے عقیدہ

خلقت، ساخت اور عالم اصلاب سے عالم ارحام اور عالم ارحام سے دنیا میں آنے سے زیادہ تعجب خیز نہیں ہے۔

اور اسی چیز کے ذریعہ خدا نے معاد کو بعید جاننے والوں کے اعتراض کو اپنی کتاب میں رد کیا ہے اور فرمایا ہے: "اے لوگو! اگر تمہیں روز قیامت اٹھائے جانے کے بارے میں شک ہے تو ہم نے تمہیں خاک سے اور پھر نطفہ سے پیدا کیا ہے ..." نیز فرماتا ہے: "تو کیا انسان نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا ہے اور وہ یکبارگی ہمارا کھلا ہوا دشمن ہو گیا" اور فرماتا ہے: "اور وہ کہنے لگے کیا جب ہم ہڈیاں اور چور چور ہوں گے؟!!..." یہ ایک طرف دوسری طرف بعض انبیاء کی جیسے خضر و نوح اور عیسیٰ علیہم السلام وغیرہ کی عمر طویل ہوئی ہیں تو پھر مہدی کی طویل عمر پر ایمان رکھنا کیونکہ جہالت کی نشانی ہوسکتا ہے۔ جب کہ قرآن مجید نے اس کے ممکن ہونے کی تصریح کر دی ہے اور اس کی مثال اس قول سے دی ہے۔ اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتے تو قیامت تک اس کے شکم میں ہی رہتے جناب نوح نے طویل عمر پائی تھی (پس وہ اپنی قوم میں ۹۵۰ سال تک رہے) اور حضرت عیسیٰ کے بارے میں ہے اور اہل کتاب میں سے کوئی باقی نہ بچے گا مگر یہ کہ اسکو مرنے سے پہلے مسیح پر ایمان لانا پڑے گا۔ اور ابلیس کی زندگی کی خبر دی ہے اور یہ کہ وہ وقت معلوم تک انتظار کرنے والوں میں سے ہے اور مسلمانوں میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا ہے اور نہ اسے بعید جانا ہے مسلم نے اپنی صحیح کی قسم ثانی کے جزء الثانی کے باب ذکر ابن صیاد میں اور ترمذی نے اپنی سنن کے دوسرے جزء میں اور ابوداؤد نے اپنی صحیح کی کتاب ملاحم کے باب خبر ابن صاید میں ابن صیاد اور ابن صاید کے بارے میں متعدد روایات نقل کی ہیں نبی نے فرمایا ہے کہ ہوسکتا ہے یہ وہی دجال ہے جو آخری زمانہ میں خروج کرے گا۔

اور ابن ماجہ نے اپنی صحیح کے جزء ثانی کے ابواب فتن کے باب فتنہ دجال و خروج عیسیٰ میں ابوداؤد نے اپنی سنن کے جزء ثانی کی کتاب الملاحم کے باب خبر جساسہ میں اور مسلم نے اپنی صحیح کے خروج دجال اور زمین پر اس کے ٹھہرنے والے باب میں حدیث تمیم داری نقل کی ہے جس سے اس بات کی صراحت ہوتی ہے کہ دجال عہد نبی میں زندہ تھا اور وہ آخری زمانہ میں آئے گا۔ پس اگر طول عمر کا اعتقاد جہالت ہے تو پھر ان لوگوں کو جاہل کیوں نہیں کہا جاتا ہے کہ جنہوں نے اپنی کتابوں اور صحاح میں طول عمر سے متعلق حدیثیں نقل کی ہیں، پھر اس شخص کی طرف جہالت کی نسبت کیسے دی جا سکتی ہے کہ جو مہدیؑ کی طول عمر کا معتقد ہے جبکہ نبیؐ نے اسے خدا کے دشمن دجال کے لئے جائز سمجھا ہے مختصر یہ ہے کہ جب طویل عمریں ہوئی ہیں تو اس کے طویل ہونے پر تعجب کی کوئی گنجائش نہیں رہتی ہے چہ

پر وہی باقی رہے گا جس کے دل پر خدا نے ایمان ثبت کردیا ہے اور اپنی روح (فرشتہ) کے ذریعہ اس

جائیکہ اسے بعید از عقل اور محال سمجھا جائے، سید ابن طاؤس نے اپنی کتاب کشف الحجہ کی فصل ۷۹ میں عامہ کے بعض افراد سے مناظرہ کے ذیل میں لکھا ہے "اگر ایک شخص کھڑا ہو کر کہے کہ میں بغداد میں پانی پر چلوں گا تو اسے دیکھنے کے لئے جم غفیر ہو جائیگا کہ شاید ان کے درمیان ایسا آدمی پیدا ہو گیا ہو جو پانی پر چلنے کی قدرت رکھتا ہو، چنانچہ جب وہ پانی پر چلا اور لوگوں کو حیرت زدہ کردیا۔ تو اس وقت ایک دوسرا آدمی آئے اور کہے میں پانی پر چلوں گا تو اب لوگوں کو اسکی بات پر پہلے کی نسبت کم تعجب ہوگا۔ پھر وہ پانی پر چلے تو بعض تماش بین متفرق ہو جائیں گے اور انہیں کم تعجب ہوگا پھر اسی اثناء میں تیسرا آدمی آجائے اور کہے میں بھی پانی پر چلتا ہوں تو اس کو دیکھنے والے بہت کم رہ جائیں گے۔ اور جب وہ پانی پر چلنا شروع کرے گا تو کسی کو ذرہ برابر بھی تعجب نہیں ہوگا۔ پھر چوتھا آئے اور کہے میں بھی پانی پر چلتا ہوں تو پھر اسے دیکھنے کے لئے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔ اور نہ کسی کو اس پر تعجب ہوگا۔ یہی قصہ حضرت مہدیؑ کا بھی ہے تم نے ہی روایت کی ہے کہ حضرت ادریس اس زمانہ سے آج تک زندہ ہیں آسمان پر موجود ہیں تم نے ہی یہ بھی روایت نقل کی ہے کہ حضرت خضرؑ، حضرت موسیٰؑ کے زمانے سے یا ان کے پہلے سے آج تک زندہ ہیں اور موجود ہیں تم نے ہی یہ بھی روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں آسمان پر موجود ہیں اور وہ حضرت مہدیؑ کے ساتھ زمین پر لوٹ آئیں گے۔ انسانوں میں یہ تین افراد ہیں جن کی عمریں سامنے آئی ہیں اور ان کی طول عمر سے تعجب ختم ہو گیا۔ نہ ان کی طویل عمر نظر آرہی ہے اور نہ ہی کسی کو اس پر تعجب ہو رہا ہے۔

کیا ان میں سے محمد بن عبداللہ کے لئے کوئی ایک بھی نہیں ہے کہ جو آپ کی عترت میں سے آپ کی امت کے درمیان طویل عمر کے لحاظ سے خدا کی نشانی بن سکے، تم نے ہی یہ روایت کی ہے کہ وہ۔ مہدی۔ زمین کو ایسے ہی عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی اور تم نے غور کیا ہوتا تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ تمہارا تصدیق کرنا اور گواہی دینا کہ وہ زمین کو مشرق سے مغرب تک اور اس کے قریب و دور کو عدل سے پر کریں گے۔ ان کے طول بقاء سے زیادہ عجیب وغریب بات تو خدا کی وہ کرامات ہیں جو اس نے اپنے اولیاء کے ذریعہ دکھائی ہیں، اور تم نے مہدی کے لئے یہ بھی گواہی بھی دی ہے کہ عظیم نبی حضرت عیسیٰؑ بن مریم علیہما السلام ان کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے، ان کا اتباع کریں گے اور اپنی جنگوں میں ان کے ذریعہ فتحیاب ہوں گے اور یہ آپ کی طویل عمر کہ جس کو تم بعید سمجھتے ہو۔ سے کہیں زیادہ عظیم بات ہے تو اسے بھی قبول کرو۔

علامہ سبط ابن جوزی نے تذکرۃ الخواص۔ ص ۳۷۷ پر لکھا ہے علماءِ امامیہ کا نظریہ ہے کہ خلف الحجہ موجود ہیں، زندہ ہیں

کی تائید کی ہے۔

،رزق پاتے ہیں، ان کی حیات پر امامیہ نے بہت سی دلیلیں قائم کی ہیں، انہیں میں سے ایک یہ ہے: ایک جماعت کی عمر طویل ہوئی ہے جیسے حضرت خضر اور حضرت الیاس: ان کے بارے میں یہ نہیں معلوم کہ دونوں کتنے سال کے ہیں، دونوں سال میں ایک مرتبہ ایک جگہ جمع ہوتے ہیں لہذا جو اسے سمجھ لیتا ہے وہ قبول کر لیتا ہے، اور توریت میں ہے کہ ذوالقرنین تین ہزار سال تک زندہ رہے اور مسلمان کہتے ہیں کہ پندرہ سو سال تک زندہ رہے اور محمد بن اسحاق سے ایک بڑی جماعت کے اسماء نقل ہوئے ہیں کہ جنھیں طویل عمریں ملی ہیں۔ اور حضرت مہدی کے غائب ہونے کے وقت سے آج تک ان کے باقی رہنے اور ان کی بقاء میں مانع نہ ہونے کے بارے میں بحث کی ہے۔

حافظ گنجی شافعی نے اپنی کتاب۔ البیان (باب ۲۵) میں حضرت مہدیؑ کی بقاء پر حضرت خضر و الیاس اور دجال و ابلیس کی بقاء سے استدلال کیا ہے اور دجال کی بقاء پر وہ دلیل پیش کی ہے جس کو مسلم نے جساسہ کے سلسلہ میں ایک طویل حدیث میں بیان کیا ہے۔

توریت میں عمر دراز افراد کی ایک بڑی جماعت کے اسماء بیان ہوئے ہیں اور ان کے حالات بھی مذکور ہیں سفر تکوین الاصحاح الخامس آیت ۵ توریت کے اس عربی ترجمہ میں جو کہ عبرانی، کلدانی اور یونانی سے کیا گیا ہے اور ۱۸۷۰ء میں بیروت سے طبع ہوا ہے اس میں مرقوم ہے کہ آدمؑ نے جن دنوں میں زندگی گذاری وہ نو سو تیس سال ہیں اس کے بعد مر گئے اور آیت ۸ میں ہے شیثؑ ۹۱۲ سال زندہ رہے اس کے بعد مر گئے، آیت ۱۱ میں ہے، انوشؑ نو سو پانچ سال زندہ رہے اور اس کے بعد وفات پائی، آیت ۱۴ میں ہے کہ قینان کی عمر نو سو دس ہوئی... اس کے بعد انتقال ہو گیا۔ آیت ۱۷ میں ہے مہلائیل کی عمر آٹھ سو پچانوے سال ہوئی اس کے بعد رحلت کی آیت ۲۰ میں ہے یارد کی عمر نو سو باسٹھ سال ہوئی اس کے بعد انتقال کیا آیت ۲۳ میں ہے: اختوخ کی عمر تین سو پینسٹھ سال ہے۔ آیت ۲۷ میں ہے: متوشالخ کی عمر نو سو انہتر سال ہوئی اس کے بعد انتقال کیا آیت ۳۱ میں ہے: لامک کی عمر ۷۷۷ سال ہوئی اور نویں صحاح کی آیت ۲۹ میں ہے: نوح کی عمر نو سو پچاس سال ہوئی اس کے بعد وفات پائی۔ اور گیارہویں صحاح کی آیت ۱۰ سے ۱۷ اسام کی ولادت سے متعلق ہے۔

جب سام سو سال کے ہوئے تو ارفکشاد طوفان کے دو سال بعد پیدا ہوئے اور سام اور ارفکشارد کی پیدائش ہونے کے بعد پانچ سو سال تک زندہ رہے اور ان کے لڑکے لڑکیاں پیدا ہوئیں ارفکشاد ۳۵ سال کے ہوئے تو

شالح پیدا ہوئے اورارفکشادشالح کی پیدائش کے بعد چار سوتیس سال تک زندہ رہے اوران کے یہاں لڑکے لڑکیاں پیدا ہوئے اور جب شالح تیس سال کے ہوئے تو عابر پیدا ہوئے شالح عابر کی ولادت کے بعد چار سو تین سال تک زندہ رہے، ان کے لڑکے لڑکیاں پیدا ہوئیں عابر چونتیس سال کے ہوئے تو فالج پیدا ہوئے فالج کے پیدا ہونے کے بعد عابر چار سوتیس سال زندہ رہے، ان کے یہاں لڑکے لڑکیاں پیدا ہوئیں، اس اصحاح میں ان کے علاوہ بھی سن رسیدہ اور طویل عمر والوں کی بڑی تعداد کا ذکر ہوا ہے، ہم یہاں ان کے اسماء بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں: فالج، رعو، سروج، ناحور وتارح اور پچیسویں اصحاح کی ساتویں آیت میں ہے: ابراہیم نے ایک سو پچھتر سال کی عمر پائی اور سترہویں آیت میں ہے کہ اسماعیل نے ۱۳۷ سال کی عمر پائی یہ تھے ان بعض عمر دراز لوگوں کے اسماء جن کا توریت میں ذکر ہوا ہے، یہ یہود و نصاریٰ پر حجت ہیں۔

علامہ کراجکی نے کنز الفوائد کتاب البرہان علی صحۃ طول عمر الامام صاحب الزمان میں لکھا ہے تمام مذاہب والوں نے عمر کے طویل و دراز ہونے پر اتفاق کیا ہے اور توریت سے کچھ چیزیں نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس کی نظیر شریعت اسلامیہ میں بھی ہے اور ہمیں علماء اسلام میں کوئی ایسا نہیں ملا کہ جس نے ان کی مخالفت کی ہو یا ان کے باطل ہونے کا معتقد ہو: بلکہ عمر کے طویل ہونے کے امکان پر سب کا اجماع ہے۔

ایسی ہی بات مجوس و براہمہ اور بودھ وغیرہ سے بھی نقل ہوئی ہے، جو حضرات طویل عمر والوں کے حالات سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ بحار، اور سجستانی کی کتاب المعمرین، کمال الدین، کنز الفوائد فی رسالۃ الموسومۃ بالبرہان علیٰ صحۃ طول عمر الامام صاحب الزمان کا مطالعہ فرمائیں۔ اس رسالہ میں معمرین کی ایک جماعت کا ذکر کیا ہے۔ ان دلیلوں کے بیان کرنے پر سیر حاصل بحث کی ہے جو طول عمر کے امکان پر دلالت کرتی ہیں۔

یہ تمام باتیں ایک طرف دوسری طرف علم الحیات علم منافع الاعضاء اور علم طب میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ انسان کی عمر طویل ہو سکتی ہے اگر وہ حفظان صحت کے قوائد کی رعایت کرے۔ عمر کا نوے یا اسی سال ہونا موت کا سبب نہیں ہے بلکہ اس کا سبب کچھ ایسے عوارض ہیں جو زندگی کی راہ میں مانع ہوتے ہیں، چنانچہ بعض سائنسداں نے۔ جیسا کہ ہم مجلہ ھلال سے نقل کریں گے، بعض حیوانات کی طبیعی عمر کو ۹۰۰ گنا بڑھانے میں کامیاب ہو گئے ہیں، جب اسی چیز کو انسان کے لئے فرض کریں اور اس کی طبیعی عمر ۸۰ سال ہے تو اس لحاظ سے اس کی عمر........

۲۰۰۰ سال ہوسکتی ہے۔اب ہم آپ کے سامنے ۳۸ھ کے مجلہ الھلال کے شمارہ ۵ص ۶۰۷ مارچ ۱۹۳۰ء سے ایک مقالہ کا کچھ حصہ پیش کرتے ہیں:

انسان کتنے دن تک زندہ رہتا ہے؟

ایک انگریز طبیب کے قلم سے:

عامہ یا خاصہ حتیٰ کہ اطباء کا عقیدہ ہے کہ انسان کی عمر اوسطاً ستر سال ہوتی ہے جیسا کہ توریت میں بیان ہوا ہے، بہت کم اس سے آگے بڑھتی ہے ایک روز طبیہ کالج کے ہیڈ نے شاگردوں کے درمیان تقریر کی اور کہا بایولوجی کی قانع کرنے والی دلیلیں جسم کے انسجام وساخت پر دلالت کرتی ہیں جو مرور زمانہ کے بعد فرسودہ ہو جاتی ہیں اور یہی انسان کی عمر کی حد ہے اگر اس لیڈ کا قول صحیح ہے تو بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن سے عمر بڑھتی ہے اور وہ ایک ہی حال پر ثابت رہتی ہے، متغیر نہیں ہوتی ہے لیکن جن تک ابھی علم نہیں پہنچا ہے۔

فرض کیجئے ہم پاناما قنال کی سرزمین پر ہیں جو اپنے بے شمار امراض کے لئے مشہور ہے، ساری دنیا سے الگ تھلک ہے، ظاہر ہے وہاں ہم ساری دنیا کی طول عمر اور شرح اموات سے بے خبر ہوں گے اور اگر اس علاقہ کے متعلق گفتگو ہوگی تو ہم یہی کہیں گے کہ، یہاں اموات اور کوتاہ عمری ماحول کے اثر اور جبر طبیعی کی بنا پر ہوتی ہے۔

۔دونوں چیزوں میں جو فرق ہے وہ درجہ کا ہے نوع کا نہیں کیونکہ ہم بعض امراض کے اسباب سے بھی ناواقف ہیں اگر ان کا سد باب ہو جائے تو بہت کم اموات ہوں گی اور دنیا میں عمریں بڑھ جائیں گی۔

اور علم کی کیفیت بدلتی رہتی ہے اور یہ کیفیت علم کے اثر کو قبول کرتی ہے، اس سلسلہ میں جو چیز میرے اندر خلجان پیدا کئے ہوئے ہے وہ یہ ہے کہ میں یہ پوچھتا ہوں کہ ادوار عمر میں سے کونسا دور مسلم وثابت ہے؟ کیا ھندوستان کی عمر، یا نیوزی لینڈ کی، یا امریکہ کی یا قنال کی؟ اور ان میں سے کس سرزمین کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہاں عمر طبیعی اور ثابت ہوتی ہے۔احرفہ فلکی میں شرح اموات ۱۵ سے ۲۰ ہے اور محاماۃ میں اوسطاً ۵ سے ۱۵ تک اموات ہوتی ہیں اور عنظیف الشیا بیک میں ۴۰ سے ۶۰ تک ہوتی ہیں، یہ ہے دنیا کے مختلف گوشوں میں ہونے والی اموات کا اوسط، جیسا کہ تخمینا کرنے والوں کی تحقیق ہے اور کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں کہ جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بشمول انسان، جانداروں کی عمروں میں

بہت بڑا فرق ہے۔ بعض جانداروں کی عمر انسان کی عمر سے کہیں زیادہ ہوتی ہے چنانچہ کچھوے کی عمر ۲۰۰ سال اور انسان کی عمر ۷۰ سال ہے کیوں کہ بعض درختوں کے اندر خلئے ۴۰۰۰ سال تک زندہ رہتے ہیں، جبکہ انسان کے اندر سو سال سے بھی کم مدت تک زندہ رہتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ انسان اس کی قیمت اپنی تہذیبی زندگی سے ادا کرتا ہے۔ کیونکہ درخت ایک جگہ رہتا ہے تو اس میں خوبصورتی ظاہر ہوتی ہے لیکن مردوں اور عورتوں میں ایسے افراد نہیں ہیں جو درخت کی سی زندگی گذاریں اور اس کے مطابق اجر پائیں۔

اسی طرح بعض دوسرے سائنسداں پھلوں کی مکھیوں کی عمر کو ۹۰۰ گنا بڑھانے میں اس طرح کامیاب ہوئے ہیں کہ ان کو زہر وغیرہ سے بچایا اور جس جگہ ان کو رکھا گیا تھا وہاں کا درجہ حرارت معتدل رکھا، کارل اپنے تجربوں میں مرغی کے چوزہ کے قلب میں خلیوں کو ستر سال زندہ رکھنے میں اس طرح کامیاب ہوا کہ انہیں اس ماحول کے عوامل سے بچایا جہاں انہیں رکھا گیا تھا اور جب ہم انسان کی حیات پر مسلط عوامل پر نظر ڈالتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ جن کارٹن میں سے اس کے گندہ مادہ لے لیتے ہیں تو اس کے ذریعہ ہونے والی موت بڑھنے کی وجہ سے اپنے مبداء کی موت سے مختلف نہیں ہوگی اور وہ حقنہ کے سبب اپنی طبیعی زندگی پر پلٹ جائیں گے بعض سائنسدانوں نے اصل جراثیم کا سراغ لگا لیا ہے جبکہ یہ گمان کیا جاتا تھا کہ اس تک رسائی نہیں ہو سکے گی چنانچہ انہوں نے چھوٹے مینڈکوں اور پرندوں کو نر سے مادہ اور مادہ سے نر بنا دیا ہے لیکن یہ تجربہ ابھی تک انسان پر نہیں کیا گیا ہے لیکن جب یہ چیز حیوان میں موجود ہے تو انسان میں بھی ہوگی یہ الگ بات ہے کہ ہم اس سے ابھی واقف نہیں ہیں مستقبل میں وہ آشکار ہو جائے گی۔

شیخ طنطاوی جوہری نے اپنی تفسیر جواہر کے ۱۷ویں جزء (ص ۲۲۴) میں خداوند عالم کے اس قول " و من نعمره ننکسه فی الخلق " کی تفسیر کے ذیل میں ایک مقالہ کا ذکر کیا ہے جس کو ایک مجلہ نے شائع کیا تھا، ہر چیز اپنی عمر کو بڑھانے اور بوڑھوں کے قویٰ کی تجدید کی حکایت کرتی ہے۔ اور ڈاکٹر فورزنوف کہ جس کا نام دنیا کے چپہ چپہ پر پہنچ گیا ہے طبیب کی حیثیت سے نہیں بلکہ سو سال سے زیادہ عمر بڑھانے اور جوانی کو پلٹانے والے مبشر کی حیثیت سے اس نے اس کا بعض حیوانات پر تجربہ کیا ہے وہ کہتا ہے: اب تک میں ۶۰۰ کامیاب آپریشن کر چکا ہوں اور اب میں پورے اطمینان کے ساتھ کہتا ہوں کہ بیسویں صدی ختم ہونے سے پہلے ہی بوڑھوں کے قویٰ کی تجدید اور ان کے چہروں سے بڑھاپے کا غبار صاف کر دیا جائے گا اور ان کے محدود دبلے بدن اور ممکن ہے بڑھاپے کو پیچھے ہٹا دیا جائے اور عمر کو دوگنا کر دیا جائے

جو کہ اس وقت زیادہ سے زیادہ ستر سال ہوتی ہے، اور قلب و دماغ دونوں آخر تک صحیح رہیں گے اور ممکن ہے اس طریقہ سے عادات و صفات بدل دیئے جائیں اور جراثیم کو گھٹا دیا جائے، اور طاقت و قوت پیدا کر دی جائے اور شخصیتوں کو ان کے حسب منشاء قالبوں میں منتقل کر دیا جائے۔

اسی مجلہ (۲۲٦) سے طنطاوی نے دوسرا مقالہ نقل کیا ہے۔ وہ یہ ہے: ہم کتنی زندگی گذاریں؟ اور دیگر فوائد، ہوفلینڈ کہتا ہے (یہ ان سائنسدانوں میں سے ایک ہے جنہوں نے تحقیقِ حیات پر اپنی توجہ مرکوز کی اور اس کو کتاب میں درج کیا اور اس کا عنوان، فن اطالت العمر قرار دیا انسان اپنے ڈھانچہ کی ترکیب و ساخت اور قویٰ کے نظام کے اعتبار سے جیسا کہ ہم حیوانات میں دیکھتے ہیں۔ دو سو سال تک زندہ رہنے کی صلاحیت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے کیا انسان حیوانات ہی کی طرح ایک جاندار نہیں ہے؟ واضح رہے کہ یہ صرف ہوف لینڈ ہی کا نظریہ نہیں ہے بلکہ جن لوگوں نے بھی مخلوقات کی طبیعتوں کا مطالعہ و تحقیق کی ہے وہ بھی اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں جس پر ہوف لینڈ پہنچا تھا اور اپنی تحقیقات سے انہوں نے بھی طویل عمر کا نور دیکھا ہے (سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہتے ہیں) اس نظریہ کی تائید ان لوگوں کی زندگی سے بھی ہوتی ہے جو طولانی اور لمبی عمر تک زندہ رہے ہیں اگر لوگ مخلوقات کی طبیعتوں کی تحقیق کریں تو وہ بھی اسی نظریہ کی تائید کریں گے اور طویل عمر کا چمکتا ہوا ستارہ دیکھیں گے برطانیہ کا ہنری جکسن نے جو ۱۶۹ میں یورک بانگالترا میں پیدا ہوا ایک سو بارہ سال کی عمر پائی فلوریڈا کے معرکہ میں شریک ہوا اس طرح جون بافن پولنڈی نے ۱۷۵ سال کی عمر پائی اور اپنی اولاد میں سے تین کی سو سے زیادہ عمریں دیکھیں یوحنا سور تنگتون نورجی جو کہ ۱۷۹۷ میں مرا ہے اس نے ۱۶۰ سال کی عمر پائی اور اس کی اولاد میں ایک شخص کی عمر ۱۰۵ سال تھی۔ طوزمر ۱۵۲ سال تک زندہ رہا ہے کورٹوال ۱۴۴ سال تک زندہ رہا ہے اور نئے دور میں جس نے سب سے زیادہ عمر پائی ہے وہ زنجی ہے جو ۲۰۰ سال تک زندہ رہا ہے ناروے اور اسوج، انگلترا میں لوگوں کی عمر زیادہ ہوتی ہے، انہیں میں سے فرانس، اٹلی اور جنوبی یورپ بھی ہے اور جن لوگوں نے طویل عمریں بسر کی ہیں انہوں نے سادہ زندگی گذاری ہے اور ان کی زندگی جد و جہد کی زندگی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کام عادات اور اعتدال و میانہ روی عمر بڑھانے کے اہم عوامل ہیں طبیعی نظام سے ہٹ کر کسی بھی کام میں افراط ہماری عمر کو گھٹانے کا سبب ہوتا ہے۔

ان تمام چیزوں کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ طول عمر ایسی چیز نہیں ہے کہ جس کا علماء۔ سائنسدانوں۔ صاحبان مذاہب

اور ارباب ادیان نے انکار کیا ہو بلکہ ان میں سے ہر ایک نے اس کو اپنے فن اور علم کے لحاظ سے ثابت کیا ہے یا اپنے دین ومذہب کے لحاظ سے بیان کیا ہے۔ لہذا انسان جتنا حفظان صحت کے قواعد سے زیادہ واقف ہوگا اتنی ہی اس کی عمر زیادہ طویل ہوگی اور عمر کو کم کرنے والے جتنے زیادہ اسباب اسکے نصیب میں آئیں گے اس کی عمر اتنی ہی کم ہوگی، بعض اطباء نے کہا ہے:(موت کا سبب مرض ہے بڑھاپا نہیں) اور امراض بہت سی چیزوں سے پیدا ہوتے ہیں، ان میں سے بعض انسان کے اختیار میں نہیں ہیں جیسے اس کے ماں، باپ کا حفظان صحت کے اصولوں سے ناواقف ہونا اور ان کا لحاظ نہ رکھنا کیونکہ والدین کے مزاج کے صحیح ہونے کا ان کے بچہ کے مزاج کو معتدل رکھنے میں بہت بڑا دخل ہے اسی طرح دونوں کا ہمبستری کے آداب اور اس کے اصولوں کی رعایت کرنا اور اس کی اچھی تربیت کرنا بھی اثر انداز ہوتا ہے ماحول وفضاء کا برا اور خراب ہونا بھی ہے اور بعض خود انسان کے اختیار میں ہیں جن سے وہ بچ سکتا ہے مثلا کھانے پینے میں افراط اور غرائز کے افعال میں صحیح ترتیب کا لحاظ نہ رکھنے سے مزاج میں اختلال پیدا ہوتا ہے اس طرح برے اخلاق، پست صفات اور باطل عقائد ذہنی پریشانی کا باعث ہوتے ہیں اور ایسے گندے وسوسوں میں مبتلا کرتے ہیں جو انسان سے طمانیت وسکون چھین لیتے ہیں۔ پس اگر کوئی انسان ان چیزوں کا سد باب کردے اور ان چیزوں پر تسلط حاصل کرے کہ جن سے اس کے بدن وعمر میں کمی ونقص پیدا ہوتا ہے اور اپنے کھانے پینے پہننے اور رہنے سہنے میں میانہ روی وغیرہ اختیار کرے تو پھر اس کی عمر وحیات کی کوئی حد نہ رہے گی اور نہ اس کی دائمی بقاء علمی قواعد کے اعتبار سے محال سمجھی جائے گی ہاں انبیاء نے اس بات کی خبر دی ہیکہ ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور ہر چیز کا فنا ہونا ضروری ہے، تم جہاں بھی ہوگے، موت تمہیں وہیں پکڑ لے گی لیکن یہ خبر انسان کے ہزاروں سال یا اس سے زیادہ زندہ رہنے کی نفی نہیں کرتی ہے۔ اس موضوع سے متعلق بحث کو ہم اس مقالہ کو بیان کرکے ختم کرتے ہیں جس کو۔ المھدی۔ وغیرہ میں مجلہ المقتطف کے سنہ ۵۹ کے تیسرے شمارہ میں اس عنوان سے نقل کیا ہے۔ کیا انسان ہمیشہ دنیا میں رہے گا؟ زندگی کیا ہے؟ موت کیا ہے؟ اور کیا موت ہر زندہ پر مسلط ہے؟

گیہوں کے ہر دانہ میں ایک زندہ جسم۔ جوہر۔ ہے جو کہ پہلے بالی میں تھا اور بالی دوسرے دانہ سے وجود میں آئی تھی یہ بھی ایک بالی سے وجود میں آیا تھا اس طرح تسلسل تک نوبت پہنچے گی اس کو تاریخ کی تحقیق نے آسان کردیا ہے: چھ ہزار سال یا اس سے پہلے مصر وقدیم آشوریہ کے آثار قدیمہ میں گیہوں کے دانے ملے تھے، یہ دانے اس

بات پر دلالت کرتے ہیں کہ قدیم زمانہ والے مصری اور آشوری گیہوں کی کاشت کرتے تھے اور اسے غلہ سمجھتے تھے اس کے آٹے روٹی بناتے تھے اور یہ گیہوں جو آج موجود ہے یہ کسی اور چیز سے پیدا نہیں کیا گیا ہے بلکہ یہ پرانے گیہوں ہی کا تسلسل ہے لہذا یہ ایک زندہ جزء سے زندہ ہے اور وہ دوسرے زندہ جزء سے زندہ ہے، اس طرح ان کا سلسلہ چھ یا سات ہزار سال پہلے بلکہ اور پہلے والے گیہوں تک پہنچ جائیگا کیوں کہ جن دانوں کو ہم خشک بالی کی صورت میں دیکھتے ہیں ان میں نہ نمو ہوتا ہے اور نہ حرکت ہوتی ہے در حقیقت ہر زندہ کی مانند زندہ ہے ہاں تھوڑا سا پانی ان کی زندگی کو گھٹا دیتا ہے لہذا ہزاروں سال سے آج تک گیہوں کی حیات کا سلسلہ جاری ہے یہی حکم نباتات کی ہر بیج اور پھل والے تمام درخت پر لگے گا اور اس قاعدہ سے کوئی بھی جاندار خارج نہیں ہے یہاں تک کہ کیڑے، مکوڑے مچھلیاں، پرندے، جنگلی جانور، چوپائے اشرف المخلوقات انسان بھی وہ اپنے والدین کا ایک چھوٹا سا جزء ہوتا ہے اور اسی طرح نمو پاتا ہے جس طرح ان دونوں نے نمو پایا تھا اور انہیں جیسا ہو جاتا ہے اور یہ دونوں اپنے والدین کا جزء تھے ایسے ہی باقی سلسلہ کو سمجھئے اور جو انسان اپنے بعد نسل چھوڑتا ہے تو وہ اسکا زندہ جزء ہوتی ہے، جیسا کہ بیج درخت کا جزء ہوتا ہے اور اسی زندہ جزء میں نہایت ہی چھوٹے چھوٹے خلیے ہوتے ہیں بالکل ایسے ہی جیسے خلیوں سے اس کے والدین کے اعضاء بنے تھے۔ اس کے اعضاء اس اس غذا سے بنتے ہیں جس کو وہ کھاتا ہے آپ اس طرح کہہ سکتے ہیں: کہ خرمہ کی گٹھلی جڑ دار، تنے دار، شاخوں دار اور پھل دار ہو جاتی ہے

اسی طرح زیتون کا بیج تنے، شاخوں، پتوں اور پھل والا درخت بن جاتا ہے اسی پر نباتات کے تمام اقسام حشرات الارض، مچھلیوں، پرندوں، جنگلی جانوروں، زمین پر رینگنے والوں یہاں تک انسان کو پرکھ سکتے ہیں۔

یہ اتنی مشہور اور واضح چیزیں ہیں کہ جن کے بارے میں کسی نے اختلاف نہیں کیا ہے لیکن درخت ہزار سال یا دو ہزار سال تک رہتا ہے جبکہ انسان ستر سال یا اسی سال اور زیادہ سے زیادہ سو سال کا ہوتا ہے جبکہ نسل کو باقی رکھنے والے خلیے زندہ رہتے ہیں اور نمو پاتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں لیکن جسم کے دیگر اعضاء پر موت طاری ہو جاتی ہے۔ اور موت اس پر تسلط پالیتی ہے صدیاں گذر گئیں کہ انسان اس سے نجات حاصل کرنے یا اس کی مدت بڑھانے کی کوشش میں رہا ہے خصوصاً اس زمانہ میں جو کہ دواؤں کے ذریعہ امراض و آفات کا مقابلہ کرنے کا زمانہ ہے لیکن تحقیق سے یہ ثابت نہیں ہو سکا ہے کہ کسی نے بھی ۱۲۰ سال کی عمر گذاری ہو (جبکہ تحقیق سے اس کے برخلاف

ثابت ہوا ہے کہ ہمارے زمانہ میں بہت سے لوگوں نے ۱۲۰ سال سے زیادہ عمر پائی ہے۔ اخبارات ومجلات میں اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ فلاں نے ایک سو ستر سال یا اس سے کم وبیش عمر گذاری ہے فارسی مجلّہ صبا سال سوم ۲۹ ویں شمارہ میں لکھا ہے کہ شیخ محمد محکان ۱۷۰ سال تک زندہ رہے ہیں اور اس میں ایک مضمون قاہرہ سے شائع ہونے والے مجلۃ الاثنین سے نقل کیا گیا ہے، انہیں طویل عمر پانے والوں میں سے سید میرزا القاسانی ساکن محلّہ محتشم کی عمر ۱۵۴ سال ہوئی ہے۔ مجلّہ پرچم اسلام، شمارہ ۳ سال دوم۔ جن لوگوں نے ۱۲۰ سال کی عمر پائی ہے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے ان میں سے بعض کو ہم نے بھی دیکھا ہے، اس بات کو ثابت کرنے کے لئے اس چیز کو نقل کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو کہ جرائد ومجلات میں نقل ہوئی ہے جن صاحبان علم کی بات کا یقین کیا جا سکتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہر جاندار کے اعضاء رئیسہ لا متناہی مدت تک باقی رہ سکتے ہیں اور انسان ہزاروں سال تک زندہ رہ سکتا ہے بشرطیکہ اس پر ایسے عوارض طاری نہ ہوں کہ جو اس کے سلسلہ حیات کو قطع کر دیتے ہیں، وہ کہتے ہیں: یہ صرف وہم وگمان نہیں ہے بلکہ یہ آزمائش وتجربہ کا نتیجہ ہے۔

ایک جراح ایک جاندار کے کٹے ہوئے جزء کو اس کی معمولی حیات سے زیادہ دنوں تک زندہ رکھنے میں کامیاب ہو گیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ کٹے ہوئے جزء کی حیات کا دارومدار مناسب غذا پر ہے جو اسے پہنچائی جاتی رہی ہے لہذا جب تک اسے یہ غذا ملتی رہے گی اس کی حیات کا سلسلہ چلتا رہے گا اس جراح کا نام ڈاکٹر الکسیس کارل تھا جو کہ رکفلر کے علمی ادارہ نیویارک میں ملازم تھا۔ یہ تجربہ اس نے ایک چوزے کے کٹے ہوئے جزء پر کیا تھا چنانچہ یہ کٹا ہوا جزء آٹھ سال سے زائد عرصہ تک زندہ رہا اور بڑھتا رہا، اس ڈاکٹر اور دوسرے افراد نے بھی تجربہ انسان کے کٹے ہوئے اجزاء وعضلات، قلب وجلد اور اس کے پھیپھڑوں پر کیا ہے چنانچہ جب تک ان کو ضروری غذا ملتی رہی اس وقت تک ان میں حیات ونمو باقی رہی یہاں تک کہ جانس ہاپکنس یونیورسٹی کے پروفیسر ریمنڈ اور یرل نے کہا ہے انسان کے اعضاء رئیسہ میں دائمی قابلیت موجود ہے ان کا بالقوۃ دائمی ہونا جو تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے یا کم از کم اس کو ترجیح ہے کیونکہ ان کی حیات کے بارے میں ابھی تک تجربات ہو رہے ہیں یہ نظریہ نہایت واضح، اہم اور علمی ہے۔

بظاہر ان اجزاء پر سب سے پہلے ڈاکٹر جاک لوب نے تجربہ کیا تھا یہ بھی علمی ادارہ راکفلر میں ملازم تھا اصل

میں وہ مینڈک کے ان انڈوں پر تجربہ کر رہا تھا جو پیوند کاری کے بغیر وجود میں آئے تھے اس وقت اس نے دیکھا کہ بعض انڈے بہت دنوں تک زندہ رہتے ہیں اور بعض بہت جلد مر جاتے ہیں، یہ چیز باعث ہوئی کہ وہ مینڈک کے جسم کے اجزاء پر تجربہ کرے چنانچہ اس تجربہ میں وہ ان اجزاء کو مدت دراز تک زندہ رکھنے میں کامیاب ہو گیا، اس کے بعد ڈاکٹر ورن لوئیس اور اس کی زوجہ نے یہ ثابت کر دیا کہ پرندہ کے چوزہ کے اعضاء رئیسہ کو نمکین سیال چیز میں رکھ کر زندہ رکھا جا سکتا ہے اور جب اس میں تھوڑے سے آبی مواد کا اضافہ کیا جائے گا تو اس وقت ان کے رشد و نمو کی تجدید ہوگی اور ان کی کثرت ہو جائے گی، ایسے ہی تجربات ہوتے رہے اور یہ ثابت ہو گیا کہ کسی بھی جاندار کے زندہ خلئے اپنی حیات کو اس سیال چیز میں زندہ رکھ سکتے ہیں جس میں ضروری غذائی مواد موجود ہو لیکن ابھی تک ان کے پاس ایسی کوئی دلیل نہیں تھی کہ جس سے وہ ان کی موت کی نفی کرتے۔ امریکن ڈاکٹر کارل نے کچھ عرصہ پہلے ہی اپنے تجربہ سے یہ ثابت کر دیا کہ جن جانوروں کے اجزاء پر تجربہ کیا جاتا ہے وہ انہیں ضعیف نہیں کرتے ہیں بلکہ وہ اپنی طبیعی عمر سے زیادہ زندہ رہتے ہیں اس نے اپنے کام کا آغاز جنوری ۱۹۱۲ء میں کیا تھا اس راہ میں بہت سی مشکلیں پیش آئیں لیکن اس نے اور اس کے معاونوں نے ان پر غلبہ پالیا اور درج ذیل موضوعات کا انکشاف کیا۔

۱۔ جب تک تجربہ کئے جانے والے زندہ خلیوں پر کوئی ایسا امر عارض نہیں ہو جاتا ہے جو ان کی موت کا باعث ہو، جیسے جراثیم کا داخل ہونا یا غذا کا کم ہونا، تو وہ زندہ رہیں گے۔

۲۔ مذکورہ اجزاء صرف زندہ ہی نہیں رہتے ہیں بلکہ ان میں رشد و کثرت کا سلسلہ جاری رہتا ہے بالکل ایسے ہی جیسے ان میں رشد و کثرت کا سلسلہ اس وقت جاری رہتا ہے جب یہ حیوان کے بدن کا جزء ہوتے ہیں۔

۳۔ ان کے نمو اور ان کے تکاثر کا اس غذا سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے جو ان کو دی جاتی ہے۔

۴۔ مرور زمانہ کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے یعنی اس سے وہ ضعیف و بوڑھے نہیں ہوتے ہیں بلکہ ان میں ضعیفی کا معمولی اثر بھی دیکھنے میں نہیں آتا ہے وہ ہر سال ٹھیک گذشتہ سال کی مانند نمو پاتے اور بڑھتے ہیں ان تمام چیزوں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب تجربہ کرنے والے ان اجزاء کی دیکھ بھال کریں گے اور انہیں ضروری و کافی غذا دیں گے تو یہ اپنی نمو پانے حیات کا سلسلہ جاری رکھ سکیں گے پس معلوم ہوا کہ بڑھاپا علت نہیں ہے بلکہ معلول ہے۔

پھر انسان کیوں مرتا ہے؟ اس کی حیات محدود کیوں ہے، معدود افراد کی عمریں ہی کیوں سوسال سے آگے بڑھتی ہیں؟ اور عام طور پر ستر اسی سال عمر کیوں ہوتی ہے ان سوالوں کا جواب یہ ہے کہ حیوان کے جسم کے اعضا مزیادہ اور مختلف ہیں اور ان کے درمیان مضبوط رابطہ ہے یہاں تک کہ بعض کی حیات دوسرے کی حیات پر موقوف ہے لہذا اگر ان میں سے کوئی ناتواں ہو جاتا ہے اور مرجاتا ہے تو اس کی وجہ سے دوسرے اعضاء کو بھی موت آجاتی ہے اس کے ثبوت کے لئے وہ موت کافی ہے جو جراثیم کے حملہ سے اچانک واقع ہو جاتی ہے یہی اس بات کا سبب ہوتی ہے کہ عمر کا اوسط ستر، اسی سال سے بھی کم قرار پاتا ہے بہت سے تو بچپنے میں ہی مرجاتے ہیں مذکورہ تجربات سے جواب تک ثابت ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ستر اسی یا سوسال عمر یا اس سے زیادہ کی عمر موت کا اصل سبب نہیں ہے بلکہ اس کا اصل سبب یہ ہے کہ عوارض وامراض ان میں سے کسی ایک پر حملہ کر کے اسے بیکار بنادیتے ہیں چنانچہ اعضاء کے اتصال وارتباط کی وجہ سے اس عضو کی موت سارے اعضا کی موت کا سبب بن جاتی ہے۔ جب علم عوارض کا علاج تلاش کرنے یا ان کے اثر کو بیکار بنانے میں کامیاب ہو جائیگا تو پھر صدیوں پر محیط زندگی میں کوئی چیز مانع نہ ہوگی۔ جیسا کہ بعض درختوں کی طولانی عمر ہوتی ہے لیکن اس بات کی توقع بہت کم ہے کہ علم طب اور حفظان صحت کے اسباب اس کمال تک پہنچ جائیں! لیکن یہ بات بعید نہیں ہے کہ وہ اس سے قریب ہو کر عمر کے اوسط کو دو یا تین گنا بڑھادیں۔



اکتیسواں باب

مہدیؑ دیکھنے میں جوان ہیں، مرورِ ایام سے بوڑھے نہیں ہوں گے

اس باب میں ۸ حدیثیں ہیں

ا۔ کمال الدین۔ محمد بن محمد بن عصام نے محمد بن یعقوب کلینی سے انہوں نے قسم بن العلاء سے انہوں ں ے اسماعیل بن علی القزوینی سے انہوں نے علی بن اسماعیل بن عاصم الحناط سے انہوں نے محمد بن مسلم الثقفی الطحان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ابو جعفر محمد، بن علی باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا میں آپ سے قائم عج کے بارے میں چند سوال کرنا چاہتا تھا آپ نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا: اے محمد ابن مسلم محمدؐ کے اہل بیتؑ کے قائم میں پانچ رسولوں کی یونس بن متی، یوسف بن یعقوب، موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور محمدؐ کی سنت۔ یا مشابہت۔ ہے پس یونس بن متی کی سنت (مشابہت نخ) وہ غیبت کے بعد سن دراز ہونے کے بعد لوٹے جبکہ وہ جوان تھے یوسف بن یعقوب کی سنت۔ مشابہت نخ۔ یہ کہ ان کا خاص و عام سے غائب ہونا اور اپنے بھائیوں سے خود چھپائے رکھنا اور اپنے والد سے اپنا حال پوشیدہ رکھنا حالانکہ وہ اپنے والد، اپنے خاندان اور اپنے شیعوں سے زیادہ فاصلہ پر نہیں ہوں گے۔ اور موسیٰ کی سنت و مشابہت ان میں مسلسل خوف، طویل غیبت اور ولادت کو مخفی رکھنا ہے اور ان کے شیعوں کو پے در پے مصائب کا نشانہ اور ذات و شدائد میں مبتلا رہنے کے بعد خدا ان کو اذن ظہور دینا اور ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی نصرت و مدد کرنا ہے۔ اور

عیسیٰ کی سنت (مشابہت) ان کے بارے میں اختلاف کرنا ہے۔ یہاں تک کہ ایک گروہ کہے گا کہ وہ ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے ایک گروہ کہے گا کہ مر گئے تیسرا کہے گا قتل ہو گئے یا سولی پر چڑھا دیئے گئے۔ اور ان کے جد محمد مصطفیٰ کی سنت (مشابہت نخ) تلوار کو نیام سے نکال لینا ہے (تلوار لے کر خروج کریں گے نخ) اور خدا اور رسولؐ کے دشمنوں، ظالموں اور سرکشوں کو قتل کرنا ہے اور ان کی تلوار اور رعب سے مدد کرنا ہے اور کسی بھی طرف سے ان کے پرچم کو ناکام نہ لوٹنا ہے۔ اور آپ کے خروج کی علامتوں میں سے شام سے سفیانی کا خروج اور یمانی کا خروج ہے اور ماہ رمضان میں ایک آسمانی چیخ بلند ہوگی اور آسمان سے ایک منادی آپؑ اور آپ کے والد کے نام سے اعلان کرے گا۔

۲۔ کمال الدین۔ محمد بن ابراہیم بن اسحٰق طالقانی نے احمد بن علی انصاری سے انہوں نے ابو الصلت ہروی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام رضاؑ کی خدمت میں عرض کی: (حضرتؑ) ظہور کے وقت قائم کی کیا نشانیاں ہیں؟ فرمایا: ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ سن دراز ہوں گے دیکھنے میں جوان لگیں گے یہاں تک کہ دیکھنے والا یہ خیال کرے گا کہ یہ چالیس سال کے ہیں یا اس سے بھی کم اور ان کی نشانی یہ بھی ہے کہ وہ گردش لیل ونہار سے بوڑھے نہیں ہوں گے یہاں تک کہ ان کا وقت آجائیگا۔

۳۔ ینابیع المودۃ (ص ۴۹۲) محمد بن یوسف الگنجی شافعی سے انہوں نے کتاب عقد الدرر سے اپنی سند سے حسن بن علی رضی اللہ عنہما تک سلسلہ پہنچایا ہے کہ آپ نے فرمایا: مہدی قیام کریں گے تو لوگ جھٹلائیں گے کیونکہ وہ ان کی طرف جوان لوٹیں گے اور وہ انہیں ضعیف العمر سمجھتے ہوں گے۔

۴۔ غیبت نعمانی۔ ایک حدیث میں ابو عبد اللہ سے منقول ہے بیشک ایک بڑی مصیبت یہ بھی ہے کہ آپکا مولا اپنی جوانی کے عالم میں آئیگا جبکہ وہ اسے بہت بوڑھا سمجھتے ہوں گے۔

۵۔ غیبت نعمانی۔ ان روایات میں سے کہ جو انہوں نے اپنی اسناد سے ابو عبد اللہ سے نقل کی ہیں۔ فرمایا: اگر قائم قیام کریں گے تو لوگ انکار کریں گے کیونکہ وہ ان کی طرف کامیاب جوان کی

صورت میں لوٹیں گے۔

۶۔غیبت الشیخ۔ایک حدیث میں روایت کی ہے: بیشک صاحب الزمان میں یونس کی مشابہت ہے کہ آپ عنفوان شباب میں ظاہر ہوں گے۔

اسی پر دوسری فصل کے دسویں باب کی ح۶ اور سترہویں باب کی ح۲ دلالت کر رہی ہے۔



بتیسواں باب

اس سلسلہ میں کہ آپ کی ولادت مخفی رہے گی

اس باب میں ۱۴ حدیثیں ہیں

۱۔ کفایۃ الاثر۔ ابوعبداللہ خزاعی نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے انہوں نے سہل بن زیاد الادمی سے انہوں نے عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی سے روایت کی ہیکہ انہوں نے کہا: میں نے محمد بن علی بن موسیٰ کی خدمت میں عرض کی: مجھے امید ہے کہ وہ قائم محمدؐ کے اہل بیتؑ سے ہوں گے جو زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ آپ نے فرمایا: اے ابو القاسم ہم میں سے کوئی نہیں ہے مگر یہ وہ قائم بامر اللہ ہے اور دین خدا کی طرف ہدایت کرنے والا ہے ہیں، لیکن جس قائم کے ذریعہ خدا زمین کو کفر و جحود سے پاک کر کے عدل وانصاف سے معمور کرے گا تو وہ قائم وہ ہے جس کی ولادت[۱] لوگوں پر مخفی رہے گی اور ان سے ان کا جسم پوشیدہ رہے گا اور ان کے لئے ان کا نام لینا جائز نہ ہوگا۔ ان کا نام رسولؐ کا نام اور ان کی کنیت آپ کی کنیت ہوگی۔ ان کے لئے زمین سمٹ اور سکڑ جائیگی۔

---

[۱] آپ کی ولادت کی پوشیدگی کا راز یہ ہے کہ بنی عباس کو رسولؐ اور ائمہ اہل بیتؑ سے مروی حدیثوں کے ذریعہ یہ معلوم ہوگیا تھا کہ ائمہ میں سے بارہویں مہدیؑ ہیں اور وہی زمین کو اس طرح عدل سے پر کریں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی ان کے ذریعہ خدا گراہی کے....

ہر دشوار کام آسان ہوگا آپ کے اصحاب دنیا بھر سے بدر والوں کی ۳۱۳ کی تعداد میں آپ کے پاس جمع ہو جائیں گے اور یہ خدا کا قول (اینما تکونوا یات بکم الله جمیعا ان الله علیٰ کل شیء قدیر) تم جہاں کہیں بھی ہو گے خدا تم سب کو جمع کرو گا بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ جب اہل زمین۔ یا مخلصین نخ۔ کا یہ گروہ جمع ہو جائیگا تو آپ اپنے امر کو ظاہر کریں گے اور جب گروہ۔ عدد نخ۔ مکمل ہو جائے گا یعنی دس ہزار مرد جمع ہو جائیں گے تو آپ اذن خدا سے خروج کریں گے اور خدا کے دشمنوں کو قتل کرتے رہیں گے یہاں تک کہ خدا راضی ہو جائے گا۔ عبدالعظیم کہتے ہیں: میں نے عرض کی: میرے آقا! یہ کیسے معلوم ہوگا کہ خدا راضی ہو گیا ہے؟ فرمایا: خدا ان کے دل میں رحم ڈال دے گا۔ اس حدیث کو کمال الدین میں محمد بن احمد شیبانی اور انہوں نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے نقل کیا ہے اور غایت المرام میں ایسی ہی حدیث احتجاج سے نقل ہوئی ہے۔

قلعوں کو فتح اور ظالموں کی حکومتوں کو نابود کرے گا، وہ سرکشوں کو قتل کریں گے۔ وہ زمین کے مشرق و مغرب کے مالک ہو جائیں گے، جبکہ وہ انہیں قتل کر کے ان کے نور کو بجھا دینا چاہتے ہیں لہذا انہوں نے حضرت حجت کے والد ابومحمد حسن عسکریؑ کے گھر کی تفتیش کے لئے جاسوسوں اور دائیوں کو مقرر کیا، مگر یہ کہ خدا کو سوائے اس کے کچھ پسند نہ تھا کہ وہ اپنے نور کو کامل کرے لہذا خدا نے ان کی والدہ کا حمل لوگوں سے پوشیدہ رکھا یہاں تک کہ معتمد نے خفیہ طور پر دائیوں کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ کسی بھی وقت اس امر کی تفتیش کے لئے بنی ہاشم خصوصاً عسکریؑ کے گھر میں اجازت کے بغیر داخل ہو جائیں اور اسے اس کی خبر دیں لیکن انہیں اس مقصد میں کامیابی نہ ہوئی کیونکہ خدا ان میں اپنے نبی موسیٰؑ کی سنت کو جاری کرنا چاہتا تھا کہ اس کے دشمنوں نے فرعون کی روش کو اختیار کر لیا تھا اور انہوں نے فرعونی سیاست کو اپنا لیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسکی حکومت کو بنی اسرائیل کا آدمی نابود کرے گا لہذا اس نے حاملہ عورتوں کے لئے جاسوس مقرر کئے چنانچہ ان کی شدید نگرانی میں بچہ پیدا ہوتا تھا اگر نوزاد لڑکا ہوتا تھا تو وہ اس کو قتل کر دیتے تھے اور اگر لڑکی ہوتی تھی تو اسے چھوڑ دیتے تھے چنانچہ انہوں نے موسیٰؑ کی تلاش میں ہزاروں بچوں کو قتل کر دیا۔ خداوند عالم فرماتا ہے۔ (وہ تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے) اس کے باوجود خدا نے اپنے نبی کو اپنی حفاظت میں رکھا اور ان کی ولادت کو ان سے پوشیدہ رکھا، فرماتا ہے (ہم نے موسیٰ کی والدہ کی طرف وحی کر دی تھی کہ انہیں دودھ پلا دو اور جب کوئی خطرہ دیکھو تو انہیں دریا میں ڈال دینا، خوف

۲۔ کمال الدین۔ علی بن احمد الدقاق اور محمد بن احمد شیبانی (نسائی نخ) نے محمد بن ابی عبداللہ الکوفی سے انہوں نے موسیٰ بن عمران النخعی سے انہوں نے اپنے چچا حسین بن یزید سے انہوں نے حمزہ (خمیر نخ) حمران سے انہوں نے اپنے والد حمران بن اعین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ انہوں ان کہا: علی بن الحسینؑ سید العابدینؑ نے فرمایا: قائم ہم میں سے ہیں ان کی ولادت لوگوں سے پوشیدہ رہے گی یہاں تک کہ لوگ کہیں گے کہ وہ پیدا ہی نہیں ہوئے ہیں اور جب ظاہر ہوں گے تو ان پر کسی کا تسلط نہیں ہوگا۔

۳۔ کمال الدین۔ اپنی اسناد سے موسیٰ بن ہلال الضبی سے اور عبداللہ بن عطا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو جعفرؑ کی خدمت میں عرض کی: عراق میں آپ کے بہت سے شیعہ ہیں خدا کی قسم آپ کے اہل بیتؑ میں کوئی بھی آپ جیسا نہیں ہے۔ فرمایا: اے عبداللہ بن عطا: کان

وملال نہ کرنا ہم انہیں ضرور تمہاری طرف پلٹا دیں گے اور انہیں مرسلین میں قرار دیں گے۔)

بہت سی روایات مثلاً ستائیسویں باب کی ح ۱۲ اور اکتیسوں باب کی ح ۱۱ اور اڑتیسویں باب کی ح ۱،۲ میں آپ کو ابراہیمؑ و موسیٰؑ سے مشابہہ قرار دیا گیا ہے۔

الزام الناصب میں، عالم و فاضل محمد یوسف ودھخوارقانی کی ایک کتاب سے نقل کیا ہے کہ جس کو انہوں نے شاہ عباس ثانی کے عہد میں تالیف کیا تھا: ایک دن آپ گھر کے صحن میں اپنی والدہ کی آغوش میں تھے کہ نرجس نے دائیوں کی آہٹ کو محسوس کیا اور بے چین ہو گئیں اور انہیں اس نور کو چھپانے کا موقعہ نہ ملا تو ہاتف نے ندا دی کہ اس حجت خدا کو صحن کے کنویں میں ڈال دو، آپ نے انہیں کنویں میں ڈال دیا دائیوں نے بچے کی آواز سنی تو جلدی سے گھر میں داخل ہوئیں اور گھر کے گوشہ گوشہ کو چھان ڈالا لیکن انہیں کوئی سراغ نہ ملا اور وہ حیران و پریشان باہر نکل آئیں اور جب غیروں سے گھر خالی ہو گیا تو نرجس کنویں کے پاس آئیں کہ دیکھیں نور چشم پر کیا گذری جب کنویں میں دیکھا تو ملاحظہ کیا کہ پانی، سطح زمین کے برابر آ گیا ہے اور حجت خدا پانی پر صحیح سالم چمکتے چاند کی مانند ہیں اور آپ جس کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے وہ بھی تر نہیں ہوا، آپ نے انہیں اٹھا لیا، دودھ پلایا اور خدا کی حمد بجا لائیں اور اس کا شکر ادا کیا۔ الخ

جو ہم نے یہاں بیان کیا ہے اس سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ حجت خدا کی ولادت کو کیوں پوشیدہ رکھا گیا اور

کھول کر سن لو میں تمہارا صاحب و مالک نہیں ہوں۔ فرمایا: دیکھو تمہارا صاحب و مالک وہ ہے جس کی ولادت لوگوں سے پوشیدہ رہے گی۔

۴۔ کمال الدین۔ عبدالواحد بن محمد العطار نے ابوعمرو اللیثی سے انہوں نے محمد بن مسعود سے انہوں نے جبرئیل بن احمد سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے سعید بن غزوان سے انہوں نے ابوبصیر سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اس صاحب الامر کی ولادت اس مخلق سے پوشیدہ رہے گی تاکہ جب وہ خروج کریں تو ان پر کسی کا تسلط نہ ہو، ایک رات میں خدا ان کی حکومت بنائیگا۔

۵۔ غیبت نعمانی۔ کلینی نے ہمارے علماء کی ایک جماعت سے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے ایوب بن نوح سے روایت کی ہے انہوں نے کہا: میں نے ابوالحسن امام رضاؑ کی خدمت میں عرض کی: ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ آپ صاحب الامر ہیں اور اگر یہ چیز آپ کے سپرد کی جائے تو امن و امان کے ساتھ اور تلوار کے بغیر آپ کی بیعت کی جائے گی اور آپ کے نام کے سکے ڈھلیں گے آپ نے فرمایا: ہم میں سے ہر ایک کے پاس خط آتے ہیں اور ہر ایک کی طرف انگلی سے اشارہ کیا جاتا ہے اور مسائل دریافت کئے جاتے ہیں اور ہر ایک کے پاس مال بھیجا جاتا ہے مگر یہ کہ اس کو شہید کر دیا جاتا ہے یا وہ اپنے بستر پر مر جاتا ہے یہاں تک کہ اس امر کیلئے خدا ہم سے ایک جوان کو بھیجے گا، جس کی

ان کے آباء طاہرین کی ولادت کو مخفی نہیں رکھا گیا جبکہ ان کی شان میں ان بشارتوں کو انہوں نے ہی بیان کیا تھا ان کے غیر نے نہیں اور یہ بھی بیان کیا تھا کہ مہدی قلعوں کو فتح کرنے والے اور شرک و نفاق کی بنیاد کو منہدم کرنے والے ہیں اور آخری زمانہ میں وہ زمین کے وارث اور اس کے بادشاہ ہوں گے اور آپ کے آباء کے دشمن ان کے تقیہ کے نظریہ اور تلوار کے ساتھ خروج کرنے کی تحریم کو جانتے تھے یہاں تک کہ آسمان سے نداء سنائی دے اور آیات و علامات ظاہر ہوں۔ اور مہدی جو ائمہ کے آخری اور انکا سلسلہ ختم کرنے والے ہیں وہ تلوار کے ساتھ خروج کریں گے اور تقیہ کو اٹھا دیں گے اور خدا کے دشمنوں کو قتل کریں گے اور زمین کو شرک، ظالموں، بے دینوں اور جابروں سے پاک کریں گے۔

ولادت مخفی رہے گی۔

۶۔ اثبات الوصیۃ۔ سعد بن عبداللہ سے اپنی اسناد کے ذریعہ ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: قائم وہ ہے جس کی ولادت لوگوں سے پوشیدہ رہے گی۔ نعمانی وغیرہ نے آپ کی ولادت کے مخفی رہنے کے بارے میں کچھ حدیثیں اور نقل کی ہیں، جن کا ذکر ہم نے اسی کو کافی سمجھ کر نہیں کیا ہے۔

اسی پر دوسری فصل کے دسویں باب کی ح ۶، ۸ اور سترہویں باب کی ح ۱ بائیسویں باب کی ح ۲ ستائیسویں باب کی ح ۳، اکتیسوں باب کی ح ۱۱ اور اڑتیسویں باب کی ح ۱، ۴ دلالت کر رہی ہے۔



تینتیسواں باب

آپ پر کسی کا تسلط نہیں ہوگا

اس باب میں ۱۰ احدیثیں ہیں

۱۔غیبت نعمانی۔علی بن الحسین نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن الحسن (الحسین) الرازی سے انہوں نے محمد بن علی الکوفی سے انہوں نے ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابراہیم بن عمر الیمان سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: قائم ظہور کریں گے اوران پر کسی کا تسلط نہ ہوگا۔

۲۔غیبت نعمانی۔کلینی نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے ہشام بن سالم سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: قائم ظہور کریں گے اور ان پر کسی کا تسلط نہیں ہوگا اور نہ ہی آپ کی گردن میں کسی کے عہد و بیعت کا قلادہ ہوگا اپنی سند سے ہشام سے نقل کیا ہے۔

۳۔اثبات الوصیہ۔حمیری نے محمد بن الحسین سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے ابو الجارود سے انہوں نے عثمان بن نشیط سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اس صاحب امر پر کسی کا تسلط نہ ہوگا نہ عقد و ذمہ۔

اسی پر دوسری فصل کے دسویں باب کی ح ۶ اور چھبیسویں باب کی ح ۳ اور ستائیسویں باب کی ح ۱۳ اٹھائیسویں باب کی ح ۳، ۴ اور بتیسویں باب کی ح ۲، ۴ دلالت کر رہی ہے۔



چوتیسواں باب

آپ خدا کے دشمنوں کو قتل کریں گے، زمین کو شرک اور ہر قسم کے ظلم و جور سے پاک کریں گے اور ظالم بادشاہ کو برطرف کریں گے اور تاویل پر ایسے ہی جہاد کریں گے جیسا کہ رسولؐ نے تنزیل پر کیا تھا۔

اس باب میں ۱۹ حدیثیں ہیں

۱۔ کمال الدین۔ جعفر بن محمد بن مسرور نے حسن بن محمد بن عامر سے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن عامر سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے اس شخص سے جس نے ان سے ابوعبداللہ کے حوالے سے ایک حدیث میں) بیان کیا کہا: قائم اس وقت تک ہرگز ظہور نہیں کریں گے جب تک کہ خدا کی ودیعتیں نہیں نکلیں گی اور جب وہ نکل آئیں گی تو ظہور کریں گے اور خدا کے دشمنوں کو قتل کریں گے۔

۲۔ کمال الدین۔ مظفر بن جعفر بن مظفر نے جعفر بن محمد بن مسعود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو عبداللہ کی خدمت میں عرض کی یا آپ سے ایک شخص نے کہا: خدا آپ کو خیر دے کیا علیؑ دین خدا میں قوی نہیں تھے؟ فرمایا: کیوں نہیں، اس

نے کہا: تو لوگوں نے آپ پر کیسے غلبہ پایا؟ اور آپؑ نے انہیں کیوں نہ ڈھکیلا؟ اور آپ کو اس سے کس چیز نے باز رکھا؟ فرمایا: کتاب خدا میں ایک آیت ہے اسی نے آپ کو باز رکھا۔ میں نے عرض کی: وہ کون سی آیت ہے؟ فرمایا: خداوند عالم کا یہ قول "لو تزیّلوا لعذّبنا الذین کفروا منهم عذاباً الیماً" کافروں اور منافقوں کے صلبوں میں مومنین خدا کی ودیعتیں ہیں، علی انہیں اس وقت تک قتل نہیں کر سکتے تھے جب تک وہ ودیعتیں باہر نہ آتیں جس سے ظاہر ہو جاتیں اس کو قتل کر دیتے۔ اسی طرح ہم اہل بیتؑ کے قائم ہیں وہ اس وقت تک ہرگز ظہور نہیں کریں گے جب تک خدا کی ودیعتیں ظاہر نہ ہوں گی اور جب ظاہر ہو جائیں گی تو پھر امام زمانہ ظاہر ہو کر انہیں قتل کر دیں گے۔ ینابیع المودۃ (ص ۴۲۹) میں خداوند عالم کے اس قول "لو تزیلوا الخ" کے بارے میں کتاب المحجہ سے امام صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بیشک مومنین، کافروں اور منافقوں کے صلب میں خدا کی ودیعتیں ہیں اور ہمارے قائم اس وقت تک ظہور نہ کریں گے جب تک کہ یہ ودیعتیں نہیں نکلیں گی پھر جب یہ نکل آئیں گی تو ظہور فرما کر کفار اور منافقوں کو قتل کریں گے۔

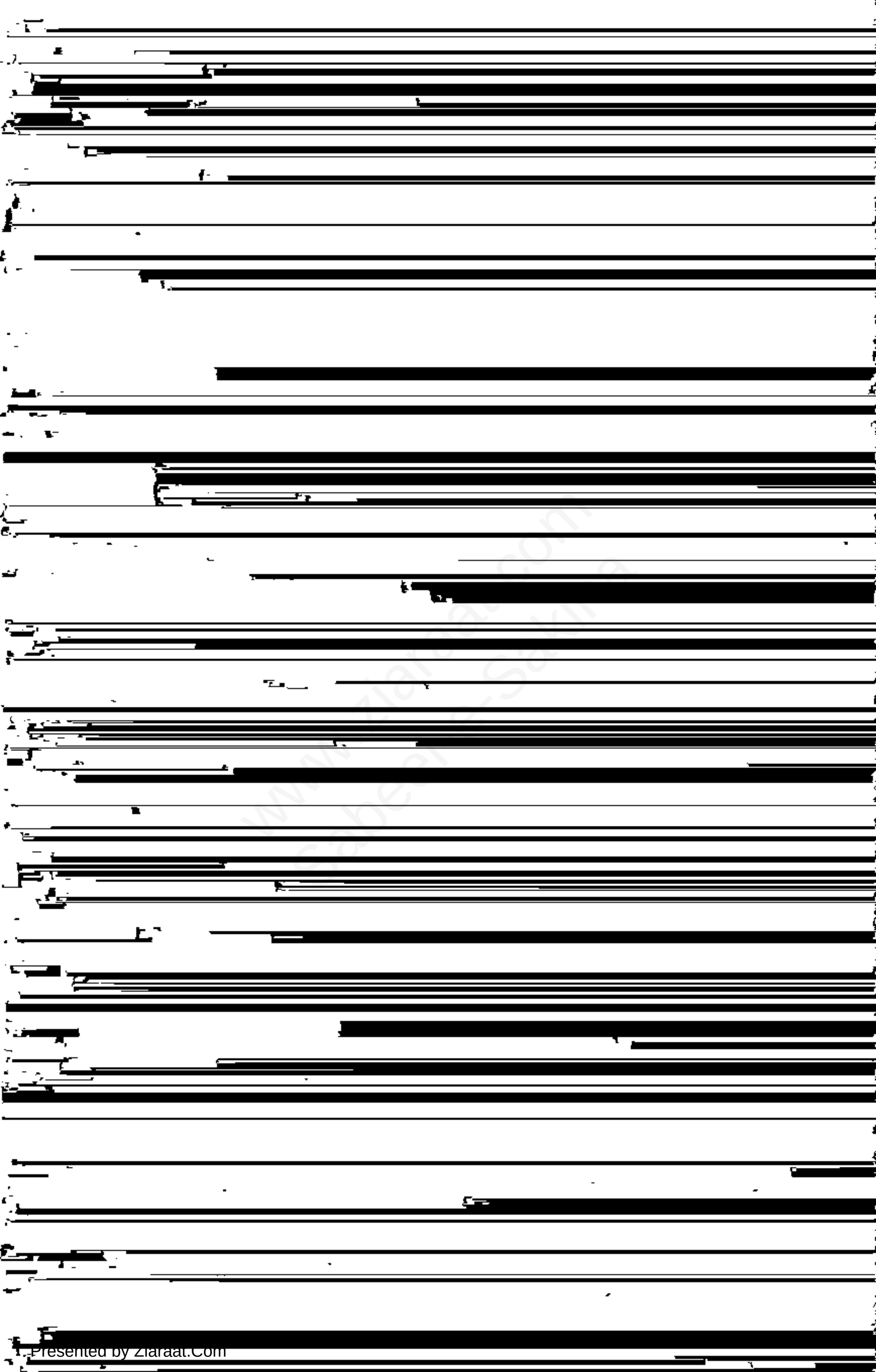
۳۔ ینابیع المودۃ۔ (ص ۴۳۳) کتاب المحجہ سے، محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام باقرؑ کی خدمت میں عرض کی: سورۂ انفال میں خدا کے اس قول "قاتلوهم حتیٰ لا تکون فتنة و یکون الدین کله لله" کی کیا تاویل ہے؟ فرمایا: اس آیت کی تاویل نہیں آئے گی اور جب اس کی تاویل آجائے گی تو مشرکوں کو قتل کیا جاتا رہے گا یہاں تک کہ وہ خدا کی وحدانیت کا اقرار کر لیں اور شرک ختم ہو جائے اور یہ ہمارے قائم کے ظہور کے وقت ہوگا۔

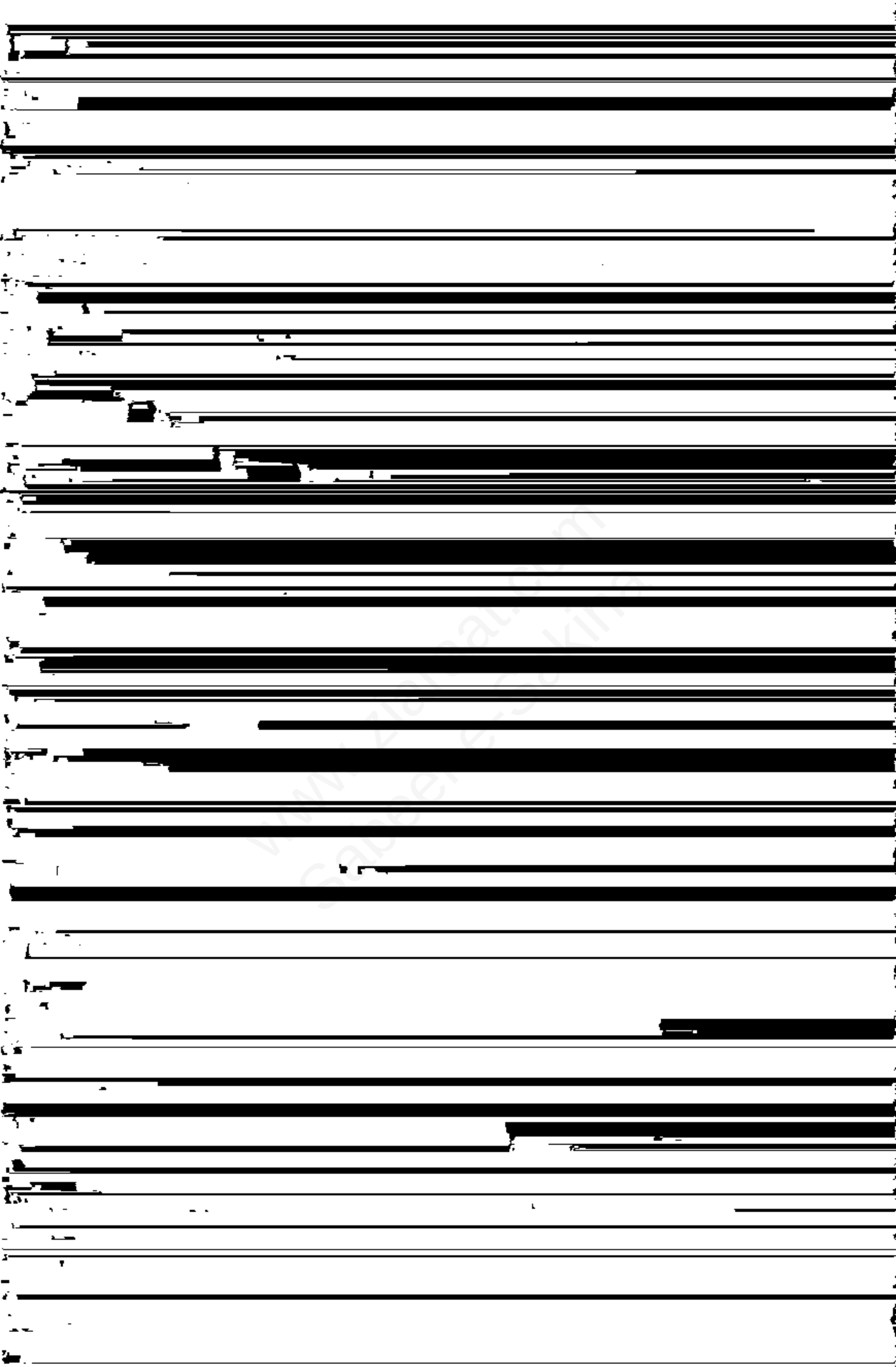
۴۔ اربعین الخاتون آبادی الموسوم بکشف الحق۔ ابو محمد بن شاذانؒ کہتے ہیں کہ ہم سے ابو عبداللہ بن الحسین بن سعد کاتب نے ہم سے بیان کیا ہے کہ ابو محمدؑ نے فرمایا: بنی امیہ اور بنی عباس نے دو اسباب کی بنا پر اپنی تلواریں تمہارے اوپر کھینچ رکھی تھیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ وہ جانتے تھے کہ خلافت کا حق ان کا نہیں ہے، ڈرتے تھے کہ کہیں ہم اپنے حق کا مطالبہ نہ کریں اور حق اپنے اصلی مرکز پر نہ آجائے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ وہ متواتر حدیثوں کے ذریعہ جانتے تھے کہ ظالم و جابر حکومتیں

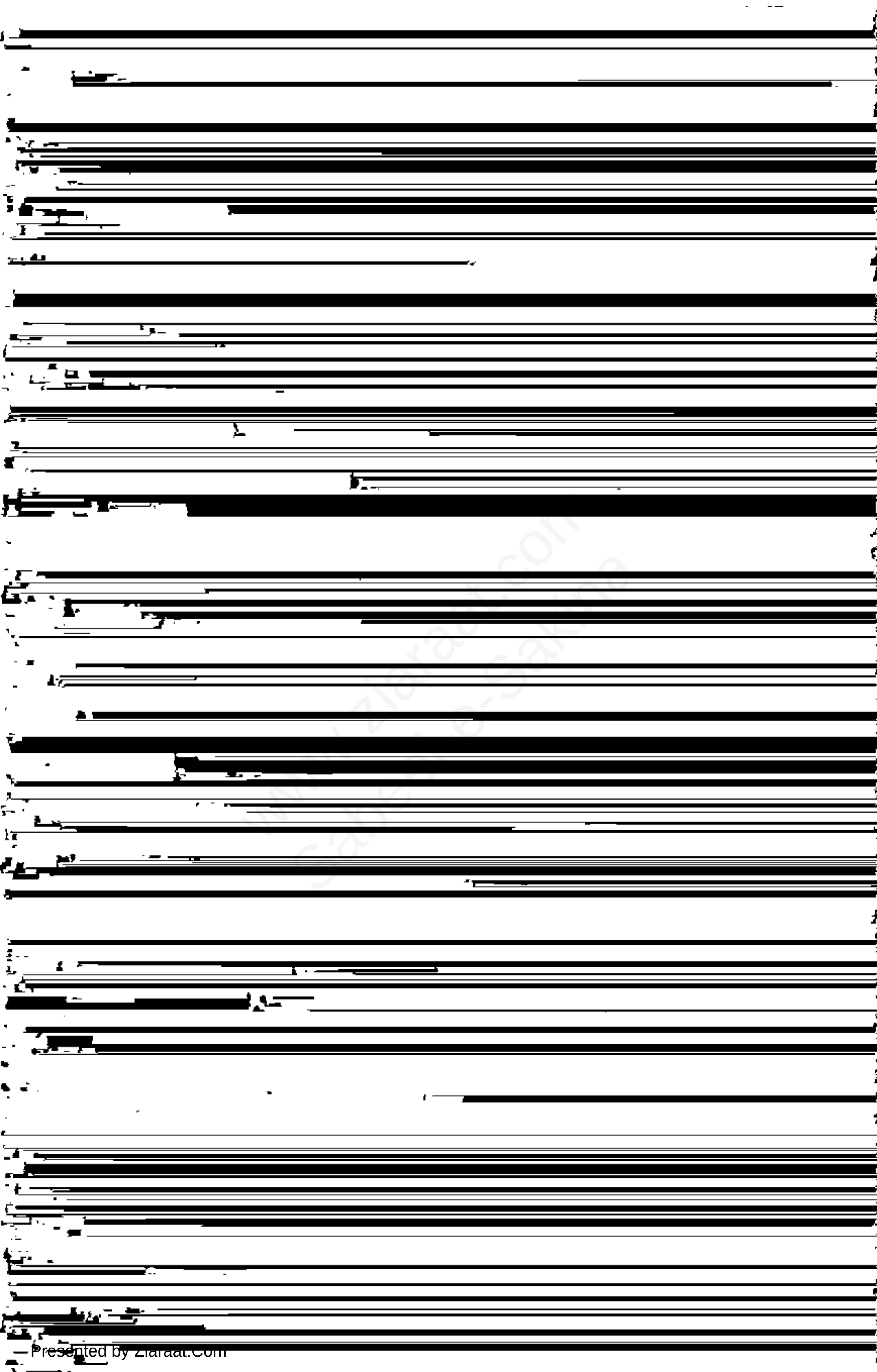
ہمارے قائم کے ہاتھ سے نابود ہوں گی اور انہیں اس بات میں شک نہیں تھا کہ وہ خود ظالم وجابر ہیں اس لئے انہوں نے رسولؐ کے اہل بیتؑ کو قتل کرنے اور آپ کی نسل کو تباہ کرنے میں پوری کوشش کر ڈالی تا کہ وہ حضرت قائم کی ولادت میں رکاوٹ بن جائیں یا انہیں قتل کر دیں۔ پس خدا نہیں چاہتا تھا کہ اس کا امر ان میں سے کسی پر ظاہر ہو سوائے اس کے کہ وہ اپنے نور کو کامل کرنا چاہتا تھا خواہ وہ انہیں ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔

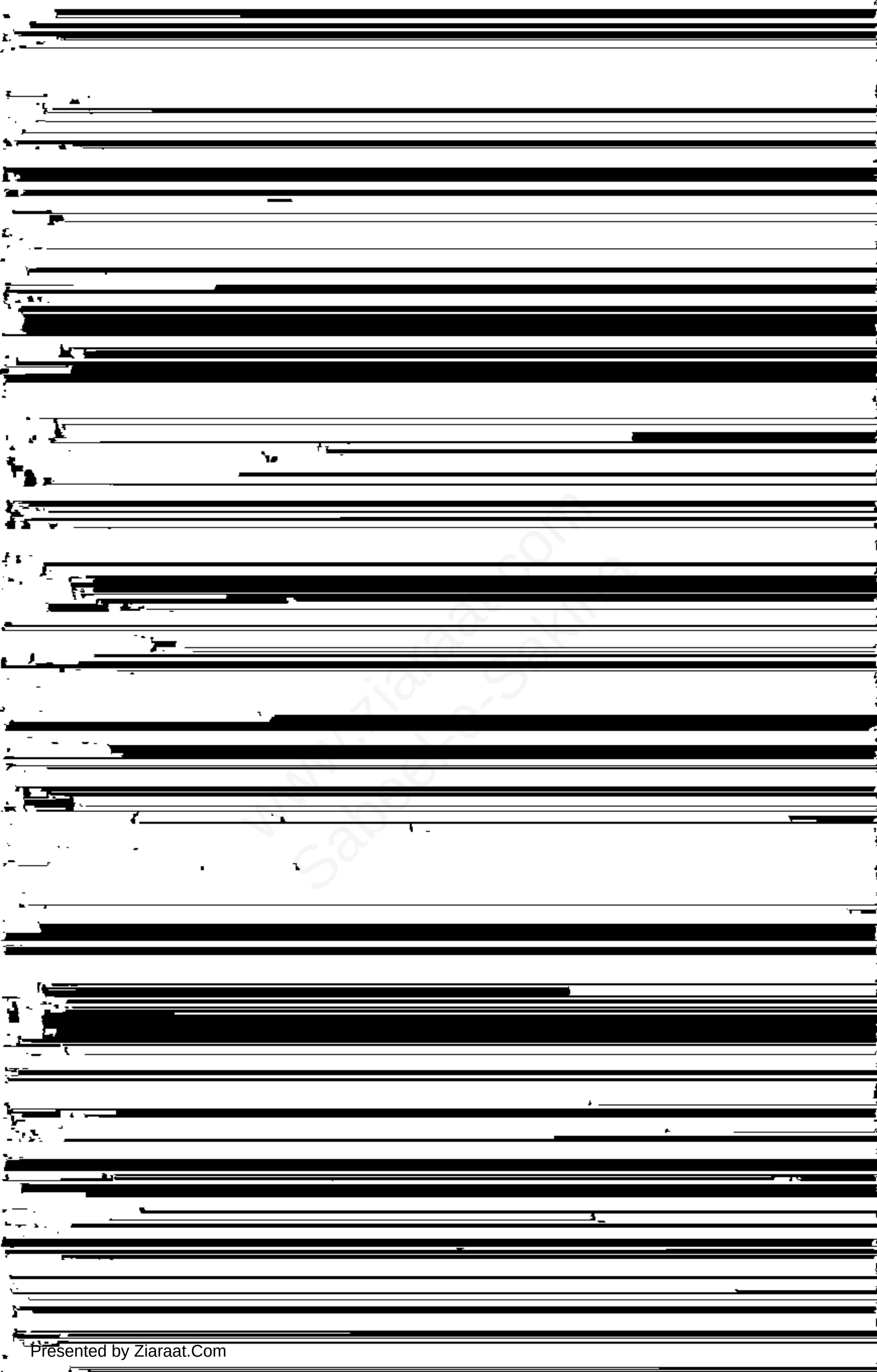
اس پر پہلی فصل کے ساتویں باب کی ح ۱۴ آٹھویں باب کی ح ۴۲ اور دوسری فصل کے پہلے باب کی ح ۵۱، ۷۷، ۸۵، ۹۳، ۹۹ دسویں باب کی ح ۳ سولھویں باب کی ح ۱ سترھویں باب کی ح ۱، اکتیسویں باب کی ح ۱ بتیسویں باب کی ح ۱۱ اور آٹھویں فصل کے نویں باب کی ح ۱ نویں فصل کے تیسرے باب کی ح ۱۱ اور دسویں فصل کے دوسرے باب کی ح ۸ دلالت کر رہی ہے۔





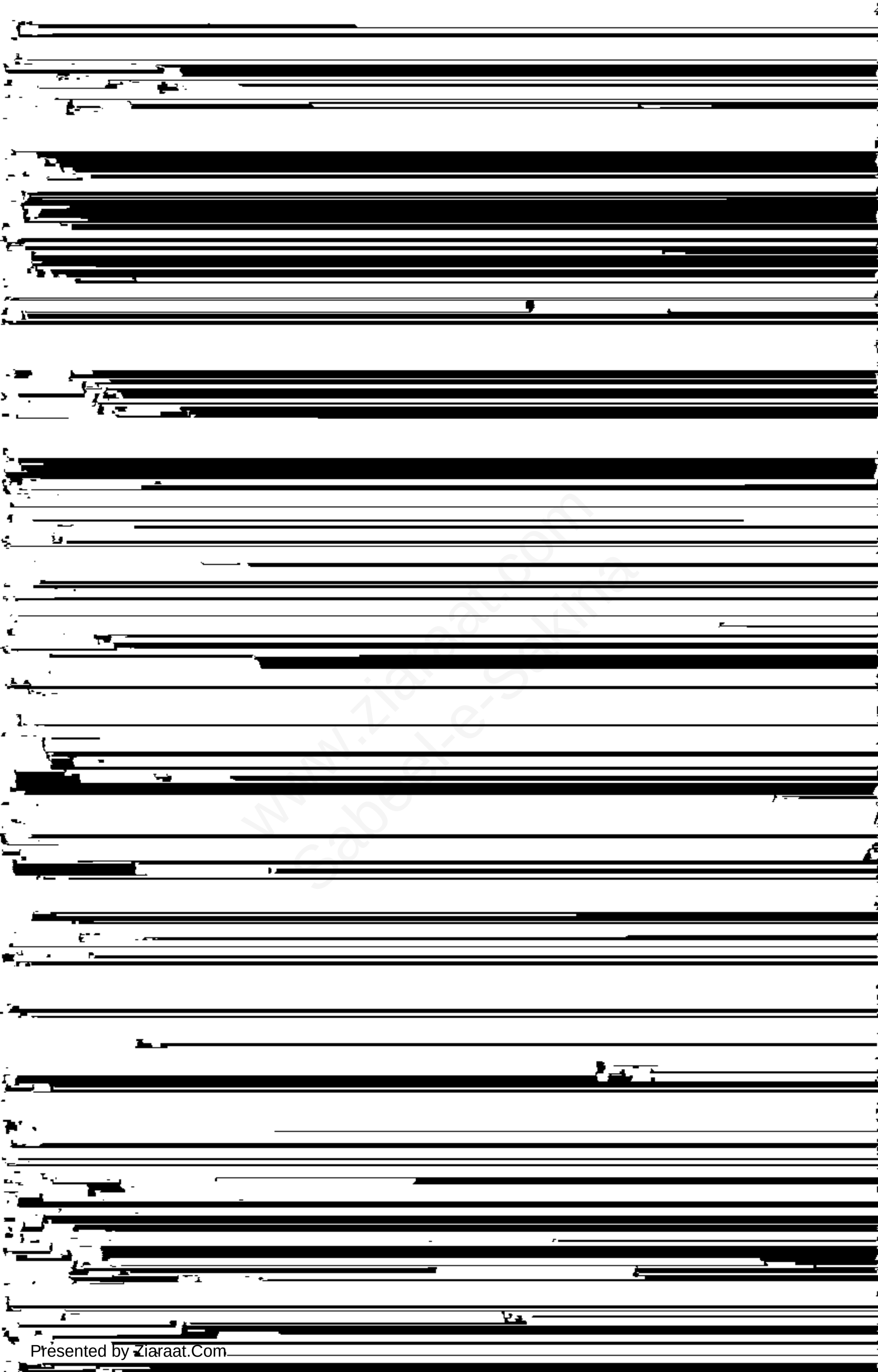


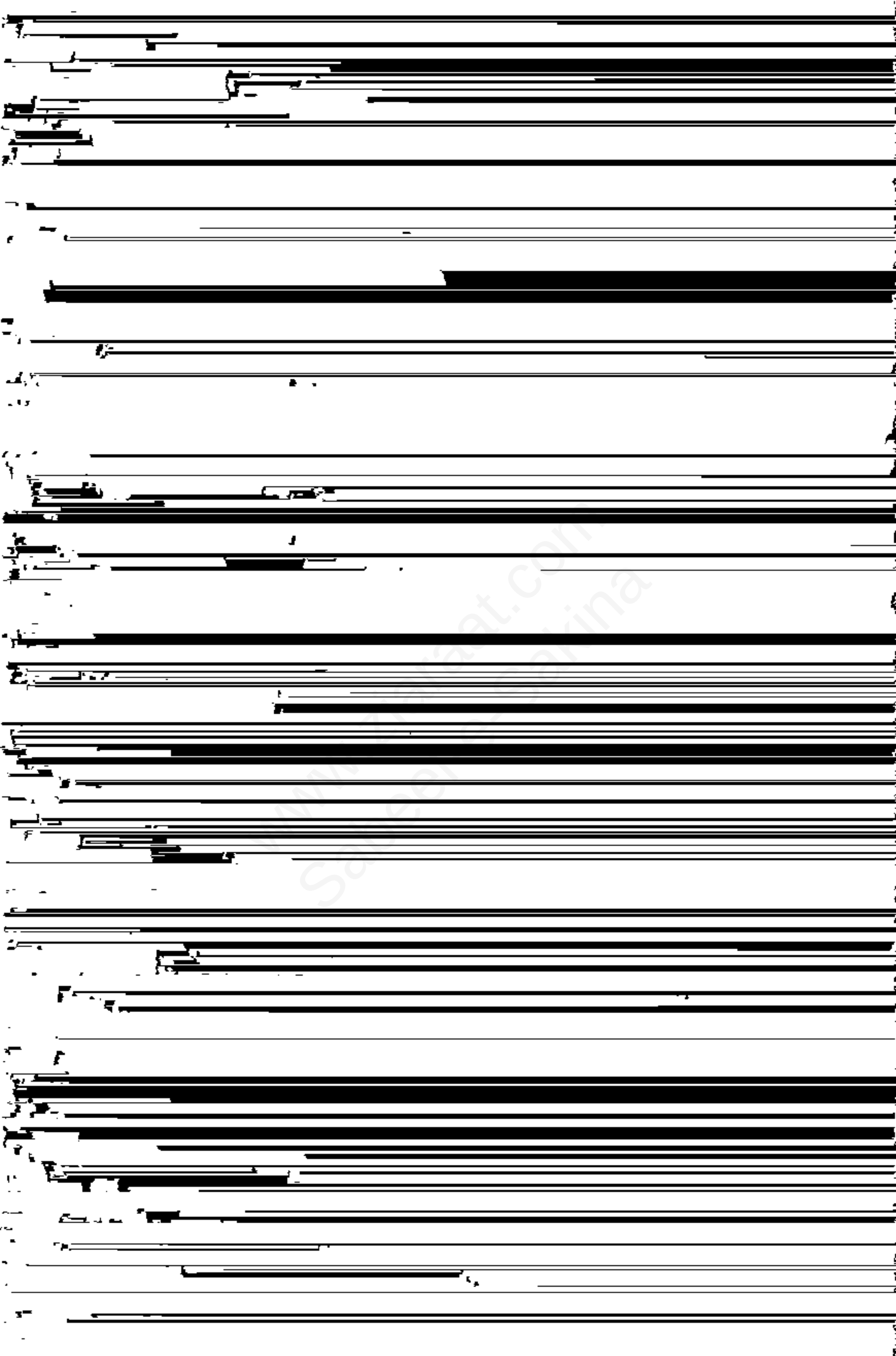


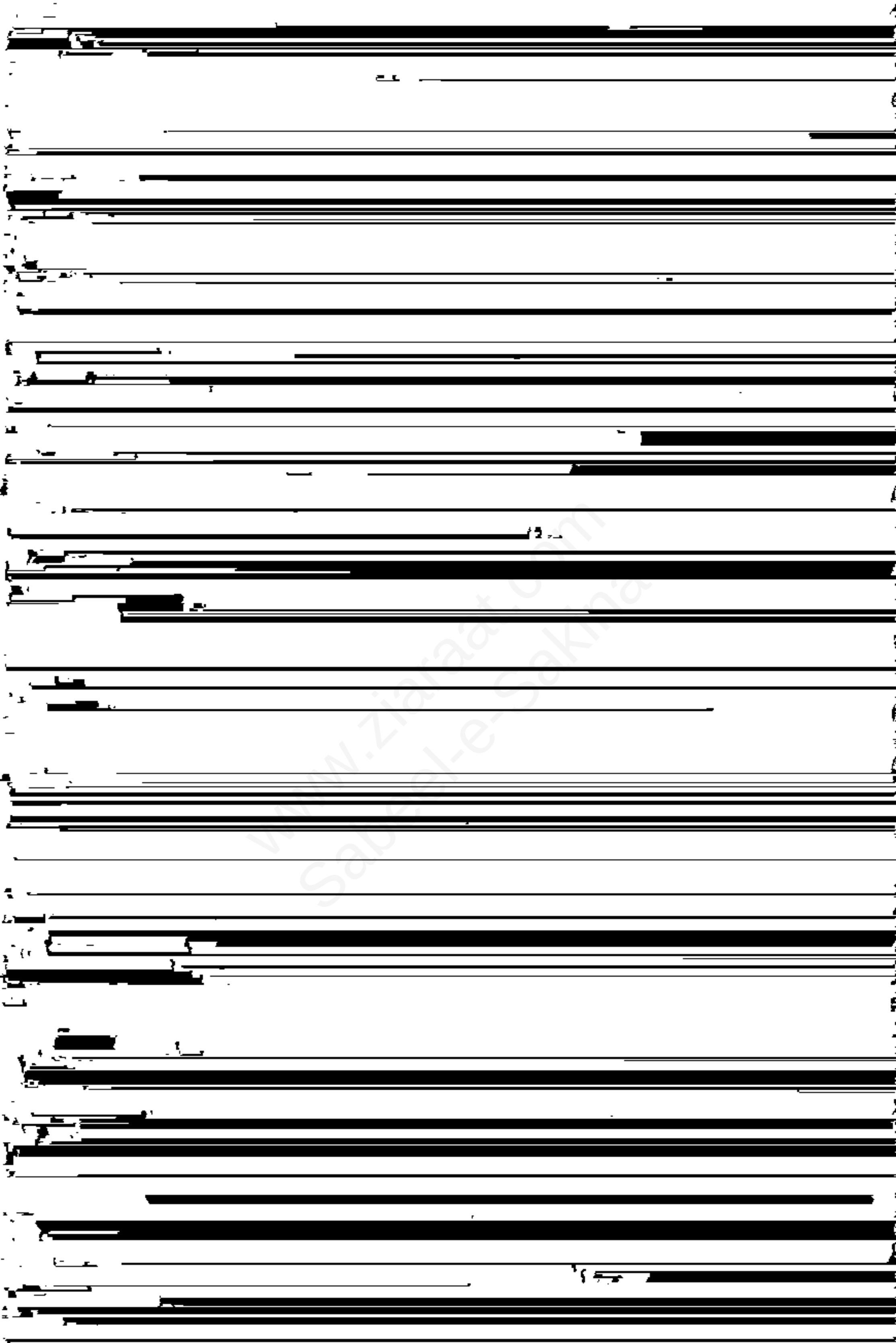


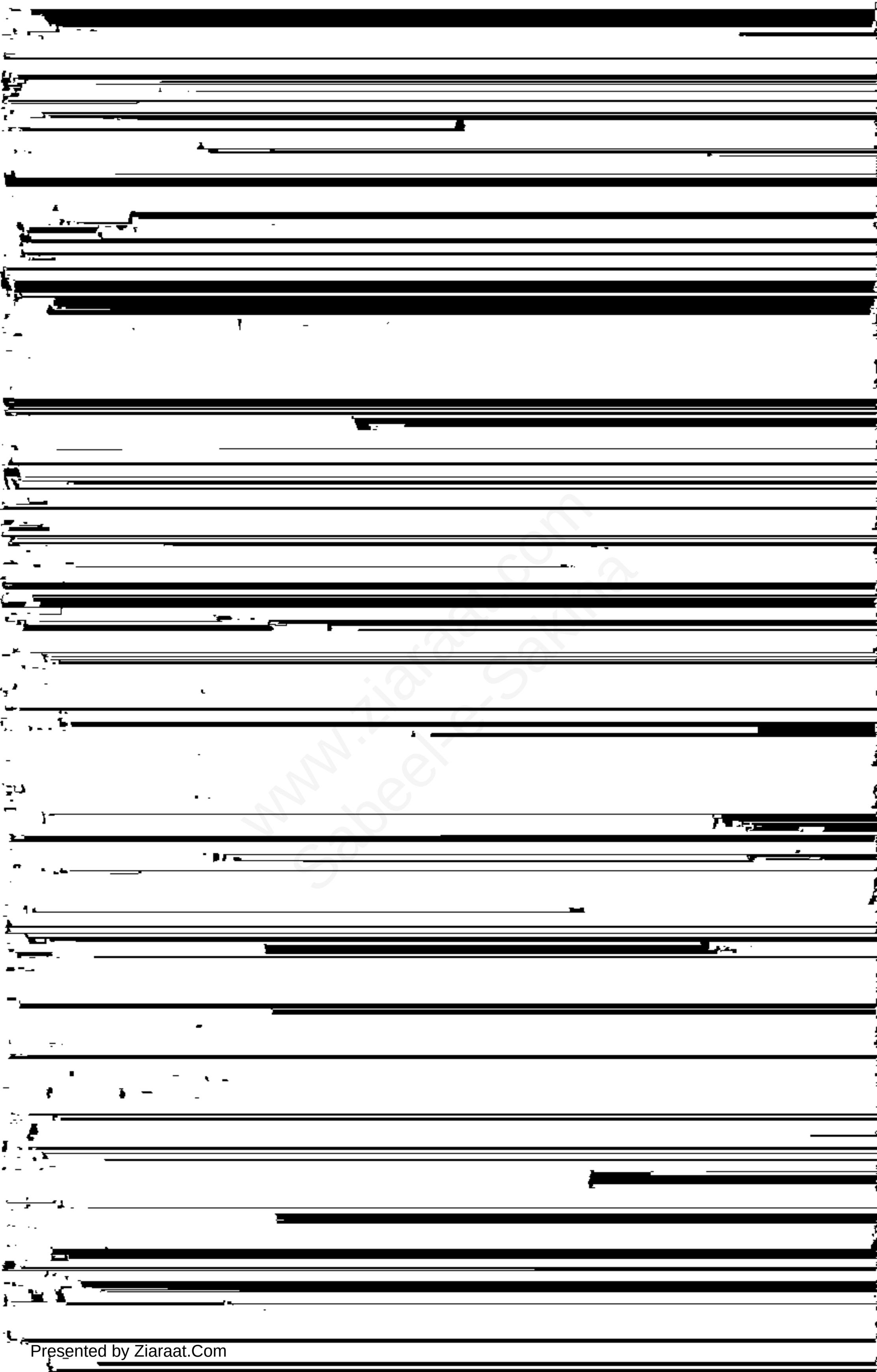




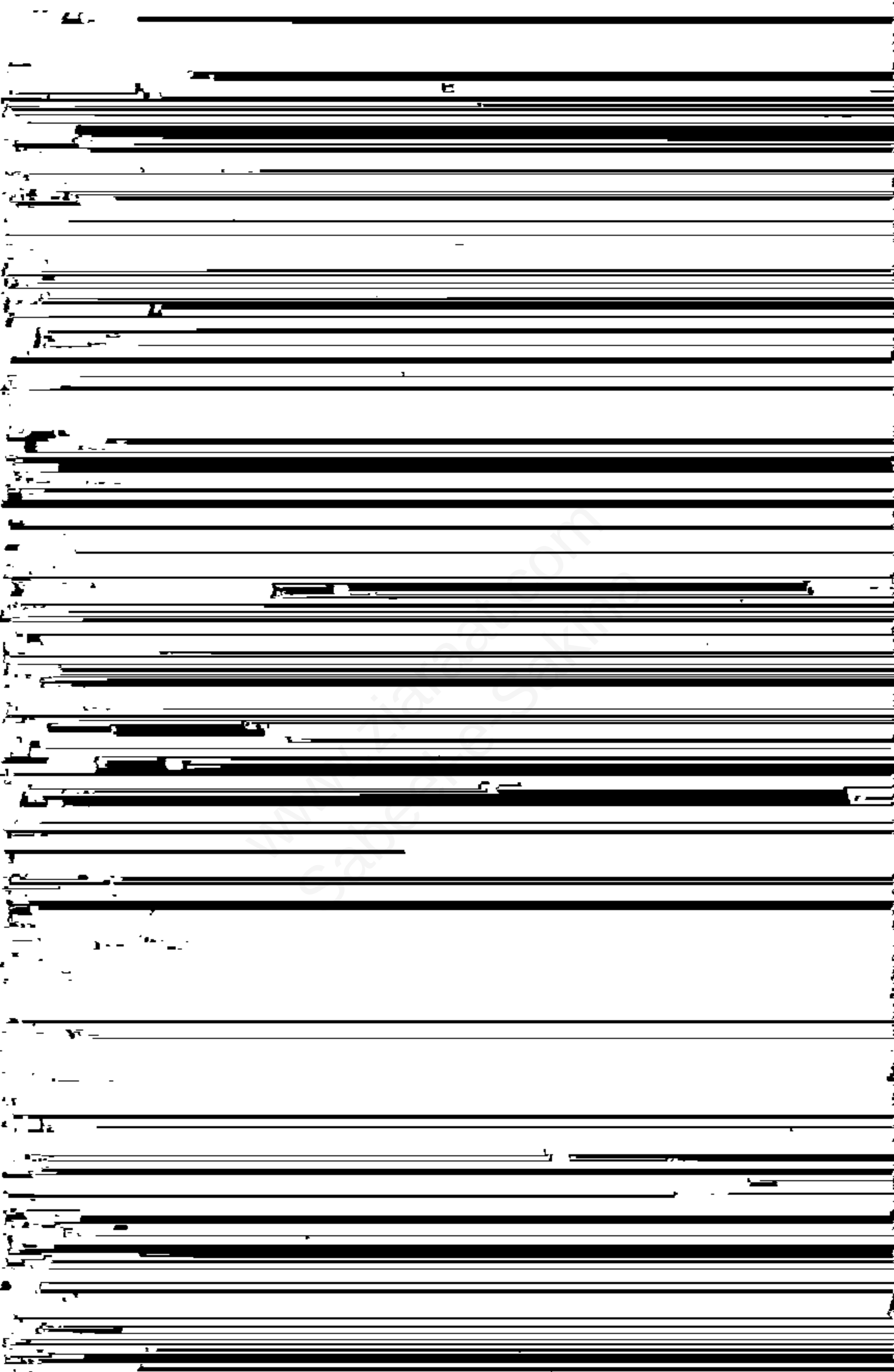


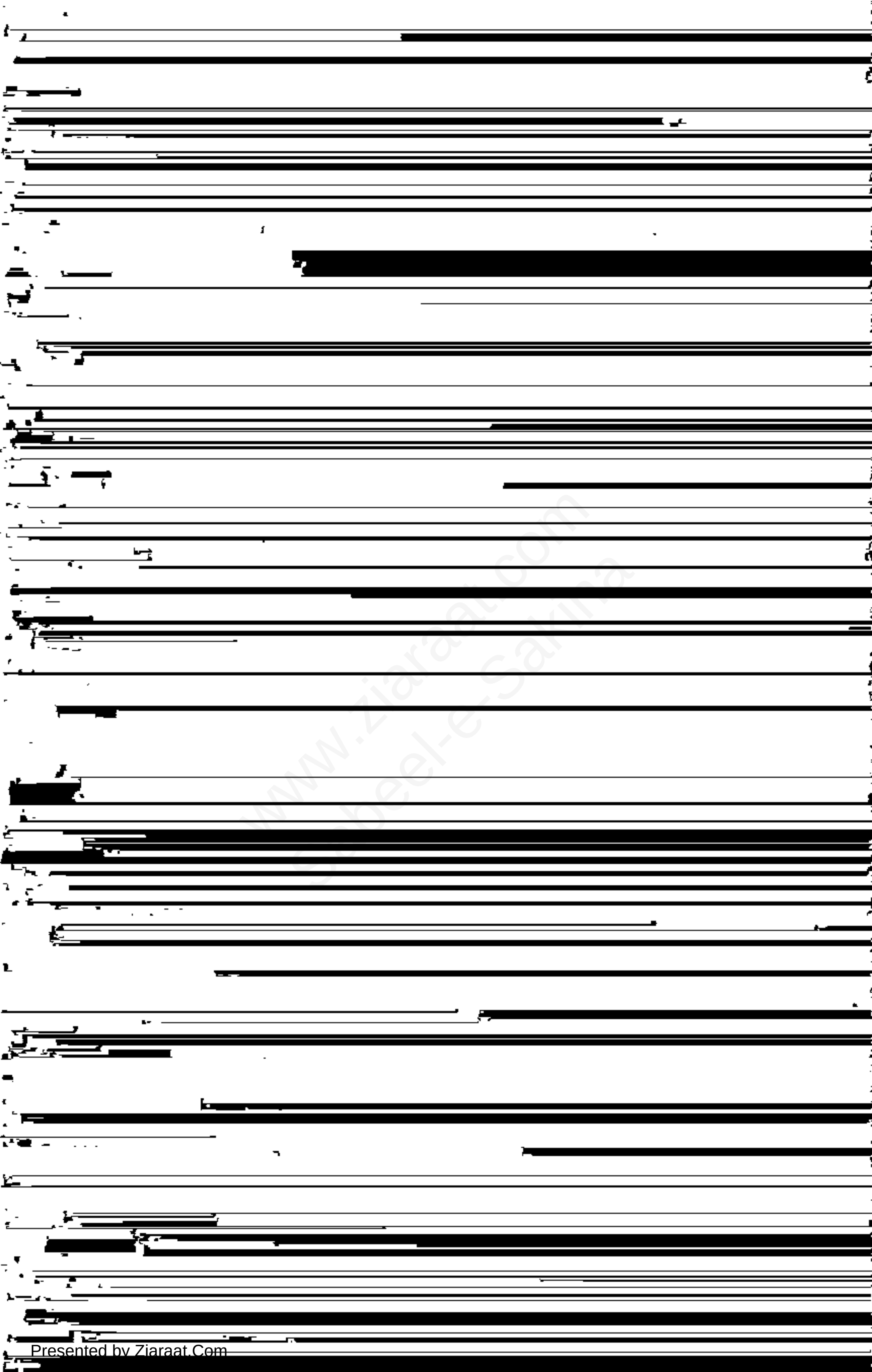






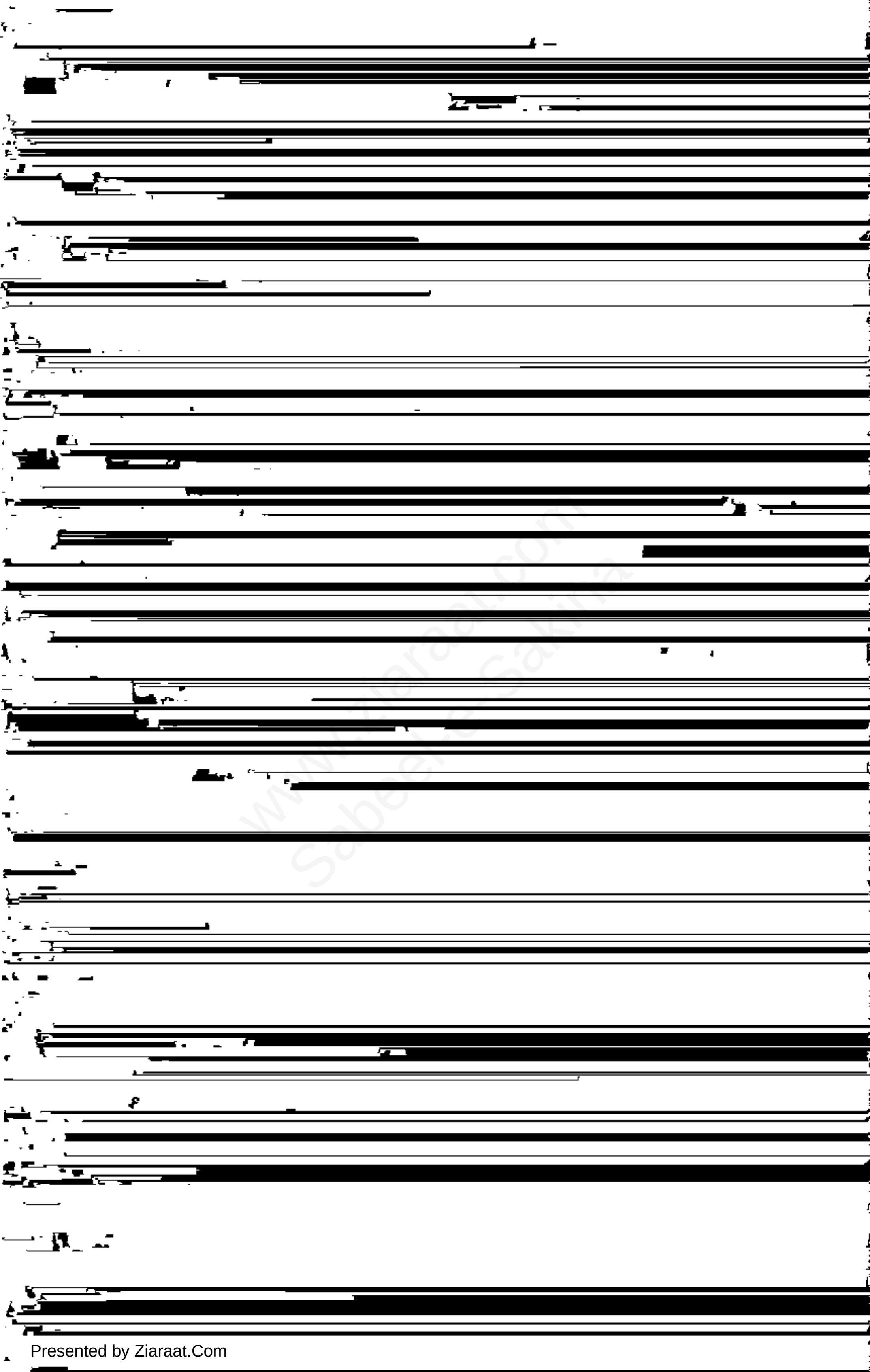


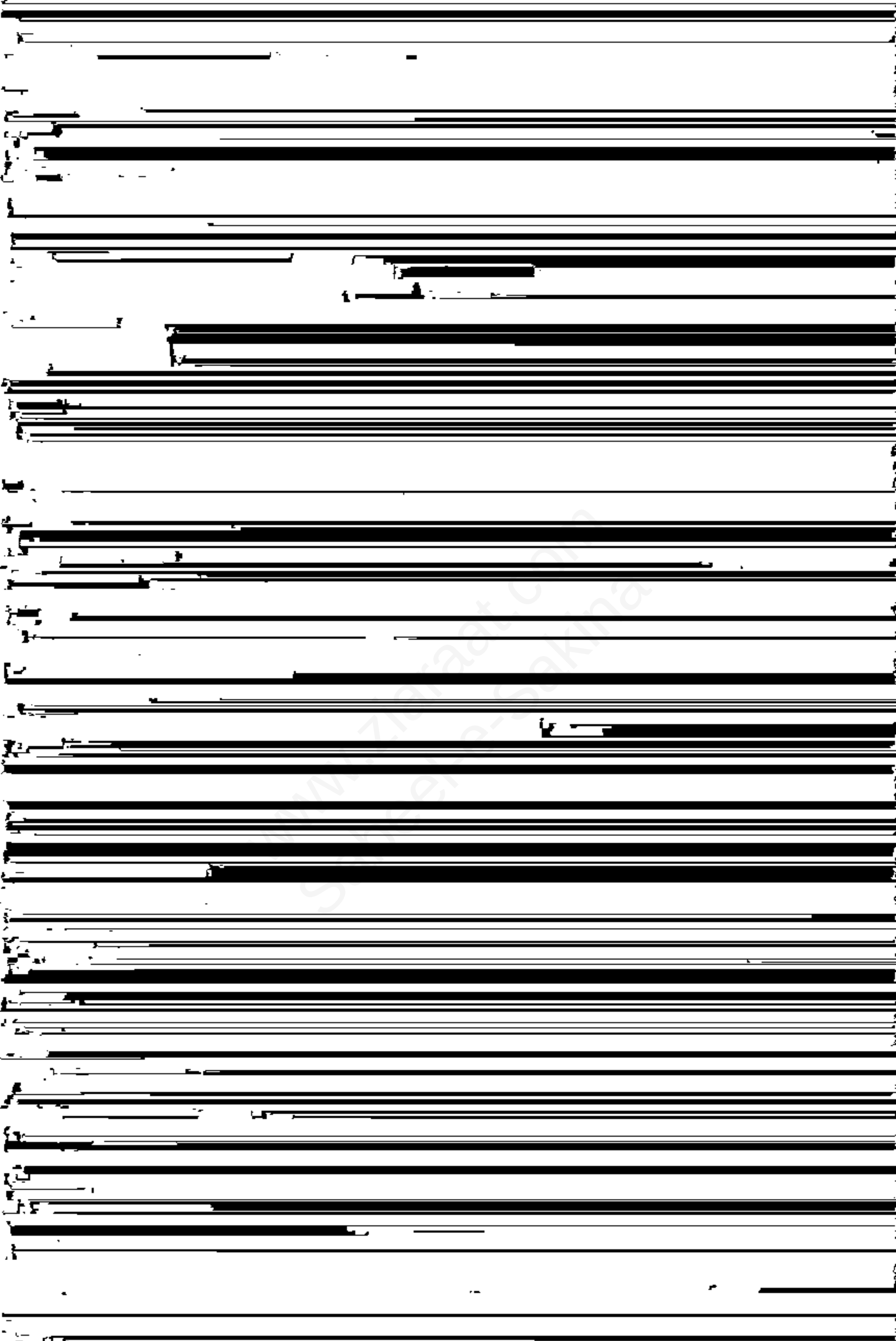








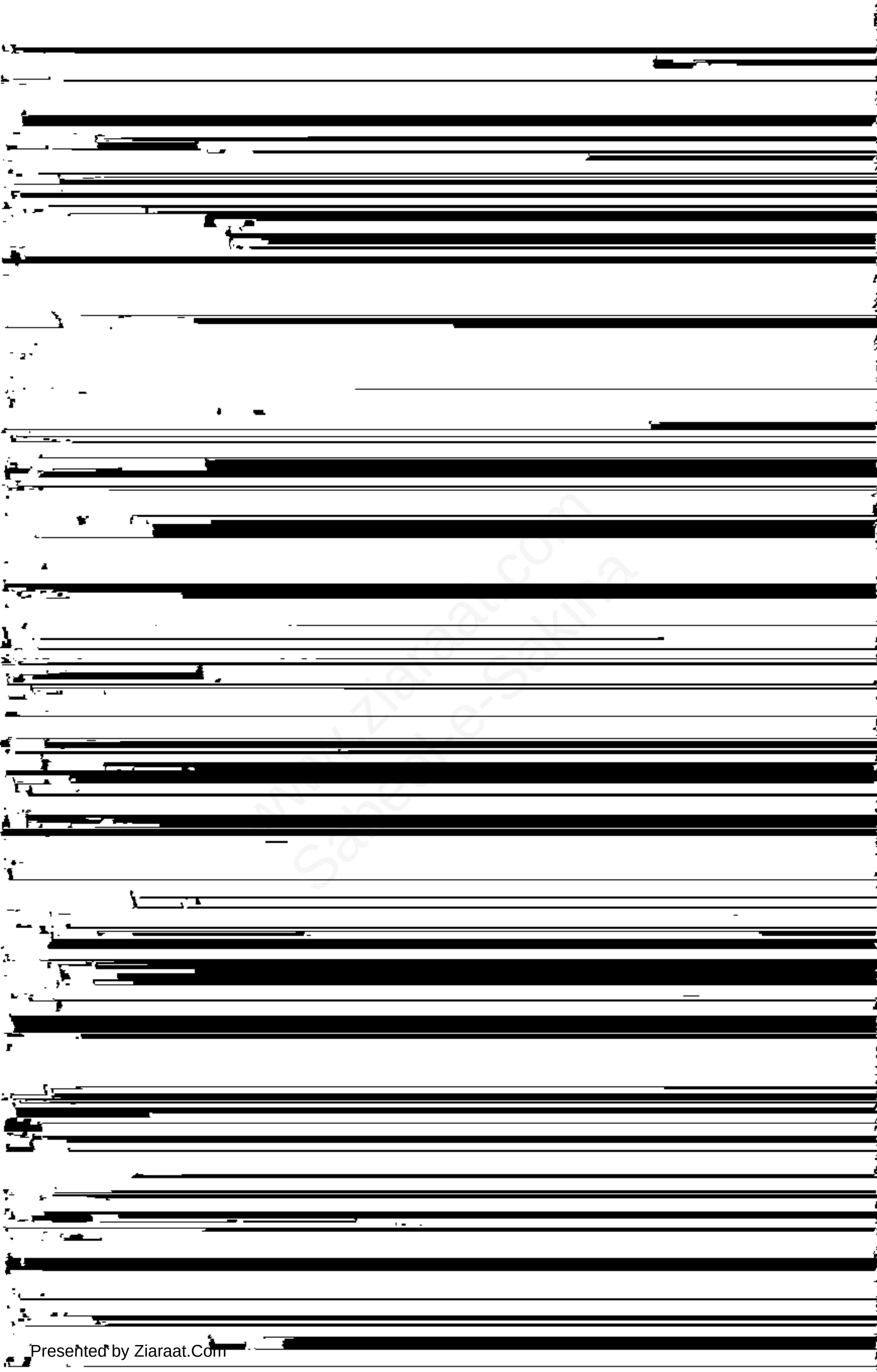


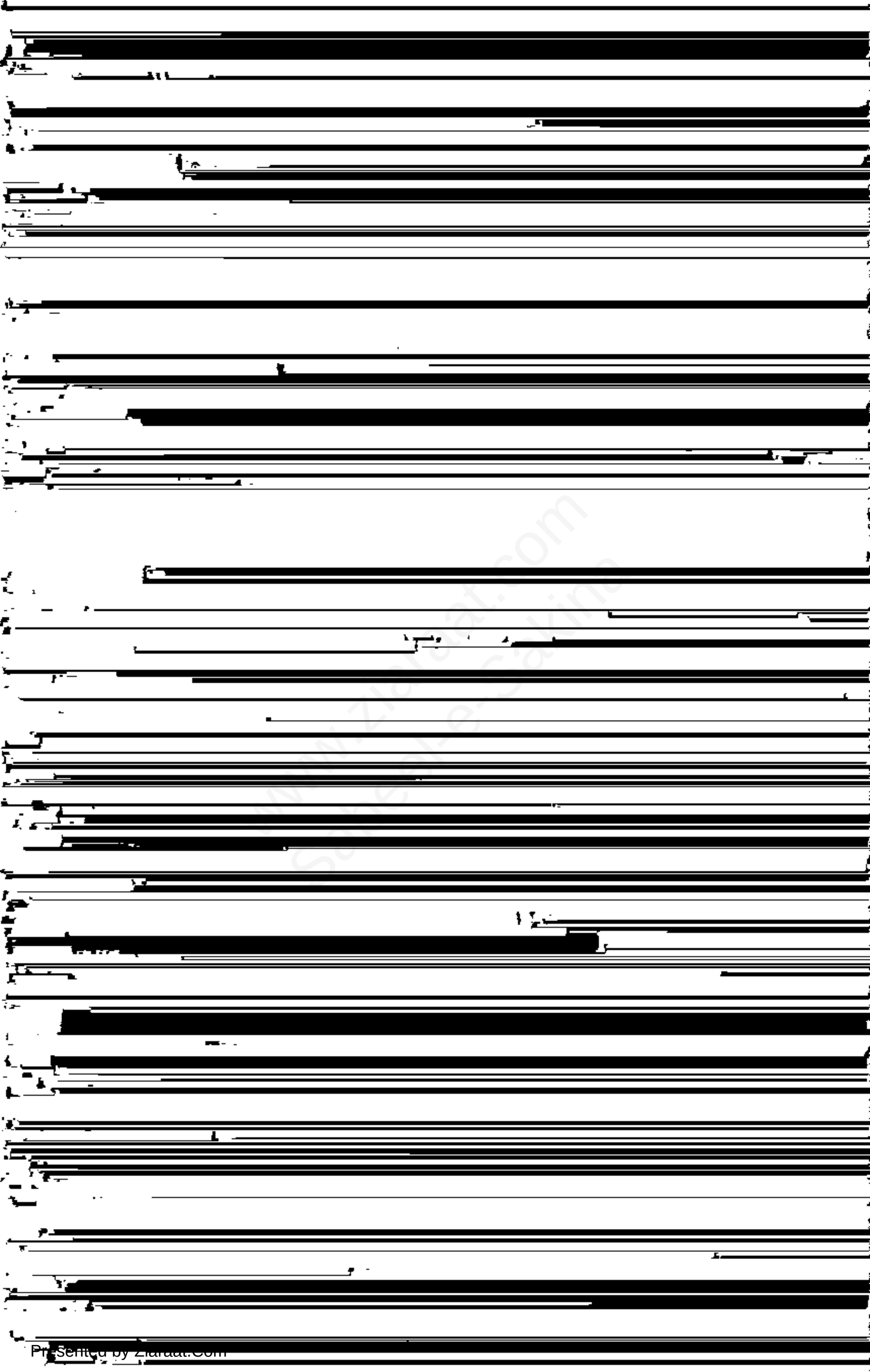




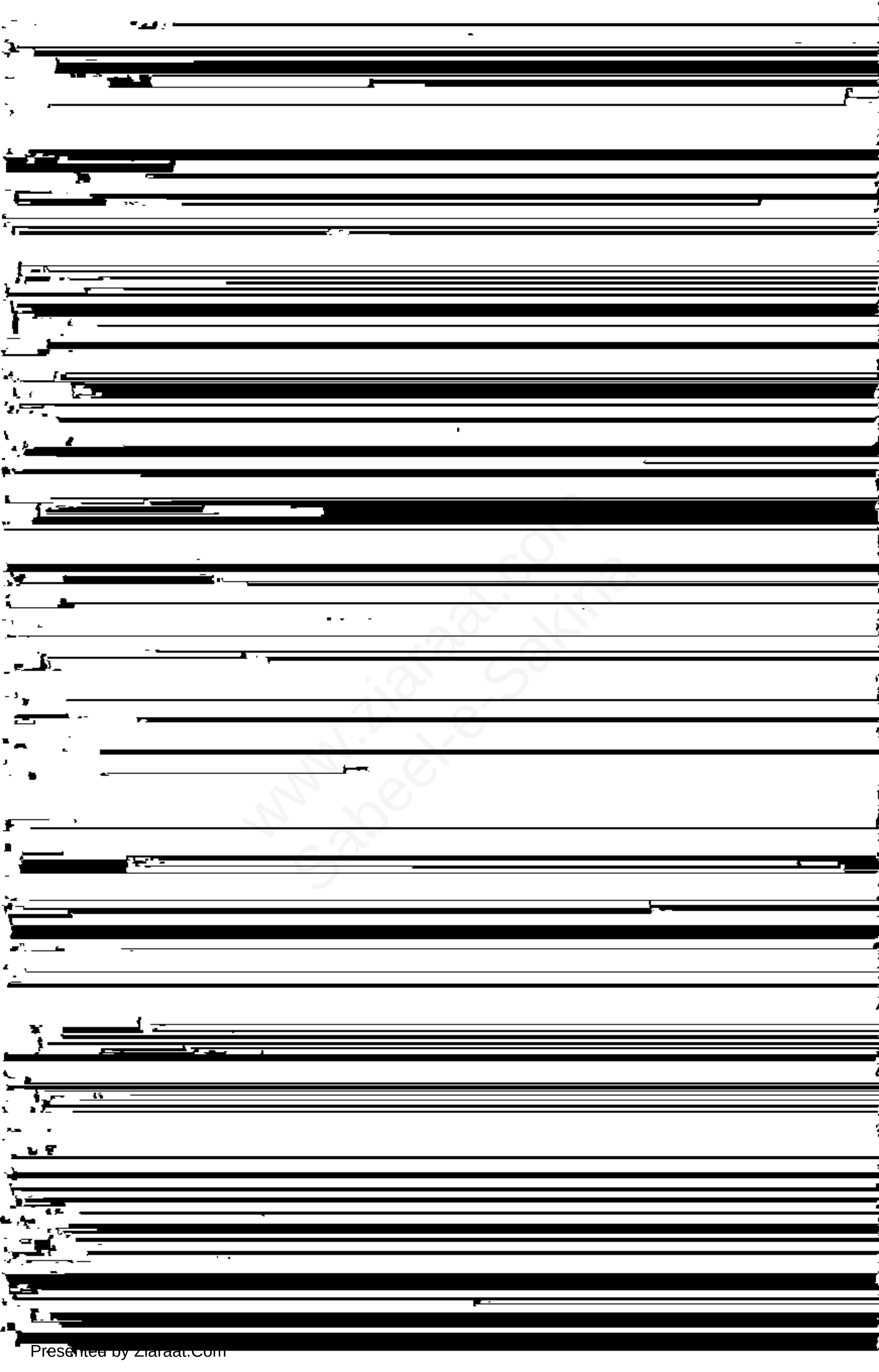






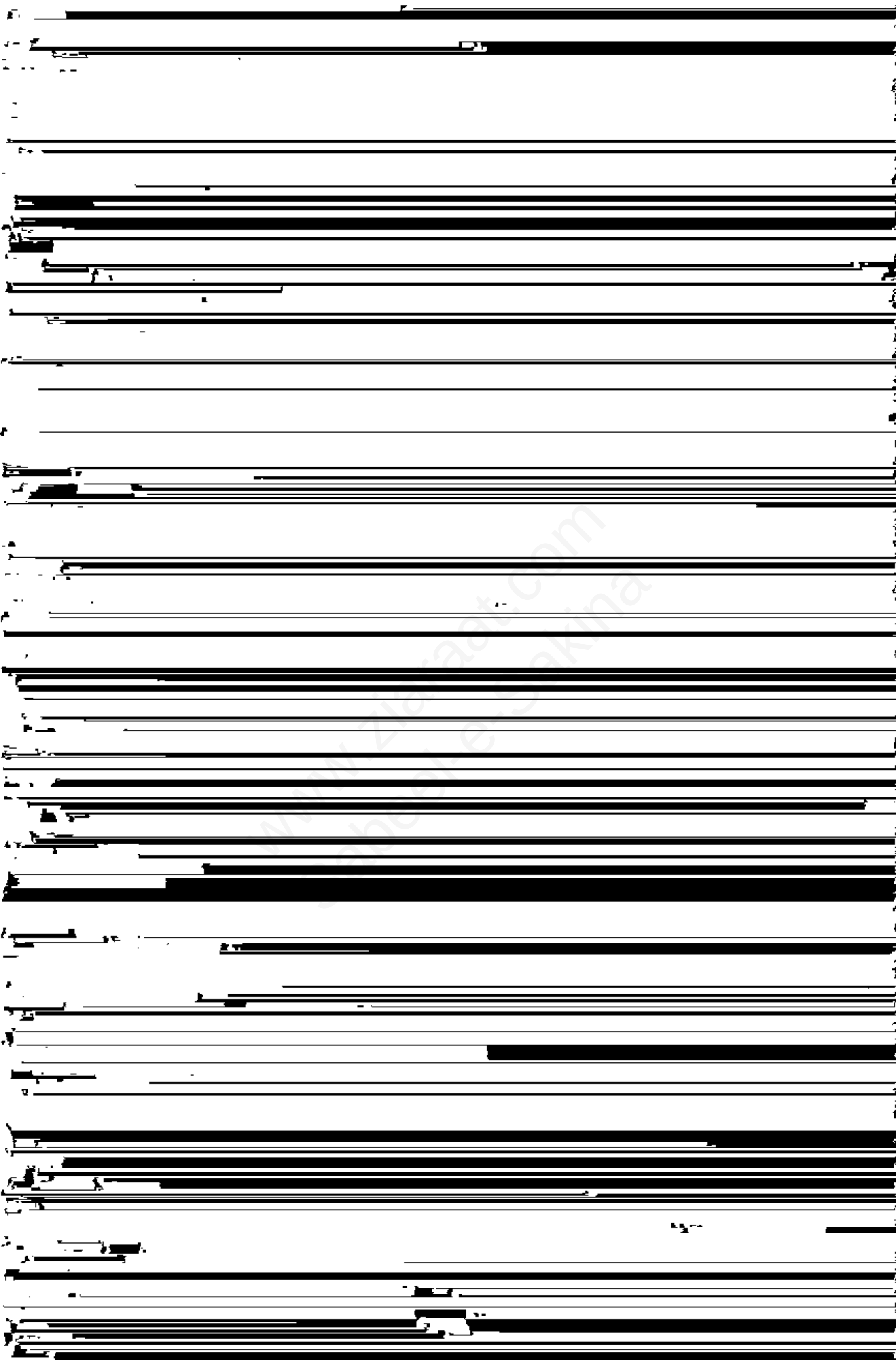




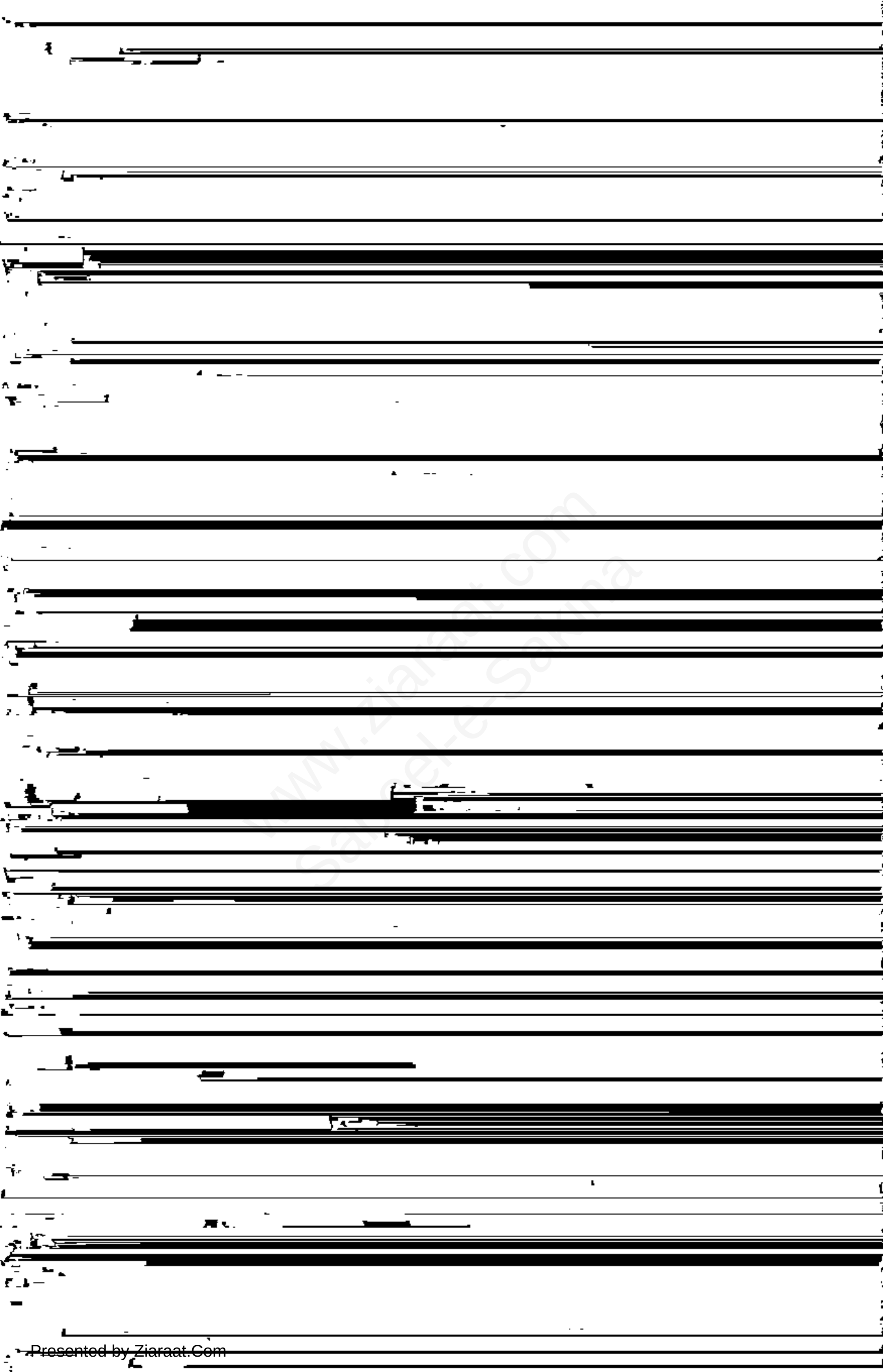


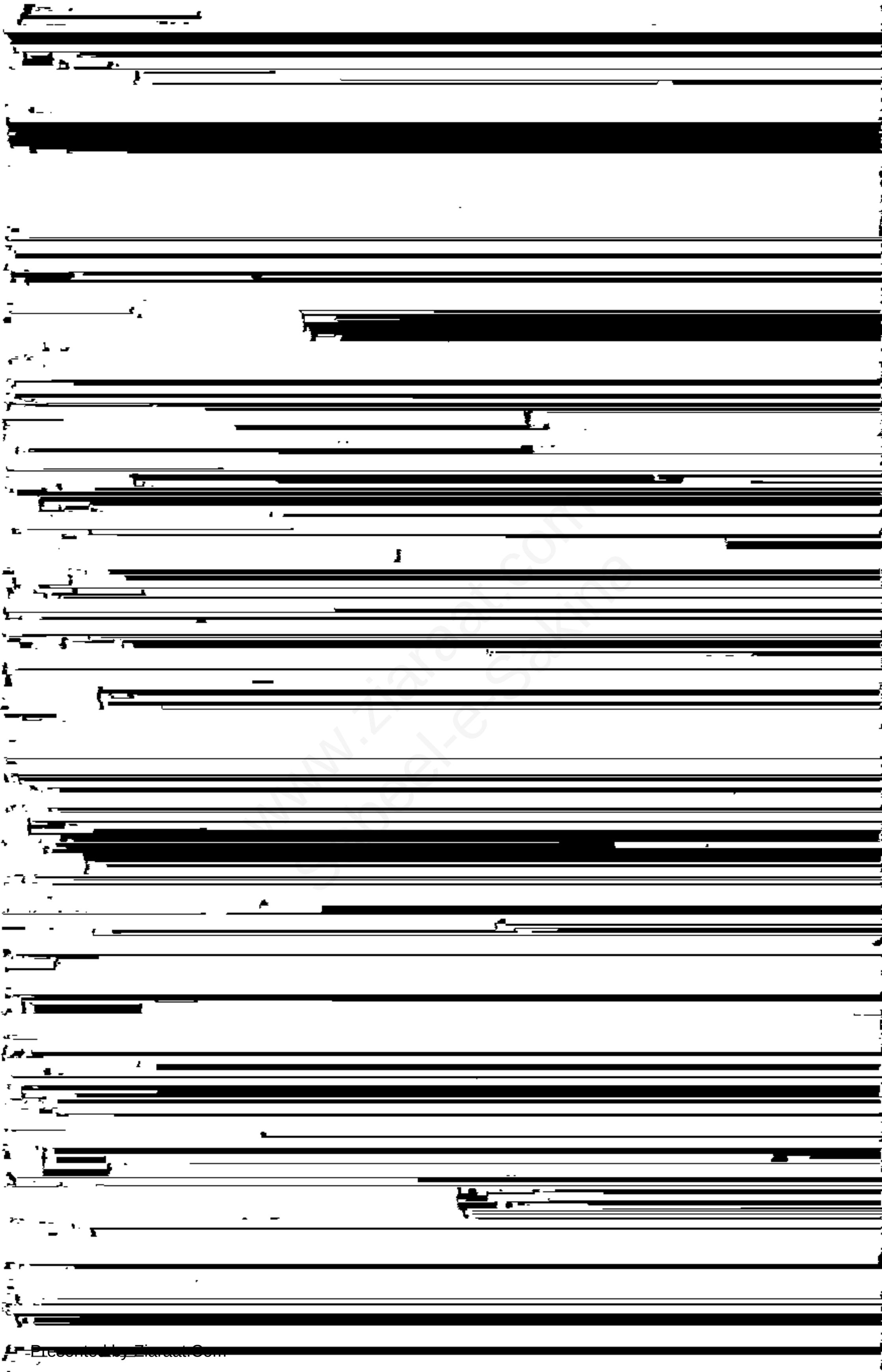


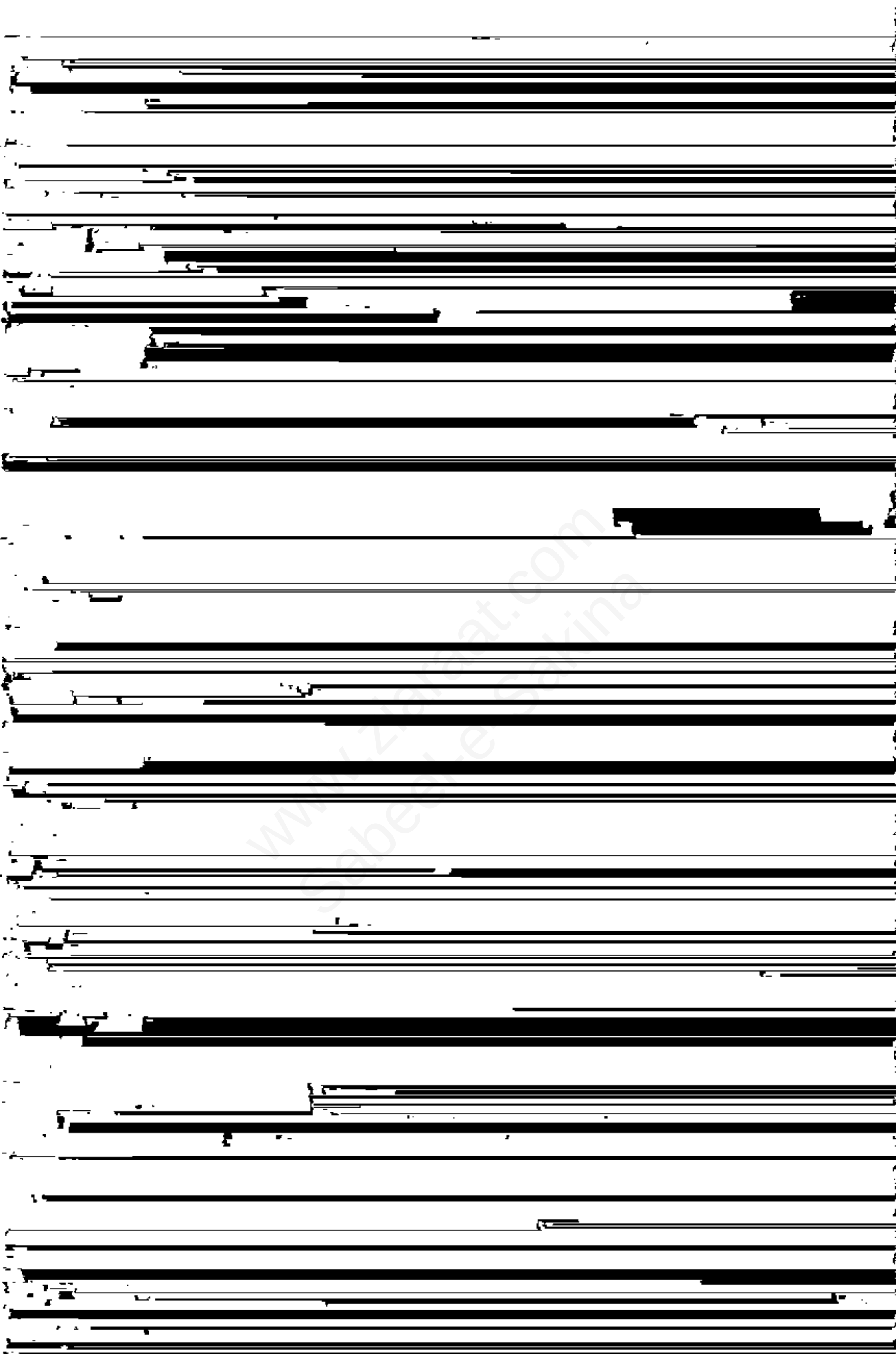






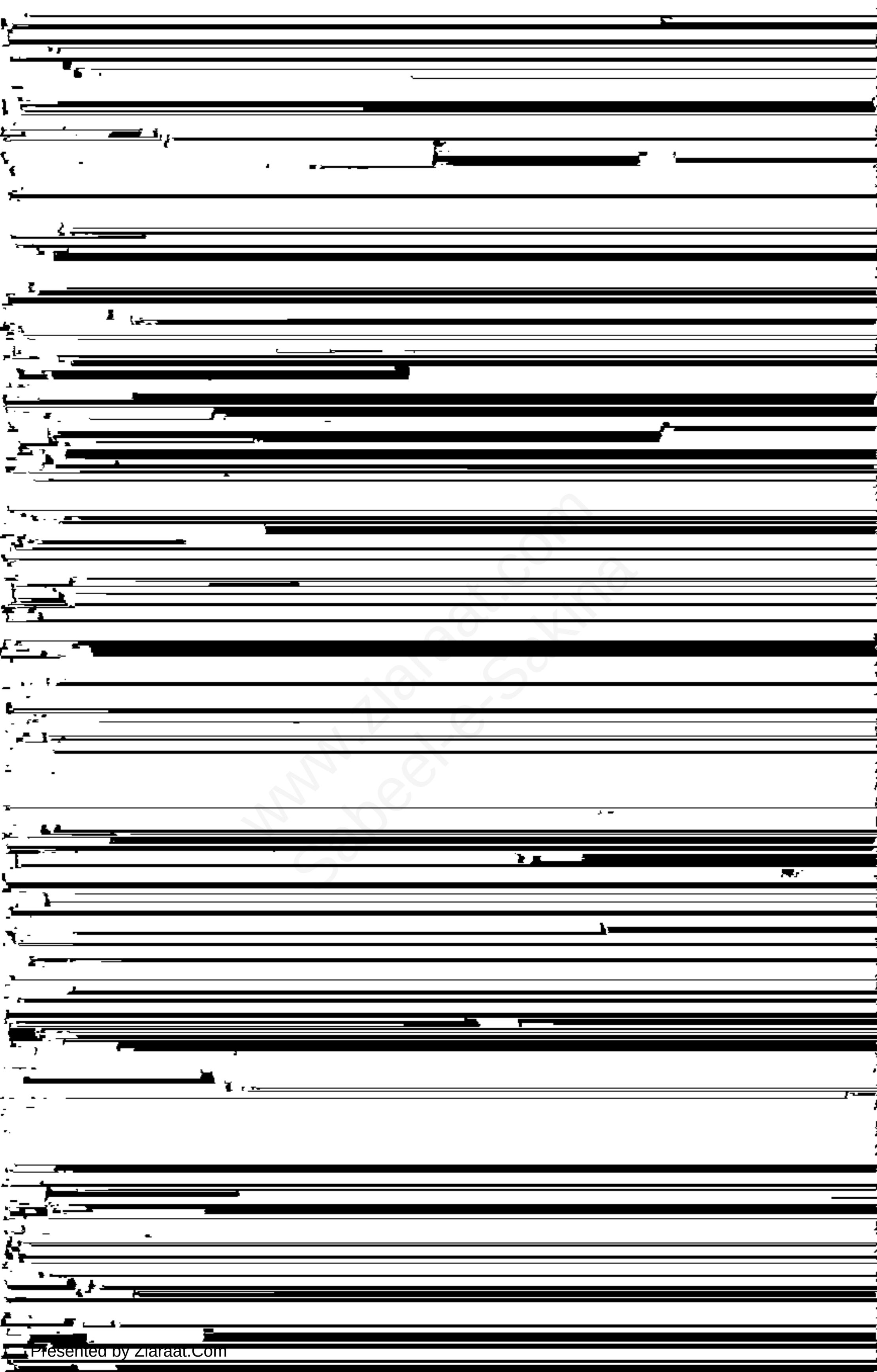











Presented by Ziaraat.Com

